

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوان
(الف)	
۴۷	آب پاشی میں اکثریت کا اعتبار ہے.....
۴۷	آسمانی فیصلہ.....
۴۸	آمدنی کافی ہے لیکن مقروض ہے.....
۴۳	آمدنی کم ہے.....
۴۹	آمدنی معقول ہے.....
۴۹	اجارہ کی زمین پر زکوٰۃ.....
۵۰	اجازت کے بغیر زکوٰۃ ادا کر دی.....
۵۰	اجازت لیکر زکوٰۃ ادا کر دی.....
۵۰	اجرت کی رقم.....
۵۰	اختتام سال.....
۵۲	اخراجات کے پیسے.....
۴۷	ادائیگی زکوٰۃ کی شرطیں.....
۵۵	ادویات پر زکوٰۃ.....
۵۵	ادھار کی رقم پر زکوٰۃ.....
۵۶	استاذ کو زکوٰۃ دینا.....
۵۱	استعمال شدہ چیز کو زکوٰۃ میں دینا.....
۵۷	استعمال کی چیز.....

صفحہ نمبر	عنوان
۵۷	استعمال کی چیزوں میں تجارت کی نیت کی..... ✓
۵۸	استعمال کے جانور..... ✓
۵۸	اسٹیشنری..... ✓
۵۹	اسکول کا سامان زکوٰۃ سے خریدنا..... ✓
۵۹	اسکول کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا..... ✓
۵۹	اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ دینا..... ✓
۶۰	اصل اور نفع..... ✓
۵۵	افطاری میں زکوٰۃ دینا..... ✓
۶۱	افیون..... ✓
۶۱	الات تجارت..... ✓
۶۲	الائنس موٹرز والی رقم..... ✓
۶۲	الماس..... ✓
۶۲	امام کو رسم کے طور پر زکوٰۃ دینا..... ✓
۶۳	امام کو زکوٰۃ دینا..... ✓
۶۲	امانت کی رقم پر زکوٰۃ..... ✓
۶۵	اموال ظاہرہ..... ✓
۶۶	امیر ہونے کے بعد زکوٰۃ میں ملی ہوئی چیز استعمال کرنا..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان
۶۶	امین کے لئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا.....
۶۷	انجمن.....
۶۷	انجمنوں کو زکوٰۃ دینا.....
۶۸	انجمنوں کے ملازمین کو زکوٰۃ سے تنخواہ دینا جائز نہیں.....
۶۷	اندازہ سے زکوٰۃ دینا.....
۶۸	انشورنس.....
۶۹	انعام کے نام سے زکوٰۃ لینا.....
۷۰	انفرادی ملکیت پر زکوٰۃ ہے۔.....
۷۱	انکم ٹیکس.....
۷۱	اولاد کا نفقہ حوائجِ اصلیہ میں داخل ہے یا نہیں.....
۷۱	اونٹ کی زکوٰۃ.....
۷۲	ایصالِ ثواب کے لئے زکوٰۃ دینا.....
(ب)	
۷۲	باپ بیٹے نے ملکر پیسہ کمایا.....
۷۳	باپ کو زکوٰۃ دینا.....
۷۳	بارش بند ہو جاتی ہے.....
۷۴	باغ.....
۷۴	باغ کی رقم پر زکوٰۃ.....
۷۴	بالغ طالب علم کو زکوٰۃ دینا.....

صفحہ نمبر	عنوان	
۷۵	بانڈی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۷۵	باورچی کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا.....	✓
۷۶	بٹائی کی زمین کا عشر.....	✓
۷۶	بچت سے زیادہ قرض ہے.....	✓
۷۶	بچہ.....	✓
۷۸	بچے زیادہ ہیں.....	✓
۷۸	بدر کردار شوہر کی بیوی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۷۸	برادری کا زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر تقسیم کرنا.....	✓
۷۹	برادری کی جماعت کیلئے زکوٰۃ وصول کر کے سالہا سال رکھ دینا.....	✓
۸۰	برادری کی جماعت کے ملازمین کو زکوٰۃ سے تنخواہ دینا.....	✓
۸۰	برآمد کردہ مال.....	✓
۸۱	برتن.....	✓
۸۲	بکریوں کی زکوٰۃ.....	✓
۸۳	بلانیت زکوٰۃ دینا.....	✓
۸۳	بنی ہاشم.....	✓
۸۴	بونے سے پہلے عشر دیدیا.....	✓
۸۴	بھابھی.....	✓
۸۴	بھاوج.....	✓
۸۴	بھائی کو زکوٰۃ دینا.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۸۴	بھتیجا.....	✓
۸۵	بھتیجی.....	✓
۸۵	بہن کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۸۶	بہو کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۸۶	بہو کے زیور کا حکم.....	✓
۸۷	بھینس کی زکوٰۃ.....	✓
۸۷	بھوسہ.....	✓
۸۸	بھیڑ کی زکوٰۃ.....	✓
۸۸	بیٹے کا نکاح حوائجِ اصلیہ میں داخل نہیں.....	✓
۸۸	بیچ.....	✓
۸۹	بے روزگار کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۸۹	بینک سے حکومت زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے.....	✓
۹۰	بینک کا سود.....	✓
۹۰	بینک میں جمع شدہ رقم کی زکوٰۃ.....	✓
۹۱	بے نمازی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۹۲	بیوپاری کو مال حوالہ کرنا.....	✓
۹۳	بیوہ برسر روزگار.....	✓
۹۳	بیوہ کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۹۳	بیوہ مفلوک الحال ہے.....	✓
۹۴	بیوی صاحب نصاب ہے اور شوہر مقروض ہے.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۹۴	بیوی صاحب نصاب ہے تو شوہر کا حکم.....	✓
۹۵	بیوی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۹۵	بیوی کے پہلے شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۹۵	بیوی کے زیورات اور سونا چاندی کا حکم.....	✓
۹۶	بیوی کے زیور کی زکوٰۃ مرد پر نہیں.....	✓
	(پ)	
۹۷	پارسل کے کرایہ میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا.....	✓
۹۸	پاگل.....	✓
۹۸	پرائیڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ.....	✓
۹۹	پرائز بانڈ.....	✓
۱۰۰	پرچون کی زکوٰۃ.....	✓
۱۰۱	پرداد کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۰۱	پرمنٹنگ پریس.....	✓
۱۰۲	پرندہ.....	✓
۱۰۳	پڑدادی.....	✓
۱۰۳	پگڑی کی رقم پر زکوٰۃ.....	✓
۱۰۵	پلاٹ کی زکوٰۃ.....	✓
۱۰۶	پوتی.....	✓
۱۰۶	پوتے.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۱۰۶	پھل دار درخت.....	✓
۱۰۷	پھل دار درخت گھر میں.....	✓
۱۰۷	پھل ظاہر ہونے سے قبل عشر ادا کر دیا.....	✓
۱۰۷	پھوپھا.....	✓
۱۰۷	پھوپھی.....	✓
۱۰۷	پھوپھی کی اولاد.....	✓
۱۰۸	پیداوار.....	✓
۱۰۸	پیداوار تلف ہوگئی.....	✓
۱۰۸	پیٹرول.....	✓
۱۰۹	پیٹرول پمپ.....	✓
۱۰۴	پیشگی رقم دے کر زکوٰۃ کی نیت کرنا.....	✓
۱۱۰	پیشگی زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۱۰	پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا.....	✓
		
۱۱۲	تاریخ زکوٰۃ.....	✓
۱۱۲	تاریخ نیا نہیں.....	✓
۱۱۳	تانبا.....	✓
۱۰۳	تبلیغ میں جانے والے کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۱۴	تجارتی زمین میں کاشت کاری.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱۴	تجارت میں نفع و خرچ کی زکوٰۃ
۱۱۴	تجارتی پلاٹ پر زکوٰۃ ہے
۱۱۵	تجارتی قرض
۱۱۵	تجارتی مویشی کی زکوٰۃ
۱۱۵	تجارت کا مال سا لہا سال پڑا رہا
۱۱۶	تجارتی مال کی زکوٰۃ کی شروط
۱۱۸	تجارتی مال کی قیمت کا تعین
۱۱۹	تجہیز و تکفین زکوٰۃ سے کرنا
۱۲۰	تخمیناً قیمت لگانا
۱۲۰	ترکہ ملنے پر زکوٰۃ کا حکم
۱۱۶	تمام مصارف میں زکوٰۃ کی تقسیم
۱۲۲	تمباکو
۱۲۲	تملیک کے بغیر مطبخ سے زکوٰۃ کا کھانا دینا
۱۲۳	تنخواہ
۱۲۳	تنخواہ کے اضافے کے مطالبے پر زکوٰۃ دینا
۱۲۴	تنخواہ لا کر والدہ کو دیدی
۱۲۵	تنظیموں کو زکوٰۃ دینا
۱۲۵	تھوڑی تھوڑی بچت والی رقم

صفحہ نمبر	عنوان
	(ٹ)
۱۲۶	ٹکٹ..... ✓
۱۲۷	ٹکٹ خرید کر دینا زکوٰۃ سے..... ✓
۱۲۷	تھوڑی تھوڑی کر کے زکوٰۃ دینا..... ✓
۱۲۸	ٹھیکہ دار پر عشر ہے..... ✓
۱۲۸	ٹیکس..... ✓
۱۲۹	ٹیکس ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوگا..... ✓
۱۳۰	تیل..... ✓
	(ج)
۱۳۰	جانور..... ✓
۱۳۱	جانور جنگل میں چریں اور گھر میں بھی..... ✓
۱۳۲	جانور سال کے درمیان حاصل ہوا..... ✓
۱۳۳	جانور کے بچے..... ✓
۱۳۴	جڑاؤ زیورات..... ✓
۱۳۴	جسے چاہو دے دو..... ✓
۱۳۵	جنگلی جانور..... ✓
۱۳۵	جواہرات..... ✓
۱۳۶	جواہرات جڑے ہوں..... ✓
۱۳۶	جواہرات کے زیورات..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۱۳۷	جہاں چاہو خرچ کرو.....	✓
۱۳۷	جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین آدمی.....	✓
۱۳۷	جہیز کا سامان یا زیور.....	✓
	(ج)	
۱۳۸	چارے.....	✓
۱۳۹	چاندی خالص نہیں ہے.....	✓
۱۳۹	چاندی کا نصاب.....	✓
۱۴۱	چاندی کا نصاب معیار ہے.....	✓
۱۴۲	چاندی کے تار.....	✓
۱۴۲	چچا.....	✓
۱۴۲	چچا زاد بھائی.....	✓
۱۴۳	چچا زاد بہن.....	✓
۱۴۳	چچی.....	✓
۱۴۳	چندہ کی رقم پر زکوٰۃ.....	✓
۱۴۳	چور کو زکوٰۃ دینا.....	✓
	(ح)	
۱۴۴	حاجی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۴۴	حج کی رقم.....	✓
۱۴۵	حج کے لئے جمع کرائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۱۴۶	حج کے لئے جو رقم رکھی ہے.....	✓
۱۴۶	حج کے لئے زکوٰۃ لینا.....	✓
۱۴۶	حرام مال حلال مال میں مل گیا.....	✓
۱۴۷	حرام مال کی زکوٰۃ.....	✓
۱۴۸	حساب کے بغیر زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۴۹	حفاظت کی رقم پر زکوٰۃ.....	✓
۱۴۹	حکومت زکوٰۃ وصول کرے.....	✓
۱۵۰	حکومت نے زکوٰۃ مصرف پر خرچ نہیں کی.....	✓
۱۵۰	حولان حول.....	✓
۱۵۱	حیلہ تملیک.....	✓
۱۵۱	حیلہ کرنا.....	✓
۱۵۲	حیلہ میں تملیک شرط ہے.....	✓
۱۵۳	حیلہ میں شرط لگانا.....	✓
۱۵۳	حیوانات کے متعدد نصاب.....	✓
(خ)		
۱۵۳	خادم کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۵۴	خادمہ کو زکوٰۃ سے زیور دینا.....	✓
۱۵۴	خاص آدمی کو زکوٰۃ دینے کے لئے وکیل بنانا.....	✓
۱۵۴	خاص ضرورت کے لئے رقم جمع کی.....	✓
۱۵۵	خالو.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۱۵۵	خالو کی اولاد.....	✓
۱۵۵	خالہ.....	✓
۱۵۵	خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.....	✓
۱۵۶	خانقاہ کی تعمیر زکوٰۃ سے کرنا.....	✓
۱۵۶	نچر.....	✓
۱۵۷	خراج.....	✓
۱۵۷	خورد و نوش کا سامان دینا.....	✓
۱۵۷	خون دینا زکوٰۃ کی مد سے.....	✓
		
۱۵۸	دادا کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۵۸	دادی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۱۵۸	داماد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے.....	✓
۱۵۸	درزی کی مشین.....	✓
۱۵۹	دعوت.....	✓
۱۵۹	دعوت دیکر کھلانا.....	✓
۱۵۹	دفیئبل گیا.....	✓
۱۶۰	دکان ختم کرنے کی صورت میں زکوٰۃ.....	✓
۱۶۱	دکان کا حساب اب تک نہ ہوا.....	✓
۱۶۱	دکان کی زکوٰۃ.....	✓
۱۶۳	دلالی کی اجرت.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان
۱۶۳	دہن کو سسرال والوں نے جو زیور دیا..... ✓
۱۶۴	دواخانہ کی زکوٰۃ..... ✓
۱۶۵	دوا دینا غریبوں کو..... ✓
۱۶۵	دوائی کی زکوٰۃ..... ✓
۱۶۶	دودھ پینے کے لیے جانور رکھا ہے..... ✓
۱۶۶	دودھ والے جانور..... ✓
۱۶۷	دوران سال جو مال حاصل ہو..... ✓
۱۶۸	دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنا..... ✓
۱۶۸	دوسرے کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دینا..... ✓
۱۶۹	دہشت گرد..... ✓
۱۶۹	دین ضعیف..... ✓
۱۷۰	دین قوی..... ✓
۱۷۰	دین متوسط..... ✓
۱۷۱	دینی کتابیں بطور زکوٰۃ تقسیم کرنا..... ✓
۱۷۲	دینی مصلحت کے لئے حیلہ کرنا..... ✓
۱۷۲	دیوالیہ ہو گیا..... ✓
۱۷۴	دینی مدارس کو زکوٰۃ دینا..... ✓
	(ڈ)
۱۷۴	ڈاکٹری فیس..... ✓
۱۷۵	ڈاکو نے زکوٰۃ کی رقم چھین لی..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۱۷۶	ڈائمنڈ	✓
۱۷۶	ڈرافٹ سے زکوٰۃ بھیجنا	✓
۱۷۸	ڈرافٹ کا خرچہ زکوٰۃ سے کرنا	✓
۱۷۸	ڈرائی کلین	✓
۱۷۹	ڈگری کے ذریعہ جو مال ملے	✓
۱۷۹	ڈیری فارم	✓
۱۸۰	ڈیزل	✓
۱۸۰	ڈیکوریشن پر زکوٰۃ	✓
	(ذ)	
۱۸۰	ذاتی استعمال	✓
۱۸۱	ذاتی مکان	✓
	(ر)	
۱۸۱	راستہ کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا	✓
۱۸۲	ردی چیز زکوٰۃ میں دینا	✓
۱۸۲	رسالہ جاری کرانا زکوٰۃ کی رقم سے	✓
۱۸۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کو زکوٰۃ دینا	✓
۱۸۳	رشتہ دار مسکین کو زکوٰۃ دینا	✓
۱۸۴	رشوت کے مال پر زکوٰۃ	✓
۱۸۵	رضاعی اولاد کو زکوٰۃ دینا	✓

صفحہ نمبر	عنوان
۱۸۵	رضاعی رشتہ دار.....
۱۸۵	رضاعی والدین کو زکوٰۃ دینا.....
۱۸۵	رقم پیشگی (ایڈوانس) کی زکوٰۃ.....
۱۸۶	رقم وراثت کے لئے جمع کی.....
۱۸۶	رمضان میں زکوٰۃ ادا کرنا.....
۱۸۷	روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے.....
۱۸۸	روپے کی زکوٰۃ.....
۱۸۹	روزمرہ کی آمدنی پر زکوٰۃ.....
۱۹۰	رہائشی پلاٹ کو باغ بنا دیا.....
۱۹۰	رہن کی رقم.....
(ز)	
۱۹۱	زانیہ کو زکوٰۃ دینا.....
۱۹۱	زائد دی گئی رقم کو آئندہ سال کی زکوٰۃ میں شمار کرنا.....
۱۹۱	زبردست.....
۱۹۱	زبردستی زکوٰۃ وصول کرنا.....
۱۹۲	زبردستی صاحب نصاب سے زکوٰۃ وصول کرنا.....
۱۹۲	زراعت کے لئے رکھے ہوئے جانور.....
۱۹۳	زرمانت کا حکم.....
۱۹۳	زکوٰۃ اتنی دینا کہ صاحب نصاب بن جائے.....

صفحہ نمبر	عنوان
۱۹۴	زکوٰۃ ادا کرنے کی ایک صورت..... ✓
۱۹۴	زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر کرنا..... ✓
۱۹۵	زکوٰۃ ادا کئے بغیر مر گیا..... ✓
۱۹۶	زکوٰۃ انشورنس ہے..... ✓
۱۹۷	زکوٰۃ ٹیکس نہیں..... ✓
۱۹۷	زکوٰۃ جس کو دی گئی اس کا ہدیہ قبول کرنا..... ✓
۱۹۷	زکوٰۃ دوسرے عنوان سے دینا..... ✓
۱۹۸	زکوٰۃ دیتے وقت کیا کہے..... ✓
۱۹۸	زکوٰۃ دے کر احسان جتلا نا..... ✓
۱۹۸	زکوٰۃ دینا جائز ہے..... ✓
۱۹۹	زکوٰۃ دینے کے لئے شوہر کی اجازت..... ✓
۲۰۰	زکوٰۃ دی یا نہیں شک ہو جائے..... ✓
۲۰۰	زکوٰۃ زیادہ ادا کرنا..... ✓
۲۰۱	زکوٰۃ سے بچنے کے لئے مال کا ہبہ کرنا..... ✓
۲۰۱	زکوٰۃ سے تنخواہ دینا..... ✓
۲۰۲	زکوٰۃ سے روزیہ مقرر کرنا..... ✓
۲۰۲	زکوٰۃ سے کسی کا قرض ادا کرنا..... ✓
۲۰۳	زکوٰۃ کا عملی ثبوت..... ✓
۲۰۳	زکوٰۃ فرض ہونے کے بعد مقروض ہو گیا..... ✓
۲۰۳	زکوٰۃ کا ثبوت..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان
۲۰۴	زکوٰۃ کا حساب
۲۰۵	زکوٰۃ کا حکم
۲۰۵	زکوٰۃ کا علم
۲۰۵	زکوٰۃ کا مستحق کون ہے
۲۰۶	زکوٰۃ کا معنی
۲۰۷	زکوٰۃ کا مقصد
۲۰۷	زکوٰۃ کا مکان ان شرائط کے ساتھ دینا
۲۰۸	زکوٰۃ کس قسم کے مال پر فرض ہے
۲۰۹	زکوٰۃ کس کو دے
۲۱۱	زکوٰۃ کو رمضان تک روکنا
۲۱۳	زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہہ کر دینا
۲۱۳	زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا
۲۱۴	زکوٰۃ کیا کہہ کر دے
۲۱۴	زکوٰۃ کی تشبیہ کرنا
۲۱۵	زکوٰۃ کی تعریف
۲۱۵	زکوٰۃ کی رقم الگ کر کے فوت ہو گیا
۲۱۶	زکوٰۃ کی رقم پر زکوٰۃ
۲۱۶	زکوٰۃ کی رقم تملیک کے بغیر فقراء کے فائدہ کیلئے خرچ کرنا
۲۱۷	زکوٰۃ کی رقم چوری ہو گئی
۲۱۷	زکوٰۃ کی رقم دوسری جگہ بھیجے کا خرچہ

صفحہ نمبر	عنوان
۲۱۸	زکوٰۃ کی رقم دینے میں اختیار ہے..... ✓
۲۱۸	زکوٰۃ کی رقم سے کارخانہ لگانا..... ✓
۲۱۸	زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر غریب کو دینا..... ✓
۲۱۹	زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر کرایہ پر دینا..... ✓
۲۱۹	زکوٰۃ کی رقم کو اپنے استعمال میں لانا..... ✓
۲۱۹	زکوٰۃ کی رقم سے غریبوں کو تجارت کرانا..... ✓
۲۲۰	زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا..... ✓
۲۲۰	زکوٰۃ کی رقم سے مہینہ مقرر کر دینا..... ✓
۲۲۱	زکوٰۃ کی رقم غریبوں کو قرض کے طور پر دے کر تجارت کرانا..... ✓
۲۲۱	زکوٰۃ کی رقم کو فقراء کے لئے آمدنی کا ذریعہ بنانا..... ✓
۲۲۱	زکوٰۃ کی رقم میں کمیشن دینا..... ✓
۲۲۲	زکوٰۃ کی رقم سے حج کرانا..... ✓
۲۲۳	زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کرنا..... ✓
۲۲۳	زکوٰۃ کی کتابیں مطالعہ کے لئے رکھنا..... ✓
۲۲۴	زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے غیر مسلم کا فارم بھرنا..... ✓
۲۲۵	زکوٰۃ کے فوائد..... ✓
۲۲۹	زکوٰۃ کے مکان کی آمدنی سے تنخواہ دینا..... ✓
۲۲۹	زکوٰۃ لینے والے کے لئے شرائط..... ✓
۲۲۹	زکوٰۃ مالی عبادت ہے..... ✓
۲۳۰	زکوٰۃ میل ہے..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۲	زکوٰۃ میں تاریخ کا اعتبار ہے
۲۳۲	زکوٰۃ میں دی ہوئی اپنی چیز خریدنا
۲۳۳	زکوٰۃ میں کس قیمت کا اعتبار ہے
۲۳۳	زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے
۲۳۴	زکوٰۃ میں کیسے جانور لئے جائیں
۲۳۵	زکوٰۃ میں مال دیا جائے یا اس کی قیمت
۲۳۶	زکوٰۃ میں نہ دینے کی سزا قبر میں
۲۳۶	زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد فوت ہو گیا
۲۳۷	زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے سال گزرنے کی حکمت
۲۳۸	زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے جانے کی فضیلت
۲۳۹	زکوٰۃ ہر سال واجب ہے
۲۴۰	زلزلہ زدگان کو زکوٰۃ دینا
۲۴۱	زمر
۲۴۱	زمین بٹائی پر دیدی
۲۴۲	زمین کرایہ پر چڑھادی
۲۴۲	زمین کو فصل کے ساتھ فروخت کر دیا
۲۴۳	زیور
۲۴۴	زیور کی زکوٰۃ
۲۴۷	سابقہ زمانہ کی زکوٰۃ کی مقدار معلوم نہیں

(س)

صفحہ نمبر	عنوان
۲۴۷	سارا مال خیرات کر دیا..... ✓
۲۴۷	ساس..... ✓
۲۴۸	سالانہ جو غلہ بچے..... ✓
۲۴۸	سال بھر جو خرچ ہوا..... ✓
۲۴۸	سال پورا ہو..... ✓
۲۴۹	سال پورا ہونے سے پہلے جو روپے خرچ ہو گئے..... ✓
۲۴۹	سال شمار کرنے کا اصول..... ✓
۲۵۱	سال کا شمار..... ✓
۲۵۲	سال کے آخر میں پیسہ کم ہو گیا..... ✓
۲۵۲	سال کے درمیان میں جو اضافہ ہوا..... ✓
۲۵۳	سال مکمل ہونے کے بعد مال ختم ہو گیا..... ✓
۲۵۳	سال مکمل ہونے کے بعد مال کم ہو گیا..... ✓
۲۵۳	سالہ سالی..... ✓
۲۵۴	سامان تجارت..... ✓
۲۵۵	سائمنہ جانور..... ✓
۲۵۶	سرکاری مدارس میں زکوٰۃ دینا..... ✓
۲۵۷	سسر کو زکوٰۃ دینا..... ✓
۲۵۷	سفر کے ہاتھ سے زکوٰۃ کی رقم ضائع ہو گئی..... ✓
۲۵۸	سفید پوش..... ✓
۲۵۸	سفید پوش کو زکوٰۃ دینا..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۲۵۹	سفیر کا زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا	✓
۲۵۹	سفیر کا زکوٰۃ کی رقم تبدیل کرنا	✓
۲۵۹	سفیر کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا	✓
۲۵۹	سوال کرنے والے کو دینا	✓
۲۶۰	سوتیلا	✓
۲۶۰	سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینا	✓
۲۶۱	سوتیلے بھائی بہن	✓
۲۶۱	سوتیلے ماں باپ	✓
۲۶۱	سود کی رقم پر زکوٰۃ	✓
۲۶۲	سود کی رقم سے زکوٰۃ ادا کرنا	✓
۲۶۳	سودے کے بعد پیشگی رقم کا حکم	✓
۲۶۳	سونا	✓
۲۶۶	سونا خالص نہیں	✓
۲۶۷	سونے اور چاندی کی اہمیت	✓
۲۶۸	سونے، چاندی کے نصاب میں تفاوت کیوں؟	✓
۲۶۸	سونے کی زکوٰۃ کس ریٹ پر دی جائے	✓
۲۶۹	سیدہ عورت کی اولاد کو زکوٰۃ دینا	✓
۲۶۹	سید کا قرض زکوٰۃ سے ادا کرنا	✓
۲۶۹	سید کو اضطراری حالت میں زکوٰۃ دینا	✓
۲۷۰	سید کو غلطی سے زکوٰۃ دیدی	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۲۷۰	سید کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۷۱	سید کی بیوی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۷۲	سید کی زکوٰۃ سید کو.....	✓
۲۷۲	سید کی مدد.....	✓
۲۷۲	سید کے لئے زکوٰۃ ناجائز ہونے کی وجہ.....	✓
۲۷۴	سید مشہور ہے.....	✓
۲۷۴	سید مشہور ہے شجرہ نسب نہیں.....	✓
۲۷۹	سیلاب زدگان کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۷۶	سیونگ سرٹیفکیٹ.....	✓
		
۲۷۷	شادی پر زیور ملا.....	✓
۲۷۷	شادی شدہ عورت کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۷۸	شادی کے بعد سے زکوٰۃ ادا نہیں کی.....	✓
۲۷۸	شادی کے لئے رقم جمع کی.....	✓
۲۷۹	شاگرد کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۷۹	شاہراہ عام کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۷۹	شبہ کے باوجود زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۸۰	شرائط زکوٰۃ.....	✓
۲۸۲	شرائط وجوب زکوٰۃ.....	✓
۲۸۳	شوہر اور بیوی کا حساب الگ الگ ہے.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۲۸۴	شوہر کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۸۵	شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۸۵	شوہر کی زکوٰۃ ادا کرنا بیوہ پر لازم نہیں.....	✓
۲۸۵	شہد.....	✓
۲۸۶	شیعہ کا زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۸۶	شیر زپر زکوٰۃ.....	✓
۲۸۸	شیر زکی زکوٰۃ کیسے ادا کرے.....	✓
۲۸۹	شیر زکے اصل اور نفع دونوں پر زکوٰۃ ہے.....	✓
	(ص)	
۲۸۹	صاحب نصاب کب ہوا معلوم نہیں.....	✓
۲۹۰	صاحب نصاب مقروض ہے.....	✓
۲۹۱	صحن میں باغ لگایا.....	✓
۲۹۱	صدقہ چھپا کر دے.....	✓
۲۹۱	صنعت پر زکوٰۃ.....	✓
۲۹۲	صنعت و حرفت سیکھنے والے کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۲۹۲	صنعتی اوزار.....	✓
۲۹۳	صنعتی اوزاروں کا حکم.....	✓
	(ض)	
۲۹۳	ضائع شدہ مال کی زکوٰۃ.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۲۹۴	ضرورت اصلیه.....	✓
۲۹۵	ضرورت سے زائد مکان.....	✓
۲۹۶	ضروری اشیاء خریدنے کے لئے رقم جمع کی.....	✓
۲۹۶	ضروریات کے لئے رکھی ہوئی رقم کا حکم.....	✓
(ط)		
۲۹۷	طالب علم.....	✓
۲۹۸	طالب علم کا سوال کرنا.....	✓
۲۹۸	طالب علم کو زکوٰۃ دینا.....	✓
(ع)		
۲۹۹	عامل زکوٰۃ کیلئے ہدیہ قبول کرنا.....	✓
۳۰۰	عاملین زکوٰۃ.....	✓
۳۰۰	عاملین زکوٰۃ کو زکوٰۃ سے تنخواہ دینا.....	✓
۳۰۱	عاملین کا فقراء کے وکیل ہونے کی وجہ.....	✓
۳۰۲	عذاب.....	✓
۳۰۲	عرف.....	✓
۳۰۳	عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کیا.....	✓
۳۰۳	عشر ادا کرنے کے بعد زکوٰۃ.....	✓
۳۰۴	عشران چیزوں پر واجب ہے.....	✓
۳۰۵	عشر اور خرچہ.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۰۵	عشر ساقط	✓
۳۰۶	عشر سے پہلے خرچہ وضع کرنا	✓
۳۰۶	عشر کا حساب کب سے	✓
۳۰۷	عشر کا ضامن	✓
۳۰۷	عشر کا مصرف	✓
۳۰۸	عشر کا مفہوم	✓
۳۰۸	عشر کا نصاب	✓
۳۰۹	عشر کے مستحق	✓
۳۰۹	عشر معاف نہیں ہوتا	✓
۳۱۰	عشر مقروض پر	✓
۳۱۰	عشر موت سے ساقط نہیں ہوتا	✓
۳۱۰	عشر میں قیمت دینا	✓
۳۱۰	عشر نہ نکالنے والا گناہ گار ہے	✓
۳۱۱	عشر واجب ہونے کی شرطیں	✓
۳۱۳	عطر	✓
۳۱۴	عورت زکوٰۃ کہاں سے دے	✓
۳۱۵	عیدی زکوٰۃ سے دینا	✓
	(ع)	
۳۱۵	غربت کا حل	✓
۳۱۶	غریب امیر ہو گیا	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۱۶	غریب کو کرایہ کے بغیر زکوٰۃ کی نیت سے رکھنا.....	✓
۳۱۷	غریب کی شادی میں زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۱۸	غریب کے مکان کی مرمت زکوٰۃ کی رقم سے کرانا.....	✓
۳۱۸	غریب مدرس کی زکوٰۃ کی رقم سے امداد کرنا.....	✓
۳۱۹	غریب مریض.....	✓
۳۲۰	غریب مہتمم کیلئے مدرسہ کی زکوٰۃ استعمال کرنا.....	✓
۳۲۰	غریبوں کی تعلیم کے لئے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۲۱	غش (کھوٹ).....	✓
۳۲۱	غصب کے مال پر زکوٰۃ.....	✓
۳۲۲	غفلت.....	✓
۳۲۲	غفلت کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دی.....	✓
۳۲۳	غلام کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۲۳	غیر مستحق زکوٰۃ لیکر مستحق کو نہیں دے سکتا ہے.....	✓
۳۲۴	غیر مستحق کو زکوٰۃ دیدی گئی.....	✓
۳۲۴	غیر مسلم سے زکوٰۃ کی تقسیم.....	✓
۳۲۵	غیر مسلم فقیروں کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۲۶	غیر ممالک کے مسلمانوں کو زکوٰۃ دینا.....	✓
(ف)		
۳۲۷	فاسق کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۲۷	فرشتے کی دعا.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۲۷	فرضیت زکوٰۃ.....	✓
۳۲۸	فرضی مدرسہ.....	✓
۳۲۹	فرق عشر اور خراج میں.....	✓
۳۲۹	فرق عشر اور زکوٰۃ میں.....	✓
۳۳۰	فروخت نہ ہونے والی چیز زکوٰۃ میں دینا.....	✓
۳۳۰	فقراء کی مشکلات کا حل.....	✓
۳۳۱	فقیر.....	✓
۳۳۱	فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دیدی لیکن بعد میں معلوم ہوا وہ مالدار ہے..	✓
۳۳۱	فقیر کمانے پر قادر ہے.....	✓
۳۳۲	فقیر کو زکوٰۃ میں ملی ہوئی چیز مالدار کے لئے کھانا.....	✓
۳۳۲	فقیروں کا احسان.....	✓
۳۳۳	فلسڈ ڈپازٹ پر زکوٰۃ.....	✓
۳۳۴	فلاحی ادارے زکوٰۃ کے مالک نہیں.....	✓
۳۳۴	فلاحی ادارے کی ذمہ داری.....	✓
۳۳۴	فلاحی ادارے میں زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۳۵	فوجی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۳۶	فیس میں زکوٰۃ دے کر واپس لینا.....	✓
۳۳۶	فیکٹری بند ہوگئی.....	✓
	(ق)	
۳۳۷	قادیانی کو زکوٰۃ دینا.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۳۷	قبرستان قبضہ کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۳۸	قبرستان کے لئے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۳۸	قبرستان کے لئے زکوٰۃ سے زمین خریدنا.....	✓
۳۳۹	تخت سالی.....	✓
۳۳۹	قران شریف زکوٰۃ کی رقم سے تقسیم کرنا.....	✓
۳۳۹	قرض.....	✓
۳۴۰	قرض.....	✓
۳۴۲	قرض ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۴۳	قرض بتلا کر زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۴۳	قرض تھوڑا تھوڑا وصول ہو.....	✓
۳۴۴	قرض جو دیا گیا ہے اسکی زکوٰۃ.....	✓
۳۴۵	قرض حسنہ کی زکوٰۃ.....	✓
۳۴۵	قرض دی ہوئی رقم میں زکوٰۃ کی نیت کرنا.....	✓
۳۴۶	قرض قسطوں میں وصول ہو.....	✓
۳۴۶	قرض کو زکوٰۃ میں وضع کرنا.....	✓
۳۴۷	قرض کی زکوٰۃ کس پر.....	✓
۳۴۸	قرض کے نام سے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۴۸	قرض لیکر تجارت کی.....	✓
۳۴۹	قرض لیکر کاروبار کیا.....	✓
۳۴۹	قرض مانگا زکوٰۃ دیدی.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۴۹	قرض معاف کرنے پر زکوٰۃ کا حکم.....	✓
۳۵۰	قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی.....	✓
۳۵۱	قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو.....	✓
۳۵۲	قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے لطلبہ کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۵۲	قیدیوں کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۵۳	قیدیوں کی رہائی کے لئے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۵۴	قیمت.....	✓
۳۵۵	قیمت بڑھ کر نصاب کو پہنچ گئی.....	✓
۳۵۵	قیمت خرید کے اعتبار سے زکوٰۃ دی.....	✓
۳۵۶	قیمت فروخت پر زکوٰۃ ہے.....	✓
۳۵۷	قیمت فروخت کا اعتبار ہے.....	✓
(ک)		
۳۵۸	کارخانہ.....	✓
۳۵۹	کارخانہ کی مشین.....	✓
۳۶۰	کاشت.....	✓
۳۶۰	کافر کو غلطی سے زکوٰۃ دیدی.....	✓
۳۶۱	کافروں کی تعلیم گاہوں میں زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۶۱	کان.....	✓
۳۶۲	کانسی.....	✓
۳۶۲	کپڑا.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۶۳	کپڑے	✓
۳۶۳	کتابیں زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر وقف کرنا	✓
۳۶۴	کراکری پر زکوٰۃ	✓
۳۶۴	کرایہ	✓
۳۶۵	کرایہ پر چلانے کے لئے مکان خریدا	✓
۳۶۵	کرایہ پر استعمال ہونے والا سامان	✓
۳۶۶	کرایہ پر دینے کے لئے سامان خریدا	✓
۳۶۶	کرایہ پر مخصوص ہے	✓
۳۶۶	کرایہ کی رقم پیشگی دیدی	✓
۳۶۷	کفن میں زکوٰۃ صرف کرنا	✓
۳۶۷	کمپنی میں رقم جمع کی	✓
۳۶۸	کمپنیوں کی زکوٰۃ	✓
۳۶۸	کمیشن پر زکوٰۃ کا چندہ وصول کرنا	✓
۳۶۹	کنگن آگ کے پہنائے جائیں گے	✓
۳۷۰	کنویں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگانا	✓
۳۷۰	کولڈ اسٹور	✓
۳۷۱	کھاد	✓
۳۷۱	کھانا پکا کر کھلانا	✓
۳۷۳	کھڑے کھیت کو فروخت کر دیا	✓
۳۷۲	کھوٹ	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۷۳	کھیت.....	✓
۳۷۳	کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ.....	✓
۳۷۴	کیش کا نصاب.....	✓
(گ)		
۳۷۵	گارمنٹس.....	✓
۳۷۵	گاڑی.....	✓
۳۷۷	گاڑی خریدنے کے لئے رقم جمع کی ہے.....	✓
۳۷۷	گاڑی کے کرایہ کی رقم پر زکوٰۃ.....	✓
۳۷۷	گائے کی زکوٰۃ.....	✓
۳۷۹	گدھا.....	✓
۳۸۰	گذشتہ زمانے کا عشر.....	✓
۳۸۰	گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ.....	✓
۳۸۱	گذشتہ سال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی.....	✓
۳۸۲	گروی رکھی ہوئی چیز کی زکوٰۃ.....	✓
۳۸۲	گفٹ کے نام سے زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۸۲	گنجا سانپ.....	✓
۳۸۳	گھاس.....	✓
۳۸۳	گھٹتی بڑھتی رقم کا حکم.....	✓
۳۸۴	گھر کا سامان.....	✓
۳۸۴	گھر کے مصارف وغیرہ.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان	
۳۸۵	گھوڑا.....	✓
۳۸۵	گیس.....	✓
(ل)		
۳۸۶	لاوارث میت کے لئے چندہ کرنا.....	✓
۳۸۶	لڑکی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۸۶	لڑکی کے لئے سونا وغیرہ خریدا.....	✓
۳۷۸	لڑکیوں کا نکاح حوائجِ اصلیہ میں داخل ہے.....	✓
۳۸۸	لڑکی کو شادی میں دینے کے لئے سامان خرید کے رکھا.....	✓
۳۸۸	لڑکی کے لئے زیور بنا کر رکھا.....	✓
۳۸۹	لڑکیوں کے نام سونا کر دیا.....	✓
۳۹۰	لڑکے کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۳۹۱	لکڑیاں.....	✓
۳۹۱	لوہا.....	✓
(م)		
۳۹۲	ماسی.....	✓
۳۹۲	مال پر زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے.....	✓
۳۹۳	مال تجارت.....	✓
۳۹۳	مال تجارت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ.....	✓
۳۹۵	مال تجارت میں قیمت خرید یا لاگت کا حساب.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان
۳۹۵	مال جہاں ہے وہاں کی قیمت کا اعتبار ہے
۳۹۶	مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ دینا
۳۹۶	مالدار بیوی کا شوہر
۳۹۶	مالدار تھا فقیر ہو گیا
۳۹۷	مالدار ضرورت مند کو زکوٰۃ دینا
۳۹۸	مالدار فقیر کو زکوٰۃ دینا
۳۹۸	مالدار فقیر ہو گیا
۳۹۹	مالدار کتنا خرچ کریں
۳۹۹	مالدار کو زکوٰۃ دینا
۴۰۰	مالدار کی اولاد
۴۰۰	مالدار کی بیوی کو زکوٰۃ دینا
۴۰۰	مالدار کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا
۴۰۱	مالدار کے والدین
۴۰۱	مالدار ہونے کی امید پر پیشگی زکوٰۃ دیدی
۴۰۱	مال کی سپلائی پر زکوٰۃ
۴۰۲	مالدار کے مال سے اجازت کے بغیر زکوٰۃ لینا
۴۰۲	مال دوسرے کے قبضہ میں رہا
۴۰۳	مال ضماری
۴۰۳	مالک کو اطلاع دیئے بغیر زکوٰۃ دیدی
۴۰۴	مالک ہونا

صفحہ نمبر	عنوان
۴۰۵	مال کی سادے زکوٰۃ میں ✓
۴۰۶	مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے ✓
۴۰۸	مال محفوظ ✓
۴۰۷	مال مخلوط ✓
۴۰۹	مال مشترکہ کی زکوٰۃ ✓
۴۰۹	مال ہلاک ہو جاتا ہے ✓
۴۱۰	ماموں ✓
۴۱۰	ماموں کی اولاد ✓
۴۱۰	مال سید ہے ✓
۴۱۰	مال کو زکوٰۃ دینا ✓
۴۱۱	مبلغین کو زکوٰۃ کی رقم سے وظائف دینا ✓
۴۱۱	متروکہ مال کی زکوٰۃ وراثت پر ہے ✓
۴۱۲	مٹی کا تیل ✓
۴۱۲	مجاہد ✓
۴۱۳	مجاہدین کو دہشت گرد کہنا ✓
۴۱۴	مجاہدین کو زکوٰۃ دینا ✓
۴۱۵	مجنون ✓
۴۱۵	مچھلی ✓
۴۱۶	مچھلی کا فارم ✓
۴۱۶	مختلف مدات کا روپیہ یکجا جمع کرنا ✓

صفحہ نمبر	عنوان
۴۱۶	مخلوط النسل جانور..... ✓
۴۱۸	مدارس کے سفراء عالمین میں داخل نہیں..... ✓
۴۱۸	مدارس کے طلباء زیادہ مستحق ہیں..... ✓
۴۲۰	مدرسہ کی تعمیر زکوٰۃ کی رقم سے..... ✓
۴۲۰	مدرسہ کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا..... ✓
۴۲۱	مدرسہ کے بقاء کے لئے زکوٰۃ لینا..... ✓
۴۲۱	مدرسہ کے روپے کا حکم..... ✓
۴۲۱	مدرسہ میں زکوٰۃ کی مد نہیں..... ✓
۴۲۱	مدرسین کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا..... ✓
۴۲۲	مدفون رقم کا حکم..... ✓
۴۲۲	مدرسہ میں زکوٰۃ کی رقم جمع ہے..... ✓
۴۲۳	مدہوش..... ✓
۴۲۳	مذہب کے لحاظ کے بغیر زکوٰۃ دینا..... ✓
۴۲۳	مرتد کو زکوٰۃ دینا..... ✓
۴۲۴	مرجان..... ✓
۴۲۴	مردہ کا قرض زکوٰۃ سے ادا کرنا..... ✓
۴۲۵	مرغی فارم..... ✓
۴۲۶	مزدوری..... ✓
۴۲۷	مساجد پر قبضہ واگذا کرانے کے لئے زکوٰۃ دینا..... ✓
۴۲۷	مسافر پر زکوٰۃ..... ✓

صفحہ نمبر	عنوان
۴۲۷	مسافر خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا
۴۲۸	مسافر کو زکوٰۃ دینا
۴۲۸	مستحق آدمی کو پیشگی زکوٰۃ دی اور وہ بعد میں مستحق نہ رہا
۴۲۹	مستحق رشتہ دار کو زکوٰۃ دینے میں دہرا ثواب
۴۲۹	مستحق طلباء کی آمد کی امید پر زکوٰۃ لینا
۴۳۰	مستحق کو زکوٰۃ دے کر غیر مستحق پر خرچ کروانا
۴۳۰	مستحق کی تصدیق کرنا
۴۳۱	مستحق کے حالات کی تفتیش ضروری نہیں
۴۳۲	مستحق ہے یا نہیں معلوم نہیں اس کو زکوٰۃ دینا
۴۳۲	مسجد کی تعمیر میں زکوٰۃ صرف کرنا
۴۳۲	مسجد کے لئے حیلہ تمملیک کرنا
۴۳۳	مسجد میں زکوٰۃ دینا
۴۳۳	مسجد کی تعمیر زکوٰۃ کی رقم سے
۴۳۳	مسکین
۴۳۵	مسلمانوں کی زمین
۴۳۵	مشترکہ مال پر زکوٰۃ
۴۳۶	مشک
۴۳۷	مشینری
۴۳۷	مصنوعی اعضاء پر زکوٰۃ
۴۳۸	مضاربت والے کاروبار کی زکوٰۃ

صفحہ نمبر	عنوان	
۴۳۹	مطلقہ بیوی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۳۹	معمولی آمدنی والے کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۴۰	مفقود مال کا حکم.....	✓
۴۴۱	مقدمہ کرنے کے بعد رقم وصول ہوئی.....	✓
۴۴۲	مقدمہ میں زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۴۲	مقروض پر زکوٰۃ.....	✓
۴۴۳	مقروض تاجر کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۴۴	مقروض کو زکوٰۃ دے کر اپنا قرض وصول کرنا.....	✓
۴۴۵	مقروض منکر ہو گیا.....	✓
۴۴۵	مقروض نے قرض کی رقم کی زکوٰۃ دیدی.....	✓
۴۴۶	مکان.....	✓
۴۴۷	مکان خریدنے کے بعد فروخت کرنے کا ارادہ کیا.....	✓
۴۴۷	مکان خریدنے کے بعد رقم جمع کی.....	✓
۴۴۸	مکان کا سودا کیا رقم ادا کر دی.....	✓
۴۴۸	مل.....	✓
۴۴۹	ملازمین کو زکوٰۃ کا کھانا دینا.....	✓
۴۴۹	ملاوٹی اشیاء.....	✓
۴۵۰	ملح کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۵۰	ممانی.....	✓
۴۵۰	منت کی رقم.....	✓

صفحہ نمبر	عنوان
۲۵۱	منافع ✓
۲۵۲	منکر زکوٰۃ کا حکم ✓
۲۵۳	منی آرڈر سے زکوٰۃ بھیجنا ✓
۲۵۴	منی آرڈر فیس ✓
۲۵۴	موبائل فون ✓
۲۵۵	موت کے معاوضہ پر دیت کی رقم ملی ✓
۲۵۵	موتی ✓
۲۵۶	موذن کو زکوٰۃ دینا ✓
۲۵۷	موزگا ✓
۲۵۷	مہتمم طلباء کا وکیل ہے ✓
۲۵۷	مہتمم یا اس کے نائب سے زکوٰۃ کی رقم گم ہوگئی ✓
۲۵۸	مہر ✓
۲۵۹	مہر کی رقم کو شوہر اپنے نصاب سے وضع کرے یا نہ کرے ... ✓
۲۶۱	مہر میں ملی ہوئی زمین کا حکم ✓
۲۶۱	مہر والی عورت کو زکوٰۃ دینا ✓
۲۶۲	مہر وصول نہیں ہوا ✓
۲۶۲	مہر میں جو زیور دیا گیا ✓
۲۶۳	میت کے مال سے زکوٰۃ وصول کرنا ✓
۲۶۳	مینڈھے کی زکوٰۃ ✓

صفحہ نمبر	عنوان
	(ن)
۴۶۴	نابالغ طالب علم
۴۶۴	نابالغ کو زکوٰۃ دینا
۴۶۵	ناجائز اولاد کو زکوٰۃ دینا
۴۶۵	ناجائز کاموں میں خرچ کرنے والے فقیروں کو زکوٰۃ دینا
۴۶۶	نانا
۴۶۶	نانی کو زکوٰۃ دینا
۴۶۶	ناواقف کو زکوٰۃ کی تقسیم کا ذمہ دار بنانا
۴۶۷	نسل حاصل کرنے کے لئے جانور رکھا ہے
۴۶۷	نشہ کے عادی کو زکوٰۃ دینا
۴۶۸	نصاب پر اضافہ ہوا
۴۶۹	نصاب پورا نہیں ہے
۴۷۰	نصاب کا معنی
۴۷۰	نصاب کا وزن
۴۷۱	نصاب کا وزن اور مقدار
۴۷۳	نصاب کی مقدار ہمیشہ کے لئے ہے
۴۷۳	نصاب متعدد ہے
۴۷۴	نقد رقم
۴۷۴	نگ
۴۷۴	نمک

صفحہ نمبر	عنوان	
۴۷۵	نو اسی کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۷۵	نو اسے کو زکوٰۃ دینا.....	✓
۴۷۶	نہروں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگانا.....	✓
۴۷۶	نیت.....	✓
	(۹)	
۴۸۰	والدین نے لڑکی کو زیور دیا.....	✓
۴۸۰	والدین کو جو رقم دی.....	✓
۴۸۱	وجہ تسمیہ.....	✓
۴۸۱	وکیل اپنا نائب بنا سکتا ہے؟.....	✓
۴۸۱	وکیل اپنے ذی رحم رشتہ دار کو زکوٰۃ دے سکتا ہے.....	✓
۴۸۲	وکیل بنانا زکوٰۃ میں.....	✓
۴۸۲	وکیل خود زکوٰۃ لے سکتا ہے.....	✓
۴۸۳	وکیل زکوٰۃ کا مستحق ہے.....	✓
۴۸۳	وکیل کا زکوٰۃ کی رقم سے کوئی چیز خرید کر دینا.....	✓
۴۸۳	وکیل کا زکوٰۃ کی رقم میں رد و بدل کرنا.....	✓
۴۸۵	وکیل کے پاس سے زکوٰۃ کی رقم ضائع ہوگئی.....	✓
۴۸۵	وکیل کے لئے موکل کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملانا.....	✓
۴۸۶	وکیل نے اب تک زکوٰۃ ادا نہیں کی موکل کا انتقال ہو گیا.....	✓
۴۸۷	وقف شدہ زمین.....	✓
۴۸۷	وقف کا مال.....	✓

۴۸۸	وقف کے جانور کا حکم	✓
	(۵)	
۴۸۸	ہبہ کے مال کی زکوٰۃ	✓
۴۸۹	ہدیہ کے نام سے زکوٰۃ دینا	✓
۴۸۹	ہر سال حساب کرنا	✓
۴۹۰	ہسپتال قائم کرنا زکوٰۃ سے	✓
۴۹۰	ہسپتال کی تعمیر زکوٰۃ کی رقم سے	✓
۴۹۰	ھنڈی کا خرچہ زکوٰۃ سے ادا کرنا	✓
۴۹۱	ہیرا	✓
	(۶)	
۴۹۱	یا قوت	✓
۴۹۲	یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا	✓
۴۹۲	یتیم خانہ کی تعمیر زکوٰۃ سے	✓
۴۹۲	یتیم خانہ کے ملازم کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا	✓
۴۹۳	یتیم خانہ میں زکوٰۃ دینا	✓
۴۹۳	یتیم کو زکوٰۃ دینا	✓

نَقْرِظْ

حضرت مولانا مفتی عبدالحمید دین پوری مدظلہ

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

ترمذی شریف کی روایت ہے، مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر أم
آخرہ یعنی میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں معلوم کہ اس کا اول بہتر ہے
یا آخر۔

جس طرح خشک سالی موسم میں بارش کا ہر قطرہ زمین کی زرخیزی کھیتوں کی ہریالی
اور باغوں کی شادابی کے لئے مفید ہے اسی طرح دین و شریعت کے حساب سے اس
امت کے اگلے پچھلے سلف و خلف سمیت پوری امت اچھی ہے، وجہ یہ ہے کہ یہ امت
امت مرحومہ ہے اس امت کا کوئی دور خیر سے خالی نہیں ہو سکتا۔

دوراں کی بزرگ ہستیوں کو اگر صحابیت و رفاقت، مدد و حمایت، تبلیغ و دعوت،
اعانت و تقویت کا شرف حاصل ہے تو بعد کے امتیوں نے نبوت، رسالت کو جوں کا توں
تسلیم کیا، دین کو استحکام و رواج بخشا اور چار دانگ عالم میں اس کا پرچار کیا۔

مجتہدین کرام کو شریعت کی تدوین و تاسیس کا شرف حاصل ہے تو متاخرین کو تسہیل
و ترتیب، تہذیب و تنقیح اور توسیع، تاکید و تلخیص کی فضیلت حاصل ہے، لیکن مجموعی
فضیلت اسلاف کو حاصل ہے جو برکت اور نورانیت ان کے علوم میں ہے وہ بعد میں

آنے والوں کے علوم میں نہیں، آج کے علماء کا امت پر یہی بڑا احسان ہوگا کہ وہ اسلاف کے علمی جواہر پاروں کو امت کے سامنے ان کے مزاج اور ذوق کے مطابق پیش کر دیں، رفیق محترم مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی مدظلہ نے کچھ عرصے سے یہی سلسلہ شروع کر رکھا ہے موصوف محترم نے فقہی مسائل کو حروف تہجی کے حساب سے آسان اور سہل انداز میں ترتیب دیا ہے، اس سے پہلے وہ روزے کے مسائل اسی ترتیب سے شائع کر چکے ہیں جو بہت مقبول ہوئے، اب انہوں نے اسی ترتیب پر بقیہ ابواب کو ترتیب دینا شروع کیا ہے، فی الحال زکوٰۃ کے مسائل پیش نظر ہیں، مجھے امید ہے کہ آنجناب معاملات کے مسائل بھی زیر بحث لائیں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ ان کی سعی کو قبول فرمائیں اور ہم سب کی نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔

مفتی محمد عبدالمجید دین پوری

استاد حدیث و نائب رئیس دارالافتاء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۷/۴/۱۴۲۷ھ - ۶-۵-۲۰۰۶ء

عرض مؤلف

زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے، صاحب نصاب لوگوں کے لئے سالانہ ڈھائی فیصد بطور زکوٰۃ نکالنا فرض ہے، زکوٰۃ نکالنے سے باقی ساڑھے ستانوے فیصد مال پاک ہو جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اس مال کی حفاظت ہوتی ہے اور غریبوں کا گھر آباد رہتا ہے اور ان کے دلوں سے دعائیں نکلتی ہیں، اور فرشتے بھی ایسے لوگوں کے مالوں میں اضافہ ہونے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

اور زکوٰۃ نہ دینے سے مال ہلاک ہو جاتا ہے، کبھی آگ لگ جاتی ہے، کبھی ڈاکہ پڑتا ہے، کبھی چوری ہو جاتی ہے، کبھی کہیں رکھ کر بھول جاتا ہے، کبھی سیلاب کی نذر ہو جاتا ہے، کبھی زلزلہ میں تباہ و برباد ہو جاتا ہے، کبھی ایسے لوگ جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، اور کبھی مال میں بے برکتی پیدا ہو جاتی ہے، اور ایسے لوگوں کے مال تباہ و برباد ہونے کیلئے آسمان کے فرشتے بددعا کرتے ہیں اور آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے، قحط پڑتا ہے جانور کیا انسان تک ہلاک ہو جاتے ہیں، اکثر ایسے لوگ یا ان کی اولاد ایک نہ ایک دن غریب و فقیر بن کر در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔

اور آخرت کا عذاب الگ ہے، کسی کا مال زہریلا سانپ بن کر اس کو کاٹے گا کسی کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اس کے جسم کو داغاً جائے گا اس میں سستی و غفلت دنیا آخرت دونوں اعتبار سے تباہی اور بربادی ہے، اور مسائل کا علم نہ ہونے کی وجہ سے عمل کرنا مشکل ہوتا ہے، ساتھ ساتھ وقت اور فرصت نہ ہونے کی وجہ سے بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کرنا بھی دشوار ہوتا ہے، اس لئے بندہ نے زکوٰۃ کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے آسان الفاظ میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ مسائل نکالنے اور سمجھنے میں دشواری نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور آخرت میں نجات کا ذریعہ اور وسیلہ بنائیں۔ آمین

محمد انعام الحق قاسمی

استاذ و مفتی جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی/۵

۴/۵/۱۴۲۷ھ - ۳-۵-۲۰۰۶ء

(الف)

آب پاشی میں اکثریت کا اعتبار ہے

اگر کسی زمین کی آب پاشی کچھ بارش کے پانی اور کچھ کنویں کے پانی وغیرہ سے ہو تو اس میں اکثر کا اعتبار کیا جائے گا، اگر بارش کے پانی سے زیادہ سیراب کیا گیا ہے تو دسواں حصہ، اور اگر کنویں وغیرہ کے پانی سے زیادہ سیراب کیا گیا تو بیسواں حصہ عشر ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر دونوں برابر ہیں تو آدھی پیداوار کا دسواں حصہ اور آدھی پیداوار کا بیسواں حصہ عشر دینا لازم ہوگا۔ (۱)

آسانی فیصلہ

انسان کی مادی ضرورتوں کا تعلق مادی چیزوں سے ہے اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ مادی اسباب و وسائل تمام انسانوں میں برابر تقسیم نہ کئے جائیں بلکہ کچھ لوگوں کو زندگی کے وسائل اور اسباب معاش اس قدر فراوانی سے دیئے جائیں کہ ان کی ضروریات زندگی سے بہت زیادہ ہوں اور کچھ لوگوں کو اسباب معاش میں سے اتنا کم حصہ ملے کہ وہ اپنی روزانہ ضروریات بھی آسانی سے پوری نہ کر سکیں، قرآن مجید میں ہے:

نحن قسمنا بينهم معيشتهم في الحياة الدنيا (سورة زخرف ، آیت

نمبر : ۳۲)

ترجمہ: ہم نے دنیا کی زندگی میں ان کے اسباب معاش ان کے درمیان تقسیم کر دیئے

(۱) وما سقته السماء أو سقى سيحا ففيه العشر، وما يسقى بغرب أو دالية أو سانية ففيه نصف العشر وإذا سقى في بعض السنة سيحا وفي بعضها بآلة فالمعتبر هو الأغلب. (الفتاوى الناتارخانية ج: ۲ ص: ۳۲۶ كتاب العشر) شامی ج: ۲ ص: ۳۲۸ ایچ ایم سعید کمپنی ، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۶ الباب السادس في زكاة الزرع والثمارط: رشيديه ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸ باب العشرط: ایچ ایم سعید)

ہیں اور بعض کو بعض پر بدرجہا فائق بنایا ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنا تابع دار بنا لیتا ہے۔

دنیا کا نظم و نسق قائم رکھنے اور توازن برقرار رکھنے کیلئے یہ تفاوت ضروری ہے ورنہ نظام عالم درہم برہم ہو جائے گا۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے مالدار اور غریبوں میں تفاوت کر کے فریقین کو ان کے حال پر آزاد نہیں چھوڑا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ:

وفي أموالهم حق معلوم للسائل والمحروم.

(سورة المعارج، آیت نمبر: ۲۴)

ترجمہ: ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم لوگوں کے لئے حصہ مقرر ہے۔

یعنی مالداروں کے مالوں میں فقیروں اور غریبوں کا حصہ مقرر ہے، جو مالدار فقیروں کا حصہ ان کو نہیں دیتا وہ غاصب اور ظالم ہے۔

آمدنی کافی ہے لیکن مقروض ہے

اگر کسی آدمی کی آمدنی کافی ہے، لیکن وہ مقروض ہے، اور خرچہ زیادہ ہونے کی وجہ سے قرض ادا کرنے پر قادر نہیں، تو اس کو قرض ادا کرنے کیلئے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

آمدنی کم ہے

اگر کسی آدمی کی آمدنی مثلاً پانچ ہزار (۵۰۰۰) ہے، اور اپنا گھر بھی ہے، لیکن خرچ پانچ ہزار سے زیادہ ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

(۱) ومدیون لا یملک نصابا فاضلا عن دینہ . (تنویر الابصار مع رد المحتار، کتاب الزکاة باب

المصرف ج: ۲ ص: ۳۲۳ ط: سعید . وكذا فی الفتاویٰ الہندیة كتاب الزکاة ، الباب السابع فی

المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸ ، رشیدیہ ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۱ باب المصرف ط: سعید)

(۲) والحاصل ان النصاب قسماں موجب للزکاة وهو النامی الخالی عن الدین وغير موجب لها

وهو غیره فإن كان مستغرقا بالحاجة لمالکة ابا ح اخذها والاحرمه (رد المحتار كتاب الزکاة

باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۳۹ ط: ایچ ایم سعید)

آمدنی معقول ہے

☆..... جس شخص کی ماہوار آمدنی معقول ہے، لیکن سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار جمع نہیں رہتی، اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، ایسے شخص کو زکوٰۃ یا صدقہ دینا درست ہے اور اس کو لینا بھی جائز ہے۔ (۱)

☆..... جس شخص کی ماہوار آمدنی معقول ہے، اور سال بھر تک اس کے پاس نصاب کی مقدار رقم جمع رہتی ہے تو وہ صاحبِ نصاب ہے، ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

اجارہ کی زمین پر زکوٰۃ

اگر زمین اجارہ پر لی گئی ہے، اور ہر سال کی اجرت معین کر کے، چند سال کی اجرت پیشگی ادا کر دی ہے تو یہ درست ہے، اور اجرت ادا کرنے والے پر اس رقم کی زکوٰۃ دینا واجب نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ومنها كون المال فاضلا عن الحاجة الاصلية لان به يتحقق الغناء ومعنى النعمة و هوالتنعم وبه يحصل الاداء عن طيب النفس اذا المال المحتاج اليه حاجة اصلية لا يكون صاحبه غنيا عنه ولا يكون نعمة .(بدائع الصنائع ، كتاب الزكاة ، فصل واما الشرائط التي ترجع الى المال ج ۲ ص : ۹۱ ط: دار احياء التراث العربي ، بيروت ، هندیہ ج : ۱ ص : ۱۷۳ كتاب الزكاة ط: رشيديه، كوئته ، البحر الرائق ج : ۲ ص : ۲۰۶ كتاب الزكاة ط: سعيد ودرمع الرد ج : ۲ ص : ۲۶۲ كتاب الزكاة ط: سعيد)

(۲) ولا يجوز دفع الزكاة الى من يملك نصابا اى مال كان دنانير او دراهم او سوائم او عروضا للتجارة أو لغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة .(الفتاوى الهندية ، كتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج : ۱ ص : ۱۸۹ ، البحر الرائق ج : ۲ ص : ۲۴۴ باب المصرف ط: سعيد)

(۳) فتاوى دارالعلوم ديوبند ج : ۶ ص : ۳۳۳ دار الاشاعت ، نظيره : فيجب الأجر لدار قبضت ولم تسكن لوجود تمكنه من الانتفاع ، وهذا اذا كانت الاجارة صحيحة . الدر المختار شامى ج : ۶ ص : ۱۱۱)

وفى المحيط معزيا الى الجامع : رجل له الف درهم لامال له غيرها استاجر بها دارا عشر سنين لكل سنة مائة ، فدفع الالف ولم يسكنها حتى مضت السنون والدار فى يد الأجرزكى =

اجازت کے بغیر زکوٰۃ ادا کر دی

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی اجازت کے بغیر اس کی زکوٰۃ اپنی طرف سے ادا کر دی تو دوسرے آدمی کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اگر وہ بعد میں اجازت بھی دیدے تب بھی درست نہیں، اور جتنی رقم اس کی طرف سے دی ہے اس کو بھی وصول کرنے کا حق نہیں کیونکہ اس میں دوسرے آدمی کا کوئی دخل نہیں ہے۔ (۱)

اجازت لیکر زکوٰۃ ادا کر دی

اگر ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی زکوٰۃ اسکی اجازت یا حکم سے ادا کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

اجرت کی رقم

”مزدوری“ کے لفظ کو دیکھیں دونوں کا حکم برابر ہے۔

اختتام سال

چاند کے حساب سے سال ختم ہونے پر صاحب نصاب آدمی کے پاس جتنا مال ہوگا اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، مثلاً کسی صاحب نصاب آدمی کا سال یکم محرم سے شروع

= الآجر فی السنة الأولى عن تسعمائة، لأنه ملك الالف بالتعجيل. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳)

(۱) ولو تصدق عن غيره بغير امره فان تصدق بمال نفسه جازت الصدقة عن نفسه ولا تجوز عن غيره وان اجازه ورضى به. (بدائع الصنائع، كتاب الزكاة فصل واما شرائط الركن ج: ۲ ص: ۴۱، ط: سعيد رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد) (۲) ان الزكاة عبادة عندنا والعبادة لا تتأدى إلا باختيار من عليه اما بمباشرة بنفسه أو بأمره، وإنابته غيره، فيقوم النائب مقامه، فيصير هو مؤدياً بيد النائب، (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳، ايچ ايم سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، كتاب الزكاة ط: سعيد درمع رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۸، ط: سعيد)

ہوتا ہے، تو اگلے سال یکم محرم کو اس کا سال مکمل ہوگا اس وقت اس کے پاس جتنا مال ہوگا اس پر زکوٰۃ ادا کرے۔ (۱)

اور سال کے دوران جو مال آتا رہا اس پر سال گزرنے کا حساب الگ سے نہیں لگایا جائے گا، بلکہ جب اصل نصاب پر سال پورا ہوگا تو سال کے اختتام پر جس قدر بھی سرمایہ ہوگا، اس پر سرمایہ پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ خواہ اسکے کچھ حصوں پر سال پورا نہ ہوا ہو۔

مثلاً کسی ”صاحب نصاب“ آدمی کی ملکیت میں سال کے شروع میں پانچ لاکھ کی رقم تھی اور سال کے اختتام کے وقت دس لاکھ کی رقم ہوگئی تو دس لاکھ کی رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا لازم ہوگا صرف پانچ لاکھ سے زکوٰۃ نکالنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

اگر سال کے شروع میں پانچ لاکھ کی رقم تھی لیکن گیارہویں مہینے میں مزید پانچ لاکھ کی رقم آگئی تو کل دس لاکھ پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، یہ نہیں کہا جائے گا کہ گیارہویں مہینے میں آنے والی رقم پر تو پورا سال نہیں گذرا لہذا مزید گیارہ مہینے گذرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرے یہ درست نہیں بلکہ شروع سال کے پانچ لاکھ پر سال پورا ہونے کی وجہ سے گویا کہ گیارہویں مہینے میں آنے والی رقم پر بھی سال پورا ہو گیا اور سب پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۲)

(۱) وفي القنية العبرة في الزكاة للحول القمري. (البحر الرائق، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۰۳، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵ ط: رشیدیہ کوئٹہ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹ کتاب الزكاة ط: سعید)
(۲) والمستفاد ولوبهبة اوارث وسط الحول يضم الى نصاب من جنسه فيزكيه بحول الاصل. قوله الى النصاب قيد به لانه لو كان النصاب ناقصا وكمل بالمستفاد فان الحول ينعقد عليه عند الكمال. (الفتاوى الشامية، كتاب الزكاة باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸۸ ط: سعید البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ فصل في الغنم ط: سعید ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵ ط: رشیدیہ کوئٹہ بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ط: سعید)

اخراجات کے پیسے

- ☆..... سالانہ یا ماہانہ اخراجات کی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت اصلہ میں داخل ہیں۔ (۱)
- ☆..... اخراجات سے زائد رقم اگر نصاب کے برابر ہے تو اس پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

ادائیگی زکوٰۃ کی شرطیں

- ☆..... زکوٰۃ کی رقم، چیز یا مال مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوٰۃ دینے کی نیت ہو یعنی دل میں یہ نیت اور ارادہ ہو کہ میں زکوٰۃ ادا کر رہا ہوں۔ (۳)
- یا زکوٰۃ کی نیت سے رقم، چیز یا مال کو الگ کیا گیا ہو، چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوٰۃ دینے کی نیت نہ بھی ہو تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)
- ☆..... اگر کسی مالدار آدمی نے فقیر کو رقم وغیرہ دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی اور پہلے سے رقم وغیرہ کو زکوٰۃ کی نیت سے الگ بھی نہیں کیا تو بعد میں نیت کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔
- ہاں اگر دی ہوئی رقم فقیر کے پاس موجود ہے اب تک خرچ نہیں کی اور رقم دینے

(۱) و شرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها في شرح المجمع لابن الملك بما يدفع الهلاك عن الانسان تحقيقا او تقديرا فالثاني كالدين والاول كالنفقة، (البحر الرائق، كتاب الزكاة ج: ۲، ص: ۲۰۶، درمع الرد ج: ۲، ص: ۲۶۲ ط: سعيد، ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۳ ط: رشیدیہ، بدائع ج: ۲، ص: ۱۱ ط: سعید)

(۲) و شرط وجوبها العقل والبلوغ والاسلام والحرية وملك نصاب حولي فارغ عن الدين وحوادثه الاصلية نام ولتقديرا. (البحر الرائق، كتاب الزكاة ج: ۲، ص: ۲۰۲ الدر المختار مع الرد ج: ۲، ص: ۲۵۸ ط: سعید، ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۳ ط: سعید بدائع ج: ۲، ص: ۱۱ ط: سعید)

(۳-۴) و اما شرط ادائها فنية مقارنة للاداء أولعزل ماوجب. (عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۰ کتاب الزكاة، بدائع الصنائع ج: ۲، ص: ۴۰ شامی ج: ۲، ص: ۲۶۸، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۰ ط: سعید)

والے نے دل میں زکوٰۃ کی نیت کی تو نیت صحیح ہو جائے گی اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر فقیر نے وہ رقم خرچ کر دی تو اب زکوٰۃ کی نیت درست نہیں ہوگی، رقم دینے والے کے لیے دوبارہ زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کسی آدمی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ کر کے کسی وکیل کو دیدی تو وکیل کے لئے زکوٰۃ تقسیم کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنا لازم نہیں ہوگا چاہے وکیل زکوٰۃ کی نیت کرے یا نہ کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... زکوٰۃ کی رقم یا مال جس مستحق کو دیا جائے اس کو بلا عوض مالک بنا کر قبضہ میں دینا ضروری ہے۔ (۳)

☆..... بلا عوض مالک بنا کر زکوٰۃ نہ دینے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی مثلاً تنخواہ میں زکوٰۃ دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) وإذا دفع إلى الفقير بلانية ثم نواه عن الزكاة، فان كان المال قائما في يد الفقراء أجزأه وإلا فلا، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱.

(۲) والمعتبر في الدفع نية الأمر حتى لو دفع خمسة إلى رجل وأمره ان يدفعها إلى الفقير عن زكاة ماله فدفع ولم تحضره النية عند الدفع جازلان النية انما تعتبر من المؤدى والمؤدى هو الأمر في الحقيقة. (بدائع الصنائع، كتاب الزكاة فصل واما شرائط الركن ج: ۲ ص: ۲۰ ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰ ط: سعيد). وتعتبر نية الموكل في الزكاة دون الوكيل، (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱ رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹ ط: سعيد)

(۳) هي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولاہ بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى، (البحر الرائق، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعيد، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰ ط: رشیدیہ درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸، ط: سعيد)

(۴) دفع الزكاة إلى صبيان أقاربه برسم عيد أو إلى مبشر أو مهدى الباكوة جاز إلا إذا نص على التعويض. قوله إذا نص على التعويض..... إذا نص على التعويض يصير عقد معاوضة. (فتاوى شامی، كتاب الزكاة، قبيل باب صدقة الفطر ج: ۲ ص: ۳۵۶ ط: سعيد. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، ط: رشیدیہ، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸، من توضع الزكاة فيه، إدارة القرآن)

☆..... اگر فقیروں کو اپنے گھر میں بلا کر کھانا کھلائیں گے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی ہاں اگر کھانا فقیروں کو دے کر اختیار دیدیں جو چاہیں کریں، جہاں چاہیں کھائیں اور زکوٰۃ کی نیت کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... نصاب کا مال اپنی اصلی ضرورتوں سے زائد ہو، جو مال اپنی اصلی ضرورتوں کے لئے ہو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں، پہننے کے کپڑے، رہنے کا گھر، اور سواری کی گاڑی اور گھر کے استعمال کے فرنیچر، واشنگ مشین، سلائی مشین، استری، صوفے، الماری، مطالعہ کی کتب، وہ دکان اور آفس جس میں بیٹھ کر تجارت کرتا ہے، اسکی چار دیواری زمین اور صوفے وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆..... مال اپنے یا اپنے وکیل کے قبضے میں ہو۔ (۳)

☆..... اس مال میں کوئی دوسرا حق نہ ہو مثلاً عشر یا خراج واجب نہ ہو۔ (۴)

(۱) فلواطعم یتیمنا نوا یا الزکوٰۃ لایجزیہ الا إذا دفع الیہ المطعوم کما لو کساہ بشرط ان یعقل القبض (الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۲۵۷ . ویشرط ان یکون الصرف تملیکا لایباحۃ، در مختار شامی : ج: ۲ ص: ۳۴۴ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ۲۴۳، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹) (۲) قوله و ملک نصاب حولی فارغ عن الدین و حوائجہ الاصلیة نام ولو تقدیرا و شرط فراغہ عن الحاجة الاصلیة لان المال المشغول بها کالمعدوم وفسرها فی شرح المجمع لابن الملک بما یدفع الهلاک عن الانسان تحقیقا او تقدیرا فالثانی کالدین والاول کالنفقة ودور السكنی وآلات الحرب والثیاب المحتاج الیها لدفع الحر او البرد و کالات الحرفة وأثاث المنزل ودواب الרכوب و کتب العلم لاهلها . (البحر الرائق کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۲۰۲ تا ۲۰۶، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳ ط: رشیدیہ) (۳) لان ید نائبہ کیدہ کذا فی معراج الدرایۃ، البحر الرائق کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۲۰۳ (ومنها الملک التام) وهو ما اجتمع فیہ الملک والید، واما إذا وجد الملک دون الید کالصدیق قبل القبض، أو وجد الید دون الملک کملک المکاتب والمدیون لاتیجب فیہ الزکاۃ. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، بدائع ج: ۲ ص: ۹، سعید رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹ ط: سعید) (۴) (فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد) سواء كان لله كزكاة وخراج، الدر المختار وفي الشامية: (قوله وخراج) في البدائع: وقالوا دين الخراج يمنع وجوب الزكاة لأنه يطالب به، وكذا إذا صار العشر دينا في الذمة، بأن أتلّف الطعام العشري صاحبه الخ شامی ج: ۲ ص: ۲۶۱، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳ ط: رشیدیہ)

ادویات پر زکوٰۃ

- ☆..... دکان میں موجود ادویات پر زکوٰۃ لازم ہے۔ (۱)
- ☆..... اور ادویات کی وہ قیمت لگائی جائے گی جو زکوٰۃ نکالتے وقت بازار میں ان کی قیمت ہے، اسی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ دی جائے گی۔ (۲)
- ☆..... ادویات کی دکان میں ادویات کی قیمت اور آمدنی دونوں سے زکوٰۃ نکالنا لازم ہے۔ (۳)

- ☆..... اندازہ سے زکوٰۃ نکالنا کافی نہیں پورا حساب کر کے زکوٰۃ نکالے ورنہ زکوٰۃ باقی رہ جانے کی صورت میں آخرت میں گرفت ہوگی اور آخرت میں حساب و کتاب اندازہ سے نہیں ہوگا ایک ایک پیسے کا حساب ہوگا۔ (۴)

ادھار کی رقم پر زکوٰۃ

اگر ادھار کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو وصول ہونے کے بعد

- (۱) الزکوٰۃ واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب. (الفتاوى الهندية كتاب الزكاة الباب الثالث الفصل الثاني في العروض ج: ۱ ص: ۱۷۹، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل في اموال التجارة ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۸، باب زكاة المال)
- (۲) (قوله وهو الأصح) أي كون المعتبر في السوانم يوم الاداء اجماعا هو الأصح فإنه ذكر في البدائع أنه قيل أن المعتبر عنده فيها يوم الوجوب ، وقيل يوم الأداء ، وفي المحيط : يعتبر يوم الاداء بالاجماع وهو الأصح ، فهو تصحيح للقول الثاني الموافق لقولهما ، وعليه فاعتبار يوم الاداء يكون متفقا عليه عنده وعندهما شامى ج: ۲ ص: ۲۸۶ البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱ فصل في الغنم بدائع ج: ۲ ص: ۲۲ ط: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰)
- (۳) والمستفاد ولو بهية أوارث وسط الحول يضم إلى نصاب من جنسه فيزكیه بحول الاصل ، شامى ج: ۲ ص: ۲۸۸)
- (۴) تجب في كل مائتي درهم خمسة دراهم وفي كل عشرين مثقال ذهب نصف مثقال الخ ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲ ورد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۸، بدائع ج: ۲ ص: ۱۳/۲)

زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر ادھار کی رقم وصول ہونے میں چند سال کا عرصہ گزر گیا تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

استاذ کو زکوٰۃ دینا

اگر استاذ غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو شاگرد کے لئے استاذ کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، محض استاذ اور شاگرد کا تعلق زکوٰۃ دینے کے لئے مانع نہیں ہے۔ بلکہ مستحق استاذ کو زکوٰۃ دینے کا ثواب زیادہ ملے گا تا کہ وہ بے فکر ہو کر کام کر سکے۔ (۲)

استعمال شدہ چیز کو زکوٰۃ میں دینا

اگر کوئی شخص استعمال شدہ چیز زکوٰۃ میں دینا چاہے تو اس قیمت کے حساب سے دینے کی گنجائش ہوگی جس قیمت پر وہ بازار میں فروخت ہوگی۔

مثلاً صاحب نصاب نے ایک قیمتی جوڑا خریدا ہے جس کی قیمت دس ہزار (۱۰،۰۰۰) تھی اب استعمال کے بعد اگر اس کو بازار میں فروخت کرے گا تو بازار والے دو ہزار (۲۰۰۰) روپے میں لیں گے تو دو ہزار قیمت کے حساب سے زکوٰۃ میں ادا کرنا درست ہوگا دس ہزار کے حساب سے نہیں۔ (۳)

(۱) اعلم ان الدیون عند الامام ثلاثة قوى ومتوسط وضعيف فتجب زكاتها اذا تم نصابا وحال الحول لكن لا فوراً بل عند قبض اربعين درهما من الدين القوي كقرض. (الدرالمختار مع الشامية، كتاب الزكاة باب زكاة المال ج: ۲ ص: ۳۰۵. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵، رشیدیہ. تجب زكاته لما مضى من السنين و الناس عنه غافلون، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵ فوصل إلى ملكه لزم زكاة ماضی، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۹ ط: سعيد (۲) التصدق على الفقير العالم افضل من التصدق على الجاهل كذا في الزاهدی، الفتاوى العالمگیریه، كتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۷ (۳) آپ کے مسائل ج: ۳ ص: ۳۸۲، وجاز دفع القيمة في زكاة وعشروخراج الخ شامی ج: ۲ ص: ۲۸۵. واداء القيمة مع وجود المنصوص عليه جائز عندنا. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱ ط: سعيد، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثاني في العروض تنازخانيه ج: ۲ ص: ۲۳۲، ادارة القرآن

استعمال کی چیز

☆..... استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، مثلاً ریڈیو، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، موبائل، اور گاڑی وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔
البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے استعمال کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے اگر نصاب کے برابر ہیں۔

لہذا استعمالی زیورات کا حکم دوسری استعمالی چیزوں سے مختلف ہے۔ (۱)
☆..... برتن، ڈیز سیٹ، دیگ اور بڑے دیکچے، کپ پیالے وغیرہ جو استعمال کیلئے رکھے ہوئے ہیں خواہ ان کے استعمال کی نوبت کم ہی آتی ہو، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۲)

استعمال کی چیزوں میں تجارت کی نیت کی

اگر سونا چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز اپنے استعمال کے واسطے لی تھی پھر تجارت اور اس کو فروخت کرنے کی نیت کی مگر فروخت نہیں ہوئی اور سال گزر گیا، تو اس پر زکوٰۃ نہیں، کیونکہ نیت وہ معتبر ہے جو چیز لیتے وقت دل میں ہوتی ہے، اور یہاں چیز لیتے وقت تجارت کی نیت نہیں تھی، اس لئے یہ تجارت کا مال نہیں ہے، ہاں جب اس کی فروخت شروع کر دے اس وقت سے تجارتی مال قرار پائے گا اور اس وقت کے بعد اگر یہ رقم سال بھر رہی، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو اس پر زکوٰۃ

(۱) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية في دور السكنى وثياب البدن واثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة وكذا طعام اهله وما يتجمل به من الاواني اذا لم يكن من الذهب والفضة. (الفتاوى الهندية، كتاب الزكاة، الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۲، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲، كتاب الزكاة ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴، ط: سعيد.

(۲) ايضاً

فرض ہوگی۔ (۱)

استعمال کے جانور

- ☆.....سواری کے گھوڑے، گھریلو ضرورت کے لیے دودھ دینے والے جانور اور زراعت کے بیلوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)
- ☆.....بار برداری کے جانوروں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

اسٹیشنری

- ☆.....اسٹیشنری کی دکان میں جو بھی مال فروخت کے لئے موجود ہوتا ہے، اگر اس کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو مال پر زکوٰۃ فرض ہوگی، اس کی قیمت فروخت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)
- ☆.....دکاندار سال مکمل ہونے پر دکان میں موجود جملہ اشیاء فروخت کی (۵)

(۱) ولو اشترى عروضاً للبذلة المحضه ثم نوى ان تكون للتجارة بعد ذلك لاتصير للتجارة مالم يبيعها فيكون بدلها من التجارة . (بدائع الصنائع ، كتاب الزكاة فصل واما الشرائط التي ترجع الى المال ج: ۲ ص: ۹۴ ط: بيروت ج: ۲ ص: ۱۲ سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۲) لاشئ في الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة الفتاوى الهندية كتاب الزكاة الباب الثاني في صدقة السوائم ، الفصل الخامس ج: ۱ ص: ۸۸، ط: رشيدية ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۶، فصل في الغنم ط: سعید رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۲، ط: سعید بدائع ج: ۲ ص: ۳۴، فصل في حكم الخيل ط: سعید تنارخانيه ج: ۲ ص: ۲۲۲ ادارة القرآن وما يطلب منها المنفعة دون اللبن كالحوامل والعوامل فليست بسائمة ، خلاصة الفتاوى كتاب الزكاة نوع منه ج: ۱ ص: ۲۳۵ ط: رشيدية، وتنارخانيه ج: ۲ ص: ۲۲۲ ادارة القرآن . وكذا في البحر الرائق كتاب الزكاة باب صدقة السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳ ط: سعید. وكذا في الشامية كتاب الزكاة باب السائمة ج: ۲ ص: ۲۷۶ ط: سعید)

(۳) بان ما كان للحمل والركوب فانه لاشئ فيه . البحر، كتاب الزكاة ، باب صدقة السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰ فصل في صفة نصاب السائمة ، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۶ ط: سعید)

(۴، ۵) الزكاة واجبة في عروض التجارة وفي المضمرة يريد بالعروض ما خلا الذهب والفضة و السوائم الفتاوى التنارخانيه كتاب الزكاة الفصل الثالث في بيان زكاة عروض التجارة ج: ۲ ص: ۲۳۷ =

قیمت فروخت کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔

اسکول کا سامان زکوٰۃ سے خریدنا

زکوٰۃ کی رقم سے اسکول کا سامان خرید کر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوگی۔ (۱)

اسکول کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا

اسکول کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں ہے، کیونکہ اسکول زکوٰۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے، اگر کسی نے اسکول کی تعمیر میں زکوٰۃ لگائی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنی لازم ہے۔ (۲)

اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ دینا

اشیاء کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے مثلاً کپڑا، چاول، آٹا، دال، چینی، تیل اور دوا وغیرہ کی شکل میں زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

= الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹ الفصل الثاني في العروض، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال ط: سعيد البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۸ ط: سعيد)

(۱) فهي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي. فتاوى عالمگیری، كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۰، رشيدية البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، وشامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸ ط: سعيد

(۲) ويشترط ان يكون الصرف تملكاً لا اباحة كما مر لا يصرف الي بناء نحو مسجد. الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزكاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۳۳، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصرف بدائع ج: ۲ ص: ۳۹ تنارخانيه ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۳) وجاز دفع القيمة في زكاة وعشرو خراج الخ الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۸۵. لو عال يتيما فجعل يكسوه ويطعمه وجعله من زكاة ماله، فالكسوة تجوز لوجود ركنه وهو التملك واما الاطعام ان دفع الطعام اليه بيده يجوز ايضا لهذه العلة وان كان لم يدفع اليه ويأكل اليتيم لم يجوز لانعدام الركن وهو التملك. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ شامی ج: ۲ ص: ۳۵۵. فلو أطمع يتيما ناويا الزكاة لا يجزيه إلا اذا دفع اليه المطعم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض =

البتہ نقد دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق اپنی ضرورت کی چیز حسب ضرورت خرید

سکے۔ (۱)

اصل اور نفع

☆..... زکوٰۃ اصل اور نفع دونوں پر واجب ہوتی ہے، صرف اصل پر نہیں، صرف

نفع پر نہیں بلکہ دونوں کے مجموعہ پر لازم ہے۔ (۲)

☆..... سال گزرنے کے بعد اصل رقم منافع کے ساتھ ملا کر جتنی رقم بنتی ہے

سب کے مجموعہ سے زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔ (۳)

☆..... سال کے درمیان میں جو نفع ہوا اور وہ آخر تک موجود بھی رہا تو اصل کے

ساتھ منافع کو ملا کر مجموعہ سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۴)

افطاری میں زکوٰۃ دینا

☆..... اگر افطار کرنے والے غریب ہیں زکوٰۃ لینے کے مستحق ہیں تو زکوٰۃ کی رقم

سے افطاری کا انتظام کرنا جائز ہوگا البتہ تقسیم کی صورت یہ ہے کہ ہر آدمی کو سامان افطار

= (الدر المختار) وفي الشامية (ما لو كساه) اى كما يجزئه لو كساه ج: ۲ ص: ۲۵۷. إذا كان يعول يتيما و يجعل مايكسوه و يطعمه من زكاة ماله، ففي الكسوة لاشك فى الجواز لوجود الركن وهو التملك الخ شامى ج: ۲ ص: ۲۵۷)

(۱) ان أداء القيمة افضل من عين المنصوص عليه، وعليه الفتوى. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۲ الباب الثانی من صدقة الفطر، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۱ ط: سعید ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۲۲ ادارة القرآن)

(۲، ۳، ۴) ومن كان له نصاب فاستفاد فى اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاوبای وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث او هبة او غير ذلك ولو كان من غير جنسه من كل وجه كالغنم مع الابل فانه لا يضم. فتاوى عالمگیری، كتاب الزکوٰۃ الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۵، رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، باب زكاة الغنم ط: سعید بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ ط: سعید)

الگ الگ دیدیا جائے تاکہ تملیک ہو سکے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)
☆..... اگر افطار کرنے والے مالدار ہیں تو زکوٰۃ کی رقم سے افطاری کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا اور زکوٰۃ بھی ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

انیون

انیون قیمتی مال ہے، اور اس میں عشر واجب ہے۔ (۳)

الات تجارت

اگر تجارت کے آلات فروخت کرنے کے لئے ہیں اور قیمت فروخت نصاب کے برابر ہے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۴)
اور اگر تجارت کے آلات فروخت کرنے کے لئے نہیں بلکہ استعمال کے لئے ہیں یا کرایہ پر چلانے کے لئے ہیں تو ان صورتوں میں تجارت کے آلات پر زکوٰۃ

- (۱) فلوأطعم يتيما ناويا الزكاة لايجزئه الا إذا دفع اليه المطعوم .(الدرالمختار) وفي الشامية: إذا كان يعول يتيما ويجعل مايكسوه ويطعمه من زكاة ماله ففي الكسوة لاشك في الجواز لوجود الركن وهو التمليك . واما الاطعام فما يدفعه اليه بيده يجوز ايضا لما قلنا، بخلاف ما يأكله بلا دفع اليه . (شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷)
- (۲) ولا يجوز دفع الزكاة الى من يملك نصابا اي مال كان ، الفتاوى الهندية ، كتاب الزكاة الباب السابع فى المصارف ج ۱ ص: ۱۸۹)
- (۳) ويجب العشر عند أبى حنيفة رحمه الله تعالى فى كل ماتخرجه الأرض من الحنطة و الشعير والدخن والأرز واصناف الحبوب والبقول والرياحين والاوراد والرطاب وقصب السكر والذريرة والبطيخ والقثاء والخيار والباذنجان والعصير واشباه ذلك مما له ثمرة باقية أو غيره باقية قل أو كثر. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷ باب العشر ط: سعيد، ردالمختار ج: ۲ ص: ۳۲۵، باب العشر ط: سعيد)
- (۴) الزكاة واجبة فى عروض التجارة وفى المضمرة يريد بالعروض ما خلا الذهب والفضة والسوائم .(الفتاوى التاتارخانية ، كتاب الزكاة الفصل الثالث فى بيان زكاة عروض التجارة ج: ۲ ص: ۲۳۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشیدیہ ، و فى الولوالجیة يقوم يوم حال علیها الحول بالغة ما بلغت .(حواله بالا ج: ۲ ص: ۲۳۸)

واجب نہیں ہوگی البتہ اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر ہے تو اس پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

الائٹنس موٹرز والی رقم

☆..... چونکہ الائٹنس والے اس رقم کے منکر نہیں تھے اس لئے جتنی رقم مل رہی ہے اس سے سابقہ زمانے کی زکوٰۃ حساب کر کے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر الائٹنس والے رقم کے منکر ہوتے یا ان کا نام و نشان نہ ہوتا اور جائیداد و کاروبار نہ ہوتا پھر اس کے بعد رقم ملتی تو اس صورت میں گذشتہ زمانے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ جس سال میں رقم ملی ہے صرف اس سال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے ذمہ داری ادا ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ مال ضمائر کے حکم میں ہے۔ (۳)

الماس

الماس یا الماس سے بنے ہوئے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ہاں اگر تجارت کے لئے ہیں تو زکوٰۃ لازم ہے۔ (۴)

(۱) قوله في عروض التجارة بلغت نصاب ورق أذهب..... قيد بكونها للتجارة لانها لو كانت للغلة فلا زكوة فيها. (البحر الرائق كتاب الزكاة باب زكوة المال ج ۲ ص: ۲۲۸، ط: ايچ ايم سعيد، وكذا في التاتارخانية كتاب الزكاة الفصل الثالث في بيان زكوة عروض التجارة ج: ۲ ص: ۲۳۹، ادارة القرآن)

(۲) الدين على المفلس المقر سبب لوجوب الزكوة، الفتاوى السراجيه، كتاب الزكوة باب زكوة الديون ص: ۲۵ ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷ ط: سعيد بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹، سعيد)

(۳) ويشترط ان يتمكن من الاستمناء بكون المال في يده أو يد نائبه، فإن لم يتمكن من الاستمناء فلا زكاة عليه، وذلك مثل مال الضمار..... ومن مال الضمار الدين الموجود و المغصوب اذا لم يكن عليهما بينة. (الفتاوى الهنديه كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹ ط: سعيد شامى ج: ۲ ص: ۲۶۶ ط: سعيد)

(۴) وكذا (لا يجب الزكوة في) الجوهر واللؤلؤ والياقوت والبلخش والزمرد ونحوها الفتاوى الهنديه، كتاب الزكوة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷ ط: رشيديه. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۶، شامى ج: ۲ ص: ۲۷۳ تاتارخانية ج: ۲ ص: ۳۴۲)

امام کو رسم کے طور پر زکوٰۃ دینا

بعض علاقوں میں امام کے لئے کسی قسم کی تنخواہ مقرر نہیں کرتے بلکہ یہ رسم ہے کہ نمازی حضرات اور علاقے کے لوگ اس امام کو زکوٰۃ دیتے ہیں اور امام صاحب نماز پڑھاتے ہیں شرعاً یہ صورت درست نہیں، اور ایسے لوگوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ یہ اجرت کی مانند ہے، اور اجرت میں زکوٰۃ دینے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۱) ہاں اگر امام کو امامت کی اجرت الگ دی جائے، اور غریب محتاج اور مقروض ہونے کی وجہ سے اس کو زکوٰۃ الگ دی جائے تو صحیح ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور امام کے ساتھ مدد بھی ہو جائے گی۔ (۲)

امام کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر امام غریب ہے، صاحب نصاب نہیں ہے، یا مقروض ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا اور امام کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہوگا، اور ایسی صورت میں کمیٹی اور نمازیوں کے لئے امام کو دوسروں پر ترجیح دینا زیادہ مناسب ہوگا تا کہ وہ معاش سے بے فکر ہو کر دین کا کام کر سکے۔ (۳)

(۱) ولونوی الزکاة بما يدفع المعلم إلى الخليفة ولم يستاجرہ ، ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزاه وإفلا، وكذا ما يدفعه إلى الخدم من الرجال والنساء في الاعياد وغيرها بنية الزكاة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸، من توضع الزكاة فيه ، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶، باب المصروف ط: سعید)

(۲) منها الفقير وهو من له ادنى شئ وهو مادون النصاب او قدر النصاب او قدر نصاب غير تام و هو مستغرق في الحاجة فلا يخرجہ عن الفقر ملك نصب كثيرة غير تامة اذا كانت مستغرقة بالحاجة. (فتاوی عالمگیری كتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۷، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصروف، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، بدائع ج: ۲ ص: ۲۳۳ ط: سعید)

(۳) التصدق على الفقير العالم افضل من التصدق على الجاهل كذا في الزاهدي. (الفتاوی الهنديه كتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۷، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۴، باب المصروف ط: سعید)

- ☆..... اور اگر امام غریب نہیں بلکہ نصاب کا مالک ہے، تو جان بوجھ کر ایسے امام کو زکوٰۃ دینا اور امام کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)
- ☆..... زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کی رقم امام کو امانت کی اجرت اور تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی رقم بلا عوض (مفت میں) مالک بنا کر دینا شرط ہے، کسی چیز کے عوض میں دینے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۲)
- ☆..... بعض علاقوں میں مسجد کے امام کو ہر حال میں زکوٰۃ کا مستحق سمجھتے ہیں یہ بھی درست نہیں اس لئے مستحق ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دیں ورنہ نہیں (۳) بلکہ زکوٰۃ کے علاوہ صدقات نافلہ اور ہدیہ، تحفہ سے مدد کریں۔ (۴)

امانت کی رقم پر زکوٰۃ

- ☆..... اگر کسی کی امانت کی رقم آپ کے پاس ہے تو اسکی زکوٰۃ نکالنا آپ کے ذمہ نہیں ہے بلکہ اس کی زکوٰۃ امانت رکھوانے والے کے ذمہ لازم ہے، اگر اس نے آپ کو زکوٰۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے تو آپ بھی اس رقم سے زکوٰۃ ادا کر سکتے ہیں۔ (۵)

- (۱) وإذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف ام لافهو على الجواز إلا أنه اذا تبين أنه غير مصرف الخ. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷ (۲۳۷)
- (۲) هي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولاہ بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. (البحر الرائق كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعيد. ہندیہ ج: ۱ ص: ۷۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ولونوی الزكاة بما يدفع المعلم الى الخليفة و لم يستاجرہ ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا اجزأه والا فلا. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۸، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶)
- (۳) ولا يجوز دفع الزكاة إلى من يملك نصابا أي مال كان الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۷، باب المصرف، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۲.
- (۴) قال صلى الله عليه وسلم: "تهادوا تحابوا" (الدرمع الردج: ۵ ص: ۲۸۷ كتاب الهبة).
- (۵) وسبب افتراضها ملك نصاب حولي تام الخ. الدرالمختار كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۷۲، ط: رشیدیہ

☆..... زید کے پاس عمر کی کچھ امانت ہے، اور عمر باہر چلا گیا، اور زید کو ٹیلیفون کیا یا خط لکھا یا فیکس کیا کہ میری امانت کی رقم سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے، اور زید نے زکوٰۃ ادا کر دی یا زکوٰۃ کی رقم نکال کر دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء کو دیدیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اموال ظاہرہ

☆..... مال کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم کو اموال ظاہرہ اور دوسری قسم کو اموال باطنہ کہا جاتا ہے، اموال ظاہرہ یہ ہے کہ جس کو لوگ چھپانا چاہیں چھپا نہیں سکتے اور اموال باطنہ وہ ہے جس کو چھپانا چاہیں تو چھپا سکتے ہیں۔ (۲)

☆..... اموال ظاہرہ کی مثال: سامنہ جانور، تجارت کا مال، اپنے کارخانے اور ملوں میں تیار ہونے والا مال، اور اموال باطنہ کی مثال: نقد رقم، سونا چاندی، اور بینک میں جمع شدہ رقم اموال باطنہ میں سے ہیں۔ (۳)

☆..... صاحب نصاب آدمی پر سال گزرنے کے بعد اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ دونوں کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۴)

☆..... حکومت صرف اموال ظاہرہ کی زکوٰۃ وصول کر سکتی ہے اموال باطنہ کی

(۱) ولوتصدق عنه بأمره جاز الخ شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹، وشرط صحة أدائها نية مقارنة له الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۱ ط: رشیدیہ بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۰ ط: سعید)

(۲) (قوله الظاهرة والباطنة) فان مال الزكاة نوعان: ظاهر وهو المواشى، وما يمر به التاجر على العاشر، وباطن: وهو الذهب والفضة، واموال التجارة في مواضعها، مراده هنا بالباطنة ما عد المواشى بقريظة قوله المارين باموالهم، والافكل مامربه على العاشر فهو من نوع الظاهر، وسماها باطنة باعتبار ما كان قبل المرور، اما الباطنة التي في بيته لو اخبر بها العاشر فلا ياخذ منها شامی ج: ۲ ص: ۳۱۰ بدائع ج: ۲ ص: ۳۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۱ باب العاشر (۳) أيضا

(۴) (۵، ۴) فمال الزكاة نوعان ظاهر وهو المواشى والمال الذى يمر به التاجر على العاشر =

(۵) نہیں بلکہ اموال باطنہ کی زکوٰۃ خود اپنی صوابدید کے مطابق ادا کر سکتا ہے۔

امیر ہونے کے بعد زکوٰۃ میں ملی ہوئی چیز استعمال کرنا

اگر کوئی آدمی غریب تھا، اور غربت کی حالت میں لوگوں نے اس کو زکوٰۃ کی مد سے چیزیں دیں مثلاً گھر، فرنیچ، واشنگ مشین، سلائی مشین، گاڑی وغیرہ وغیرہ، اور وہ آدمی بعد میں مالدار ہو گیا، اور وہ چیزیں اب بھی موجود ہیں تو یہ شخص مالدار ہونے کے بعد بھی ان چیزوں کو اپنے ذاتی استعمال میں لاسکتا ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۱)

امین کے لئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا

اگر مدرسہ کے مہتمم نے کسی آدمی کے پاس طلبہ کی زکوٰۃ کی رقم رکھی ہے تو اس آدمی کے لئے زکوٰۃ کی رقم کو اپنی ضروریات پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو اس پر ضمان آئے گا، جب وہ اتنی رقم ادا کر دے گا تو وہ بری ہو جائے گا۔ (۲)

= باطن وهو الذهب والفضة اموال التجارة في مواضعها اما الظاهر فللامام ونوابه الخ والدليل على ان للامام ولاية الاخذ في المواشى والاموال الظاهرة الكتاب والسنة والاجماع و اشار الكتاب ، اما الكتاب فقوله تعالى خذ من اموالهم صدقة الخ اما المال الباطن الذى يكون فى المصر فقد قال عامة مشائخنا أن رسول الله ﷺ طالب بزكاته وابوبكر و عمر طالب وعثمان طالب زمانا ، ولما كثرت اموال الناس وراى ان تتبعها حرجا على الامة و تفتيشها ضررا باباب الاموال ، فوض الاداء إلى اربابها الخ بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۵ كتاب الزكاة ايج ايم سعيد)

(۱) جاز الأخذ من الزكاة قدر حاجته ولم يحل له ان يأخذ أكثر من حاجته وألحق به كل من هو غائب عن ماله وان كان فى بلده لان الحاجة هى المعبرة ثم لا يلزمه ان يتصدق بما فضل فى يده عند قدرته على ماله كالفقير اذا استغنى (كذا فى التبيين) فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، كتاب الزكاة) مكتبه ماجديه عيدگاه روڈ كوئٹہ)

(۲) اذا كان عند رجل وديعة دراهم أو دنانير أو شيئاً من المكيل أو الموزون ، وانفق شيئاً منها فى حاجته حتى صار ضامناً لما انفق الخ ، عالمگیری ج: ۲ ص: ۳۲۸)

انجمن

ایسی انجمن قائم کرنا جس پر زکوٰۃ کا مال مساکین وغیرہ پر صرف ہوتا ہو درست ہے۔ (۱)

انجمنوں کو زکوٰۃ دینا

اگر انجمن والے زکوٰۃ کی رقم صرف مسلمان فقیر و غریب مستحق لوگوں میں صرف کرتے ہیں، غیر مستحق لوگوں کو نہیں دیتے، انجمن کے ملازمین کی تنخواہ نہیں دیتے، بل ادا نہیں کرتے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

اگر یہ لوگ زکوٰۃ کی رقم مستحق اور غیر مستحق دونوں کو دیتے ہیں یا ملازمین کی تنخواہ اور بل وغیرہ ادا کرتے ہیں تو ایسی انجمن والوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

انجمنوں کے ملازمین کو زکوٰۃ سے تنخواہ دینا جائز نہیں

مختلف انجمنوں کی طرف سے جو لوگ زکوٰۃ وصول کرتے ہیں وہ عاملین کے حکم میں نہیں ہیں کیونکہ وہ لوگ اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے مامور نہیں، اس لئے ان کو غریبوں کے لئے زکوٰۃ وصول کرنے کا ثواب تو ملے گا لیکن زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا اور لینا جائز نہیں ہوگا۔

(۱) واما الذى يرجع الى المودى اليه فانواع منها: ان يكون فقيرا ، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۳ کتاب الزکوٰۃ مکتبہ ایچ ایم سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰ باب المصرف شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، ط: رشیدیہ

(۲) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا والمؤلفۃ لقلوبہم الخ آیت ۶۰: پ: ۱۰ سورۃ التوبۃ

(۳) (ہی) لغۃ الطہارۃ والنماء وشرعا (تملیک) جزء مال (عینہ الشارح) (من مسلم فقیر) فتاویٰ شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸ مکتبہ ایچ ایم سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱ و لایجوز دفع الزکاۃ الى الغنی قاضی خان ج: ۱ ص: ۱۲۸

زکوٰۃ سے تنخواہ دینے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

اندازہ سے زکوٰۃ دینا

زکوٰۃ پورا حساب کر کے دینی چاہئے، اندازہ کر کے دینا مناسب نہیں ہے اگر اندازہ کر کے زکوٰۃ دی گئی اور اندازہ کم رہا تو زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری مکمل طور پر ادا نہیں ہوگی اور آخرت میں پریشانی ہوگی۔

اگر کسی وجہ سے پورے طور پر حساب کرنا ممکن نہ ہو تو زیادہ سے زیادہ کا اندازہ لگانا چاہیے تاکہ زکوٰۃ کم ادا نہ ہو۔ (۲)

انشورنس

انشورنس میں سود اور جوادوںوں شامل ہیں، اور اسلام میں سود اور جوادوںوں حرام ہیں اس لئے انشورنس کرنا کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

سود اس اعتبار سے کہ حادثہ کی صورت میں جمع شدہ رقم سے زائد رقم ملتی ہے اور

(۱) فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. کذا فی التبین، فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰ کتاب الزکاۃ المکتبۃ الرشیدیہ، ولودفعها المعلم لخلیفته ان کان بحیث یعمل له لولم یعطه صح والالا، قوله والالا) أى لأن المدفوع یكون بمنزلة العوض، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶ وتنازل خانیه ج: ۲ ص: ۲۷۸، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰. (ومنها العامل) وهو من نصبه الامام لاستيفاء الصدقات والعشور، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۱، باب المصرف ط: سعید بدائع ج: ۲ ص: ۲۳۳ ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الی ماله وزکاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاً وبای وجه استفاد ضمه الخ (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۵ کتاب الزکوٰۃ شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، باب زکاۃ الغنم، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ فصل زکاۃ الغنم بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ط: سعید)

(۳) واحل الله البيع وحرم الربوا، سورة البقرة آیت: ۲۷۵، ایضا فی موضع آخر انما الخمر و المیسر والانصاب والالزام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه الخ سورة المائدة آیت: ۹۰

زائد رقم سود ہے۔ اور جو اس طرح ہے کہ بعض صورتوں میں اگر حادثہ وغیرہ نہیں ہو تو جمع شدہ رقم واپس نہیں ملتی اور انشورنس کمپنی اس رقم کی مالک بن جاتی ہے تو یہ جو ہے۔ باقی تفصیل کے لئے ”بیمہ زندگی“ مصنفہ مفتی شفیع صاحب مرحوم یا مفتی ولی حسن صاحب مرحوم کو مطالعہ کر لیا جائے۔

اگر کسی نے انشورنس کرایا ہے تو اس کو ختم کر لینا چاہیے ورنہ سودی کاروبار میں شامل رہنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا، تاہم جب تک ختم نہ کرا سکے اصل رقم پر زکوٰۃ فرض ہوگی، اور زائد رقم لینا جائز نہیں ہے، تاہم اگر کسی نے زائد رقم لے لی تو وہ واپس کر دے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ کسی فقیر کو ثواب کی نیت کے بغیر دیدے۔ (۱)

انعام کے نام سے زکوٰۃ دینا

☆..... مستحق زکوٰۃ آدمی کو ”انعام“ کے نام سے زکوٰۃ کی رقم، سامان، کتاب یا کپڑا وغیرہ دینا جائز ہے البتہ ”انعام“ کے نام سے دیتے وقت دل میں زکوٰۃ کی نیت کر لے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... امتحان میں پوزیشن لینے والے مستحق زکوٰۃ طلباء کو زکوٰۃ سے رقم، کتاب یا کپڑے وغیرہ کی شکل میں انعام دینا جائز ہے۔ (۳)

☆..... اسی طرح کسی بھی جائز کام میں مستحق لوگوں کو بلا عوض زکوٰۃ کی مدد سے

(۱) بل یلزمہ التصدق بجمیعہ علی الفقراء لابنہ الثواب. (فتاویٰ الکاملیۃ فی الحوادث الطرابلسیۃ ص: ۱۵ کتاب الزکوٰۃ مکتبۃ حقانیہ بشاورہندیہ ج: ۵ ص: ۳۴۹ شامی ج: ۶ ص: ۳۸۵ فصل فی البیع ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۹۱ ط: سعید)
(۲) ومن أعطی مسکینا دراهم وسماہا ہبۃ أوقرضا ونوی الزکوٰۃ فانہا تجزیہ وهو الأصح عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱ کتاب الزکاۃ قبیل ”اما شروط وجوبہا“ شامی ج: ۱ ص: ۲۶۸ قولہ نية، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲ ط: سعید)
(۳) أيضا

انعام دینا جائز ہے، غیر مستحق کو نہیں۔ (۱)

انفرادی ملکیت پر زکوٰۃ ہے

☆..... اگر کسی گھر میں مثلاً تین بھائی اکٹھے رہتے ہیں اور کھانا پینا مشترک ہے لیکن کماتے الگ الگ ہیں، ہر ایک کی بیوی کی ملکیت میں ساڑھے سات تولہ سے کم سونا ہے اور ان کے پاس اور کوئی مال نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہو اور وہ نصاب کی حد تک پہنچتا ہو، لیکن تمام بیویوں کے سونے کو ملانے سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتا ہو تو اس صورت میں تینوں بھائی کی بیویوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے نصاب میں انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے اجتماعی ملکیت کا اعتبار نہیں اور یہاں کسی کی بھی بیوی کی ملکیت میں انفرادی طور پر نصاب کے برابر سونا نہیں ہے۔ (۲)

☆..... اگر ہر ایک کی بیوی کے پاس نصاب سے کم کے ساتھ چاندی یا کیش رقم یا مال تجارت بھی موجود ہے اور سب کی قیمت کو ملانے سے چاندی کے نصاب کے برابر رقم بن جاتی ہے تو سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر ہر ایک کی بیوی کے پاس نصاب کے برابر سونا یا چاندی یا نقد رقم یا مال تجارت موجود ہے یا مختلف قسم کے نصابوں میں سے نامکمل چیزیں موجود ہیں

(۱) ولا يجوز دفع الزكاة الى الغني . قاضيخان ج: ۱ ص: ۲۸ کتاب الزکوٰۃ مکتبہ بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ شامی ج: ۲ ص: ۳۴۷ باب المصرف تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۱۲۷۳۰ (۱) إدارة القرآن البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۲ باب المصرف

(۲) (ومنها الملك التام) وهو ما اجتماع فيه الملك واليد واما اذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض أو وجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لا تجب فيه الزكاة فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲ کتاب الزکاۃ ط: رشیدیہ بدائع ج: ۲ ص: ۹ سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۶۳

(۳) قوله وملك نصاب حولی فارغ عن الدين وحوائجه الاصلية) والمراد بكونه حوليا ان يتم عليه الحول، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ۲۰۳، کتاب الزکوٰۃ سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، ۲۶۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳، ۱۷۵، ط: رشیدیہ

(۴) لیکن مجموعہ کرنے سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ بن جاتا ہے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

انکم ٹیکس

انکم ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی بلکہ ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ الگ ادا کرنا فرض ہے۔ (۱)

اولاد کا نفقہ حوائج اصلیه میں داخل ہے یا نہیں

اگر مذکور اولاد نابالغ ہے یا بالغ ہے لیکن معذور ہے یا کمائی کے قابل نہیں ہے یا مؤنث اولاد ہے تو اُن کا نفقہ اور ضروری خرچہ باپ کے ذمہ ہے لہذا یہ نفقہ اور ضروری خرچہ حوائج اصلیه میں داخل ہے۔ (۲)

اونٹ کی زکوٰۃ

ایک اونٹ سے چار اونٹوں تک زکوٰۃ معاف ہے، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں، اسکے بعد کے حساب کے لئے دوسری کتابوں سے رجوع کر لیا جائے۔ (۳)

(۱) امامت سیرھا فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی و لامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۰ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸

(۲) و شرط فراغه عن الحاجة الاصلية لان المال المشغول بها كالمعدوم وفسرها فی شرح المجمع لابن الملک بما يدفع الهلاك عن الانسان تحقیقا و تقدیرا فالثانی كالدين والاول كالنفقة ودور السكنى الخ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶ کتاب الزکاة مكتبة ایچ ایم سعید ، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، نفقة اولاد الصغار علی الأب، لا یشارکہ فیہا احد عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶۰، و نفقة الاناث واجبة مطلقا علی الآباء مالم يتزوجن اذا لم يكن لهن مال ولا يجب علی الأب نفقة الذکور الکبار الا ان يكون الولد عاجزا عن الكسب لزمانه أو مرض عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶۳ رشیدیہ.

(۳) باب نصاب الابل (خمس ، فیوخذ من کل خمس) منها (الی خمس وعشرين بخت) الدر مع الودج: ۲ ص: ۲۷۷ باب نصاب الابل ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۷۷ البحر ج: ۲ ص: ۲۱۳

ایصال ثواب کے لئے زکوٰۃ دینا

مردہ کے ایصال ثواب کے لئے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں، بلکہ ایصال ثواب کے لئے زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کے علاوہ دوسری حلال رقم دینا ضروری ہے ورنہ میت کو ثواب نہیں پہنچے گا۔ (۱)



باپ بیٹے نے ملکر پیسہ کمایا

☆..... اگر باپ بیٹے نے ملکر پیسہ کمایا ہے، اور پیسہ والد کے قبضہ میں ہے، اور باپ ہی اس میں تصرف کرتا ہے اور وہ رقم نصاب کے برابر ہے تو سال گزرنے کے بعد باپ کے لئے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ بیٹے کو نہیں، کیونکہ ان پیسوں کا مالک باپ ہے۔ (۲)

☆..... اگر باپ بیٹے نے مل کر پیسہ کمایا اور ہر ایک نے اپنا اپنا پیسہ تقسیم کر کے اپنے پاس رکھ لیا اور ہر ایک کے پاس نصاب کے برابر رقم ہے تو ہر ایک آدمی کو سال گزرنے کے بعد اپنی اپنی رقم سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ولایعوزان یبنی بالزکاة المسجد وکذا القناطیر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد وکل مالاً تملیک فیہ. (فتاویٰ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸ البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، شامی ج: ۲ ص: ۳۴۴، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۲، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹) (۲) أب وابن یکتسبان فی صنعة واحدة ولم یکن لهما مال فاکسب کلہ للأب إذا کان الابن فی عیال الأب لکونه معینا له، ألا تری أنه لو غرس شجرة تكون للأب. (عالمگیری ج: ۲ ص: ۳۲۹، الباب الرابع فی شركة الوجوه وشركة الأعمال، شامی ج: ۴ ص: ۳۲۵، فصل فی الشركة الفاسدة) (۳) (ومنها الملك التام) وهو ما جمع فیہ الملك والید) عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، کتاب الزکاة مکتبة رشیدیہ. (ومنها حولان الحول علی المال) کتاب الزکاة عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۳، وایضاً فی الشامیة (عینہ الشارح) وهوربع عشر نصاب حولی ج: ۲ ص: ۲۵۷، کتاب الزکاة ط: رشیدیہ. ط: سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زکاة المال)

باپ کو زکوٰۃ دینا

اپنے باپ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

بارش بند ہو جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ کے بدلے میں پانچ عذاب ہیں! صحابہ کرام نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! پانچ کے بدلے میں پانچ عذاب کیا ہیں؟ اللہ کے رسول نے فرمایا:

☆..... جو قوم عہد شکنی اور وعدہ خلافی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتے ہیں۔

☆..... اور جو قوم اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف عدالت وغیرہ میں فیصلہ نافذ کرتی ہے ان میں غربت اور فقر وفاقہ عام ہوتا ہے۔

☆..... جو قوم بدکاری اور گندے کاموں میں مبتلا ہوتی ہے ان میں اموات زیادہ ہوتی ہیں۔

☆..... جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں وہاں خشک سالی ہوتی ہے اور وہ قحط سالی میں گرفتار ہوتے ہیں۔

☆..... اور جو لوگ زکوٰۃ (نکال کر مستحق لوگوں کو) نہیں دیتے وہاں سے بارش کو روک لیا جاتا ہے۔ (متدرک حاکم ج: ۲، ص: ۱۲۶، الکبائر ص: ۵۹)۔ (۲)

(۱) ولا يدفع الی اصله وان علا وفرعه وان سفلى كذا فى الكامل (شامی ج: ۲، ص: ۳۲۶، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۱، ۲۲۳، بدائع الصنائع ج: ۲، ص: ۴۹، ط: سعید، فتاویٰ عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۸۸، باب المصرف مکتبۃ رشیدیہ)

(۲) وقال ﷺ: خمس بخمس، قالوا: يا رسول الله، وما خمس بخمس؟ قال: مانقص قوم العهد إلا سلب الله عليهم عدوهم، وما حكموا بغير ما نزل الله إلا فشا فيهم الفقر، وما ظهرت فيهم الفاحشة إلا فشا فيهم الموت ولا طفقوا المكيال والميزان الامنعوا النبات، واخذوا بالسنين، ولا منعوا الزكاة الاحبس عنهم القطر، الكبائر ص: ۵۹، ط: دار الخیر، دمشق، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج: ۳، ص: ۲۵، ط: دار الكتاب بیروت).

باغ

- ☆..... اگر عشری زمین پر باغ لگا یا ہے تو باغ کی پیداوار پر عشر لازم ہوگا۔ (۱)
- ☆..... اگر کسی نے اپنا باغ قابل نفع ہونے کے بعد فروخت کر دیا تو خریدنے والے پر عشر نہیں بلکہ باغ فروخت کرنے والے پر عشر ہے۔ (۲)

باغ کی رقم پر زکوٰۃ

- باغ بیچنے کے ایک ماہ بعد کسی نے اپنی سالانہ زکوٰۃ نکالی تو اس باغ کی رقم سے بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا جس باغ کا اس نے عشر ادا کیا ہے۔ (۳)

بالغ طالب علم کو زکوٰۃ دینا

- اگر طالب علم بالغ ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، لیکن اس کے والدین مالدار صاحب نصاب ہیں تو ایسے طالب علم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔
- اور اگر طالب علم بالغ ہے اور نصاب کا مالک ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۴)

(۱) فی النوازل: ولوان رجلا له ارض عشرية فنبت فيها زرع وصار قصيلا فقصله فعليه العشر، التارخانيه ج ۲ ص: ۳۲۲، كتاب العشر ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية)

(۲) ولوباع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها اوباع الزرع خاصة فعشره على البائع دون المشتري. البدائع ج ۲ ص: ۵۶، ۵۷، ط: سعيد تارخانيه ج ۲ ص: ۳۳۱، كتاب العشر ادارة القرآن، هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۷، الباب السابع في زكاة الزرع ط: رشديه)

(۳) ومن كان له نصاب، فاستفاد في اثناء الحول مالا من جنسه ضمه إلى ماله وزكاه، سواء كان المستفاد من نمائه أولا وبأى وجه استفاد ضمه الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۵ اشامی ج: ۲ ص: ۲۸۸ بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ط: سعيد البحر الرائق ج ۲ ص: ۲۲۲ ط: سعيد)

(۴) ولودفع الي ولد رجل غني ان كان كبيرا جازوالافلا (فتاوی سراجیه ص: ۲۸، باب مواضع الصدقات ط: سعيد، بدائع ج: ۲ ص: ۴۷، تارخانيه ج ۲ ص: ۲۷۳، فتاوی هندیه ج ۱ ص: ۱۸۹)

باندی کو زکوٰۃ دینا

مولیٰ اور مالک کے لئے اپنی باندی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، (۱) البتہ جو شرعی باندی نہیں، اور لوگوں کے گھروں میں خادمہ کے طور پر کام کرتی ہیں، اور وہ محتاج اور زکوٰۃ کی مستحق ہیں تو ان کو تنخواہ کے علاوہ مدد کے طور پر زکوٰۃ دینا جائز ہوگا، البتہ تنخواہ میں زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

باورچی کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا

جو باورچی صرف طلبہ کے لئے کھانا تیار کرتا ہو اس کی تنخواہ بھی زکوٰۃ، عشر، چرم قربانی اور صدقہ واجبہ کی مدد سے دینا جائز نہیں، ہاں اگر مد زکوٰۃ وغیرہ کی رقم غریب طلبہ کے ذریعہ تملیک کرائی جائے پھر اس کے بعد اس رقم سے طلبہ کے لئے کھانا پکانے والے باورچی کو تنخواہ دینا جائز ہوگا، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے مستحقین کی تملیک ضروری ہے اس کے بغیر تنخواہ میں دینا جائز نہیں، اگر کسی نے تملیک کے بغیر باورچی کی تنخواہ میں زکوٰۃ دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) قوله وعبدہ ومکاتبہ ومدبرہ وام ولده ومعتنق البعض ای لایجوز الدفع الی هؤلاء، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۴، کتاب الزکاة باب المصرف ہندیہ ج ۱ ص: ۱۸۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۴۸ (۲) امامتفسیرھا فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص: ۱۷۰، کتاب الزکاة البحر الرائق ج ۲ ص: ۲۰۱، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸، ولودفعھا المعلم لخلیفته ان کان بحیث یعمل له لم یعطه صح وإلا لا. (شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶) ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰، ط: رشیدیہ تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۱۵۸، ۱۵۹ (۳) وشرعا تملیک جزء مال عینہ الشارع مع قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، کتاب الزکاة ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰

بٹائی کی زمین کا عشر

بٹائی کی زمین کے عشر نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر فریق اپنے حصے کی پیداوار کا عشر ادا کرے، کیونکہ اصول یہ ہے کہ زمین کی پیداوار جس کے گھر آئے گی عشر بھی اسی کے ذمہ ہوگا، پس بٹائی پر زمین کاشت کرنے والے مزارع کے حصہ میں جتنی پیداوار آئے اس کا عشر ادا کرنا مزارع کے ذمہ ہے اور مالک کے حصہ میں جتنی جائے اس کا عشر مالک پر لازم ہے۔ (۱)

بچت سے زیادہ قرض ہے

اگر کسی آدمی پر بچت سے زیادہ قرض ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے ہاں اگر بچت کی رقم سے قرض کو وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم نصاب کے برابر ہو تو اس صورت میں سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

بچہ

☆..... اگر بچہ صاحب نصاب ہے تو نابالغ ہونے کی وجہ سے اسکے مال وغیرہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، اور ولی کے لئے بھی نابالغ کے مال سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا، جس طرح نماز روزہ اور حج وغیرہ دوسری عبادات اس پر فرض نہیں ہیں اسی طرح زکوٰۃ بھی فرض نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ولودفعها مزارعة ، فأما على مذهبهما فالمزارعة جائزة ، والعشريجب في الخارج ، و الخراج بينهما ، فيجب العشرعليهما الخ بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۶، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر

(۲) ومنها الفراغ عن الدين قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة.... ومنها كون المال نصابا فلا تجب في اقل منه . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، بدائع ج: ۲ ص: ۶، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲ ط: سعید)

(۳) وهوان الزكاة عبارة عندنا والصبي ليس من اهل وجوب العبادة فلا تجب عليه =

☆..... اگر نابالغ بچے کا مال امانت کے طور پر سرپرستوں کے پاس ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱)

☆..... حکومت کے لئے نابالغ بچے کے جمع شدہ مال سے زکوٰۃ کا ٹنجا جائز نہیں ہے اگر حکومت ایسا کرتی ہے تو وہ ظالم اور غاصب ہوگی۔ (۲)

☆..... جب بچہ بالغ ہو تو بلوغ کے وقت سے نصاب کے سال کی ابتداء ہوگی اس دن سے قمری (چاند کے) حساب سے ایک سال مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

زکوٰۃ بالغ پر واجب ہے، اور بلوغ کی علامت احتلام ہونا، ڈاڑھی، زیر ناف بال نکلتا یا انزال ہونا، یا حمل ٹھہرنا وغیرہ ہیں، اگر کوئی علامت نہیں تو چاند کے حساب سے پندرہ سال مکمل ہونے کے بعد بالغ شمار کیا جائے گا، اس دن سے ایک سال ہونے کے بعد صاحب نصاب ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

= كما لا يجب عليه الصوم والصلاة، بدائع ج: ۲ ص: ۴۰، كتاب الزكاة ط: سعيد شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲ (۱) ومنها العقل والبلوغ فليس الزكاة على صبي ومجنون الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲ (۲) ان الذين ياكلون أموال اليتيم ظلما انما ياكلون في بطونهم نار الخ (سورة النساء آيت: ۱۰ جزء: ۴) (۳) وكذا الصبي اذا بلغ يعتبر ابتداء الحول من وقت بلوغه. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، كتاب الزكاة) ای سبب افتراضها (ملك نصاب حولي) نسبة للحول (قوله نسبة للحول) ای الحول القمري لا الشمسي، فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، كتاب الزكاة ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳ ط: سعيد (۴) (بلوغ الغلام بالاحتلام والإحبال والانزال) والاصل هو الإنزال او الجارية بالاحتلام و الحيض والحبل) ولم يذكر الإنزال صريحا لأنه قلما يعلم منها (فإن لم يوجد فيهما شيء) حتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتي. (در مختار شامی ج: ۶ ص: ۱۵۳).

بچے زیادہ ہیں

☆..... اگر کسی آدمی کے بچے زیادہ ہیں، اور وہ نصاب کا مالک نہیں ہے، اور اس کا روزگار یا تنخواہ یا آمدنی اس کے اخراجات اور مصارف کے لئے کافی نہیں ہے تو ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

☆..... اگر کسی آدمی کو کثیر العیال اور قرضدار ہونے کی وجہ سے گھر چلانا مشکل ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بدکردار شوہر کی بیوی کو زکوٰۃ دینا

اگر کسی عورت کا شوہر بدکردار ہے، اور اسکی زندگی عیاشیوں، شراب خوری یا جوا، سٹے کی وجہ سے نہایت ہی تنگی میں ہو، اور وہ محتاج اور ضرورتمند ہے نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ زیادہ ثواب ہے۔ (۳)

برادری کا زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر تقسیم کرنا

☆..... برادری کے لئے زکوٰۃ کی رقم سے مکانات بنا کر مستحق لوگوں میں تقسیم کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، البتہ مستحق لوگوں کو مکمل طور پر مالک بنا کر دینا

- (۱) ويجوز دفعها الي من يملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مكنسبا. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، باب فى المصارف، مكتبة ماجديه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰، ۲۲، شامی ج: ۲ ص: ۳۹، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۹)
- (۲) وكذا لو كان له حوائيت اودارغلة تساوى ثلاثة آلاف درهم وغلته لا تكفى لقوته وقوت عياله يجوز صرف الزكاة اليه الخ. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، باب المصارف، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲، ط: سعيد بدائع ج: ۲ ص: ۲۹).
- (۳) باب المصروف..... (وهو فقير وهو من له ادنى شئ) اى دون نصاب أو قدر نصاب غير نام مستغرق فى الحاجة (ومسكين من لاشئ له) على المذهب درمختار شامی ج: ۲ ص: ۳۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰، ۲۲، ۲۳، هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۷، بدائع ج: ۲ ص: ۲۳، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۶۷

ضروری ہے، مکان کا قبضہ بھی دیدیں اور رجسٹر کرا کے کاغذات بھی دیدیں تاکہ وہ اپنے اختیار سے جس قسم کا جائز تصرف کرنا چاہے کر سکیں۔ (۱)

☆..... بعض برادری والے زکوٰۃ کی رقم سے مکانات اور فلیٹ بناتے ہیں اور مستحق لوگوں کو رہنے کیلئے دیدیتے ہیں لیکن کاغذات حوالہ نہیں کرتے، اور مستحق آدمی اس مکان کو بیچنا چاہے تو اس کی اجازت نہیں دیتے ایسی صورت میں زکوٰۃ دینے والے لوگوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ مستحق لوگوں کو مکمل طور پر مالک نہیں بنایا گیا۔ (۲)

برادری کی جماعت کے لئے زکوٰۃ وصول کر کے

سالہا سال رکھ دینا

بعض علاقوں میں بہت سے ادارے زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے اسکو سالہا سال رکھ دیتے ہیں، غریبوں میں تقسیم نہیں کرتے، اور زکوٰۃ جمع کرنے والے سمجھتے ہیں کہ ان کی زکوٰۃ ادا ہوگئی، حالانکہ ان کی زکوٰۃ اس وقت ادا ہوگی جب ان کی رقم غریبوں کو مالک بنا کر دی جائے گی اس سے پہلے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

واضح رہے کہ برادری کی جماعت کے ادارے یا انجمن وغیرہ کے ذمہ داران زکوٰۃ کی رقم جمع کرنے والوں کے وکیل ہیں فقراء مساکین مستحق زکوٰۃ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں اس لئے زکوٰۃ کی رقم کو جب تک مستحق لوگوں پر خرچ نہیں کریں گے زکوٰۃ ادا

(۱) اذا دفع الزكاة الى الفقير لا يتم الدفع مالم يقبضها او يقبضها للفقير من له ولاية عليه نحو الاب والوصى يقبضان للصبي والمجنون، كذا في الخلاصة، فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، كتاب الزكاة باب في المصارف مكتبة ماجديه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعيد تنار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۴، من توضح الزكاة فيه ادارة القرآن

(۲) أيضا

(۳) امامتفسيرها فهي تملك المال من فقير مسلم الخ. فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة، مكتبة ماجديه، البحر: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعيد، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷

نہیں ہوگی۔ (۱)

البتہ دینی مدارس کے ذمہ داران غریب طلباء کے وکیل ہیں زکوٰۃ جمع کرنے والوں کے وکیل نہیں ہیں اس لئے دینی مدارس میں زکوٰۃ کی رقم جمع کرتے ہی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی البتہ ذمہ داروں پر ضروری ہوگا کہ زکوٰۃ کی رقم کو صرف مستحق طلباء میں صرف کریں ورنہ خیانت کی صورت میں وہ ذمہ دار ہوں گے اور قیامت کے دن گرفت ہوگی اس لئے بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ (۲)

برادری کی جماعت کے ملازمین کو زکوٰۃ سے تنخواہ دینا

برادری کی جماعت کے ملازمین کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا اور ان کے لئے جان بوجھ کر زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ لینا جائز نہیں ہے۔
بلکہ ایسے لوگوں کو زکوٰۃ اور صدقہ واجبہ کے علاوہ عطیات میں سے تنخواہ دیں ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

برآمد کردہ مال

☆..... جو مال بیوپاریوں کو منافع لگا کر روانہ کیا جاتا ہے، اسکی جو قیمت منافع کے ساتھ مقرر ہوئی ہے، اس قیمت کی رقم وصول ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔
یعنی جس قدر رقم وصول ہوگی اگر اس کی مقدار ساڑھے دس تولہ چاندی کی قیمت سے کم نہیں تو اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور جو رقم وصول نہیں ہوئی اس کی زکوٰۃ

(۱) انما الصدقات للفقراء والمساكين الخ (سورة التوبة جزء: ۱۰، آیت: ۶۰)

(۲) اذا دفع الزكاة إلى الفقير لا يتم الدفع مالم يقبضها، أو يقبضها للفقير من له ولاية عليه . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، تنار خانہ ج ۲ ص: ۲۷۴، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، وقال تعالى: يا ايها الذين امنوا لاتخونوا الله والرسول واتخذوا امنتكم وانتم تعلمون. سورة الانفال آیت: ۲۷)

(۳) (ہی) تمليك (جزء مال) عينه الشارع (مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه). (فتاویٰ شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، كتاب الزكاة هنديہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱)

ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

- ☆..... اگر اس قسم کی رقم وصول ہونے میں چند سال گزر گئے تو وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)
- ☆..... اگر ایسی رقم ڈوب گئی اور آخر تک وصول نہیں ہوئی تو زکوٰۃ ادا کرنا فرض نہیں ہوگا۔ (۲)

برتن

- ☆..... استعمالی برتن پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)
- ☆..... البتہ تجارت کی نیت سے لئے گئے برتن پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر نصاب کے برابر ہے۔ (۴)

(۱) وما سائر الديون المقربها على ثلاث مراتب وقوى وما يجب بدلا عن سلع التجارة اذا قبض اربعين زكى لمامضى . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷، ط: سعید، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۹۹، زکاة الديوں ، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۳، ط: رشیدیہ)

(۲) ((لا زکوٰۃ فی مال الضمار)) وهو ما لا يمكن الانتفاع به مع بقاء الملك وهو فی اللغة الغائب الذی لا یرجى، (فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲۶۶، کتاب الزکاة ، ط: سعید، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۴، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹)

(۳) (ومنها فراغ المال) عن حاجته الاصلية فليس فی دور السكنى وثياب البدن واثاث المنازل الخ. (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳، ط: رشیدیہ، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲)

(۴) الزکاة واجبة فی عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب، كذا فی الهدایة (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، مکتبه بلوچستان بک ڈبؤ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، ط: سعید، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، وشامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، و تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷)

بکریوں کی زکوٰۃ

☆..... جو بکریاں تجارت کی نیت سے خرید کر رکھی جاتی ہیں اگر ان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... جو بکریاں باہر چرتی ہیں اور تجارت کے لئے نہیں ہیں ان کی زکوٰۃ کا حساب یہ ہے کہ ۳۹ تک زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ ۴۰ سے ۱۲۰ بکریوں پر ایک بکری یا ایک بکرا واجب ہے۔ ۱۲۱ سے ۲۰۰ تک دو بکریاں۔ ۲۰۱ سے ۳۹۹ تک تین بکریاں۔ ۴۰۰ پر چار بکریاں پھر اسکے بعد ہر سینکڑے پر ایک بکری واجب ہے، مینڈھے، بھیڑوں کا بھی یہی حکم ہے۔ (۲)

☆..... بھیڑ اور بکریاں مخلوط ہوں تو بھی یہی نصاب ہے، البتہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں یہ فرق ہے کہ بھیڑ اور بکری میں سے جو زیادہ ہوں زکوٰۃ میں وہی جانور دیئے جائیں اور اگر دونوں برابر ہیں تو اختیار ہے کہ اعلیٰ قسم سے ادنیٰ قیمت کا جانور دیدے یا ادنیٰ قسم سے اعلیٰ قیمت کا جانور دیدے۔ (۳)

☆..... بھیڑ اور مینڈھے کا حکم بھی یہی ہے۔ (۴)

(۱) رجل له غنم للتجارة تساوى مائتى درهم فماتت قبل الحول فسلخها وبيع جلدھا حتى بلغ جلدھا نصابا فتم الحول كان عليه الزكاة. (فتاوى خانیه علی هامش ہندیہ ج: ۱ ص: ۲۵۱، مکتبہ ماجدیہ فصل فی مال التجارۃ)

(۲، ۳) الغنم فی اربعین شاة وسط وفي مائة واحدى وعشرين شاتانا وفي احدى ومائتين ثلاث شياه الى اربع مائة ففيها اربع شياه ثم بعد ذلك فى كل مائة شاة والمعز والضان فى وجوب الزکوٰۃ سواء. (فتاوى سراجیہ ص: ۲۵ کتاب الزکوٰۃ ط: سعید البحر ج: ۲ ص: ۲۱۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۱، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۸)

(۳) (نصاب الغنم ضأنًا او معزًا) فانهما سواء فى تکمیل النصاب والاضحية والربالافى اداء الواجب والايمان (قوله لافى اداء الواجب) لان النصاب اذا كان ضأنًا يؤخذ الواجب من الضأن لومعزًا فمن المعز ولو منهما فمن الغالب ولو سواء فمن ايهما شاء جوهره: اى فيعطى ادنى الاعلى او اعلى الادنى كما قد مناه فى الباب السابق. (شامی ج: ۲ ص: ۲۸۱، باب الغنم ط: سعید)

☆..... اگر بکریوں کے صرف بچے ہیں تو ان پر زکوٰۃ نہیں، اور اگر ان کے ساتھ کوئی ایک سال کی یا اس سے بڑی عمر کی بکری بھی ہے تو اس کے ساتھ ملا کر نصاب میں بچوں کا اعتبار ہوگا اور مجموعہ چالیس پر ایک بڑی بکری فرض ہوگی۔ (۱)

بلانیت زکوٰۃ دینا

جو رقم زکوٰۃ کی نیت کے بغیر خیرات کی گئی اور رقم جس کو دی اس نے خرچ کر لی اب اس رقم کو زکوٰۃ میں شمار کرنا درست نہیں ہوگا اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۲)

بنی ہاشم

بنی ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، (۳) اگر بنی ہاشم غریب ہے تو تملیک کر کے دینا جائز ہوگا، (۴) مزید تفصیل کے لیے ”سید کو زکوٰۃ دینا“ کے عنوان کے تحت دیکھ لیں۔

(۱) (و) لافی (حمل) ولد الشاة..... و صورته ان يموت كل الكبار ويتم الحول على اولادها الصغار (الاتبع لكبير) قال في النهرو والخلاف اى المذكور انفا مقيد بما اذا لم يكن فيها كبار فان كان كما اذا كان له مع تسع وثلاثين حملا مسن وكذلك في الابل والبقر كانت الصغار تبعا للكبيرة ووجب اجماعا. (فتاوى شامى ج: ۲ ص: ۲۸۲، ۲۸۳، باب زكاة الغنم ط: سعيد)

(۲) واذا دفع الى الفقير بلانية ثم نواه عن الزكاة فان كان المال قائما في يد الفقير اجزأه و الافلا. (فتاوى عالمگیری ج: ۲ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة ط: رشيديه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، شامى ج: ۲ ص: ۲۶۸)

(۳) لا يجوز صرفها الى بنى هاشم ومواليهم. (فتاوى قاضى خان ج: ۱ ص: ۱۲۸، كتاب الزكاة مكتبة بلوچستان بك ڈبو، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، شامى ج: ۲ ص: ۳۵۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، باب الصرف)

(۴) والحيلة فى الجواز فى هذه الاربعة ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف ط: سعيد، شامى ج: ۲ ص: ۳۴۵، باب المصرف تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲)

بونے سے پہلے عشر دیدیا

اگر اپنی زمین کا عشر بجائی (بونے) سے پہلے ادا کر دیا تو جائز نہیں اور اگر بجائی کے بعد اگنے سے پہلے ادا کر دیا تب بھی درست نہیں۔ (۱)

بھابھی

اگر بھابھی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے، یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم یا تجارت کا مال نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بھاج

اگر بھاج غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر رقم یا مال تجارت نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

بھائی کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر حقیقی، علاتی، اخیانی اور رضاعی بھائی غریب ہیں زکوٰۃ کے مستحق ہیں

(۱) فلو عجل عشرارضه قبل الزرع لایجوز، ولوعجل بعد الزراعة بعد النبات فانه یجوز، ولوعجل بعد الزراعة قبل النبات فالأظهر أنه لایجوز. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار)

(۲) لایجوز دفع الزکوٰۃ الی اولاده واولاد اولاده من قبل الذکور والاناث وان سفلوا ولا الی والديه وأجداده وجداته وان علوا من قبل الالباء والامهات ویجوز الی سائر قرابته نحو الاخوة والاحوات والاعمام والعمات والاحوال والنحالات. (خلاصة الفتاویٰ لشیخ طاہر بن عبد الرشید البخاری کتاب الزکوٰۃ ج: ۱ ص: ۲۴۲، ط: رشیدیہ، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، ط: سعید البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ۲۴۳، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۱)

(۳) أيضا

اور کھانا پینا الگ ہے، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

☆..... مستحق ہونے سے مراد ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کے برابر رقم یا مال تجارت کا مالک نہ ہو تو وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے، اور اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

بھتیجا

اگر حقیقی، علاقائی، اخیانی اور رضاعی بھتیجے غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بھتیجی

اگر حقیقی، علاقائی، اخیانی اور رضاعی بھتیجی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

بہن کو زکوٰۃ دینا

حقیقی، علاقائی، اخیانی اور رضاعی بہن اگر غریب اور زکوٰۃ کی مستحق ہے اور کھانا پینا الگ ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

(۱) ایضاً

(۲) والی من بینہما ولاد (در مختار)..... قید بالولاد لجوازہ بقیۃ الاقارب کالاحوۃ و الاعمام والاحوال الفقراء بل ہم اولی لانہ صلۃ وصدقۃ، (فتاویٰ شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، کتاب الزکوٰۃ باب المصرف تثارخانیۃ ج: ۲ ص: ۲۷۱، بدائع ج: ۲ ص: ۲۲۳، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹، باب المصرف ط: رشیدیہ)

(۳) ویجوز دفع الزکوٰۃ الی من سوی الوالدین والمولودین من الاقارب والاحوۃ والاحوات وغیرہم لانقطاع منافع الاملاک بینہم، ولہذا تقبل شہادۃ البعض علی البعض واللہ اعلم . (بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، کتاب الزکوٰۃ ط: سعید ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹، ط: رشیدیہ، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، باب المصرف)

(۴) ایضاً

بہو کو زکوٰۃ دینا

اگر بہو غریب، نصاب کی مالک نہیں، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

بہو کے زیور کا حکم

☆..... واضح رہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے میں ہر شخص کی انفرادی ملکیت کا اعتبار ہے، ایک شخص کی زکوٰۃ دوسرے پر واجب نہیں ہوتی۔

☆..... بہو کے پاس جو زیور ہے، اگر وہ اس کی مالک ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، اور اس پر سال گزر گیا ہے، تو اس کی زکوٰۃ نکالنا بہو کے ذمہ واجب ہے، ہاں اگر سسر یا شوہر وغیرہ اس کی اجازت سے اسکی زکوٰۃ ادا کر دیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر سسر وغیرہ اسکی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو بہو پر لازم ہوگا کہ خود اپنی ملکیت کے زیور کی زکوٰۃ ادا کر دے (چاہے زیور سے ادا کرے یا نقد رقم سے) اگر زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی تو قبر میں، میدان حشر میں بہو پر عذاب ہوگا، سسر اور شوہر پر نہیں۔ (۳)

☆..... ہمارے معاشرہ میں چونکہ عورتیں عام طور پر کماتی نہیں بلکہ شوہر کے گھر

(۱) ایضا

(۲) ان الزکوٰۃ عبادة عندنا والعبادة لاتتأدى إلا باختيار من عليه اما بمباشرة بنفسه او بامرہ و انابته غيره فيقوم النائب مقامه فيصير موديا بيد النائب. (بدائع كتاب الزکوٰۃ ج: ۲ ص: ۵۳، ط: سعید)

(۳) وسببه ای سبب افتراضها ملك نصاب حولی..... (تام) (تنوير مع الدر كتاب الزکوٰۃ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲، ط: سعید، خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۳۵ ط: رشیدیہ) قال تعالى: والذين يكنزون الذهب والفضة، ولا ينفقونها في سبيل الله فيشرهم بعذاب اليم. يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون. (توبة آیت: ۳۴، ۳۵)

کی دیکھ بھال اور اولاد کی تربیت میں مصروف ہوتی ہیں اسلئے شوہر ادا کر دیتا ہے، اس سے بیوی پر احسان ہوگا، اور شوہر کو ثواب ملے گا، اور محبت میں اضافہ ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر بہو کی ملکیت میں زیور نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے، اور اسکی ملکیت میں نصاب سے کم سونے کے علاوہ اور کوئی چیز مثلاً روپیہ وغیرہ نہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر زیور کی مقدار نصاب سے کم ہے لیکن دوسرے اموال زکوٰۃ کے ملانے کے بعد نصاب پورا ہو جاتا ہے تو سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۳)

بھینس کی زکوٰۃ

”گائے“ عنوان کے تحت دیکھیں

بھوسہ

بھوسہ پر عشر واجب نہیں ہے۔ (۴)

- (۱) وسببها ارادة الخیر للواهب دنیوی کعروض ومحبة وحسن ثناء واخروی قال ﷺ
- ”تھادواتحابوا“۔ (شامی ج: ۵ ص: ۶۸۷ کتاب الہیبة)
- (۲) ومنها کون المال نصابا فلا تجب فی اقل منه هكذا فی العینی شرح الكنز۔ ہندیہ کتاب الزکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۷۲ ط۔ کوئٹہ، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۱۱ ط: ایچ ایم سعید)
- (۳) وعلى هذا اذا كان مع عروض التجارة ذهب وفضة فانه يضمها الى العروض ويقومه جملة. (بدائع ج: ۲ ص: ۲۱ ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳، باب زكاة المال، تثارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۵، زكاة عروض التجارة، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳، باب زكاة المال)
- (۴) الا فيما لا يقصد به استغلال الأرض (نحو حطب وقصب) فارس (وحشيش وتبن وسعف وصمغ وقطران..... حتى لو اشتغل ارضه بها يجب العشر) (باب العشر الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۲۷ ط: سعید، ہدایہ ج: ۱ ص: ۸۴ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر، احسن الفتاوی ج: ۶ ص: ۳۴۴)

بھیڑ کی زکوٰۃ

”بکریوں کی زکوٰۃ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

بیٹے کا نکاح حوائجِ اصلیہ میں داخل نہیں

- (۱) بیٹے کا نکاح ضرورتِ اصلیہ میں داخل نہیں کیونکہ اگر بیٹا بالغ ہے تو اس کا نکاح باپ کے ذمہ فرض نہیں، بلکہ نکاح کی ذمہ داری شرعاً بیٹے پر خود ہے، اگر بیٹا نابالغ ہے تو اس کا نکاح کرنا ضروری نہیں ہے۔ (۱)
- (۲) اگر بیٹا نابالغ ہے یا کمانے کے قابل نہیں ہو تو اس کا ضروری خرچہ دینا باپ پر لازم ہوتا ہے، وہ بھی جب کہ خود نابالغ اولاد کی ملک میں اتنا مال نہ ہو جس سے اس کا ضروری خرچہ پورا ہو سکے، اگر نابالغ اولاد کی ملک میں اتنا مال ہے کہ اس سے اس کا ضروری خرچہ پورا ہو سکتا ہے تو باپ کے ذمہ اس کا خرچہ دینا لازم نہیں ہوگا بلکہ اس کے مال سے اس کا خرچہ دیا جائے گا، اگر باپ خرچہ دے گا تو اس کو ثواب ملے گا۔ (۲)

بیج

☆..... کھیت کی بجائی کے لئے جو بیج خرید کر رکھ لیا جاتا ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

☆..... اگر بیج تجارت کی نیت سے خرید کر رکھ لیا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے (۴)

- (۱) ولا یجب علی الاب نفقة الذکور الکبار الا ان یكون الولد عاجزا عن الکسب لزمانة او مرض (ہندیہ کتاب النکاح الفصل الرابع فی نفقة الاولاد ج: ۱ ص: ۵۶۳ کوئٹہ)
- (۲) نفقة الاولاد الصغار علی الأب لا یشارکہ فیہا أحد. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶۰ و نفقة الصبی بعد الفطام اذا کان له مال فی ماله.، عالمگیری ج: ۱ ص: ۵۶۲،) (الفصل الرابع فی نفقة الاولاد)
- (۳، ۴) لو اشترى بذرا للتجارة وزرعه فإنه لازکاة فیہ ، وانما فیہ العشر لأن بذره فی الأرض ابطل کونه للتجارة ، فكان ذلك کنية الخدمة فی عبدالتجارة بل أولى ، ولولم یزرعه تجب اه فان مفاده سقوط الزکوٰۃ عن البذر بالزراعة مطلقا . (شامی ج: ۲ ص: ۲۷۴)

اگر قیمت نصاب کے برابر ہے یا آدمی خود صاحب نصاب ہے۔

بے روزگار کو زکوٰۃ دینا

اگر بے روزگار آدمی غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

بینک سے حکومت زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے

حکومت بینکوں میں جمع شدہ رقم سے زکوٰۃ کاٹ لیتی ہے تو اس سے زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟ اس میں تین صورتیں ہیں۔

☆..... اگر حکومت یا بینک والے کھاتے داروں سے ان کی اجازت سے اصل رقم سے زکوٰۃ کی رقم کاٹ کر مستحقین زکوٰۃ کو مالکانہ طور پر دیدیتے ہیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر حکومت یا بینک والے کھاتے داروں کی اجازت کے بغیر اصل رقم سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ ایسی صورت میں کھاتہ داروں پر ضروری ہے اپنی زکوٰۃ خود ادا کریں۔ (۳)

☆..... اگر حکومت یا بینک والے زکوٰۃ کی رقم اصل رقم سے نہیں کاٹتے بلکہ نفع کے نام سے جمع ہونے والی سود کی رقم سے زکوٰۃ کاٹتے ہیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ

(۱) ويجوز دفعها (الزکوٰۃ) الى من يملك اقل من النصاب. (ہندیہ کتاب الزکوٰۃ الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹)
(۲) ان الزکوٰۃ عبادۃ عندنا والعبادۃ لاتنأدی إلا باختيار من علیه ، اما بمباشرتہ بنفسه أو بأمره ، وانا بته غيره ، فيقوم النائب مقامه ، فيصير هو موديا بيدا لنائب ، (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳)
(۳) (وشرط صحة ادائها فيه مقارنة له) ای للاداء ولو كانت المقارنة حكما وفي الرد (قوله نية (ان الساعى لو اخذها منه كرها لا يسقط الفرض عنه في الاموال الباطنة. (شامی کتاب الزکوٰۃ ج: ۲ ص: ۲۶۸، ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعید)

حرام رقم سے زکوٰۃ ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی ہے، ایسی صورت میں کھاتے داروں پر لازم ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ خود ادا کریں۔ (۱)

بینک کا سود

☆..... بینک کے سیونگ اکاؤنٹ میں جو سود جمع ہوتا ہے وہ لینا ناجائز اور حرام ہے، سود کی رقم کو اکاؤنٹ سے نکالنا ہی جائز نہیں ہے، کیونکہ سود نکالنے والا سود لینے والوں میں داخل ہے، اور ایسے آدمی پر لعنت ہے۔ (۲)

☆..... سود کی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اگر کسی نے سود کی رقم لے لی ہے تو اس پر ضروری ہے کہ واپس کر دے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر سارا سود صدقہ کر دے۔ (۳)

بینک میں جمع شدہ رقم کی زکوٰۃ

☆..... صحیح قول کے مطابق بینک میں جمع شدہ رقم اموال باطنہ میں سے ہے، اور اموال باطنہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق حکومت کو نہیں ہے لہذا بینک والے یا

- (۱) ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم وإل فان علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه، وان كان مالا مختلطا مجتمعاً من الحرام ولا يعلم اربابه ولا شيئاً منه بعينه حل له حكماً. (مطلب فيمن ورث مالا حراماً ج: ۵ ص: ۹۹ ط: سعيد، ہندیہ ج: ۵ ص: ۳۲۹) نعم لو اخرج زكاة المال الحلال من مال حرام ذكر في الوهبانية أنه يجزى عند البعض ونقل القولين في القنية الخ. (شامی ج: ۲ ص: ۲۹۱، ۲۹۲)
- (۲) واخذهم الربا وقد نهوا عنه: سورة النساء آيت: ۱۶۱. وعن جابر قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربوا وموكله وكتابه وشاهديه وقال هم سواء رواه مسلم. (مشکوٰۃ باب الربوا ص: ۲۲۲ ط: قديمی)
- (۳) قوله كما لو كان الكل خبيثاً في القنية: لو كان الخبيث نصاباً لا يلزمه الزكاة لأن الكل واجب التصديق عليه، فلا يفيد ايجاب التصديق ببعضه. (شامی ج: ۲ ص: ۲۹۱، ج: ۶ ص: ۳۸۵ ط: قديمی)

حکومت بینک میں جمع شدہ رقم سے زبردستی زکوٰۃ کی کٹوتی نہیں کر سکتی۔ (۱)

ہاں اگر رقم جمع کرنے والے نے بینک کو اجازت دی کہ سال مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ کاٹ لینا اور مستحقین پر صرف کرنا، اور بینک والے نے سرمایہ دار کی اجازت سے رقم کاٹ کر مستحقین پر صرف کر دی ہے تو بینک والے سرمایہ دار کی طرف سے وکیل ہو کر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنے کی وجہ سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... بینک میں جو رقم جمع رکھی جاتی ہے اگر وہ نصاب کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہے یا رقم جمع رکھنے والا صاحب نصاب ہے، تو سال پورا ہونے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆..... بینک میں جو رقم جمع رکھی جاتی ہے وہ امانت ہوتی ہے، اور رقم جمع کرنے والا جب بھی چاہے وصول کر کے تصرف کر سکتا ہے لہذا احتفاظت کے لئے رقم بینک میں ہو یا اپنے پاس دونوں کا حکم برابر ہے۔ (۴)

بے نمازی کو زکوٰۃ دینا

بے نمازی محتاج اور غریب آدمی کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے البتہ دیندار نماز پڑھنے والے محتاج غریب آدمی کو زکوٰۃ دینے سے جتنا ثواب ملے گا بے

(۱) ولہذا قال اصحابنا ان الامام اذا علم من اهل البلدة انہم یترون اداء الزکوٰۃ من الاموال الباطنة فانه يطالبہم بہا لکن اذا اراد الامام ان يأخذہا بنفسه من غیر تہمة الترك من اربابہا لیس له ذلك لمافیہ من مخالفة اجماع الصحابة رضی اللہ عنہم. (بدائع ج: ۲ ص: ۷ کتاب الزکوٰۃ ط: سعید).

(۲) ان الزکوٰۃ عبادۃ عندنا والعبادۃ لاتأدی إلا باختيار من علیہ ، اما بمباشرتہ بنفسه أو بأمرہ ، وانابتہ غیرہ ، فیقوم النائب مقامہ ، فیصیرہ مودیا بید النائب ، (بدائع ج: ۲ ص: ۵۳)

(۳) الزکوٰۃ انما تجب اذا ملک نصابا تاما نامیا حولاکاملا (خلاصۃ الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۳۵، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۱۷، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲)

(۴) أيضا

نمازی کو زکوٰۃ دینے سے اتنا ثواب نہیں ملے گا، اس لئے دیندار نمازی غریب آدمی کو زکوٰۃ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (۱)

واضح رہے کہ نماز چھوڑنے سے آدمی کافر تو نہیں ہوتا لیکن کافر والا کام کرنے کی وجہ سے فاسق اور کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے (۲) اور قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا خطرہ ہے، اس لئے نماز کی پابندی ضروری ہے۔

بیوپاری کو مال حوالہ کرنا

جو مال بیوپاری کے حوالہ کر دیا ہے، اور اب تک قیمت وصول نہیں ہوئی ہے تو ایسی صورت میں رقم وصول ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا، اس سے پہلے نہیں البتہ سالانہ زکوٰۃ ادا کرنے کی صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، وصول ہونے کے بعد دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اگر قیمت وصول ہونے میں چند سال گذر گئے تو سالانہ زکوٰۃ ادا کرنے کی صورت میں گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ویجوز دفعها الی من یملک اقل من النصاب (ہندیہ ج: ۱ ص: ۸۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰) و کرہ نقلها الی قراۃ أو أحوج أو أصلح أو أروع أو انفع للمسلمین أو الی طالب علم وفي المعراج: التصدق علی العالم الفقیر افضل (أو الی الزهاد) .
(درمختار شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳، ۳۵۴، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۵۰، باب المصرف)
(۲) (وتارکھا عمدا مجانۃ) ای تکاسلا فاسق، الدر المختار شامی ج: ۱ ص: ۳۵۲
(۳) واما سائر الدیون المقربھا علی ثلاث مراتب وقوی: وهو ما یجب بدلا عن سلع التجارة اذا قبض اربعین زکی لمامضی. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۹۹ فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۳، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۰)

بیوہ برسر روزگار

☆..... اگر بیوہ برسر روزگار ہے، مقروض نہیں ہے، اور معاشی تنگی بھی نہیں ہے تو ایسی بیوہ کو بلا وجہ زکوٰۃ نہیں لینی چاہیے، تاہم اگر وہ نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اور اگر بیوہ نصاب کی مالک ہے تو اس کو جان بوجھ کر زکوٰۃ دینا اور اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

بیوہ کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا

اگر بیوہ صاحب نصاب ہے تو اس کو اور اس کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

بیوہ مفلوک الحال ہے

اگر بیوہ مفلوک الحال ہے، اور اس کے پاس نصاب کی مقدار سونا چاندی یا روپیہ پیسہ نہیں ہے تو وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اگر اسکے بھائی بہن اس کے اخراجات برداشت نہیں کرتے، یا برداشت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو نادار اور بے سہارا ہونے کی وجہ سے لوگوں کا اس کو زکوٰۃ اور صدقات دینا ضروری ہوگا تاکہ وہ زندہ رہے۔ (۴)

(۱) وفي التجريد: ويحل للفقير الكسوب اخذ الصدقة ويكره له الطلب التاتارخانيه كتاب الزكوة الفصل الثامن فيمن توضع الزكوة ج: ۲ ص: ۲۷۵ ط: ادارة القرآن (ويجوز صرفها إلى من لا يحل له السؤال اذا لم يملك نصابا . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹)

(۲) والالی غنی يملك قدر نصاب فارغ عن حاجته الاصلية من ای مال كان البحر ج: ۲ ص: ۲۴۴، تنوير مع الدر شامی باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۲۵ ط: سعید)

(۳) ولايجوز دفعها (الزكوة) الى ولد الغني الصغير كذا في التبيين (هنديہ باب المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، ط: مكتبة ماجديه كوئٹہ، تاتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۷۳، بدائع ج: ۲ ص: ۴۷)

(۴) ويجوز دفعها (الزكوة) الى من يملك اقل من النصاب (هنديہ كتاب الزكوة =

بیوی صاحب نصاب ہے اور شوہر مقروض ہے

اگر بیوی صاحب نصاب ہے اور شوہر مقروض ہے تو اس صورت میں سال مکمل ہونے کے بعد بیوی کے لئے پورے نصاب سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکال کر ادا کرنا لازم ہوگا، زکوٰۃ ادا کرتے وقت شوہر کے قرض کو وضع نہیں کیا جائے گا، البتہ اگر بیوی کے ذمہ قرض ہے تو اس کو وضع کیا جائے گا، کیونکہ ملکیت الگ الگ ہے، ایک کی ملکیت کے ساتھ دوسرے کا کوئی تعلق نہیں اور ایک کے قرض کا بھی دوسرے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ (۱)

بیوی صاحب نصاب ہے تو شوہر کا حکم

- ☆..... اگر بیوی صاحب نصاب ہے تو اس کی وجہ سے غریب شوہر صاحب نصاب کے حکم میں نہیں ہوگا اور قربانی اور زکوٰۃ وغیرہ غریب شوہر پر واجب نہیں ہوگی۔ (۲)
- ☆..... اور ایسے غریب شوہر کو لوگوں کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہوگا۔ (۳)
- ☆..... اور بیوی کی زکوٰۃ خود بیوی پر ادا کرنا ضروری ہے شوہر پر نہیں۔ (۴)

= الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، ط: كوئٹہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصروف شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، ط: سعید)

(۱) (ومنها الفراغ عن الدين)..... وهذا كله إذا كان الدين في ذمته قبل وجوب الزكاة . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، ۱۷۳، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰)

(۲) (ومنها الملك التام) وهو ما اجتماع فيه الملك واليد. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، بدائع ج: ۲ ص: ۹)

(۳) انما الصدقات للفقراء والمساكين الآية. سورة التوبة آیت ۵۹ جزء: ۱۰)

(۴) الزکوٰۃ انما تجب اذا ملك نصابا تاما ناميا حولا كاملا. (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۳۵، ط: رشیدیہ، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، تنارخانیة: ۲ ص: ۲۱۷)

بیوی کو زکوٰۃ دینا

شوہر کا بیوی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

بیوی کے پہلے شوہر کی اولاد کو زکوٰۃ دینا

اگر بیوی کے پہلے شوہر کی اولاد غریب ہیں، نصاب کی مالک نہیں، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

بیوی کے زیورات اور سونا چاندی کا حکم

☆..... اگر بیوی کے پاس سونا، چاندی یا زیورات نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ موجود ہیں اور وہ ان چیزوں کی مالک ہے، تو سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا اس کے ذمہ لازم ہوگا، چاہے وہ خود ادا کر دے یا اسکی طرف اس کا شوہر اجازت لے کر ادا کر دے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

☆..... اگر زیور وغیرہ کی مقدار نصاب سے کم ہے لیکن دوسرے اموال زکوٰۃ

(۱) ولا يعطى زوجته بلا خلاف بين اصحابنا لان منافع الاملاك مشتركة فلا ينقطع حق المؤدى عن المؤدى (المحيط البرهاني، كتاب الزكوة الفصل الثامن في المسائل المتعلقة بمن يوضع فيه الزكوة ج: ۳ ص: ۲۱۲ ط: ادارة القرآن) ولا يدفع إلى امرأته للإشتراك في المنافع عادة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶)

(۲) والالی من بینہما ولاد) وقید بالولاد لجوازه لبقية الأقارب كالأخوة بالاعمام والأخوال الفقراء بل هم أولى؛ لأنه صلة وصدقة، شامی، کتاب الزکوٰۃ باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۲۶ ط: سعید، خلاصہ ج: ۱ ص: ۲۲۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰

(۳) الزکوٰۃ انما تجب اذا ملک نصابا تاما نامیا حولاً كاملاً. (خلاصۃ الفتاوی کتاب الزکاۃ ج: ۱ ص: ۲۳۵، رشیدیہ. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲. تارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۱۷. ان الزکوٰۃ عبادۃ عندنا والعبادۃ لاتتأدی إلا باختيار من علیه، اما بمباشر ته بنفسه أو بأمره، وانا بته غیره، فيقوم النائب مقامه، فيصير مؤدياً بيد النائب، (بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، سعید.

کے ساتھ ملانے سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جاتی ہے تو اس صورت میں بھی سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر زیورات کی مقدار نصاب سے کم ہے اور دوسرے اموال زکوٰۃ بھی نہیں ہے تو سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... بیوی کی زکوٰۃ ادا کرنا شوہر پر لازم نہیں، چونکہ عام طور پر عورتیں کماتی نہیں بلکہ شوہر کی خدمت، اولاد کی پرورش، اور گھر کی دیکھ بھال میں مصروف رہتی ہیں اس لئے شوہر ادا کرتا ہے، البتہ شوہر جب بیوی کی زکوٰۃ ادا کرے تو شروع میں اجازت لے لے کہ میں آپ کی زکوٰۃ ادا کرونگا، اس طرح بیوی کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور وہ قبر، میدان حشر اور جہنم کے عذاب سے بچ جائے گی اور شوہر کو بیوی پر احسان کرنے کا ثواب ملے گا، اور اس سے محبت میں بھی اضافہ ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر شوہر اتفاق سے بیوی کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو بیوی پر لازم ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ خود ادا کر دے، ورنہ عذاب بیوی پر ہوگا شوہر پر نہیں۔ (۴)

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ مرد پر نہیں

☆..... زیور کی مالک بیوی ہے شوہر نہیں، اور وہ زیور نصاب کے برابر یا اس (۵)

(۱) قوله وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة. (البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰، باب زكاة المال، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵، وبدائع ج: ۲ ص: ۱۳)

(۲) فی بیان مقدار الواجب فی النصاب وفي بیان صفتہ اما الاول فکما النصاب شرط وجوب الزکوٰۃ فلا تجب الزکوٰۃ فیما دون النصاب. (بدائع کتاب الزکوٰۃ ج: ۲ ص: ۱۵، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، باب المصرف)

(۳) ان الزکوٰۃ عبادة عندنا والعبادة لا تتأدى إلا باختيار من عليه، اما بمباشر ته بنفسه أو بأمره، وانابته غيره، فيقوم النائب مقامه، فيصير مؤديا بيد النائب، (بدائع ج: ۲ ص: ۵۳)

(۴) نوع منه: الزکوٰۃ انما تجب اذا ملك نصابا تاما ناميا حولا كاملا. (خلاصة الفتاوى كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۲۳۵، رشیدیہ، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۲، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۱۷، ادارة القرآن)

سے زیادہ ہے تو اسکی زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہے، شوہر کے ذمہ نہیں، اگر بیوی کے کہنے پر شوہر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور بیوی پر شوہر کا بڑا احسان ہوگا۔

اور اگر شوہر بیوی کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے تو بیوی پر ضروری ہے کہ اپنی زکوٰۃ خود ادا کرے شوہر کے ذمہ نہ ڈالے ورنہ بیوی گنہگار ہوگی شوہر نہیں۔

☆..... برصغیر میں چونکہ عورتیں خود کماتی نہیں، شوہر کی خدمت، اولاد کی پرورش و تربیت اور گھر کی دیکھ بھال، اور مال و سامان کی حفاظت میں مصروف رہتی ہیں اسلئے عام طور پر شوہر ہی بیوی پر احسان کر کے زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے ورنہ بیوی عذاب میں گرفتار رہے گی اور شوہر دیکھتا ہی رہے گا، یہ منظر واقعی خطرناک ہوگا اس لئے ایک دوسرے کو عذاب سے بچانے کی کوشش کرے تاکہ رفاقت ختم نہ ہو۔ (۱)

☆..... اگر شوہر غریب ہے تو زکوٰۃ کی ذمہ داری اس پر نہ ڈالے بلکہ بیوی اپنی زکوٰۃ خود ادا کر دے۔ (۲)



پارسل کے کرایہ میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا

پارسل کے کرایہ میں زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا جائز نہیں، اگر پارسل کے کرایہ میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کی گئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اتنی رقم دوبارہ زکوٰۃ کی نیت سے ادا کرنا لازم ہوگا، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے مستحق زکوٰۃ آدمی کو بلا عوض مالک بنانا ضروری ہے، اور یہاں مستحق زکوٰۃ آدمی کو مالک نہیں بنایا گیا۔ (۳)

(۱) یا ایہا الذین آمنوا أنفسکم و اہلیکم نارا. (سورۃ التحریم آیت: ۶)

(۲)

(۳) ولا یخرج (المزکی) عن العہدۃ بالعزل بل بالأداء للفقراء. (ج: ۲، ص: ۲۷۰، شامی

کتاب الزکوٰۃ، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱، ط: سعید، فتح القدیر ج: ۲، ص: ۱۲۵)

پاگل

☆..... اگر پاگل نصاب کا مالک ہے تو اسکے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، ولیوں کے لئے پاگل کے مال سے زکوٰۃ نکالنا لازم نہیں البتہ پاگل کے مال سے قرض ادا کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ بندوں کا حق ہے۔ (۱)

☆..... پاگل کی زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ بطور عشر ادا کرنا اور صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ (۲)

پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ

ملازمت ختم ہونے کے بعد پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے جو رقم ملتی ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔

(الف) جبری ہے یعنی ملازم کے منع کرنے کے باوجود جبری طور پر ماہانہ تنخواہ میں سے کچھ رقم کاٹ کر رکھ لی جاتی ہے، تو اس صورت میں پراویڈنٹ فنڈ کے نام سے جتنی رقم ملے گی وہ سب ملازم کے لئے حلال ہے گویا کہ زائد رقم حکومت کی طرف سے انعام ہے۔

ایسی رقم وصول ہونے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہوگی بلکہ رقم وصول ہونے کے بعد جب ایک سال پورا ہو جائے گا تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

- (۱) (ومنها) العقل عندنا فلا تجب الزکوٰۃ فی مال المجنون جنونا اصلیا (بدائع ج: ۲ ص: ۵ ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲ ہندیہ ج: ۲ ص: ۱۷۲)
- (۲) (واما العقل والبلوغ فلیسا من شرائط الوجوب، حتی یجب العشر فی ارض الصبی و المجنون؛ لأن فیہ معنی المؤمنة). (عالمگیری ج ۱ ص: ۱۸۵، الباب السادس فی زکاة الزرع و الثمار، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، باب العشر، ط: سعید تنار خانیا ج ۲ ص: ۳۳۰، کتاب العشر، ادارة القرآن)
- (۳) (واما سائر الادیون المقربها فہی علی ثلاث مراتب عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ، ضعیف: وهو کل دین ملکہ بغير فعله لا بدلا عن شیء نحو المیراث او بفعله لا بدلا عن شیء كالوصیة أو =

(ب) اختیاری ہے یعنی اگر ملازم منع کر دیتا ہے تو تنخواہ میں سے کٹوتی نہیں ہوتی تو اس صورت میں جتنی رقم کی کٹوتی ہوتی ہے اتنی رقم لینا حلال ہے اس سے زیادہ لینا سود ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے، اس صورت میں جتنی رقم جمع ہوئی ہے اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، یا یہ ملازم پہلے سے صاحب نصاب ہے تو سالانہ اس فنڈ میں جمع شدہ رقم کی بھی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

(ج) پراویڈنٹ فنڈ ”دین ضعیف“ میں داخل ہے، لہذا ملازمت چھوڑنے کے بعد جب اس فنڈ کا روپیہ وصول ہوگا اسی وقت سے اس روپے کے سال کی ابتداء ہوگی، اور گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ (۲)

پرائز بانڈ

☆..... ”پرائز بانڈ“ سودی اسکیم ہے، لہذا پرائز بانڈ خریدنا اور اس سے قرعہ اندازی کے بعد نفع کے نام پر جو رقم ملتی ہے وہ سود ہونے کی وجہ سے لینا ناجائز اور حرام ہے۔

”پرائز بانڈ“ میں قرعہ اندازی میں نام نکلنے کے بعد انعام کے نام سے جو رقم ملتی ہے وہ رقم اور بینک کے سودی اکاؤنٹ سے منافع کے نام سے جو رقم ملتی ہے ان دونوں کے سود ہونے میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ بینک والے قرعہ اندازی کے بغیر سب کو دیتے ہیں، اور پرائز بانڈ والے صرف اس کو دیتے ہیں جس کا قرعہ اندازی میں نام نکل آتا ہے، بینک اکاؤنٹ میں بھی اصل رقم ضائع نہیں ہوتی،

= بفعله بدلا عمالیس بمال كالمهرو بدل الخلع والصلح عن دم العمدة والدية و بدل الكتابة لازكاة فيه عنده حتى يقبض نصابا ويحول عليه الحول . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۹۹)

(۱) الزکوٰۃ انما تجب اذا ملك نصابا تاما ناميا حولا كاملا . (خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۳۵، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۱۷).

(۳، ۱) انظر الرقم ۳ في الصفحة السابقة .

اور پرائز بانڈ میں بھی، لہذا جو لوگ بینک کے نفع کو سود ہونے کی وجہ سے ناجائز سمجھتے ہیں، ان کے لئے ”پرائز بانڈ“ کے نفع کو سود ہونے کی وجہ سے حرام سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سب کو صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔

نیز یہ کہ ”پرائز بانڈ“ میں سود کے ساتھ ساتھ ”جوا“ بھی ہے، کیونکہ ”پرائز بانڈ“ خریدنے والے کے دل میں یہ بات ہوتی ہے کہ قرعہ اندازی میں ان کا نام نکل آئے گا تو بھاری رقم ملے گی، ورنہ نہیں، تو یہ جوا بھی ہے۔ (۱)

☆..... ”پرائز بانڈ“ کی اصل قیمت یعنی قیمت خرید پر زکوٰۃ واجب ہے، قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں جو رقم زائد ملتی ہے وہ لینا جائز نہیں، اگر کسی نے وہ رقم لے لی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں (۲) بلکہ اس رقم کو جہاں سے لیا ہے وہاں واپس کر دینا ضروری ہے اگر واپس کرنا ممکن ہے، ورنہ منافع کی کل رقم کو ثواب کی نیت کے بغیر فقیروں میں صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔ (۳)

پرچون کی زکوٰۃ

☆..... پرچون کی دکان میں ہمہ قسم کا سامان ہوتا ہے، سال پورا ہونے پر تمام چیزوں کا وزن، پیکٹ، اور عدد کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے تاکہ زکوٰۃ میں کمی نہ رہ جائے۔

(۱) واخذہم الربو وقد نہو عنہ . (سورۃ النساء آیت : ۱۶۱) عن جابر قال قال لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربوا وموكله وکاتبه وشاهديه وقال هم سواء . رواه مسلم مشکوٰۃ شریف ص : ۲۴۴ ، باب الربوا . کل قرض جرنفعا حرام ای إذا کان مشروطا ، شامی کتاب البیوع فصل فی القرض ج : ۵ ص : ۱۶۶) وحقیقۃ المیسر تملیک المال علی المخاطرة . احکام القرآن للجصاص ج : ۲ ص : ۲۶۵) باب تحريم الخمر ، ط : سهیل اکیدمی .

(۲) (قوله كما لوکان الكل خبيثا) فی القنیة : لوکان الخبيث نصابا لایلزمه الزکاة لأن الكل واجب التصدق علیه فلا یفید ایجاب التصدق ببعضه ، ومثله فی البزازیة . (شامی ج : ۲ ص : ۲۹۱)

(۳) والحاصل أنه ان علم أرباب الاموال وجب رده عليهم وإلا فإن علم عين الحرام لا یحل له ويتصدق به بنية صاحبه . (شامی ، باب البیع الفاسد مطلب فیمن ورث مالا حراما ج : ۵ ص : ۹۹ رد المحتار ج : ۶ ص : ۳۸۵ ، ہندیہ ج : ۵ ص : ۳۹۹ ط : رشیدیہ)

اور زکوٰۃ نکالنے کے لئے چیزوں کی قیمت وہ لگائی جائے جس قیمت پر دکاندار لوگوں کو فروخت کرتے ہیں قیمت خرید یا لاگت سے نہیں۔ (۱)

☆..... اگر پرچون کی دکان میں بے شمار قسم کے سامان ہونے کی وجہ سے تمام سامانوں کو وزن کرنا یا گننا ممکن نہیں اسلئے اندازہ سے زکوٰۃ دینا چاہے تو اس صورت میں اندازہ سے جو قیمت لگائی جاتی ہے اس سے زیادہ قیمت لگانا ضروری ہوگا تاکہ زکوٰۃ میں کمی نہ رہ جائے ورنہ زکوٰۃ میں کمی ہونے کی صورت میں وہ زکوٰۃ ذمہ میں واجب رہے گی اور وہ آخرت میں ادا کرنا ممکن نہیں ہوگا، اس لئے پورا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کرے تاکہ آخرت کی گرفت کا خطرہ باقی نہ رہے۔ (۲)

پردادا کو زکوٰۃ دینا

اپنے پردادا کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۳)

پرینٹنگ پریس

☆..... پرینٹنگ پریس میں جو مشینیں وغیرہ فٹ ہیں، وہ مال تجارت نہیں بلکہ آمدنی کا ذریعہ ہیں، لہذا ان مشینوں کی قیمت پر زکوٰۃ فرض نہیں البتہ اگر آمدنی کی رقم نصاب کے

(۱) اذا كان له ماتناقفيز حنطة للتجارة لتساوى مائتي درهم فتم الحول ثم زاد السعر وانتقص فان أدى من عينها أدى خمسة اقفة وان أدى القيمة تعتبر قيمتها يوم الوجوب و عندهما يوم الأداء، وكذا كل مكيل أو موزون أو معدود..... ويضم بعض العروض الى بعض وان اختلف اجناسها. (عالمگیری كتاب الزکوٰۃ، الفصل الثانی فی العروض ج: ۱ ص: ۱۷۹، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۴۲، زکاة عروض المال، ادارة القرآن)

(۲) (قوله عينه) أى الجزء أو المال، وقول الشارح وهو ربع عشر نصاب صالح لهما، فإن ربع العشر معين والنصاب معين ايضا فافهم (قوله وهو ربع عشر نصاب) أى أو ما يقوم مقامه من صدقات السوائم الخ، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸)

(۳) ولا إلى من بينهما ولاد أى بينه وبين المدفوع إليه لأن منافع الأملاك بينهم متصلة فلا يتحقق التمليك على الكمال، شامی كتاب الزکوٰۃ باب المصرف ط: سعيد، ج: ۲ ص: ۳۶، وايضا فى الهنديه: ولا يدفع الى اصله وان علا وفرعه وان سفل. ج: ۱ ص: ۱۸۸، كتاب الزکوٰۃ باب المصرف) فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ۲۰۳. بدائع ج: ۲ ص: ۴۹.

برابر یا زیادہ ہے اور سال پورا ہو جائے تو آمدنی کی رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)
 ☆..... اگر پرنٹنگ پریس کی مشینوں کو تجارت کی نیت سے خریدا ہے تو ان پر
 زکوٰۃ فرض ہوگی کیونکہ یہ مال تجارت ہیں۔ (۲)

پرنده

☆..... موجودہ زمانہ میں پرندے پالنے کا بہت زیادہ رواج ہے، اگر پرندے
 کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا جاتا ہے، اور ان کو تکلیف نہیں پہنچائی جاتی تو پرندے
 پالنے میں کوئی قباحت نہیں، اور اگر پرندوں کو بند کرنے کے بعد تکلیف پہنچائی جاتی
 ہے، کھانا پینا نہیں دیا جاتا ہے تو گناہ ہوگا بلکہ جہنم میں لے جانے کا سبب بنے گا (۳)
 جیسا کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اس لئے جہنم میں گئی کہ اس نے ایک بلی کو بند
 کر کے کھانا پینا نہیں دیا اور وہ مر گئی، اسی طرح کوئی بھی انسان کسی جانور یا پرندہ یا
 انسان یا ملک پر اقتصادی پابندی لگا کر محصور کر کے رکھے گا تو وہ جہنم میں جائے گا۔ (۴)
 ☆..... آج کل مختلف نسلوں کے پرندے مثلاً آسٹریلیین طوطے وغیرہ افزائش

(۱) و ليس في دور السكنى..... زكوة لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية ايضا و على
 هذا كتب المعلم لاهلها واليات المحترفين لما قلنا. فتح القدير كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۱۲۱ ط:
 رشديه) وكذلك آلات المحترفين . شامى ج: ۲ ص: ۲۶۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶ ط: سعيد،
 هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۳، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹ (۲)
 (أونية التجارة) في العروض اما صريحا ولا بد من مقارنتها لعقد التجارة كما سيحى
 ، أو دلالة بان يشتري عينا بعرض التجارة او يؤاجر داره التي للتجارة بعرض فتصير للتجارة
 بلانية صريحا الدر المختار. (شامى ج: ۲ ص: ۲۶۷) (۳)
 قال في المجتبى رامزا : لا بأس بحبس الطيور والدجاج في بيته ولكن يعلفوها وهو خير
 من إرسالها في السكك . (شامى ج: ۲ ص: ۴۰۱. كتاب الحظر والإباحة فصل في البيع.
 عالمگیری ج: ۵ ص: ۳۸۱) (۴)
 عن ابن عمرو ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ عذبت امرأه في هرة امسكتها حتى
 ماتت من الجوع فلم تكن تطعمها ولا ترسلها فتأكل من خشاش الارض ، متفق عليه .
 (مشكوة ، باب فضل الصدقة ج: ۱ ص: ۱۶۸)

نسل کے لئے پالتے ہیں تاکہ ان کو فروخت کر کے آمدنی حاصل کریں، بعض لوگ اس مقصد کے لئے فارم بھی بناتے ہیں، اور بعض لوگ گھر میں انتظام کرتے ہیں تو یہ پرندے مال تجارت میں داخل ہیں لہذا اگر ان پرندوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر پرندہ فروخت کرنے کی نیت سے نہیں رکھا بلکہ شوقیہ پالنے کی نیت سے رکھایا حلال جانور ہیں کھانے کی نیت سے رکھا تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

پڑدادی

اپنی پڑدادی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

پگڑی کی رقم پر زکوٰۃ

☆..... موجودہ دور میں پگڑی کے طور پر جو رقم لی جاتی ہے وہ واپس کرایہ دار کو نہیں ملتی ہے بلکہ عرف و رواج کے اعتبار سے مکان اور دکان کا مالک اس رقم کا مالک ہو جاتا ہے، اور زکوٰۃ مالک پر واجب ہوتی ہے، لہذا پگڑی کی رقم کی زکوٰۃ پگڑی دینے والے پر نہیں بلکہ پگڑی لینے والے پر ہے۔ (۴)

☆..... پگڑی کا لین دین شرعاً درست نہیں ہے کیونکہ یہ مکمل بیع بھی نہیں اور مکمل

(۲۰۱) الزکاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب.. (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، کتاب الزکاة ط: ماجدیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، ط: سعید، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۷، ادارة القرآن)

(۳) ولالی من بینہما ولاد بینہ وبين المدفوع إليه..... أصله وإن علاکابویہ وأجداده و جداته من قبلہما. (شامی، کتاب الزکاة باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۴۶، ط: سعید البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹)

(۴) (ومنها الملك التام) وهو ما اجتماع فيه الملك واليد. (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، کتاب الزکاة ط: مکتبہ رشیدیہ بدائع ج: ۲ ص: ۹، ط: سعید) کل قرض =

اجارہ بھی نہیں بلکہ دونوں کے درمیان خشتی مشکل کی مانند ایک صورت ہے، لہذا اس کو ختم کر کے صرف بیع یا صرف اجارہ والا معاملہ کرنا چاہیے۔ (۱)

☆..... پگڑی پر دکان یا مکان لینے والا جب دکان یا مکان فروخت کر کے اپنی رقم وصول کرے گا تو اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور رقم وصول ہونے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ دینا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... پگڑی کی بنیاد پر لی گئی دکان یا مکان فروخت یا حوالہ کرنے کے بعد اتنی رقم لینے کی اجازت ہوگی جتنی رقم پگڑی پر لیتے وقت جمع کرائی تھی، اس سے زیادہ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر پگڑی میں ادا شدہ رقم سے زیادہ لینے کا ارادہ ہے تو دکان اور مکان میں کوئی سامان رکھنا یا اس میں کچھ زائد کام کرنا ضروری ہوگا تاکہ زائد رقم زائد کام یا زائد سامان کے بدلے میں آئے۔ (۴)

= جر نفعاً فہو ربا. شامی ج: ۵ ص: ۱۶۶. کتاب البیوع، فصل فی القرض.

(۱) ویجب علی کل واحد منهما فسخه قبل القبض او بعدہ مادام المبیع بحالہ فی ید المشتري اعداما للفساد لانه معصية فیجب رفعها. (الدر المختار ج: ۵ ص: ۹۰) وایضا فی الحدیث قال رسول اللہ ﷺ لا یحل سلف و بیع ولا شرطان فی بیع ولا ربح مالہ یضمن. مشکوٰۃ ص: ۲۴۸، باب المنہی عنہا من البیوع ط: سعید)

(۲) ویشرط ان یتمكن من الاستمناہ بكون المال فی یدہ او ید نائبہ، فان لم یتمكن من الاستمناہ فلا زکاة علیہ، وذلك مثل مال الضمار. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۴، کتاب الزکاة، رشیدیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید)

پلاٹ کی زکوٰۃ

☆..... اگر پلاٹ یا زمین تجارت کی نیت سے خریدا ہے، یعنی خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت تھی، تو اس صورت میں اسکی قیمت پر ہر سال زکوٰۃ فرض ہوگی، اور ہر سال مارکیٹ میں جو فروخت کی قیمت ہوگی اس کا اعتبار ہوگا، اور اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔

مثلاً ایک پلاٹ ایک لاکھ میں خریدا تھا، سال مکمل ہونے پر اسکی قیمت دو لاکھ ہوگئی، تو زکوٰۃ دو لاکھ سے دینی ہوگی، اور اگر دوسرے سال پانچ لاکھ قیمت ہوگئی تو پانچ لاکھ کی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر پلاٹ یا زمین تجارت کی نیت سے نہیں لی بلکہ اپنی ذاتی ضرورت کے لئے یا ذاتی مکان بنانے کی نیت سے لی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اور اگر پلاٹ یا زمین اس لئے لی ہے کہ رقم محفوظ ہو جائے تو اس صورت میں اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی ہر سال مارکیٹ میں جو قیمت فروخت ہوگی اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر پلاٹ اس لئے خریدا ہے کہ فروخت کر کے بچوں کی شادی کرائے گا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق او الذهب يقوم بالمضروبة، تعتبر القيمة عند حولان الحول بعد ان تكون قيمتها في ابتداء الحول مائتي درهم الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹) شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، ۲۲۹. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷. ط: ادارة القرآن.

(۲) أما العقار الذي يسكنه صاحبه أو يكون مقرا لعمله كمحل للتجارة ومكان للصناعة، فلا زكاة فيه. (الفقه الاسلامی وأدلته كتاب الزكاة معنی عروض التجارة ج: ۲ ص: ۷۸۷)

(۳) ومنها فراغ المال عن حاجته الأصلية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶ ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲)

(۴) ایضا

☆..... اگر پلاٹ خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی، بعد میں فروخت کرنے کا ارادہ ہو گیا تو جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جائے گا، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... جو پلاٹ رہائشی مکان تعمیر کرنے کیلئے خریدا ہے، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

پوتی

اپنی پوتی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، پڑپوتی کا بھی یہی حکم ہے۔ (۳)

پوتے

اپنے پوتے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، پڑپوتے وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۴)

پھل دار درخت

پھل دار درخت کا عشر اس وقت لازم ہوگا جب اس میں پھل لگ جائیں اور ان کے خراب ہونے کا اندیشہ نہ رہے، یعنی وہ پھل ایسے ہو جائیں کہ ان کو کام میں لایا جاسکے، پھر ان پر جو عشر لازم ہوگا وہ کاٹنے کے وقت نکالا جائے۔ (۵)

- (۱) ومن اشترى جارية للتجارة ونواها للخدمة بطلت عنها الزكاة لاتصال النية بالعمل وهو ترك التجارة وان نواها للتجارة بعد ذلك لم تكن للتجارة حتى يبيعها فيكون في ثمنها زكاة. (الهداية، كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۸۷، شرکت علمیه)
- (۲) (ومنها فراغ المال) عن حاجته الأصلية فليس في دور السكنى..... زكاة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲)
- (۳، ۴) ولا إلى من بينهما ولاد، أي بينه وبين المدفوع إليه..... أي أصله وإن علا..... وفرعه وإن سفله..... كأولاد الأولاد. (شامی کتاب الزكاة باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۲۶، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، خلاصه ج: ۱ ص: ۲۲۲، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹)
- (۵) قال في الجوهرة: واختلفوا في وقت العشر في الثمار والزروع فقال أبو حنيفة وزفریج عند ظهور الثمر والامن عليها من الفساد، وإن لم يستحق الحصاد إذا بلغت حدا ينتفع بها. شامی کتاب الزكاة، باب العشر ج: ۲ ص: ۳۳۱، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر تار خانية ج: ۲ ص: ۳۳۳)

پھل دار درخت گھر میں

اگر کسی کے گھر میں پھل دار درخت ہے تو اس میں عشر واجب نہیں ہوگا کیونکہ وہ گھر کے تابع ہے۔ (۱)

پھل ظاہر ہونے سے قبل عشر ادا کر دیا

اگر پھلوں کا عشر پھلوں کے ظاہر ہونے سے پہلے ادا کر دیا تو جائز نہیں اور اگر پھلوں کے ظاہر ہونے کے بعد دیا تو جائز ہے۔ (۲)

پھوپھا

اگر پھوپھا غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

پھوپھی

اگر پھوپھی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

پھوپھی کی اولاد

اگر پھوپھی کی اولاد غریب ہے، زکوٰۃ کی مستحق ہے، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۵)

(۱) ولو كان في دار رجل شجرة مثمرة لا عشر فيها (عالمگیری، كتاب الزكاة الباب السادس في زكاة الزرع والثمار. ج: ۱ ص: ۱۸۶، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۳۲۶، النصاب لوجوب العشر. (۲) ولو عجل عشر الثمار ان كان بعد طلوعها يجوز، وان كان قبل طلوعها لا يجوز في ظاهر الرواية. (عالمگیری، كتاب الزكاة الباب السادس في زكاة الزرع والثمار ج: ۱ ص: ۱۸۶، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۵۴، تعجيل الزكاة ط: ادارة القرآن) (۳، ۴، ۵) الافضل في الزكاة..... الصرف اولاً إلى الإخوة والاحوات ثم إلى اولادهم ثم إلى الأعمام والعمات ثم إلى اولادهم. (عالمگیری، كتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۹۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷)

پیداوار

- ☆..... عشری زمین کی پیداوار کا عشر ادا کرنا ضروری ہے۔ (۱)
- ☆..... بسا اوقات پیداوار میں اس قدر غلہ بھی نہیں ہوتا جس کی قیمت خرچ شدہ رقم کے برابر ہو ایسی صورت میں بھی عشر ادا کرنا لازم ہے۔ (۲)

پیداوار تلف ہوگئی

- اگر مالک کے اپنے کسی عمل کے بغیر حاصل شدہ پیداوار از خود تلف ہو جائے تو اس کا عشر بھی ساقط ہو جائے گا۔ (۳)

پیٹرول

- ☆..... اگر کان سے پیٹرول نکلے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۴)
- ☆..... اگر کوئی شخص پیٹرول کی تجارت کرتا ہے تو اس صورت میں جس دن سال مکمل ہوگا اس دن پیٹرول کی جو قیمت فروخت ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور

(۲، ۱) ويجب العشر عند أبي حنيفة رحمه الله تعالى في كل ما تخرجه الأرض..... قل أو كثر. (عالمگیری کتاب الزکاۃ، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار ج: ۱ ص: ۱۸۶، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۳۲۶، النصاب لوجوب العشر، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷)

(۳) ويسقط بهلاك الخارج من غير صنعه. (عالمگیری، کتاب الزکاۃ الباب السادس في زكاة الزرع والثمار ج: ۱ ص: ۱۸۶، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۳۲۶)

(۴) وأما المائع كالقير والنفط والملح وماليس بمنطبع ولا مائع كالنورة والجص و الجواهر واليواقيت فلاشئ فيها. (عالمگیری، کتاب الزکاۃ، الباب الخامس في المعادن و الركاز، ج: ۱ ص: ۱۸۵، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۳۳۲) الزکاۃ واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹. واما اليواقيت واللالی والجواهر فلا زکوٰۃ فيها وإن كانت حلیا إلا أن تكون للتجارة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷.

مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

پیٹرول پمپ

پیٹرول پمپ کی جگہ اور مشینری پر زکوٰۃ واجب نہیں، البتہ پیٹرول اور اس سے جو آمد کی ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ (۲)

پیشگی رقم دے کر زکوٰۃ کی نیت کرنا

اگر ملازم وغیرہ کو واپسی کی شرط پر پیشگی رقم دی، لیکن اس میں رقم واپس کرنے کی استطاعت نہیں، اس لئے مالک نے زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ رقم دیتے وقت زکوٰۃ دینے کی نیت نہیں تھی اور زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کرنی، یا زکوٰۃ کی نیت سے رقم کو الگ کر کے رکھنا ضروری ہے اور یہاں ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک بات بھی نہیں تھی۔ ہاں یہ صورت ہو سکتی ہے کہ زکوٰۃ کی نیت سے اسکو اتنی رقم دیکر پھر اس سے قرض کی مد میں وصول کر لیں تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائیگی اور قرض بھی وصول ہو جائے گا۔ (۳)

(۱) وجاز دفع القيمة في زكاة..... وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالوا يوم الأداء وفي السوائيم يوم الأداء اجماعا، وهو الاصح، شامی کتاب الزكاة باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱، فصل في الغنم تناخرانية ج: ۲ ص: ۲۴۴، زكاة عروض التجارة (۲) وكذلك آلات المحترفين أي سواء كانت مما لا تستهلك عينه في الانتفاع كالقدم والمبرد أو تستهلك، لكن هذا منه ما لا يبقى اثر عينه الخ. (شامی، کتاب الزكاة، ج: ۲ ص: ۲۶۵)، وأيضا: لا تجب الزكاة في أعيان العمائر الاستغلاية والمصانع..... بل تجب في صافي غلتها، عند توافر شرط النصاب وحولان الحول. (الفقه الاسلامي وأدلته، كتاب الزكاة المبحث الخامس هل تجب الزكاة في العمارات والمصانع، ج: ۲ ص: ۸۶۴، دار الفكر، بيروت، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۱. (۳) وأداء الدين عن العين وعن دين سيقبض لايحوز: وحيلة الجواز أن يعطى مديونه الفقير زكاته ثم يأخذها عن دينه. (شامی، کتاب الزكاة، ج: ۲ ص: ۲۷۰، ۲۷۱، ط: سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، بدائع ج: ۲ ص: ۴۲)

پیشگی زکوٰۃ دینا

- ☆..... اگر صاحب نصاب آدمی نصاب پر سال مکمل ہونے سے پہلے پیشگی زکوٰۃ ادا کرے گا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)
- ☆..... جس طرح ایک نصاب کی زکوٰۃ پیشگی دینا جائز ہے اسی طرح متعدد نصاب کی زکوٰۃ بھی پیشگی دینا جائز ہے۔ (۲)
- ☆ صاحب نصاب آدمی کیلئے چند سال کی زکوٰۃ پیشگی ادا کرنا جائز ہے۔ (۳)
- ☆..... اگر کسی نے دو ہزار کی زکوٰۃ دی اور اس کے پاس چالیس ہزار روپیہ موجود ہے، اور نیت یہ کہ اگر چالیس ہزار روپیہ اور میرے پاس آجائیں تو یہ اسکی پیشگی زکوٰۃ ہے ورنہ اسی ایک ہزار کی اگلے سال کی زکوٰۃ ہو جائے گی تو یہ نیت درست ہوگی۔ (۴)
- ☆..... ایک شخص کے پاس ایک لاکھ کی رقم ہے مگر اس کو یہ خیال ہے کہ دو لاکھ ہیں، اور اس نے دو لاکھ کی زکوٰۃ دیدی، پھر اس کو پتہ چلا تو اس آدمی کے لئے گنجائش ہے کہ وہ زکوٰۃ کی زائد دی ہوئی رقم کو آئندہ سال کی زکوٰۃ میں شمار کرے۔ (۵)

پیشہ ور فقیروں کو زکوٰۃ دینا

- ☆..... ایسے پیشہ ور فقیر جو محنت و مزدوری کر کے گزارہ کر سکتے ہیں لیکن محنت و
- (۱) ويجوز تعجيل الزكاة بعد ملك النصاب ولا يجوز قبله كذا في الخلاصة. (عالمگیری ج: كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۱، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۳)
- (۲) وكما يجوز التعجيل بعد ملك نصاب واحد عن نصاب واحد يجوز عن نصب كثيرة. (عالمگیری كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۶، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۳، بدائع ج: ۲ ص: ۵۱)
- (۳) ويجوز التعجيل لاكثر من سنة لوجود السبب كذا في الهداية. (عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول، ج: ۱ ص: ۱۷۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۱، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۳)
- (۴) ولو عجل زكاة ألفين وله ألف فقال ان أصبث ألف أخرى قبل الحول فهي عنهما وإلا فهي عن هذه الألف في السنة الثانية أجزاء (عالمگیری كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۶)
- (۵) رجل له أربع مائة درهم فظن أن عنده خمسمائة فادى زكاة خمسمائة ثم علم فله ان يحسب الزيادة للسنة الثانية كذا في محيط السرخسى. (عالمگیری كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۶، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۳)

مزدوری نہیں کرتے بلکہ وہ غریب و فقیر کے انداز میں آتے ہیں، اور بظاہر محتاج معلوم ہوتے ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اگرچہ وہ حقیقت میں زکوٰۃ کے مستحق نہ ہوں، دینے والے کو دینے کی وجہ سے ثواب بھی ملے گا اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

ہاں اگر زکوٰۃ دینے والے کو پہلے سے معلوم ہے کہ وہ فقیر زکوٰۃ کا مستحق نہیں بلکہ نصاب کا مالک ہے ضرورت مند بھی نہیں لیکن عادت کی وجہ سے مجبور ہے تو ایسے لوگوں کو جان بوجھ کر زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ اور اگر اس کا حال معلوم نہیں مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اگر کسی شخص نے فقیرانہ اور مفلسانہ صورت میں آ کر یا فقیروں کے ساتھ آ کر سوال کیا، اور اس پر زکوٰۃ دینے والے نے اس کو زکوٰۃ دی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی اگرچہ زکوٰۃ دینے کے بعد یہ معلوم ہو کہ وہ مالدار تھا اور زکوٰۃ کے مستحقین میں سے نہ تھا، جب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، کیونکہ زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ دینے والے نے اس کو مستحق سمجھ کر دیا ہے۔ (۲)

☆..... ایسے فقیر جن کا پیشہ مانگنے کا ہے، اور یہ معلوم ہے کہ یہ لوگ اکثر مالدار

(۱) دفع بتحرل من یظنہ مصرفاً..... إن بان غناہ..... لا یعیدلأنہ أتى بما فی وسعہ . (شامی، کتاب الزکاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۵۳) إذا شک و تحری فوق فی أكبر رأیه أنه محل الصدقة، فدفع إليه، أو سأل منه فدفع، أو آه فی صف الفقراء فدفع فإن ظهر أنه محل الصدقة جازاً بالاجماع، وكذا ان لم يظهر حاله عنده، وأما اذا ظهر أنه غني..... فإنه يجوز وتسقط عنه الزكوة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰). وإذا دفعها ولم يخطر بباله أنه مصرف أم لافهوعلى الجواز إلا اذا تبين أنه غير مصرف. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۷، باب المصرف شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳، باب المصرف)

(۲) وفيه: اعلم أن المدفوع إليه لو كان جالسا في صف الفقراء يصنع صنعهم أو كان عليه زيهم أو سألته فأعطاه كانت هذه الأسباب بمنزلة التحرى كذا في المبسوط حتى لو ظهر غناه لم يعد، شامی، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۵۲، ط: ایچ ایم، سعید)

صاحب نصاب ہیں، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۱)

(ت)

تاریخ زکوٰۃ

مکی سورتوں میں زکوٰۃ کے احکام سے ثابت ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کا فریضہ مسلمانوں پر مکہ مکرمہ ہی میں نماز کے ساتھ عائد ہو چکا تھا، البتہ زکوٰۃ کا نصاب، زکوٰۃ کی مقدار اور زکوٰۃ کے مصارف کا تعین اور اس کی وصول یا بی کا سرکاری انتظام مدینہ منورہ میں پہنچنے کے بعد تدریجی طور پر ہوا ہے۔

۲۔ ھ میں صدقۃ الفطر واجب کیا گیا، اور اس کے بعد مدینہ کی اسلامی حکومت کی طرف سے سرکاری طور پر زکوٰۃ اور عشر وغیرہ وصول کرنے کے لئے عمال اور نمائندے مقرر ہوئے، اس طرح صدقہ زکوٰۃ کے تمام اموال سرکاری خزانہ ”بیت المال“ میں جمع کر کے فقراء اور مساکین میں صرف کرنے کا اہتمام تھا۔ (۲)

تاریخ یاد نہیں

اگر کسی آدمی کو صاحب نصاب بننے کی قمری تاریخ یاد نہ ہو تو غور و فکر کے بعد جس تاریخ کا گمان غالب ہو، وہ متعین ہوگی، اگر کسی تاریخ کے بارے میں گمان غالب نہ ہو تو خود کوئی قمری تاریخ متعین کر لے، اس تاریخ سے پورا سال مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) اذا دفعها..... أو غلب على ظنه أنه ليس بمصرف فهو على الفساد إلا إذا تبين أنه مصرف هكذا في التبيين. (عالمگیری کتاب الزکوٰۃ الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۹۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۸، باب المصروف شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳)

(۲) معارف القرآن ج: ۴ ص: ۳۹۴، ط: ادارة المعارف. معارف الحديث ج: ۴ ص: ۲۴، زکوٰۃ کا حکم اگلی شریعتوں میں ط: دارالاشاعت.

(۳) احسن الفتاویٰ ج: ۴ ص: ۲۶۵، کتاب الزکاۃ. ط: سعید.

تانبہ

☆..... اگر کان سے تانبہ نکلا ہے، تو پانچواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنا واجب ہوگا باقی چار حصے اپنے استعمال میں لانا جائز ہوگا یعنی ۲۰ فیصد زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنا لازم ہوگا اور باقی ۸۰ فیصد اپنے استعمال میں رکھنا جائز ہوگا۔

باقی ۸۰ فیصد کو فروخت کرنے کے بعد جو رقم ملے گی اس پر رقم کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر تانبہ تجارت کے لئے خریدا ہے تو وہ مال تجارت ہو جائے گا، اور مال تجارت میں جس طرح زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، تجارت کے تانبے پر اسی طرح زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆..... کانسی کا بھی یہی حکم ہے۔ (۳)

تبلیغ میں جانے والے کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر تبلیغ میں جانے والے غریب اور محتاج ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوٰۃ کے مستحق ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ دینا جائز ہے، لیکن زکوٰۃ کے مصرف کو صرف تبلیغ میں جانے والوں کے ساتھ خاص کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کا مصرف ان کے علاوہ دوسرے افراد بھی ہیں۔ (۴)

(۱) ما یخرج من المعادن ثلاثة..... أما المنطع كالذهب..... والنحاس و الصفر فیه الخمس، کذا فی التهذیب. (عالمگیری کتاب الزکاة الباب الخامس فی المعادن والركاز ج: ۱ ص: ۱۸۲، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۳۳۹ کتاب المعادن ادارة القرآن، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۲، باب الركاز، شامی ج: ۲ ص: ۳۱۸، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷)

(۲) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب. (عالمگیری کتاب الزکاة الفصل الثانی فی العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷)

(۴) انما الصدقات للفقراء والمساكين الخ (سورة التوبة، آیت: ۶۰)

☆..... اور اگر تبلیغ میں جانے والا غریب نہیں بلکہ نصاب کا مالک ہے تو اس کو جان بوجھ کر زکوٰۃ کی رقم دینا اور اس کے لئے زکوٰۃ کی رقم لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

تجارتی زمین میں کاشت کاری

اگر کسی نے تجارت کی نیت سے زمین خریدی اور اس میں کاشت کاری کی تو اسکی پیداوار پر عشر واجب ہوگا، زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

تجارت میں نفع و خرچ کی زکوٰۃ

اگر کسی تاجر نے ایک لاکھ روپے سے تجارت شروع کی، اور سال پورا ہونے کے بعد جب حساب کیا تو اسکے پاس ڈیڑھ لاکھ روپے کا مال موجود تھا، اور سال بھر اس نے پچاس ہزار خرچ کیا، تو اب زکوٰۃ ڈیڑھ لاکھ روپے پر دینی ہے دو لاکھ روپے پر نہیں، یعنی جو رقم خرچ ہوگئی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے البتہ جو رقم موجود ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اور اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

تجارتی پلاٹ پر زکوٰۃ ہے

اگر پلاٹوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کیا جائے، اور فروخت کرنے کی نیت سے پلاٹ خریدا جائے، تو پلاٹوں کی حیثیت تجارتی مال کی ہوگی اور ہر سال ان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

- (۱) ولايجوز دفع الزكاة إلى من يملك نصاباً أي مال كان (دنانير أو دراهم أو سوائم أو عروضاً للتجارة أو لغير التجارة فاضلاً عن حاجته في جميع السنة الخ. (عالمگیری کتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۴)
- (۲) ولو اشترى أرضاً عشوية وزرعها، وجب في الزرع الناتج العشر، دون الزكاة. (الفقه الاسلامی وأدلته، کتاب الزكاة نية التجارة حال الشراء ج: ۲ ص: ۷۸۹) ط: دار الفکر.
- (۳) فتاوی رحیمیه، کتاب الزكاة ج: ۷ ص: ۵۸ ط: دار الاشاعت.
- (۴) اثاث المنزل ودور السكنی ونحوها وكذا الكتب وان لم تكن لاهلها اذا لم تنول للتجارة =

تجارتی قرض

اگر تھوک یا ریٹیل میں مال فروخت کیا، اور اسکی رقم وصول ہونے کی امید ہے لیکن دیر میں وصول ہوئی ہے تو ایسے قرض کی رقم وصول ہونے پر گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ بھی ادا کرنا لازم ہے، جیسا کہ موجودہ زمانہ میں تجارت اور کاروبار میں یہی طریقہ رائج ہے۔ (۱)

تجارتی مواشی کی زکوٰۃ

تجارتی مواشی کا حکم اموال تجارت کا حکم ہے لہذا ایسے مواشیوں کی بازاری قیمت لگا کر سالانہ اس کا چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

تجارت کا مال ساہا سال پڑا رہا

☆..... اگر کسی کے پاس تجارت کا مال ساہا سال پڑا رہا، اور زکوٰۃ ادا نہیں کی، پھر اسکے بعد فروخت کیا تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے دینا لازم ہوگا، صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

= (شامی، کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۲۶۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

(۱) واعلم ان الديون عند الإمام ثلاثة: قوی ومتوسط، وضعیف، فتجب زکاتها إذا تم نصابا وحال الحول لكن لافورا بل عند قبض أربعين درهما من الدين القوی كقرض وبدل مال تجارة الخ. (شامی کتاب الزکاۃ باب زکاۃ الغنم ج: ۲ ص: ۳۰۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۳)

(۲) وما اشتراه لها ای للتجارة كان لها لمقارنة النية لعقد التجارة. (شامی، کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۲۷۲، ولو اسيتم للتجارة ففيها زكاة التجارة دون السائمة). (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۶، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰)

(۳) ومقتضى ما ذكرنا لزوم الإعادة حيث لم يغلب على ظنه دفع قدر معين لأنه ثابت في ذمته بيقين فلا يخرج عن العهدة بالشك. قلت: وحاصله انه يتحرى في مقدار المودى: كما لو شك في عدد الركعات، فما غلب على ظنه انه اداه سقط عنه وادى الباقي، وان لم يغلب على ظنه شئ ادى الكل شزمى. ج: ۲ ص: ۲۹۵، قبيل باب زکوٰۃ المال .

☆..... اگر ہر سال کی زکوٰۃ ادا کرتا رہا تو گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا ہوگئی دوبارہ گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرنا کافی ہوگا۔ (۱)

تجارتی مال کی زکوٰۃ کی شروط

☆..... تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہونے کی چند شرائط ہیں۔

(الف) تجارتی مال کی قیمت کم سے کم چاندی کے حساب سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو یا دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہو، تو سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہوگی اور مال کی وہ قیمت لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہو، اگر تجارت کا مال کسی غیر آباد جگہ پر ہے، اور وہاں قیمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو اس علاقے کے قریب جو شہر ہو وہاں کی قیمت کے لحاظ سے اسکی مالیت لگا کر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(ب) دوسری شرط یہ ہے کہ اس مال پر ایک سال گزر جائے، اور اس بارے میں سال کی ابتداء اور انتہاء دونوں سروں کو دیکھا جائے گا درمیانی حصہ کو نہیں دیکھا جائے گا لہذا اگر کوئی تاجر سال کی ابتداء میں نصاب کا مالک ہو، اور سال کے درمیان میں وہ مال نصاب سے کم رہ جائے، لیکن سال کے اختتام پر پھر نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، البتہ اگر سال کی ابتداء اور انتہاء میں نصاب کم رہا تو زکوٰۃ نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) أيضا

(۲) وتعتبر القيمة يوم الوجوب..... ويقوم في البلد الذي المال فيه ولو في مفازة ففى أقرب الأمصار اليه، فتح شامى، كتاب الزكاة باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۱، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۴
(۳) ومنها حولان الحول على المال..... وإذا كان النصاب كاملا فى طرفى الحول فنقصانه =

(ج) تیسری شرط یہ ہے کہ اس مال سے تجارت کی نیت ہو، اور اگر شروع میں تجارت کی نیت نہیں تھی بعد میں تجارت کی نیت کی تو نیت کے ساتھ عملی طور پر تجارتی کاروبار شروع بھی کر دیا ہو، لہذا اگر کسی نے استعمال کی نیت سے گاڑی خریدی پھر ارادہ کیا کہ اسکی تجارت کی جائے تو وہ صرف نیت کی وجہ سے تجارت کے مال کے حکم میں نہیں ہوگی جب تک کہ اس کو فروخت نہ کرے۔ (۱)

اگر کسی شخص کو نقدی کے علاوہ کچھ تجارت کا مال عطیہ کے طور پر ملا، یا کسی نے اس کے حق میں وصیت کی، اور عطیہ اور وصیت کا مال لیتے وقت لینے والے نے تجارت کی نیت کی تو اس نیت کا اس وقت تک اعتبار نہیں جب تک کہ اس مال سے کاروبار شروع نہ کیا جائے۔ (۲)

اگر کسی نے تجارتی مال کو کسی اور کے مال سے تبادلہ کیا، تو تبادلہ کا مال بھی تجارت کا مال سمجھا جائے گا، اور شروع میں جو نیت کی گئی تھی وہ کافی ہوگی۔ (۳)
ہاں اگر تبادلہ کے وقت تجارت کی نیت نہ رہی تو اب وہ تجارت کا مال نہیں ہوگا۔

= فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة كذا في الهداية. (عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵) (۱) لأن الشرط في التجارة مقارنتها لعقدها، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲. وفي الدر المختار: (لا يبقى للتجارة ما) ای عبد مثلا (اشتراه لها فنوی) بعد ذلك (خدمته ثم) مانوا للخدمة (لا يصير للتجارة) وان نواه لها مالم يبعه بجنس ما فيه الزكاة، والفرق ان التجارة عمل فلا تتم بمجرد النية. (الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲) (۳) وماملکه بعقد ليس فيه مبادلة أصلا كالهبة والوصية والصدقة..... فانه لا يصح فيه نية التجارة وهو الاصح كذا في البحر الرائق. (عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۴، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۳، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۹) (۳) ثم نية التجارة قد تكون صريحا وقد تكون دلالة..... وأما الدلالة فهي أن يشتري عينا من الاعيان بعروض التجارة..... فتصير للتجارة وإن لم ينو التجارة صريحا. (عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۴، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۴، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۴)

(د) چونکہ شرط یہ ہے کہ اس مال میں تجارت کرنے کی نیت درست ہونے کی صلاحیت ہو لہذا اگر کسی نے عشری زمین خریدی، اور اس میں کاشت کی، یا کھڑی کھیتی اور اسکی پیداوار کو خرید لیا، تو اس عشری زمین سے جو پیداوار ہوگی اس پر عشر واجب ہوگا، زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

تجارتی مال کی قیمت کا تعین

☆..... تجارتی مال سے زکوٰۃ نکالنے وقت قیمت فروخت کا اعتبار ہوتا ہے، قیمت خرید کا نہیں لہذا سال مکمل ہونے پر جب تاجر زکوٰۃ نکالے گا تو قیمت فروخت سے نکالے گا قیمت خرید سے نہیں۔

مثلاً کسی نے تجارت کی نیت سے ایک چیز دس ہزار میں خریدی ہے اور اسکی قیمت فروخت بارہ ہزار ہے تو بارہ ہزار سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ اور اگر قیمت کم ہو کر قیمت فروخت آٹھ ہزار ہوگی تو آٹھ ہزار سے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ (۲)

☆..... اور تجارتی مال کی وہ قیمت فروخت لگائی جائے گی جو اس شہر میں چل رہی ہے مثلاً ایک مال ہے اسکی قیمت کراچی میں دس ہزار ہے اور لاہور میں پندرہ ہزار ہے اور مال کراچی میں ہے تو دس ہزار سے زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر لاہور میں ہے تو پندرہ ہزار کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے گا۔ (۳)

اور اگر مال کسی غیر آباد علاقے میں ہے تو اس علاقہ کے قریب جو شہر ہو وہاں کی

(۱) كما لو اشترى ارض خراج أو عشر للتجارة لم يكن عليه زكاة التجارة انما عليه حق الارض من العشر أو الخراج، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، تثار خانیا ج: ۲ ص: ۲۴۴ (۲، ۳) و جاز دفع القيمة في زكاة وعشر..... وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقال يوم الأداء وفي السوائم يوم الاداء اجماعا وهو الاصح ويقوم في البلد الذي المال فيه، شامی كتاب الزكاة باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: سعيد، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱، فصل في الغنم تثار خانیا ج: ۲ ص: ۲۴۴، باب زكاة عروض التجارة (

قیمت فروخت کے لحاظ سے اسکی مالیت مقرر کر کے زکوٰۃ نکالی جائے گی۔ (۱)

تجہیز و تکفین زکوٰۃ سے کرنا

☆..... زکوٰۃ کی رقم سے کسی بھی میت کی تجہیز و تکفین کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے زکوٰۃ کی رقم سے کسی میت کی تجہیز و تکفین کی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اتنی رقم زکوٰۃ کی نیت سے دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر میت بھی غریب ہے، اور میت کا ولی بھی غریب ہے تو اس صورت میں میت کے ولی کو زکوٰۃ کا مستحق ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کی رقم دی جاسکتی ہے تاکہ وہ اپنی مرضی سے تجہیز و تکفین میں خرچ کرے، لیکن اس کو یہ حکم نہ دے کہ وہ تجہیز و تکفین میں خرچ کرے تاکہ وہ رقم دینے والے کی طرف سے وکیل نہ بنے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... میت کے کفن دفن میں جو کچھ خرچ ہوتا ہے اس کو زکوٰۃ میں سے ادا کرنا درست نہیں کیونکہ زکوٰۃ کا مستحق ہونے کے لئے فقیر اور محتاج آدمی کا زندہ ہونا ضروری ہے، مردہ کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) فان كان العبد في المفازة يعتبر قيمته في اقرب الامصار الى ذلك الموضع. (خانية على هامش الهندية، كتاب الزكاة فصل في مال التجارة ج: ۱ ص: ۲۵۲ ط: رشيدية، الهندية ج: ۱ ص: ۱۸۰، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹)

(۲) (فيدفع الي كلهم او الي صنف لالي ذمي وصح غيرها وبناء مسجد وتكفين ميت وقضاء دينه شراء فن يعتق) بالجبر بالعطف على ذمي والضمير في دينه للميت وعدم الجواز لانعدام التملك الذي هو الركن في الاربعة لان الكفن على ملك المتبرع. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصرف شامی ج: ۲ ص: ۳۲۴، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ولا يجوز ان يكفن بهاميت (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸)

(۳) والحيلة في الجواز في هذه الاربعة ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يامر به بعد ذلك بالصرف الي هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب كذا في المحيط (البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصرف، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۵، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۴) حواله نمبر: ۲

☆..... اگر مستحق آدمی نے کسی سے زکوٰۃ لے کر میت کی تجہیز و تکفین کی تو مالدار اور مستحق آدمی کو برابر کا ثواب ملے گا۔ (۱)

تخمیناً قیمت لگانا

سامان کم ہو یا زیادہ ہو تخمیناً قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کرنا کافی نہیں بلکہ زکوٰۃ نکالتے وقت سامان وغیرہ کی وہ قیمت لگائی جائے گی جو اس وقت بازار میں اس کی قیمت ہے، اسی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ دی جائے گی۔ (۲)

ترکہ ملنے پر زکوٰۃ کا حکم

☆..... ترکہ کی رقم تقسیم کرنے کے بعد، ہر وارث کے حصہ میں جو رقم آئی ہے، اگر وہ نصاب کے برابر ہے، اور وہ بالغ ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر وارث نابالغ ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر وارث پہلے سے صاحب نصاب ہے تو سابقہ نصاب پر سال مکمل ہونے پر ترکہ والی رقم سے بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگرچہ ترکہ ملنے کے بعد ترکہ کی رقم پر سال نہ گذرا ہو اور اگر وارث پہلے سے صاحب نصاب نہیں ہے اور ترکہ کی رقم ملنے کے بعد نصاب کا مالک ہوا ہے تو ترکہ سے ملنے والی رقم پر ایک سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ (۴)

(۱) گزشتہ صفحہ کا حوالہ نمبر: ۳

(۲) وقد انكر الحنفية الخرص لانه رجم بالغيب وطن وتخمين لا يلزم به حكم. (الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۸۲۸) ط: دار الفکر.

(۳) (ومنها العقل والبلوغ) فليس الزكاة على صبي ومجنون اذا وجد منه الجنون في السنة كلها هكذا في الجوهرة النيرة، عالمگیری كتاب الزكاة، الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۳، ط: رشيدية، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، بدائع ج: ۲ ص: ۴، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲

(۴) ومن كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وذكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاً، وبأى وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث او هبة او غير =

☆..... اگر میت کا انتقال مثلاً تین سال پہلے ہوا اور ترکہ کی رقم تین سال بعد ملی تو سابقہ تین سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہے کیونکہ یہ راجح قول کے مطابق دین ضعیف ہے، اور دین ضعیف پر گذشتہ زمانے کی زکوٰۃ لازم نہیں ہے اس لئے وراثت کی تقسیم میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے ورنہ تقسیم نہ کرنے والا گنہگار ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر تمام ورثاء خوشی سے مشترکہ طور پر رہ رہے ہیں اور ہر ایک کے حصہ میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ رقم آتی ہے تو اس صورت میں سالانہ اجتماعی یا انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

تمام مصارف میں زکوٰۃ کی تقسیم

زکوٰۃ کی رقم تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے، حالت اور ضرورت کی بنا پر کسی ایک مصرف میں زکوٰۃ خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ (۳)

= ذلک و لو کان من غیر جنسہ من کل وجہ کالغنم مع الابل فانہ لایضم ہکذا فی الجوہرۃ النیرۃ ، (عالمگیری کتاب الزکاۃ الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۵، رشیدیہ، بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲) ولو صرف الی واحد من ہولاء الاصناف یجوز عند اصحابنا . (بدائع ج: ۲ ص: ۲۶، فصل اما الذی یرجع الی المودی إلیہ)

(۱) ولوان رجلا ورث عن ابيه الف درهم فاحذها بعد سنين فلازکوٰۃ علیہ لما مضی فی قول أبی حنیفۃ الآخر فی قولہما علیہ الزکاۃ لما مضی ففی هذه الروایۃ جعل الموروث بمنزلة الدین الضعیف مثل الصداق (المبسوط للسرخسی ج: ۳ ص: ۴۱ کتاب الزکاۃ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

(۲) وكذا لو اجتمع اخوة يعملون فی تركة أبيهم ونما المال فهو بينهم سوية ، ولو اختلفوا فی العمل والراى . (شامی ج: ۲ ص: ۳۲۵، فصل فی الشركة الفاسدة . (وسبیه) ای سبب افتراضها (ملك نصاب حولى) الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۵۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۳. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

(۳) ومذهب الجمهور (الحنفية والمالكية والحنابلة) جواز صرف الزکاۃ الی صنف واحد (الفقه الاسلامی وأدلته، المبحث السادس مصارف الزکاۃ ، المطلب الاول ج: ۲ ص: ۸۶۸ ، ط: دارالفکر، بیروت)

البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک زکوٰۃ تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری ہے۔ (۱)

تمباکو

اگر کسی نے عشری زمین میں تمباکو بویا ہے تو اس کی پیداوار میں بھی عشر لازم ہوگا۔ (۲)

تملیک کے بغیر مطبخ سے زکوٰۃ کا کھانا دینا

تملیک کے بغیر زکوٰۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریب طلبہ کو مطبخ میں بٹھا کر کھانا کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوتی اور زکوٰۃ میں تملیک ضروری ہے۔

ہاں اگر کھانا طلبہ کو دیدیا جائے اور وہ مطبخ سے لے جا کر کمرہ میں جا کر کھائیں بھی لے جا کر کھا سکتے ہیں تو کھانے کے مالک ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اگر کھانا مطبخ میں کھلانا چاہتا ہے تو اسکی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم یا زکوٰۃ کی چیزیں طلبہ کو مالک بنا کر دی جائیں پھر کھانے کی مد میں جمع کرائی جائیں اور اس سے کھانا تیار کریں تو اس صورت میں مطبخ میں بھی بٹھا کر کھانا کھلانے کی اجازت ہوگی۔ (۳)

(۱) قال الشافعية يجب صرف جميع الصدقات الواجبة سواء الفطرة وزكاة الاموال الى ثمانية اصناف (الفقه الاسلامي وادلته المبحث السادس، مصارف الزكاة ج: ۲ ص: ۸۶۷، دارالفکر)
(۲) ويجب العشر عند ابي حنيفة رحمه الله تعالى في كل ما تخرجه الارض من الحنطة و الشعير والدخن الارز و اصناف الحبوب والبقول والرياحين والاوراد والرطاب وقصب السكر، والذريرة والبطيخ والقثاء والخيار والباذنجان والعصفرو أشباه ذلك (عالمگیری كتاب الزكاة الباب السادس في زكاة الزرع والثمار ج: ۱ ص: ۱۸۶ ط: رشيديه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، تنارخانية ج: ۲ ص: ۳۲۶)

(۳) ويشترط ان يكون الصرف تملیکا لا اباحة (الدرالمختار شامی باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۴۴، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳) "تملیکا" لا يكفي فيه الاطعام الا بطريق التملیک و لو اطعمه عنده ناويا الزكاة لا تكفي، شامی ج: ۲ ص: ۳۴۴، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹.

تنخواہ

☆.....تنخواہ کی رقم جب تک وصول نہیں ہوگی، اس پر زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہوگی۔ (۱)
 ☆..... اگر تنخواہ کی رقم سے اخراجات کے بعد بچت کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)
 ☆..... اگر تنخواہ دار آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اپنے سابقہ نصاب پر سال پورا ہوگا، تو تنخواہ کی بچت رقم سے بھی زکوٰۃ ادا کرے گا اور اگر پہلے سے صاحب نصاب نہیں ہے تو نصاب کے برابر بچت پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر تنخواہ کی رقم ماہانہ خرچ ہو جاتی ہے، کچھ بچتا نہیں یا کچھ بچتا ہے لیکن نصاب کے برابر نہیں یا وہ صاحب نصاب نہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

تنخواہ کے اضافے کے مطالبے پر زکوٰۃ دینا

اگر ملازم نے مالک سے تنخواہ میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا اور مالک نے زکوٰۃ

- (۱) (دین ضعیف وهو) بدل غیر مال کمہر و دین و بدل کتابۃ و خلع، إلا إذا كان عنده ما يضم إلى الدين الضعیف. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۰۶. (تنبیہ) ما ذکرناه عن المحيط صریح فی ان اجرة عبدالتجارة أودارالتجارة علی الروایة الاوولی من الدين الضعیف الخ. شامی ج: ۵ ص: ۳۰۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۰)
- (۲) والحاصل أنه إذا قبض منه شيئا وعنده نصاب يضم المقبوض إلى النصاب ويزكيه بحوله، ولا يشترط له حول بعد القبض. شامی ج: ۵ ص: ۳۰۶، وشرط وجوب ادائها حولان الحول علی النصاب الاصلی واما المستفاد فی اثناء الحول فیضم الی مجانسه ويزكى بتمام الحول الاصلی سواء استفيد بتجارة او ميراث او غيره. (مراقی الفلاح علی صدر الطحطاوی ص: ۳۸۹ کتاب الزکاة ط: قديمی، الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۸۸ باب زکاة الغنم، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳)
- (۳) ومنها كون المال نصابا فلا تجب فی اقل منه هكذا فی العینی شرح الكنز (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲)

کی نیت سے اضافہ کر دیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ تنخواہ بڑھانے کے نام سے جو اضافہ کیا ہے وہ بھی کام کا معاوضہ ہے، اور معاوضہ میں زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۱)

البتہ جو تنخواہ طے ہو وہ ادا کرنے کے بعد ملازم کو ضرورت مند اور محتاج سمجھ کر زکوٰۃ دیدی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

تنخواہ لا کر والدہ کو دیدی

☆..... اگر بیٹے تنخواہ لا کر والدہ کو مالک بنا کر دیتے ہیں اور ان کے پاس کچھ باقی نہیں رہتا تو بیٹوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

اگر والدہ کے پاس گھر کا خرچ چلانے کے بعد نصاب کے برابر رقم باقی رہتی ہے یا نصاب کے برابر رقم تو باقی نہیں رہتی مگر دوسرے زکوٰۃ کے مالوں سے مل کر نصاب کے برابر ہو جاتی ہے تو سال گذرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

☆..... اگر بیٹے تنخواہ کی رقم والد یا والدہ کو دیدیتے ہیں اس کے باوجود ان کے پاس کچھ زیور یا کچھ رقم یا مال تجارت باقی ہے اور وہ نصاب کے برابر ہے تو سال

(۱) ولودفعها المعلم لخليفته ان كان بحيث يعمل له لولم يعطه صح وإلا لا، (قوله وإلا لا) ای لأن المدفوع يكون بمنزلة العوض . شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰. تارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸. اما تفسیرھا فھي تمليك المال من فقير مسلم بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸)

(۲) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیھا الخ (سورة التوبة آیت: ۶۰) (۳) ومنها كون المال نصاباً فلا تجب فی اقل منه هكذا فی العینی شرح الكنز (عالمگیری ، كتاب الزكاة الباب الاول فی تفسیرھا ، ج: ۱ ص: ۱۷۳ ط: رشیدیہ کوئٹہ)

(۴) رجل له مال دون النصاب فاتى عليه ماتى فوجد مستفادا فانه يتدى الحول من ذلك اذا اكمل النصاب من ذلك المستفاد، الننف فی الفتاوى ، كتاب الزكاة ، المال بحذاء النصاب ، ج: ۱ ص: ۱۰۹ ط: سعید ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ ،

گذرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)
 ☆..... اور اگر بیٹے تنخواہ کی رقم والد یا والدہ کو مالک بنا کر نہیں دیتے بلکہ امانت یا قرض کہہ کر دیتے ہیں تو اس صورت میں والد یا والدہ اس رقم کے مالک نہیں ہوں گے۔
 اگر وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا بیٹے پر لازم ہوگا۔ (۲)

تنظیموں کو زکوٰۃ دینا

اگر تنظیم والے زکوٰۃ کی رقم صرف مستحقین زکوٰۃ میں صرف کرتے، ہیں ملازمین، اراکین کی تنخواہ یا تنظیم کے مختلف اخراجات میں زکوٰۃ کی رقم خرچ نہیں کرتے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا۔

اور اگر تنظیم والے زکوٰۃ کی رقم سے ملازمین اور اراکین کی تنخواہ دیتے ہیں، یا بل ادا کرتے ہیں، یا مختلف اخراجات میں خرچ کرتے ہیں تو ایسی تنظیم والوں کو جان بوجھ کر زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہوگا، اگر کسی نے جان بوجھ کر ایسی تنظیم والوں کو زکوٰۃ دی ہے تو وہ زکوٰۃ دوبارہ دینی ہوگی۔ (۳)

تھوڑی تھوڑی بچت والی رقم

تھوڑی تھوڑی بچت والی رقم جب تک ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) (ومنها كون المال نصاباً) عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳

(۲) (ومنها الملك التام) وهو ما اجتمع فيه الملك واليد. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳) بدائع ج: ۲ ص: ۹.

(۳) ان الزکوٰۃ عبادة عندنا، والعبادة لا تتأدى إلا باختيار من عليه اما بمباشرة بنفسه أو بأمره وانابته غيره فيقوم النائب مقامه، فيصير موديا بيد النائب (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳).

(۴) (ومنها كون المال نصاباً) فلا تجب في اقل منه هكذا في العيني شرح الكنز (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳) كتاب الزكاة الباب الاول، ط: رشيديه

جب بچت والی رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے گی اور قرض سے بھی فارغ ہوگی تو وہ آدمی اس تاریخ سے ”صاحب نصاب“ بن جائے گا، اس تاریخ سے چاند کے حساب سے جب ایک سال مکمل ہوگا تو زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، سال کے دوران اگر وہ رقم کم و بیش ہوتی رہی اس کا اعتبار نہیں بس سال کے اول و آخر میں نصاب کا ہونا شرط ہے۔ (۱)

ہاں اگر سال کے درمیان میں نصاب بالکل ختم ہو گیا تھا تو اس کے بعد جب دوبارہ نصاب کے برابر رقم جمع ہوگی تو وہ شخص دوبارہ صاحب نصاب ہوگا اور اس دن سے دوبارہ ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)



ٹلٹ

☆..... اگر ہوائی جہاز، گاڑی اور ریل کا ٹلٹ ذاتی استعمال کے لئے خریدا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، اور اگر تجارت کیلئے خریدا ہے تو وہ مال تجارت ہے اگر ٹلٹ کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ قیمت فروخت میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) واذا كان النصاب كاملا في طرفي الحول فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة كذا في الهداية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، كتاب الزكاة، الباب الاول، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲، باب زكاة المال)

(۲) وهلاك كل النصاب في خلال الحول يبطل حكم الحول، (خانيه على هامش الهنديه فصل في مال التجارة ج: ۱ ص: ۲۵۱ ط: رشيديه. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵)

(۳) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب، كذا في الهداية. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، كتاب الزكاة الفصل الثاني في العروض ط: رشيديه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰)

☆..... ٹریول ایجنسی کے پاس فروخت کرنے کیلئے جو ٹکٹ ہوتے ہیں وہ مال تجارت ہے سالانہ قیمت فروخت میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کوئی شخص کسی غریب آدمی کو زکوٰۃ کی رقم سے ٹکٹ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

ٹکٹ خرید کر دینا زکوٰۃ سے

اگر کوئی شخص کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو رقم کے بجائے گاڑی، ریل یا ہوائی جہاز وغیرہ کا ٹکٹ خرید کر دیتا ہے تو مستحق آدمی کے قبضے میں آنے کے بعد زکوٰۃ ادا ہو جائے گی چاہے اس کے بعد ٹکٹ گم ہو جائے، یا کوئی اور عذر آجائے تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

تھوڑی تھوڑی کر کے زکوٰۃ دینا

☆..... اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سال کے آخر میں زکوٰۃ ادا کرنے کے بجائے ہر ماہ کچھ رقم زکوٰۃ کی نیت سے نکالتا رہے، (یعنی ہر مہینے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ نکالتے رہنا) جائز ہے۔ (۴)

☆..... اگر کوئی شخص نصاب کے مالک ہونے کے بعد تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ پیشگی ادا کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (۵)

(۱) (الا ان تكون للتجارة والاصل ان ماعد الحجرين والسوائم انما يركب بنية التجارة بشرط عدم المانع المودى الى الثنى. (الدر المختار، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۷۳، ط: سعيد) (۲) امانتفسیرھا (الزكاة) فھى تمليك المال من فقير مسلم الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۰۰ ۱۷. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، ۲۵۷. (۳) ایضا.

(۴) ففی أى وقت ادى يكون موديا للواجب. (شامی ج: ۲ ص: ۲۷۱)

(۵) يجوز تعجيل الزكاة بعد ملك النصاب ولا يجوز قبله كذا فى الخلاصة (عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۶، ط: رشیدیہ، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۱۲۵۳ ادارة القرآن)

ٹھیکہ دار پر عشر ہے

اگر کسی نے اپنی زمین کو نقد رقم کی عوض کرایہ ٹھیکہ پردے دیا تو اس کا عشر ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے (جو زمین کاشت کر کے پیداوار حاصل کرتا ہے)۔ (۱)

ٹیکس

☆..... ٹیکس ادا کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور زکوٰۃ کی رقم ٹیکس کے طور پر ادا کرنا درست نہیں کیونکہ زکوٰۃ ایک عبادت ہے اس میں نیت اور ارادہ ضروری ہے اور خالص اللہ کی رضا کے لئے دینا ضروری ہے، اور اس کے مصارف اور مستحق متعین ہیں، انہی پر زکوٰۃ کو خرچ کرنا لازم ہے، غیر مسلم غیر مستحق اور عام رفاہی کاموں میں زکوٰۃ کا استعمال جائز نہیں ہے، اور یہ سب احکام اللہ اور اسکے رسول کے حکم سے ثابت ہیں۔ (۲)

☆..... ٹیکس عبادت نہیں بلکہ سراسر ظلم ہے، اس میں نیت اور ارادہ کا کوئی دخل نہیں ہے، اسکے مصارف بھی متعین نہیں ہے، ہاں اگر حکومت کی اعانت یا اس سے

(۱) والعشر على المؤجر كخراج مؤظف وقال علي المستاجر كمستعير مسلم وفي الحاوي ويقولهما نأخذ. (الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۳۴ باب العشر ط: سعيد، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷)

(۲) لاتجزى أصلا الضريبة عن الزكاة لان الزكاة عبادة مفروضة على المسلم شكرا لله تعالى وتقربا اليه والضريبة التزام مالي محض خال عن كل معنى للعبادة والقربة ولذا شرطت النية في الزكاة ولم تشترط في الضريبة ولان الزكاة حق مقدر شرعا بخلاف الضريبة فانها تخضع لتقدير السلطة ولان الزكاة حق ثابت دائم والضريبة مؤقتة حسب الحاجة و لامصارف الزكاة هي الاصناف الثمانية الفقراء والمساكين المسلمون الخ والضريبة تصرف لتغطية النفقات العامة للدولة وللزكاة اهداف روحية وخلقية واجتماعية انسانية، اما الضريبة فلا يقصد بها تحقيق شئ من تلك الاهداف. (الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۸۹۴، سابعا، هل تجزى الضريبة المدفوعة للدولة عن الزكاة؟ ط: دار الفكر، بيروت)

پہنچنے والے فائدہ کا معاوضہ ہے، یا حکومت سخت مجبور ہے ٹیکس کے بغیر چلنا ممکن نہیں تو اس صورت میں ضرورت کے مطابق گنجائش ہوتی ہے، ابن حزم نے محلّی ج: ۶ ص: ۱۵۶) میں تفصیل لکھی ہے۔ (۱)

☆..... اگر کسی نے ٹیکس ادا کر کے یہ سمجھا کہ زکوٰۃ ادا ہوگئی تو یہ سمجھنا غلط ہوگا اور اس آدمی کو اپنے مال کا حساب لگا کر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

ٹیکس ادا کرنے سے عشر ادا نہیں ہوگا

زمین کا عشر زکوٰۃ کی طرح ایک مالی عبادت ہے، اس کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں، اگر کوئی بھی حکومت خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم اگر زمینداروں یا کاشتکاروں سے کوئی سرکاری ٹیکس وصول کرتی ہے تو اس ٹیکس کی ادائیگی سے عشر ادا نہیں ہوگا بلکہ مسلم مالکان پر واجب ہوگا کہ از خود عشر نکالیں اور اسکے مصرف میں خرچ کریں اور یہ بعینہ ایسا ہے جیسے حکومتوں کو انکم ٹیکس ادا کرنے سے تجارت کے مال اور نقد رقم کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۳)

(۱) اسلام کا سیاسی نظام مؤلفہ مولانا اسحاق سندھلوی ص: ۳۲۸، باب نہم بیت المال: ناشر مجلس دعوت و تحقیق اسلامی علامہ یوسف بنوری ٹاؤن ط: ۱۴۰۱)

(۲) وفرض علی الاغنیاء من اهل كل بلد ان یقوموا بفقرائهم ویجبرهم السلطان علی ذلك ان لم تقم الزکوات بهم ولا فی سائر اموال المسلمین بهم فیقام لهم بما یاکلون من القوت الذی لا ید منه ومن اللباس للشتاء والصفی بمثل ذلك وبمسکن یسکنهم من المطرو الصفی والشمس وعیون المارة. (المحلی للامام ابن حزم ج: ۶ ص: ۱۵۶، مسألة رقم: ۵۲۵، بیان حدیث تؤخذ من اغنیائهم وترد علی فقرائهم ط: دار الفکر بیروت)

(۳) اخذ البغاة والاسلاطین الجائرة زکاة الاموال الظاهرة کالسوائم والعشر والخراج لاعادة علی اربابها ان صرف الماخوذ فی محله الاتی ذکره ولا یصرف فیہ فعلیهم فیما بینهم و بین الله اعادة غیر الخراج لانهم مصارفه. (الدر المختار باب زکاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸۸، ۲۸۹، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۶)

تیل

- ☆..... اگر تیل تجارت کی نیت سے خریدا ہے، اور اسکی قیمت فروخت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ قیمت فروخت کے حساب سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۱)
- ☆..... اگر تیل استعمال کیلئے تجارت کیلئے نہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۲)

(ج)

جانور

- ☆..... اگر جانور سائتمہ ہے تو نصاب مکمل ہونے کی صورت میں سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)
- ☆..... اگر جانور محض تجارت کی نیت سے خریدا ہے، اور تجارتی مقصد سے جنگل میں چھوڑ دیا ہے تو ان پر تجارت کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی ان جانوروں کی مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

- (۱) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب کذا فی الهدایة . (عالمگیری الفصل الثانی فی العروض ج: ۱ ص: ۶۸ ابدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷)
- (۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية . (عالمگیری الباب الاول فی تفسیرها و صفتها و شرائطها ج: ۱ ص: ۱۶۱، ط: مصر. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، ابدائع ج: ۲ ص: ۱۱)
- (۳) تجب الزکاة فی ذکورها و اناثها و مختلطهما. (عالمگیری ، کتاب الزکاة الباب الثانی فی صدقة السوائم الفصل الاول فی المقدار ج: ۱ ص: ۱۷۶) تجب الزکاة عند کمال النصاب من کل جنس من السوائم . (ابدائع ج: ۲ ص: ۳۰، فصل صفة نصاب السائمة)
- (۴) لو اسامها للحم فلا زکوة فیها کما لو اسامها للحمل و الرکوب ، ولوللتجارة ففیها زکاة التجارة . الدر المختار باب السائمة کتاب الزکاه ج: ۲ ص: ۲۷۶، و حاصله انه ان اسامها للحمل اوللرکوب فلا زکوة اصلا اوللتجارة ففیها زکوة التجارة (البحر الرائق باب صدقة =

☆..... اگر جانور ذبح کر کے فروخت کرنے کی نیت سے رکھا ہے تو اسکی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ یہ مال تجارت ہے اور مال تجارت سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ نکالنا لازم ہے۔ (۱)

☆..... جو جانور ذاتی استعمال کے لئے یا خود ذبح کر کے گوشت کھانے یا قربانی کرنے کی نیت رکھا ہے ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆..... اگر جانور تجارت کی نیت سے لئے ہیں اور انہیں چھ ماہ یا کچھ زیادہ دن جنگل میں چرایا تو وہ سائتمہ نہیں ہوں گے تا وقتیکہ مالک انہیں خود سائتمہ بنانے کی نیت نہ کر لے۔ (۳)

☆..... اگر جانور تجارت کی غرض سے خریدے پھر انہیں سائتمہ بنا دیا تو نصاب کا سال اس وقت سے شمار ہوگا جب سے انہیں سائتمہ بنایا ہے۔ (۴)

جانور جنگل میں چریں اور گھر میں بھی

اگر جانور جنگل میں بھی چرتے ہیں اور گھر میں بھی چارہ دیا جاتا ہے، اور نصاب بھی مکمل ہے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہونے میں غالب خوراک کا اعتبار ہے، اگر جنگل میں

= السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۳، ط: سعید ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۶، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰: ط: سعید (۱) ولو اُسمیت للبیع والتجارة ففيها زكاة مال التجارة لازكاة السائمة. بدائع كتاب الزكاة فصل واماصفة السائمه ج: ۲ ص: ۳۰: ط: ایچ ایم سعید ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۳، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۷ (۲) حتی لو اُسمیت للحمل والركوب لاللدرو والنسل فلا زکوٰۃ فیہا کذا فی محیط السرخسی وکذا لو اُسمیت للحم. (فتاوی عالمگیری، الفصل الاول فی المقدمة) (۳) وان كانت للتجارة فرعاها ستة اشهر او اكثر لم تكن سائمة الا ان ينوي ان يجعلها سائمة. (شامی ج: ۲ ص: ۲۷۷، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۳) (۴) ولو اشتراها للتجارة ثم جعلها سائمة يعتبر الحول من وقت الجعل كذا فی محیط السرخسی. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۷) شامی ج: ۲ ص: ۲۷۷.

چرنے کی خوراک غالب ہے تو زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر گھر کا چارہ غالب ہے یا دونوں برابر ہیں تو زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، (۱) البتہ تجارت کے لئے ہوں تو مال تجارت کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہوگی یعنی مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

جانور سال کے درمیان حاصل ہوا

اگر کسی کی ملکیت میں جانوروں کا نصاب ہے، اور سال کے اندر خریدنے سے یا بچے دینے سے یا وراثت سے یا ہبہ وغیرہ سے مزید جانور حاصل ہوئے تو اس کو اپنے ہم جنس نصاب کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور اس نصاب کے ساتھ درمیان میں حاصل ہونے والے جانوروں کی زکوٰۃ بھی دی جائے گی۔ (۳)

ہاں اگر ان جانوروں کو اپنے ہم جنس کے ساتھ ملا دینے سے ایک ہی سال میں دو مرتبہ زکوٰۃ دینا پڑے تو پھر نہیں ملائے جائیں گے۔ (۴)
اسی طرح اگر کوئی شخص جانوروں کی زکوٰۃ دے چکا ہو پھر زکوٰۃ دینے والا ان

(۱) فان كانت تسام في بعض السنة وتعلف في البعض فان اسميت في اكثرها فهي سائمة والا فلا كذا في محيط السرخسي، حتى لو علفها نصف الحول لا تكون سائمة ولا تجب فيها الزكاة كذا في التبيين، (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۶. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۷. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۳.
(۲) ولو اسميت للبيع والتجارة ففيها زكاة مال التجارة ولا زكاة السائمة (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۰، اما صفة نصاب السائمة، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۳)

(۳) ومن كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه أو لا وبأى وجه استفاد ضمه سواء كان بميراثه او هبة او غير ذلك . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها كتاب الزكاة ط: رشيديه، البدائع ج: ۲ ص: ۱۳، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲)
(۴) قال ابو حنيفة لو ادى زكاة الدراهم ثم اشترى بها سائمة وعنده من جنسها سائمة لم يضمها اليها لانها بدل مال اديت الزكاة عنه. (عالمگیری حوالہ بالا)

جانوروں کو فروخت کر دے تو ان کی قیمت کا روپیہ اس سال روپے کے نصاب کے ساتھ نہ ملایا جائے گا۔ (۱)

جانور کے بچے

☆..... بکری، اونٹ اور گائے کے بچے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، ہاں اگر ان بچوں میں سے ایک بھی نصاب کی عمر کو پہنچ جائے تو باقی بچے اس کے تابع ہو کر نصاب میں شمار ہوں گے، البتہ وہ زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے یعنی زکوٰۃ میں وہی پوری بکری یا اسکی قیمت لی جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر کسی کی ملکیت میں بکری کے انتالیس بچے ہیں اور ایک بڑی بکری ہے، سب کو ملانے سے چالیس کی تعداد پوری ہو جاتی ہے تو اس میں ایک اوسط درجہ کی بکری زکوٰۃ میں دینی ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر سال پورا ہونے کے بعد وہ بڑا جانور مر جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۴)

(۱) ولو كان معه نصاب من السائمة وحال عليه الحول فزكاه ثم باعها بدراهم ومعه نصاب من الدراهم قد مضى عليه نصف الحول فعند ابي حنيفة رحمه الله تعالى لا يضم اليه ثمن السائمة بل يستأنف حولا جديدا. (عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشيدية بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۴ البحار الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲)

(۲) ولا في (حمل) ولد الشاة (وفصيل ولد الناقة (وعجول) ولد البقرة..... (الاتباع الكبير) ولو واحدا. (تنوير الابصار مع الدر ج: ۲ ص: ۲۸۲، ۲۸۳، باب زكاة الغنم، فتح القدير ج: ۱ ص: ۵۰۹ ط: مصر)

(۳) ولو واحدا ويجب ذلك الواحد ولو ناقصا فلو جيدا يلزم الوسط وهلاكه يسقطها. (الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۸۳، باب زكاة الغنم ط: سعید، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵)

(۴) قوله وهلاكه يسقطها (ای لو هلك الكبير بعد الحول بطل الواجب عندهما (الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۳. باب زكاة الغنم. إذا كانت له سوائم كبار وهي نصاب، فمضت ستة اشهر مثلا فولدت أولادا، ثم ماتت وتم الحول على الصغار، لا تجب الزكاة فيها عندهما الصحيح قولهما، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۲.

جڑاؤ زیورات

بعض زیورات میں نگ وغیرہ جڑے ہوئے ہوتے ہیں، اگر ان کو نکال دئے جائیں تو زیور خراب ہو جاتا ہے، اگر اندازہ کرایا جائے تو پوری طرح پتہ نہیں چل سکتا ہے تو ان صورتوں میں سونا اور چاندی کے زیور کا صحیح اندازہ کر کے زکوٰۃ دینی چاہیے، اور اندازہ کرتے وقت جہاں تک ممکن ہو احتیاط کو مد نظر رکھنا چاہیے، مثلاً زیادہ سے زیادہ جس قدر سونا اور چاندی ہونا معلوم ہو اس کو لیا جائے۔ (۱)

جسے چاہو دے دو

☆..... اگر زکوٰۃ کی رقم دینے والے نے وکیل سے کہا کہ ”یہ رقم جسے چاہو دے دو“، تو وکیل کے لئے وہ رقم کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو دیدینا لازم ہوگا، وکیل کے لئے وہ رقم اپنی ذات پر خرچ کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... ایسی صورت میں اگر وکیل نے ایسی رقم کو اپنی ذات پر خرچ کیا ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور وکیل کے ذمہ ضمان واجب ہوگا۔ (۳)

☆..... جسے چاہو دے دو، یہ جملہ توکیل ہے تملیک نہیں ہے لہذا کسی اور آدمی کو دینا لازم ہوگا خود اپنی ذات پر خرچ نہیں کر سکے گا ورنہ وکالت کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج: ۶ ص: ۲۸۲، (اللازم) (فی مضروب کل) منہما (ومعمولہ ولوتبرأ و اولیامطلقاً) مباح الاستعمال اولولولتجمل والنفقة لأنہما خلقا اثمنا فیزکیہما کیف کانا. (الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸ باب زکاة المال)

(۲) وللوکیل بدفع الزکاة ان یدفعها الی ولد نفسه کبیرا کان أو صغیرا و الی امرأته إذا کانوا امحایج ولا یجوز أن یمسک لنفسه شیئا إلا إذا قال: وضعها حیث شئت فله ان یمسکها لنفسه. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، الفقه الاسلامی وادلتہ ج: ۲ ص: ۸۹۱، بیروت) شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹.

(۳) وهنا الوکیل انما یستفید التصرف من الموکل، وقد امره بالدفع الی فلان فلا یمسک =

جنگلی جانور

جنگلی اور وحشی جانوروں پر سائتمہ ہونے کی حیثیت سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، اس لئے ایسے مخلوط النسل جانور پر جس کی ماں جنگلی اور وحشی ہو، زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر تجارت کی نیت سے رکھے جائیں تو ان پر تجارت کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۱)

جواہرات

☆..... اگر جواہرات تجارت کے لئے نہیں ہے تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆..... اگر جواہرات تجارت کیلئے ہیں اور قیمت نصاب کے برابر ہے یا جواہرات کا مالک صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں جواہرات کی قیمت فروخت میں سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۳) اگر کسی نے جواہرات شوقیہ جمع کر رکھے ہیں تو اسپر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۴)

☆..... اگر کسی نے صرف زکوٰۃ سے بچنے کیلئے یہ حیلہ کیا ہے کہ ہیرے جواہرات جمع کر رکھے ہیں تو اصول کے مطابق زکوٰۃ واجب تو نہیں ہوگی لیکن اس قسم کے حیلہ کی وجہ سے آخرت میں مواخذہ کا ڈر ہے اس لئے زکوٰۃ دیدینا چاہئے، تاکہ آخرت میں

= الدفع إلى غيره. (شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹)

(۱) والمتولد بين الغنم والظبا يعتبر فيه الام فان كانت غنما وجبت فيه الزكاة ويكمل به النصاب والافلاو كذا المتولد بين البقر والاهلي والوحشي كذا في محيط السرخسي. (عالمگیری، كتاب الزكاة الباب الثاني صدقة السوائم، الفصل الرابع في زكاة الغنم ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: رشیدیہ تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۲۳. البحار الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۶.

(۲، ۳، ۴) لازکوٰۃ فی اللالی والجواہروان ساوت الفا اتفاقا الا ان تكون للتجارة تنوير الابصار شامی کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۲۷۳، ط: سعید، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۳۹، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰) واما اليواقيت واللالی والجواہر فلا زكاة فيها وان كانت حليا الا ان تكون للتجارة، كذا في الجوهرة النيرة (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: رشیدیہ، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۳، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۳۹)

پریشانی نہ ہو، اگر وہاں مسئلہ خراب ہو گیا تو ٹھیک کرنا بہت ہی زیادہ مشکل ہوگا۔ (۱)
☆..... اگر کسی نے جواہرات اس نیت سے لئے ہیں کہ رقم بینک میں جمع کر کے رکھے گا تو ایسے پڑی رہے گی لہذا جواہرات لے کر رکھ دیئے تو ایسے جواہرات کی قیمت پر سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگر قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر نصاب تک پہنچ جاتی ہے۔ (۲)

جواہرات جڑے ہوں

اگر سونا اور چاندی کے زیورات میں جواہرات جڑے ہوئے ہوں، تو جواہرات یا اسکی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ صرف سونا اور چاندی کی مالیت پر واجب ہوگی۔ (۳)

جواہرات کے زیورات

خالص جواہرات مثلاً ہیرا، زمرد، لعل، یاقوت، مرجان، زبرجد، الماس اور موتی وغیرہ کے بنائے ہوئے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اگر اس میں سونا اور چاندی نہیں ہے۔

(۱) فنقول مذهب علمائنا رحمہم اللہ تعالیٰ ان کل حیلۃ یحتال بہا الرجل لایطال حق الغیر اولادخال شبہة فیہ اولتمویہ باطل فہی مکروہة . عالمگیری کتاب الحیل، الفصل الاول فی بیان جواز الحیل وعدم جوازها . ج: ۶ ص: ۳۹۰، ط: رشیدیہ)
(۲) وهو مخالف لما فی المعراج والبدائع ان الزکاة تجب فی النقد کیف ما مسکھ للنفقة اوللنماء (حاشیة طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۳۸۹، کتاب الزکاة ط: قدیمی)
(۳) تجب الزکاة فی الذهب والفضة مضروبا أو تبرا أو حلیا مصوغا أو حلیة سیف او منقطة أو لجام أو سرج او الکواکب فی المصاحف والأوانی وغیرها إذا كانت تخلص عن الاذابة سواء كان یمسکها للتجارة أو للنفقة أو للتجمل أولم ینوشینا . (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۸، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۰)

ہاں اگر خالص جواہرات کے زیورات تجارت کیلئے ہیں تو ان پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (۱)

جہاں چاہو خرچ کرو

اگر زکوٰۃ کی رقم دینے والے کسی آدمی کو زکوٰۃ کی رقم دے کر یہ کہا کہ ”جہاں چاہو خرچ کرو“ تو یہ جملہ تملیک ہے، اس صورت میں اگر یہ آدمی زکوٰۃ کا مستحق ہے تو وہ اس رقم کو اپنے نفس پر بھی خرچ کر سکتا ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، ضمان نہیں آئے گا۔ (۲)

جہنم میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین آدمی

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اول ثلاثة يدخلون النار:

أمير مسلط وذو ثروة من مال لا يؤدي حق الله تعالى من ماله ،
وفقيه فخور . (مسند احمد ص: ۴۲۵ و ۴۷۹، ج: ۲، ابن حبان

(۴۶۵۶) كتاب الكبائر ص: ۵۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والے تین آدمی (۱) زبردستی اقتدار پر قابض رہنے والا امیر و صدر، (۲) اور وہ مالدار جو اپنے مال سے اللہ تعالیٰ کا حق یعنی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، (۳) فخر کرنے والا فقیر۔

جہیز کا سامان یا زیور

☆..... اگر ماں یا باپ نے لڑکی کو جہیز دینے کے لئے سونا چاندی خرید کر رکھے رکھا ہے لیکن لڑکی کو مالک نہیں بنایا اور وہ نصاب کے برابر ہے، تو سالانہ خرید کر رکھنے

(۱) لازکاة فی اللالی والجواہرالان تکون للتجارة . (تنویر الابصار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۳،

كتاب الزکاة ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: رشیدیہ، تثار خانیہ ج: ۲ ص: ۳۳۹)

(۲) وللوکیل بدفع الزکاة ان یدفعها إلی ولد نفسه کبیرا کان أو صغیرا وإلی امرأته إذا کانوا

محاویج ولا یجوز ان یمسک لنفسه شیئا إلا إذا قال :ضعها حیث شئت فله أن یمسک

لنفسه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، الفقه الاسلامی وادلتہ ج: ۲ ص: ۸۹۱، ط: دار الفکر،

بیروت، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹)

والے کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی لڑکی کے جہیز میں دیا جائے گا اس لئے زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں ہوگا۔

اور اگر لڑکی کو جہیز کے زیور کا مالک بنا دیا گیا تو لڑکی مالک ہو جائے گی، جب تک وہ بالغ نہیں ہوگی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، بالغ ہونے کے بعد جب سال گذر جائے گا اور زیور بھی نصاب کے برابر ہے تو لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

☆..... لڑکی کو زیورات کا مالک بنانے کے بعد اسکی اجازت کے بغیر ان زیورات کو ماں یا کسی اور کے لئے پہننا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

☆..... جہیز کے سامان پر زکوٰۃ نہیں ہے، کیونکہ وہ مال تجارت نہیں ہے۔ (۳)



چارے

موشیوں کے چارے کے لئے کاشت کی گئی فصل پر بھی حضرت امام اعظمؒ کے نزدیک عشر واجب ہے۔ (۴)

(۱) قال محمد رحمه الله تعالى: كل شئ وهبه لابنه الصغير، واشهد عليه وذلك الشئ معلوم في نفسه فهو جائز، والقصد ان يعلم ما وهبه له، والاشهاد ليس بشرط لازم لأن الهبة تتم بالاعلام. (شامی ج: ۵ ص: ۶۹۴، وتتم الهبة بالقبض الكامل، شامی ج: ۵ ص: ۶۹۰)

(وشرط افتراضها عقل وبلوغ و اسلام (حرية..... (وسببه) أى سبب افتراضها (ملك نصاب حولي)..... تام (فارغ عن دين له، مطالب من جهة العباد). (تنوير الابصار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

(۲) وعن ابى حرة الرقاشى عن عمه قال قال رسول الله ﷺ الا تظلموا الا لايحل مال امرئ الا بطيب نفس منه (مشکوٰۃ شریف ج: ۱ ص: ۲۵۵ باب الغصب والعارية).

(۳) وليس في دور السكنى وثياب البدن واثاث المنزل..... لأنها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية ايضا. (هدايہ ج: ۱ ص: ۲۰۲، كتاب الزكاة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

(۴) ويجب العشر عند ابى حنيفة رحمه الله تعالى في كل ما تخرجه الأرض الحنطة..... وأشباه ذلك مما له ثمرة باقية أو غير باقية قل أو كثر. (فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، =

چاندی خالص نہیں ہے

اگر چاندی خالص نہیں بلکہ اس میں کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے تو غالب جزء کا اعتبار ہوگا، اگر چاندی غالب ہے تو وہ چاندی سمجھی جائے گی اور نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر کھوٹ زیادہ ہے تو چاندی نہیں سمجھی جائے گی اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

ہاں اگر تجارت کے مال کے طور پر رکھا ہے تو مال تجارت کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۱)

چاندی کا نصاب

☆..... چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، موجودہ وزن کے اعتبار سے چھ سو بارہ گرام پینتیس ملی گرام چاندی ہے، اگر چاندی کے نصاب پر ایک سال گزر جائے تو ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر کسی کے پاس صرف چاندی ہے اور وہ ساڑھے باون تولہ سے کم ہے اسکے ساتھ سونا یا نقد رقم، مال تجارت اور دیگر قابل زکوٰۃ چیزیں نہ ہوں تو ساڑھے باون

= الباب السادس في زكاة الزرع والثمار، تنارخانية ج: ۲، ص: ۳۲۷، ادارة القرآن. البحر
الرائق ج: ۲، ص: ۲۳۷

(۱) وغالب الفضة والذهب فضة وذهب ، وماغلب غشه منهما (يقوم) كالعروض ويشترط فيه النية إلا إذا كان يخلص منه ما يبلغ نصاباً أو أقل ، وعندہ ما يتم به أو كانت اثماراً رائجة وبلغت نصاباً من ادنى فقد تجب زكاته فتجب والافلا . (شامی ج: ۲، ص: ۳۰۰، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۹، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۲۸، تنارخانية ج: ۲، ص: ۲۳۳)

تولہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اور اگر چاندی نصاب سے کم ہے، لیکن اسکے ساتھ کچھ سونا یا نقد رقم یا زیورات وغیرہ ہیں اور سب کی قیمت فروخت کو جمع کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتی ہے تو نصاب پورا ہو جائے گا اور سال گزرنے کے بعد کل قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر کسی آدمی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ چاندی ہے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے، چاہے وہ چاندی کو تجارت اور کاروبار میں لگا کر بڑھائے یا نہ بڑھائے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چاندی کو ”ثمن“ یعنی روپیہ اور سکہ کے طور پر پیدا کیا ہے تاکہ اس سے تجارت کر کے مال کو بڑھانا ممکن ہو، اب اگر کوئی شخص اس سے تجارت نہیں کرتا یا زیور بنا کے رکھ دیتا ہے اور مال میں اضافہ ہونے نہیں دیتا تو اس کی ذمہ دار شریعت نہیں بلکہ وہ آدمی خود اس کا ذمہ دار ہے۔ (۳)

(۱) فان كان له فضة مفردة فلازكاة فيها حتى تبلغ مائتي درهم وزنا وزن سبعة..... وروى عنه ﷺ انه قال لمعاذ لمابعثه الى اليمن ليس فيما دون مائتين من الورق شيء وفي مائتين خمسة. (بدائع ج: ۲ ص: ۱۶ كتاب الزكاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۵، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۵)

(۲) قال القدوري في كتابه: ويضم الذهب والفضة إلى عروض التجارة وفي الينابيع: يريد إذا كان له عروض التجارة قليلا كان أو كثيرا وعنده من الذهب والفضة حليا أو غير حلي لتجارة أو النفقة فانه يقوم العروض بأوفر القيمتين الخ، فاذا بلغت قيمتها نصابا مع ماعنده من الذهب تجب فيها الزكاة والا فلا. (بدائع ج: ۲ ص: ۱۹، ۲۱، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۲، ۲۳۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰)

(۳) لأنهما خلقا ليتوصل بهما..... وهذا معنى الأستتماء فقد خلقا للإستتماء..... فالنماء التقديري حاصل وهوالمعتبر للاجماع. (فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۶۲، كتاب الزكاة بدائع ج: ۲ ص: ۱۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۶)

چاندی کا نصاب معیار ہے

☆..... اگر کسی آدمی کے پاس کوئی ایک نصاب مکمل نہیں بلکہ کچھ سونا، کچھ چاندی، یا کچھ نقد کیش یا مال تجارت ہے تو اس صورت میں چاندی کے نصاب کی قیمت کے حساب سے حساب لگایا جائے گا اگر چاندی کے حساب سے نصاب پورا ہو جاتا ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔
اور اسکی دو وجہیں ہیں:

☆..... ایک یہ کہ زکوٰۃ فقراء کے نفع کے لئے ہے اور اس میں فقراء کا نفع زیادہ ہے اور چاندی کے نصاب سے حساب کرنے کی صورت میں فقراء کو زکوٰۃ زیادہ ملتی ہے سونے کے نصاب کے حساب سے کم ملتی ہے کیونکہ سونے کے نصاب کے حساب سے کم آدمیوں پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اور زکوٰۃ کے معاملہ میں فقراء کا زیادہ خیال کیا گیا ہے تاکہ معاشرہ سے غربت ختم ہو جائے۔

☆..... دوسرا یہ ہے کہ اس میں احتیاط بھی زیادہ ہے کہ جبکہ کیش وغیرہ چاندی کے نصاب کے ساتھ پورا ہو جاتا ہے اور سونے کے ساتھ نصاب پورا نہیں ہوتا تو احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جس نصاب کے ساتھ نصاب پورا ہو جاتا ہے اسی کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ (۱)

(۱) وكذا يضم بعض أموال التجارة إلى البعض..... ثم ماذا تقوم ذكر القدوری فی شرحه مختصر الكرخی انه يقوم بأوفى القيمتين من الدرهم والدنانير..... وكذا روى عن ابى حنيفة في الامالی انه يقومها بأنفع النقدين للفقراء..... وجه قول ابى حنيفة ان الدراهم والدنانير وان كانا في الثمنية والتقويم بهما سواء لكننا رجحنا أحدهما بمرجح وهو النظر للفقراء والأخذ بالاحتياط. (بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، كتاب الزكاة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۵)

چاندی کے تار

عورتوں کے قیمتی کپڑے جس میں چاندی کے تار ہوتے ہیں، ایسے کپڑوں کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ چاندی کے تاروں کا اندازہ کر لیا جائے، اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس قسم کے کپڑے میں چاندی کے تار لگائے ہوئے ہیں اس قسم کے خالی کپڑے کو وزن کر لیا جائے پھر تار لگائے ہوئے کپڑے کو وزن کر لیا جائے تو وزن کا اندازہ ہو جائے گا۔ (۱)

چچا

اگر چچا غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

چچا زاد بھائی

اگر چچا زاد بھائی غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

(۱) وفي تبر الذهب والفضة وحليهما وأوانيهما الزكوة سواء كان مباحا أولا. (فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۳، فصل في الذهب ط: المكتبة الرشيدية، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، فتاوی دارالعلوم دیوبند ج: ۶ ص: ۱۲۱. دارالاشاعت، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶) وحاصله؛ أن ما يخلص منه نصاب أو كان ثمننا رائجا تجب زكاته سواء نوى التجارة أولا. (شامی ج: ۲ ص: ۳۰۰)

(۲، ۳) والأفضل في الزكاة والفطر والنذر الصرف أولا إلى الاخوة ثم إلى الأعمام والعمات ثم إلى أولادهم الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، الباب السابع في المصارف، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰)

چچا زاد بہن

اگر چچا زاد بہن غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

چچی

اگر چچی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

چندہ کی رقم پر زکوٰۃ

☆..... مسجد اور مدرسہ کا چندہ جو نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ جمع ہو جاتا ہے اور اس پر سال گزر جاتا ہے، اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (۳)

☆..... مدرسہ کے مہتمم کے پاس مدرسہ کی جو رقم جمع رہتی ہے اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۴)

☆..... جو رقم چندہ یا عطیہ کے طور پر کسی کار خیر میں دی جاتی ہے وہ چندہ یا عطیہ دینے والوں کی ملکیت سے خارج ہو جاتا ہے، اور اسکی حیثیت وقف کے مال کی طرح ہو جاتی ہے اس لئے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۵)

چور کو زکوٰۃ دینا

چور کو لاعلمی کی وجہ سے زکوٰۃ و صدقات دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور دینے

(۲،۱) حوالہ مذکورہ

(۴،۳) (وسببہ أى سبب افتراضها) (ملک نصاب حولی)..... (تام) (الدر المختار مع الشامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، کتاب الزکاة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳ - ۱۷۵)

(۵) الثانی: أن یکون مملوکا لمالک معین بالشخص ، فلا زکاة فی الموقوف (الفقه علی المذاهب الأربعة ص: ۵۹۲، زکاة الزرع الخ)

والے کو نیت کی وجہ سے ثواب ملے گا۔

اور اگر زکوٰۃ دینے والے کو پہلے سے معلوم ہے کہ وہ چور ہے تو اس کو زکوٰۃ و صدقات نہ دیا کرے ورنہ مواخذہ کا خطرہ ہے، ہاں اگر اس نے چوری سے توبہ کر لی ہے اور فقیر ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)



حاجی کو زکوٰۃ دینا

اگر مسافر حاجی کے پاس راستہ کا خرچ ختم ہو گیا ہے یا پیسے چوری ہو گئے ہیں اور اس کے گھر میں مال و دولت اور پیسے ہیں لیکن فوری طور پر لانے کی کوئی صورت نہیں، تو ایسے حاجی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

حج کی رقم

☆..... پاکستان میں عازمین حج کے لئے تقریباً چار پانچ ماہ پہلے حج کے لئے رقم جمع کرانا ضروری ہے اور اسکی تقریباً دو صورتیں ہوتی ہیں۔

☆..... حکومت کی اسکیم ہے۔

☆..... پرائیوٹ اسکیم ہے۔

(۱) ای مصرف الزکاة..... (وہو فقیر.....) (ومسکین. شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۰، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۶۷، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، انما الاعمال بالنیات بخاری ج: ۱ ص: ۱ قديمی)

(۲) وأما قوله تعالى (وفي سبيل الله) عبارة عن جميع القرب فيدخل فيه كل من سعى في طاعة الله وسبيل الخيرات إذا كان محتاجا..... وقال محمد: المراد منه الحاج المنقطع لما روى (أن رجلا جعل بعير له في سبيل الله فأمره النبي ﷺ أن يحمل عليه الحاج. (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۵، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۳)

۱۔ حکومت کی اسکیم میں جو رقم جمع کرائی جاتی ہے اس میں سے کچھ رقم روانگی سے پہلے پاسپورٹ اور ٹکٹ کے ساتھ واپس ملتی ہے۔

۲۔ پرائیویٹ اسکیم میں جو رقم جمع کرائی جاتی ہے وہ سب رکھ دیتے ہیں روانگی سے پہلے کچھ بھی واپس نہیں کرتے بلکہ بعض اوقات مزید رقم کا مطالبہ کرتے ہیں، بلکہ کھانا اور قربانی کی رقم بھی جیب سے دینی پڑتی ہے ایسی صورتوں میں زکوٰۃ کا حکم حسب ذیل ہے۔

حکومت کی اسکیم میں رقم جمع کرانے کے بعد اگر روانگی سے پہلے سال مکمل ہو گیا ہے تو اس صورت میں روانگی سے پہلے جو رقم واپس ملے گی اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اور جو رقم پاسپورٹ ٹکٹ رہائش اور معلم کی فیس اور منی مزدلفہ اور عرفات کے خیمے اور آمدورفت کے بابت کٹ گئی ہے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا اور پرائیویٹ اسکیم میں چونکہ کوئی رقم واپس نہیں کرتے تو جمع شدہ رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۱)

حج کے لئے جمع کرائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ

بعض ممالک میں حج کے لئے چار پانچ مہینے پہلے پیشگی رقم جمع کرنا لازم ہوتا ہے اور روانگی چار پانچ ماہ بعد ہوتی ہے اگر روانگی سے پہلے صاحب نصاب آدمی کا سال مکمل ہو جاتا ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ کا حکم یہ ہے کہ آمدورفت کے ٹکٹ، معلم کی فیس، اور رہائش کی رقم، اور منی، عرفات کے خیمے کے کرائے کے لئے جو رقم دی گئی ہے اس پر زکوٰۃ نہیں، اس سے زائد رقم جو کرنسی کی صورت میں واپس ملے گی اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

(۱) إذا أمسكه لينفق منه كل ما يحتاجه فحال الحول وقد بقي معه منه نصاب فإنه يزكى ذلك الباقي وإن كان قصده إلتفاق منه أيضا في المستقبل لعدم استحقاق صرفه الى حوائجه الاصلية. وقت حولان الحول. (شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، کتاب الزکاة. الحرج: ۲ ص: ۲۰۶. کتاب الزکاة، ط: سعید.

خلاصہ یہ کہ خرچہ کے مد میں جو رقم کٹ گئی اس پر زکوٰۃ نہیں اور جو رقم واپس ملنے والی ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۱)

حج کے لئے جو رقم رکھی ہے

اگر کسی آدمی نے مثلاً پانچ سال سے حج کرنے کے لئے پیسہ الگ کر کے رکھ دیا ہے اور اس سال حج کے لئے جا رہا ہے، تو اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہے اور گذشتہ پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے، جب تک وہ روپیہ خرچ نہ ہو جائے اس وقت تک گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۲)

حج کے لئے زکوٰۃ لینا

اگر کوئی شخص حج کو جا رہا ہے، اور اس کے پاس پیسے کم پڑ جائیں تو اس کو حج کے لئے زکوٰۃ کا پیسہ لینا جائز نہیں ہے، لیکن اگر پیسہ پورا تھا اور حج کے لئے چلا گیا، مگر راستہ میں کوئی حادثہ پیش آ گیا اور روپیہ ضائع ہو گیا، اور گھر سے پیسہ منگوانے کی کوئی صورت نہیں تو اس کو وہاں بقدر ضرورت زکوٰۃ کا پیسہ لینا درست ہے۔ (۳)

حرام مال حلال مال میں مل گیا

اگر حرام مال اپنے حلال مال کے ساتھ مل گیا، تو وہ ملک میں داخل ہو گیا، اگرچہ ملک خبیث ہی ہے، اور زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے ملک ہونا شرط ہے، طیب اور پاک ہونا شرط نہیں، طیب اور پاک ہونا مقبولیت کی شرط ہے لہذا ایسے مال پر زکوٰۃ

(۱) حوالہ مذکورہ

(۲) اذا كان لرجل مائتادرم فلم يؤد زكاته سنتين يزكى السنة الاولى وكذا هذا في مال التجارة بدائع ج: ۲ ص: ۷، فصل في شرائط الفرضية، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۴، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰

(۳) فتاویٰ محمودیہ ج: ۱۳ ص: ۹۴

واجب ہوگی اگرچہ قبول نہیں ہوگی۔

اور زکوٰۃ دینے کا فائدہ یہ ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے سے جو عذاب ہوگا اس سے محفوظ رہے گا اور قبول نہ ہونے سے عذاب نہیں ہوتا البتہ ثواب سے محروم رہتا ہے، اور عذاب نہ ہونا اور ثواب سے محروم ہونا دونوں ایک بات نہیں، البتہ حرام کمائی کا جو عذاب ہے وہ الگ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ زکوٰۃ نہ دینے کی صورت میں دو عذابوں کا مستحق ہوگا ایک حرام کمائی کا دوسرا زکوٰۃ نہ دینے کا، اور زکوٰۃ دینے کی صورت میں صرف ایک ہی ہوگا۔ (اصلاح انقلاب ص: ۱۵۲، ج: ۱)۔ (۱)

حرام مال کی زکوٰۃ

☆..... اگر مال خالص حرام ہے تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، کیونکہ مال حرام کا حکم یہ ہے کہ اگر مالک معلوم ہے تو اس کو واپس کر دیا جائے اور اگر مالک معلوم نہیں تو ثواب کی نیت بغیر سارا مال صدقہ کر دیا جائے اپنے پاس نہ رکھا جائے۔ (۲)

☆..... اگر حرام مال، حلال مال کے ساتھ مخلوط ہے تو اس صورت میں حرام مال کی مقدار کو نکالنے کے بعد اگر حلال مال نصاب کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہے تو اسپر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو اس صورت

(۱) الزکوٰۃ واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول، كتاب الزکوٰۃ، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۷، ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه فتجب الزكاة فيه. (تنوير الابصار شامی ج: ۲ ص: ۲۹۰، كتاب الزكاة)

(۲) لو كان الخبيث نصابا لا يلزمه الزكاة؛ لأن الكل واجب التصديق عليه، فلا يفيد ايجاب التصديق ببعضه، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۱، والحاصل أنه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم، وإل فان علم عين الحرام لا يحل له، ويتصدق به بنية صاحبه. (شامی ج: ۵ ص: ۹۹، وج: ۶ ص: ۳۸۵، ج: ۲ ص: ۲۹۱. هنديہ ج: ۲ ص: ۳۳۹)

میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر حرام مال مالک کو واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دے ورنہ صدقہ کر دے۔ (۱)

☆..... حرام مال میں زکوٰۃ واجب ہونے یا نہ ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اس کے پاس دوسرا حلال مال نصاب کے برابر ہے، اور اس میں حرام مال کو ملا دیا ہے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس پر زکوٰۃ لازم ہے، اور اگر دوسرا حلال مال نصاب کے برابر نہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، بلکہ وہ کل مال صدقہ کرنا واجب ہے یعنی اگر حرام مال کا مالک یا اس کا وارث معلوم ہے تو اس کو واپس کر دے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کر دے۔ (۲)

(دارالعلوم ص: ۸۶، ردص: ۳۳۳، محمودیہ ص: ۸۴، ج: ۳، اصلاح انقلاب ج: ۱ ص: ۱۵۲)

حساب کے بغیر زکوٰۃ دینا

حساب کے بغیر زکوٰۃ دینے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی اس لئے سالانہ کتنی زکوٰۃ دینی ہے اس کا حساب کر لینا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ کم ادا ہونے کی صورت میں آخرت میں پکڑ ہوگی اور سزا جگلتا پڑے گی۔ (۳)

(۱) (قوله منفصل عنه) الذي في النهر عن الحواشي: محل ما ذكره ما إذا كان له مال غير استهلكه بالخلط يفصل عنه فلا يحيط الدين بماله اه أي يفضل عنه بما يبلغ نصابا. (شامی ج: ۲ ص: ۲۹۱)

(۲) من ملك اموالا غير طيبة أو غصب اموالا و خلطها ، ملكها بالخلط ، ويصير ضامنا، وان لم يكن له سواها نصاب فلازكوٰة عليه فيها وان بلغت نصابا؛ لأنه مديون ومال المديون لا ينعقد سببا لوجوب الزكاة عندنا اه . فأفاد بقوله وان لم يكن سواها نصاب الخ ان وجوب الزكاة مقيد بما إذا كان له نصاب سواها. (شامی ج: ۲ ص: ۲۹۱، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷)

(۳) (وفي كل خمس) (بحسابه) ففى كل أربعين درهما درهم وفى كل أربعة مناقيل قيراطان الخ (فتاوى شامی ج: ۲ ص: ۲۹۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۵، تنارخانيه ج: ۲ ص: ۲۳۰)

البتہ یہ اجازت ہے پورے سال میں زکوٰۃ کی نیت سے تھوڑی تھوڑی زکوٰۃ دیتا رہے اور سال کے آخر میں حساب کر لے، اگر پوری زکوٰۃ ادا ہوگئی بہتر ورنہ باقی زکوٰۃ ادا کر دے۔

حفاظت کی رقم پر زکوٰۃ

زید نے اپنے بھائی عمر کو ایک لاکھ روپے حفاظت کی غرض سے دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ چاہے تم اس رقم کو کاروبار میں لگا کر نفع یا نقصان اٹھاؤ، یا ویسے ہی رکھے رکھو، مثلاً پانچ سال کے بعد اس رقم کی واپسی ہوئی تو گذشتہ پانچ سال کی زکوٰۃ ادا کرنا زید پر لازم ہوگا۔ (۱)

حکومت زکوٰۃ وصول کرے

☆..... اگر حاکم وقت واقعی مسلمان اور عادل ہے تو اس کو لوگوں کے اموال ظاہرہ سے زکوٰۃ وصول کر کے غریب مستحقین میں صرف کرنے کا حق ہوگا۔ (۲)

۲۔ اگر حاکم وقت ظالم ہے یا مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے تو اس کو لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کا حق نہیں ہے۔

اگر وہ لوگوں سے زکوٰۃ وصول کر کے صرف مستحقین پر صرف کرتا ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر زکوٰۃ کی رقم مستحقین پر صرف نہیں کرتا ہے بلکہ غیر مستحقین پر صرف کرتا ہے تو اس صورت میں لوگوں پر ضروری ہوگا کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔

(۱) (ولو كان الدين على مقرملى أو.....) (فوصل إلى ملكه لزم زكاة مامضى) . (تنوير الابصار مع الدر شامى ج: ۲ ص: ۲۶۶ كتاب الزكاة، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع ج: ۲ ص: ۹)

(۲) اما الظاهر فللامام ونوابه وهم المصدقون من السعاة والعشار وولاية الأخذ الخ. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۱)

حکومت نے زکوٰۃ مصرف پر خرچ نہیں کی

اگر حکومت نے مسلمانوں سے زکوٰۃ کی رقم لے کر صحیح مصرف پر خرچ نہیں کی بلکہ غیر مسلم کو دی یا غیر مصرف میں خرچ کی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، زکوٰۃ کی رقم دینے والوں پر لازم ہے کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ صحیح مصرف میں ادا کریں۔ (۱)

حولان حول

- ☆..... حولان حول یعنی مال پر پورا سال گزر جانے کی شرط کھیتی اور پھلوں کے علاوہ دوسری اشیاء کیلئے ہے، کھیتی اور پھلوں کیلئے سال گزر جانے کی شرط نہیں ہے۔ (۲)
- ☆..... زکوٰۃ میں حولان حول شرط ہے۔ (۳)
- ☆..... حولان حول سے مراد سال پورا ہونا ہے۔ (۴)
- ☆..... اور حولان حول وہاں کا معتبر ہے جہاں مال موجود ہے، زکوٰۃ دینے والے کا اعتبار حولان حول میں نہیں مثلاً ایک آدمی کراچی میں رہے تو پورا سال کراچی میں رہنا ضروری نہیں مال جہاں بھی ہے وہاں جب سال پورا ہو جائے گا تو زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ (۵)

(۱) (أخذ البغاة) والسلاطين الجائرة (زكاة) الأموال الظاهرة كالسوائم والعشور والنخاج لاعادة على اربابها ان صرف الماخوذ في محله الآتي ذكره والا يصرف فيه فعليهم فيما بينهم وبين الله اعادة غير النخاج (الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۸، ۲۸۹) بدائع ج: ۲ ص: ۳۶. (۲، ۳، ۴) وهذا شرط في غير زكاة الزرع والثمار اذ لا يشترط فيها نصاب ولا حولان حول. (شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، كتاب الزكاة، ج: ۲ ص: ۳۲۶، باب العشر، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷) (۵) ويقومها المالك في البلد الذي فيه المال، حتى لو بعث عبدا للتجارة إلى بلد آخر فحال الحول تعتبر قيمته في ذلك البلد الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثاني في العروض تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۹) ثم المعتبر في الزكاة مكان المال حتى لو كان هو في بلد وماله في بلد آخر يفرق في موضع المال الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۹)

حیلہ تملیک

☆..... اگر مدرسہ کا مہتمم زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے حیلہ تملیک کر لے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی پھر اسکے بعد مدرسہ کی ضرورت کیلئے استعمال کرے تو درست ہے۔ (۱)

☆..... بعض حضرات زکوٰۃ کی رقم تبلیغ وغیرہ کے لئے دیتے ہیں اور یہ کہہ دیتے ہیں کہ حیلہ کر لیا جائے جبکہ تملیک میں لینے والا اور دینے والا دونوں اچھی طرح جانتے ہیں کہ تملیک مقصود نہیں ہے تب بھی حیلہ کرنے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ لیکن یہ مناسب نہیں۔ (۲)

حیلہ کرنا

☆..... غریب اور پسماندہ علاقے کے مدارس میں عطیات اور چندہ کی رقم بہت کم ہوتی ہے زکوٰۃ، صدقہ فطر، کفارہ اور چرم قربانی کی رقم زیادہ ہوتی ہے، اور عطیات اور چندہ کی رقم سے مدرسین کی تنخواہ پوری نہیں ہوتی، اس لئے مدرسے والوں کیلئے اس طرح حیلہ کرنا کہ زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو مالک بنا کر دیدیں اور اس سے یہ کہہ دیں کہ تم اپنی طرف سے خوشی سے مدرسہ میں دیدو، اور وہ خوشی سے دیدیتا ہے تو اس رقم سے مدرسین کی تنخواہ دینا جائز ہوگا۔ (۳)

(۲، ۱) ويشترط أن يكون الصرف (تمليكا) لا اباحة. (شامی ج: ۲ ص: ۲۳۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹. وحيلة التكفين بها التصديق على فقير ثم هويكفن فيكون الثواب لهما. (شامی ج: ۲ ص: ۲۷۱، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف ط: سعيد تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲ ط: ادارة القرآن) شامی ج: ۲ ص: ۳۲۵.

(۳) أن الحيلة أن يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الأشياء، وهل له أن يخالف امره؟ لم اره والظاهر نعم. (قوله ثم يأمره)..... في التعبير ثم إشارة إلى أنه لو أمره أولاً لايجزئ لانه يكون وكيلا عنه في ذلك، وفيه نظر لأن المعترية الدافع الخ. (فتاوى شامی ج: ۲ ص: ۲۷۱، ۳۲۵، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، باب المصرف ط: سعيد

☆.....حیلہ جائز ہونے کے لئے خاص مقدار کی رقم کی تخصیص نہیں جتنی بھی رقم میں حیلہ کی ضرورت ہے کر سکتے ہیں۔ (۱)

☆.....ضرورت اور دین کی بقاء کے لئے ایسا حیلہ کرنے والے اور حیلہ کرانے والے گنہگار نہیں ہوں گے بلکہ نیت صالح ہونے پر ثواب کی امید ہے۔ (۲)

حیلہ میں تملیک شرط ہے

زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے فقراء وغیرہ کی تملیک شرط ہے، اور یہ قرآن مجید کی آیت ”انما الصدقات للفقراء“ سے مستفاد ہے، ”صدقہ“ کا لفظ ہی فقیر کی تملیک کو چاہتا ہے، اور ”للفقراء“ کی شروع میں لام تملیک اس کی صریح اور واضح دلیل ہے، اور ”لام“ نفع کے لئے ہونا بھی تملیک کے منافی نہیں ہے کیونکہ نفع مالک کو ملتا ہے، غیر مالک کو نہیں، اس لئے نفع ملنے کے لئے مالک ہونا ضروری ہے اور ”تؤخذ من أغنيائهم وترد الی فقرائهم“ بھی اسکی واضح دلیل ہے کیونکہ ”تؤخذ“ سے زکوٰۃ کی رقم مالداروں کی ملک سے خارج ہونا ثابت ہوتا ہے اور ”الی فقرائهم“ سے فقراء کی ملک میں داخل ہونا واضح ہے۔

بہر حال زکوٰۃ میں فقراء کی تملیک ضروری ہے، اور صدقہ کا لفظ خود اس کو چاہتا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی عوض میں نہ دی جائے، ورنہ صدقہ نہ رہے گا۔

(۱) ويشترط أن يكون الصرف (تمليكا) لإباحة. (شامي ج: ۲ ص: ۲۲۳، البحر ج: ۲ ص: ۳۲۳).
فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۷. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲.
(۲) وكل حيلة يحتال بها الرجل ليتخلص بها عن حرام او ليتوصل بها إلى حلال فهي حسنة.
(عالمگیری ج: ۶ ص: ۳۹۰، كتاب الحيل)

حیلہ میں شرط لگانا

زکوٰۃ کی رقم کسی غریب کو اس شرط پر دینا کہ اس کو قبول کر کے فلاں مدرسہ میں دیدے، اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہونے میں شبہ ہے لہذا شرط رکھ کر حیلہ نہ کرے بلکہ کسی غریب آدمی کو کسی قسم کی شرط کے بغیر زکوٰۃ کی رقم مالک بنا کر دیدیں پھر اس کو مدرسہ وغیرہ میں دینے کی ترغیب دیدیں، اگر وہ خوش دلی سے مدرسہ کے لئے دیدے تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور اس کو وہ رقم مدرسہ وغیرہ کے لئے دینے کی وجہ سے ثواب بھی ملے گا۔

اور اگر وہ خوشی سے دینے پر راضی نہ ہو تو اس کو مجبور کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ وہ مالک ہے، اس کو اپنی ملکیت کی رقم پر مکمل اختیار ہے۔ (۱)

حیوانات کے متعدد نصاب

اگر کسی کے پاس مختلف حیوانات کے متعدد نصاب ہیں، اور اس نے ان میں سے کسی ایک نصاب کی زکوٰۃ پیشگی دیدی، اتفاق سے جن جانوروں کی زکوٰۃ دی تھی وہ جانور ہلاک یا ختم ہو گئے، تو اب دی ہوئی زکوٰۃ ان جانوروں کی جانب سے شمار نہیں کر سکتے جو اس کے پاس اب موجود ہیں۔ (۲)

(خ)

خادم کو زکوٰۃ دینا

اگر خادم یا خادمہ غریب اور محتاج ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو (۳)

(۱) أيضا

(۲) ولو ملک نصابا من حیوانات مختلفة فعجل زكاة البعض، فهلك المودى عنه لا يقع عن الباقي. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۶)

(۳، ۴) الباب السابع في المصارف منها الفقير. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصروف ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، تنار خانیة ج: ۲ ص: ۲۶۷)

مدد کے طور پر زکوٰۃ دینا جائز ہے البتہ زکوٰۃ کی رقم تنخواہ میں دینا جائز نہیں ہے، لہذا زکوٰۃ کی رقم تنخواہ کے علاوہ الگ دیں۔

خادمہ کو زکوٰۃ سے زیور دینا

اگر خادمہ مسلمان ہے زکوٰۃ کی مستحق ہے تو اس کو تنخواہ کے علاوہ ضرورت مند محتاج سمجھ کر زکوٰۃ کی رقم سے زیور خرید کر دینا جائز ہے، البتہ خدمت کے معاوضہ کے طور پر زکوٰۃ سے زیور خرید کر دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

خاص آدمی کو زکوٰۃ دینے کے لئے وکیل بنانا

☆ کسی خاص مستحق زکوٰۃ آدمی کو زکوٰۃ دینے کیلئے کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر زکوٰۃ دینے والے نے زید کو اس شرط پر زکوٰۃ کا وکیل بنایا کہ وہ کسی خاص مستحق خالد کو زکوٰۃ دے گا مگر زید نے زکوٰۃ کی رقم خالد کو نہ دی بلکہ بکر کو دے دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں، اس میں دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، دوسرا قول یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور وکیل ضامن ہوگا، اسلئے احتیاط یہ ہے کہ کسی دوسرے کو زکوٰۃ نہ دے بلکہ اسی کو دے جس کو موکل (زکوٰۃ کی رقم دینے والے) نے متعین کیا ہے۔ (۳)

خاص ضرورت کے لئے رقم جمع کی

اگر کسی نے اپنے کسی خاص ضرورت کے لئے رقم جمع کی اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ یا دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتی

(۱) ایضا

(۲، ۳) وهذا حیث لم یأمره بالدفع إلى معین إذ لو خالف ففيه قولان..... وهنا الوکیل إنما یستفید التصرف من الموکل وقد أخره بالدفع إلى فلان فلا یملک الدفع إلى غیره کما لو اوصی لزید بکذا لیس للوصی الدفع إلى غیره. (شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹)

ہے تو سال گزرنے کے بعد اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔
ہاں اگر سال کے اندر اندر ختم ہو جائے یا ختم تو نہیں ہوئی لیکن نصاب سے کم ہے
تو ان صورتوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

خالو

اگر خالو غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

خالو کی اولاد

اگر خالو کی اولاد یعنی خالہ زاد بھائی، بہن غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں تو ان
کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

خالہ

اگر خالہ غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

خاندان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد یہ ہیں
(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد (۲) حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی اولاد

(۱) الزکوٰۃ واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه
الحول . (فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: رشیدیہ . تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۷. ومنها كون
المال نصابا . عالمگیری ج : ۱ ص: ۱۷۲ . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹)
(۲، ۳) والأفضل في الزكاة.....أولا إلى الإخوة.....ثم إلى الأخوال والخالات ثم
إلى أولادهم الخ . (فتاوى عالمگیری ج : ۱ ص: ۱۹۰، الباب السابع البحر الرائق ج: ۲ ص:
۲۴۳، باب المصرف ط: سعید، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۰، فتح القدیر ج: ۲ ص:
۲۱۷، شامی ج: ۲ ص: ۳۴۶)
(۴) أيضا

(۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد (۴) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی اولاد

(۵) حضرت حارث بن عبدالمطلب کی اولاد۔

جو شخص ان پانچ بزرگوں میں سے کسی ایک بزرگ کی نسل سے ہو اسکو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر وہ غریب ہے اور ضرورت مند ہے تو زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہیے۔ (۱)

خانقاہ کی تعمیر زکوٰۃ سے کرنا

خانقاہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں، کیونکہ یہ زکوٰۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے۔ (۲)

نچر

نچر پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، ہاں اگر تجارت کی نیت سے رکھا ہے تو مال تجارت کے اعتبار سے سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی یعنی اگر قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو مجموعی قیمت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ولایدفع الی بنی ہاشم وهم آل علی وآل عباس وآل جعفر وآل عقیل وآل الحرث بن عبدالمطلب. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۰، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۳، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۴۴، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۶، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹۔
(۲) ولایجوز ان یبني بالزكاة المسجد وكذا القنطرة والسقايات واصلاح الطرقات وكري الانهار والحج والجهاد وكل مالاتمليك فيه (هنديہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۴۲، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۷، شامی ج: ۲ ص: ۳۴۴، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۹۔
(۳) والحمير والبغال والفهد والكلب المعلم انما تجب فيها الزكاة اذا كانت للتجارة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۷، فصل فی الغنم، ط: سعید)

خراج

- ☆..... اسلامی حکومت کی طرف سے زمینوں پر عائد ٹیکس کو خراج کہتے ہیں۔ (۱)
- ☆..... اگر زمین زراعت کے قابل ہے چاہے زراعت کی گئی ہو یا نہیں خراج لازم ہوگا۔ (۲)
- ☆..... اگر زمین کاشت کے قابل نہیں، یا بجز زمین ہے تو اس پر خراج واجب نہیں۔ (۳)

خوردونوش کا سامان دینا

اگر زکوٰۃ کی رقم سے خوردونوش کا سامان لیکر کسی مستحق آدمی کو مالک بنا کر دیدیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

خون دینا زکوٰۃ کی مد سے

زکوٰۃ کی مد سے خون خرید کر مریضوں کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ خون مال نہیں ہے۔ (۵)

(۱) واستفید ان الخراج قسمان :خراج مقاسمة ، وهو ما وضعه الامام على أرض فتحها ومن على أهلها بها من نصف الخراج أو ثلثه أو ربعه الخ . (شامی ج: ۲ ص: ۳۲۵، باب العشر)

(۲) لكن صرحوا بان ارض الخراج لو عطلها صاحبها عليه الخراج . (الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۳۳۱، باب العشرط: سعید)

(۳) اذ ليس على الخراب خراج . (بدائع ج: ۶ ص: ۱۹۳، كتاب الاراضى . ط: سعید)

(۴) تملك جزء مال عينه الشارع . (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعید . شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۰)

(۵) تنوير الابصار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، ط: سعید، المحيط البرهانی ج: ۳ ص: ۱۵۵)



دادا کو زکوٰۃ دینا

اپنے حقیقی دادا کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

دادی کو زکوٰۃ دینا

اپنی دادی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

داماد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

اگر اپنا داماد غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

درزی کی مشین

☆..... درزی کی کپڑے سینے کی مشین مال تجارت نہیں بلکہ ذریعہ آمدنی ہے (۴) لہذا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے، (۵) البتہ اگر مشین فروخت کرنے کی نیت سے خریدی ہے تو وہ مال تجارت ہے، اس صورت میں آدمی صاحب نصاب ہے، یا مشین کی قیمت فروخت نصاب کے برابر ہے تو سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔

☆..... درزی کو کپڑے سینے سے جو آمدنی ہوتی ہے، اگر وہ نصاب کے برابر یا (۶)

(۲۰۱) ولایلی من بینہما ولاد ای اصلہ وان علا کابویہ واجدادہ وجداتہ من قبلہما وفرعہ و ان سفل رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۶ ط: ایچ ایم سعید، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳ (۲)

(۳) انما الصدقات للفقراء والمساكين الخ. (سورة التوبه آیت: ۶۰، خلاصۃ الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۴۲، رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۶، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۶۷، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۰ ط: رشیدیہ.

(۴) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية..... وكذا كتب العلم ان كان من اهله وآلات المحترفين كذا في السراج الوهاج. (ہندیہ کتاب الزکاۃ ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، کتاب الزکاۃ، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۹ ط: رشیدیہ.

(۶) الزکاۃ واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق =

اس سے زیادہ ہے تو سال گزرنے کے بعد اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔

دعوت

اگر کوئی شخص کسی کو دعوت دے، اور مختلف قسم کے کھانوں کا دسترخوان اس کے سامنے بچھا دے تو یہ اباحت اور ضیافت کہلائے گی، تملیک نہیں کہلائے گی، اس لئے کہ دعوت اور ضیافت میں صرف اس بات کی اجازت ہوتی ہے کہ جتنا چاہیں تناول فرمائیں، مہمان کو اس میں تصرف کا اختیار نہیں ہوتا کہ جس کو چاہے دسترخوان سے کھانا اٹھا کر کسی کو ہبہ کر دے، یا خود اٹھا کر لے جائیں اس لئے یہ اباحت ہے تملیک نہیں، اور اباحت سے بالا جماع زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

ہاں اگر کھانا پکا کر کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو دیدیا جائے اور اسکو اختیار ہو کہ وہ اس کھانے کو گھر لے جائے، اور جس کو چاہے کھلائے تو یہ تملیک ہے اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

دعوت دیکر کھلانا

زکوٰۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریبوں کو دعوت کے طریقے پر کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ دعوت میں ملکیت نہیں ہوتی، اور زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے تملیک شرط ہے۔ (۲)

دفعینہ مل گیا

اگر کسی شخص کو دارالاسلام میں کسی ایسی جگہ سے دفعینہ ملے، جو جگہ کسی کی ملکیت = والذہب کذا فی الہدایۃ. (عالمگیری الفصل الثانی فی العروض ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشیدیہ. تثار خانیا ج: ۲ ص: ۲۳۷، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زکاۃ المال ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸)

(۱) فلو اطعم مسکینا نوا یا الزکاۃ لایجزیہ إلا اذا دفع الیہ المطعوم. (شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، کتاب الزکاۃ ط: سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱ کتاب الزکاۃ ط: سعید)

(۲) ایضا

میں نہیں جیسے صحرائی علاقہ، تو اگر مدفون چیزوں پر اسلامی سلطنت کی کوئی علامت موجود ہے، مثلاً کلمہ یا اللہ ورسول یا اسلامی نام وغیرہ تو وہ لفظ کے حکم میں ہے، اگر ایک سال تک اعلان کرنے کے بعد مالک مل جائے تو مالک کو دیدے ورنہ صدقہ کر دے، اگر خود بھی زکوٰۃ کا مستحق ہے تو بھی استعمال میں لاسکتا ہے۔

اور اگر مدفون چیزوں پر جاہلیت کے زمانہ کی علامت موجود ہے مثلاً بت کا نقش وغیرہ تو اس صورت میں پانچواں حصہ زکوٰۃ میں نکال دے اور باقی چار حصے پانے والے کی ملکیت ہوں گے۔ (۱)

دکان ختم کرنے کی صورت میں زکوٰۃ

اگر دکان دار دکان ختم کرنے کی غرض سے مال فروخت کرتا ہے تو اس صورت میں مال مناسب قیمت پر فروخت نہیں ہوتا بلکہ اکثر و بیشتر کم قیمت میں فروخت ہوتا ہے ایسی صورت میں زکوٰۃ نکالتے وقت کون سی قیمت کا اعتبار ہوگا، اس کے بارے میں جواب یہ ہے کہ دکان ختم کرنے کی حالت میں جو کم قیمت پر مال فروخت ہوا ہے اس کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ اس قیمت کا اعتبار ہوگا جو بازار میں عام طور پر رائج ہے اس قیمت کے حساب سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) (وما علیہ سمة الاسلام من الكنوز) نقداً أو غیره (فلقطة) سیجی حکمها وما علیہ سمة الکفر خمس و باقیہ للماک. (الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۳۲)

(۲) وتعتبر القيمة عند حولان الحول. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹. . . . وان أدى القيمة تعتبر قيمتها يوم الوجوب لان الواجب أحدهما ولهذا يجبر المصدق على قبوله عندهما يوم الاداء ، وكذا كل مكيل أو موزون أو معدود، وان كانت الزيادة في الذات بان ذهب رطوبته تعتبر القيمة يوم الوجوب اجماعاً؛ لأن المستفاد بعد الحول لا يضم، وإن كان النقصان ذاتاً بان ابتلت يعتبر يوم الاداء عندهم. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثاني في العروض تثارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۶)

دکان کا حساب اب تک نہ ہوا

☆..... جب سے دکان قائم ہوئی ہے کبھی ایسا حساب نہیں ہوا جس سے اسکی مالیت کا صحیح اندازہ ہو سکے تو اس صورت میں بھی حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور حساب کر کے گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر ہر سال کا الگ الگ حساب لگانا مشکل ہے تو موجودہ مالیت سے جتنے سال کی زکوٰۃ باقی رہ گئی ہے اتنے سال کی نکال دیں۔ (۲)

مثلاً دس سال کی زکوٰۃ باقی ہے تو موجودہ مالیت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکال دیں پھر اسکے بعد بقیہ میں سے ڈھائی فیصد نکال دیں پھر بقیہ میں سے ڈھائی فیصد نکال دیں اس طرح دس دفعہ نکالیں اور مجموعی رقم مستحقین کو دیدیں۔ (۳)

دکان کی زکوٰۃ

☆..... جس دکان پر بیٹھ کر کاروبار کرتے ہیں، اس دکان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆..... دکان میں جتنی مالیت کا سامان ہے، اسکی قیمت لگا کر اگر دکاندار کے ذمہ قرض ہے تو اس کو منہا کر دیں، باقی جتنی رقم بچے اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا

(۱) (او) فی عرض تجارة قيمته نصاب..... من ذهب أو ورق..... (ربع عشر) (تنوير الابصار شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸ ایچ ایم سعید، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸ ط: سعید) ولو كان الدين على مقرملى..... فوصل الى ملكه لزم زكاة مامضى. (تنوير الابصار، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۶، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷)

(۲) اذا كان لرجل مائتادهم أو عشرون مثقال ذهب، فلم يود زكاته سنتين يزكى السنة الأولى وليس عليه للسنة الثانية شيء عند اصحابنا الثلاثة، وعند زفر يودی زكاة سنتين وكذا هذا في مال التجارة الخ. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۷۰. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۴)

(۳) ایضا

کردیں۔ (۱)

☆..... دکان کی عمارت، الماری فرنیچر وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں صرف قابل فروخت مال پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۲)

☆..... اگر دکان فروخت کرنے کی نیت سے خریدی گئی ہے تو اسکی بازاری قیمت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳)

☆..... اگر دکان فروخت کرنے کی نیت سے بنائی گئی ہے تو اس کی بازاری قیمت سے سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۴)

☆..... اگر دکان کرایہ پردی گئی ہے تو کرایہ کی رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی دکان کی مالیت پر نہیں۔ (۵)

☆..... اگر دکان بیچنے کی نیت سے لی ہے ابھی تک فروخت نہیں ہوئی بلکہ خالی ہے تو اس سے بھی بازاری قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۶)

☆..... اگر دکان خود دکانداری کرنے کے لئے لی ہے مگر ابھی تک شروع نہ کر سکا بلکہ خالی ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۷)

(۱) ومنها الفراغ عن الدين قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة الخ (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲ البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۷، ۱۱۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰)

(۲) الزكاة واجبة في عروض التجارة الخ. (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹، مکتبہ ماجدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۷، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰۰)

(۳) أيضا

(۴) أيضا.

(۵) ولو آجر عبده أو داره بنصاب إن لم يكونا للتجارة لا تجب مالهم يحل الحول بعد القبض. (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۸)

(۶) او في عروض تجارة قيمته نصاب الخ، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸.

(۷) قوله وملک نصاب حولی فارغ عن الدين وحوانجه الأصلية نام ولوتقدیرا لأنه علیه الصلوة والسلام قدرالسبب به، وقد جعله المصنف شرطا للوجوب مع قولهم ان سببها =

دلالی کی اجرت

☆..... اگر دلالی کی اجرت کی رقم نصاب کے برابر ہے تو سال گذرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

☆..... دلالی میں جھوٹ بولنا بہت بڑا گناہ ہے لہذا جھوٹ بولنے سے پرہیز کرنا چاہیے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، باقی زکوٰۃ ہر حال میں لازم ہوگی۔ (۲)

دلہن کو سسرال والوں نے جو زیور دیا

☆..... دولہا کا باپ دلہن کو شادی کے وقت جو زیور دیتا ہے اس کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ:

(الف) اگر دولہا کے باپ نے دلہن کو زیور دیتے وقت یہ کہہ دیا یا لکھ دیا کہ یہ گفٹ اور ہدیہ کے طور پر ہے، یا دلہن اسکی مالک ہے، یا یہ مہر کا حصہ ہے، تو ان صورتوں میں ان زیورات کی مالک دلہن ہے، اگر یہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گذرنے کے بعد دلہن کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہو جائے گی، چاہے وہ خود ادا کرے یا اس کی طرف سے اسکی اجازت سے شوہر ادا کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

= ملک مال معد مرصد للنماء والزيادة فاضل عن الحاجة . (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، ۲۶۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳ .
 (۱) ان الزکاة تجب فی النقد کیفما امسکہ للنماء أو للنفقة وکذا فی البدائع فی بحث النماء التقديری . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲ . (وسببہ) ای سبب افتراضها ملک نصاب حولی تام .
 (الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید)
 (۲) وقال النبی ﷺ: اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا، ومن كانت فیہ خصلة منهم كانت فیہ خصلة من النفاق حتی يدعها اذا حدث کذب الخ کتاب الكبائر ص: ۲۳۹، الکبیرة رقم: (۴۵)
 (۳) وسببہ ای سبب افتراضها ملک نصاب حولی نسبة للحول لحو لانه علیه (الدر المختار علی صدر رد المختار ج: ۲ ص: ۲۵۹، کتاب الزکاة ومثله فی البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

(ب) اگر دولہا کے باپ نے دلہن کو زیور دیتے وقت تحریری یا زبانی طور پر کہہ دیا تھا کہ یہ صرف استعمال کے لئے دے رہا ہوں، تو اس صورت میں ان زیورات کی مالک دلہن نہیں ہوگی بلکہ دولہا کا باپ ہوگا، اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری دولہا کے باپ پر ہوگی دلہن پر نہیں۔

(ج) اگر دولہا کے باپ نے دلہن کو زیور دیتے وقت تحریری یا زبانی طور پر کچھ نہیں کہا تو اس صورت میں عرف کا اعتبار ہوگا، اگر دولہا کی برادری کے عرف میں دلہن مالک ہوتی ہے تو اسکی زکوٰۃ دلہن کے ذمہ فرض ہوگی، اور اگر دولہا کی برادری کے عرف میں دلہن مالک نہیں ہوتی بلکہ دینے والا سر مالک رہتا ہے تو اسکی زکوٰۃ سر کے ذمہ واجب ہوگی دلہن پر نہیں۔ (۱)

غرض کہ زکوٰۃ نکالنا اس پر لازم ہے جو مالک ہے، لہذا اگر مالک متعین نہیں تو مالک متعین کر لیا جائے تاکہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو جائے اور آخرت میں سزا بھگتانا نہ پڑے۔

دواخانہ کی زکوٰۃ

☆..... سال مکمل ہونے کے بعد دواخانہ کے مالک پر ضروری ہے کہ دواخانہ میں موجود تمام دوائیوں کی الگ الگ وزن کر کے قیمت لگائے اور مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرے۔ (۲)

☆..... اگر تمام ادویہ کا الگ الگ وزن کرنا اور قیمت لگانا دشوار ہے تو ایسا کیا

(۱) ایضاً

(۲) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب والفضة (ہندیہ الباب الثالث فی زکاة الذهب والفضة والعروض ج: ۱ ص: ۱۷۹ کوئٹہ) البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۷، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۳۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰)

جائے کہ سالانہ موجود میں سے جس قدر فروختگی کی میزان ہو اس کو وضع کیا جائے اور باقی ادویہ کی بازاری قیمت سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ (۱)

☆..... اگر دوائی پیکٹ یا گولی کی حساب سے فروخت کی جاتی ہے تو اس صورت میں مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرے۔ (۲)

دوا دینا غریبوں کو

اگر ہسپتالوں میں یا کوئی ڈاکٹر مستحق زکوٰۃ غریبوں کو مالکانہ حیثیت سے زکوٰۃ کی مد سے دوا دیتے ہیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور دوا کی قیمت کو زکوٰۃ میں سے حساب کرنا درست ہوگا۔ (۳)

دوائی کی زکوٰۃ

☆..... سال پورا ہونے کے بعد دکان میں موجود تمام ادویہ کا حساب لگا کر قیمت فروخت کے حساب سے قیمت لگا کر اگر قرض ہے تو اس کو وضع کرنے کے بعد باقی رقم اور آمدنی کی رقم کے مجموعہ سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۴)

☆..... اگر ہر دوائی کا الگ الگ حساب کرنا دشوار ہے تو حساب و کتاب کی کاپی میں دیکھ لیں پورے سال میں کتنی ادویہ آئی ہیں اور پورے سال میں کتنی ادویہ فروخت ہوئی ہیں، فروختگی کی میزان کو خرید کے میزان سے وضع کر دیں تو باقی میں سے زکوٰۃ

(۲، ۱) أيضا

(۳) ويشترط ان يكون الصرف تملিকা لا اباحة (الدر المختار شامی باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۴۴، ایچ ایم سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصروف ط: سعید، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۷، تثار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، فصل اماركن الزكوة، ط: سعید.
(۴) لا يخرج (المزكى) عن العهدة بالعزل بل بالأداء للفقراء، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید، الدر المختار شامی. كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۷۰، ط: سعید. قوله وملك نصاب حولي فارغ عن الدين الخ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، ۲۶۰، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۳.

ادا کر دیں۔

آج کل کمپیوٹر کا دور ہے حساب و کتاب آسان ہو گیا ہے لہذا دکان میں کتنی ادویہ موجود ہیں اور کتنی فروخت ہو گئی ہیں اس کا اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں ہے۔

دودھ پینے کے لیے جانور رکھا ہے

دودھ پینے کے لئے جو جانور رکھے جاتے ہیں اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں اور وہ سائمه ہیں تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سائمه نہیں ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

دودھ والے جانور

☆..... دودھ کے مقصد سے جو جانور رکھتے ہیں وہ جنگل میں نہیں چرتے بلکہ ان کو خود گھر میں یا فارم میں کھلایا جاتا ہے اس لئے ان پر زکوٰۃ فرض نہیں البتہ اگر ان جانوروں کو خریدتے وقت اس کا دودھ بیچنے کے ساتھ ساتھ خود ان جانوروں کو بھی بیچنے کی نیت تھی تو ایسے جانوروں کی قیمت پر ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۲)

☆..... اور اگر ایسے جانور خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی صرف دودھ فروخت کرنے کی نیت تھی تو اس صورت میں ایسے جانوروں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی البتہ دودھ کی آمدنی اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس سے سالانہ

(۱) باب السائمه (ہی) الراعیۃ و شرعا (المکتفیۃ بالرعی) المباح ذکرہ الشمنی (فی اکثر العام لقصد الدر والنسل)..... (فلو علفها نصفه لا تكون سائمه) فلا زکوٰۃ فیہا للشک فی الموجب. (الدر المختار للحصکفی شامی، باب السائمه، ج: ۲، ص: ۲۴۵، ۲۴۶، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۲، ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۶،)

(۲) ولوللتجارۃ فیہا زکاۃ التجارۃ الخ الدر المختار شامی ج: ۲، ص: ۲۴۶، لان القدر فی مال التجارۃ ربع العشر. شامی ج: ۲، ص: ۲۴۶)

ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

دوران سال جو مال حاصل ہو

☆..... جو آدمی ایک بار نصاب کا مالک ہو جائے، تو جب اس نصاب پر ایک سال گزرے گا تو سال کے دوران حاصل ہونے والے کل سرمایہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی، ہر رقم پر الگ الگ سال گذرنا شرط نہیں، اس لئے سال کے ختم ہونے پر کل رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

مثلاً کسی صاحب نصاب آدمی کی ملکیت میں سال کی شروع میں ایک لاکھ کی رقم تھی لیکن دوران سال مزید ایک لاکھ کی آمدنی ہوئی یا ہدیہ گفٹ وراثت وغیرہ کی صورت میں رقم ملی تو ان صورتوں میں سال کے اختتام پر صرف ایک لاکھ کی زکوٰۃ ادا کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی بلکہ کل دو لاکھ کی رقم سے ڈھائی فیصد یعنی پانچ ہزار کی رقم زکوٰۃ میں ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... ہر چیز کا نفع جو سال کے اندر حاصل ہوتا ہے اس کو اصل کے ساتھ ملا لیا جائے گا اور اخیر سال میں جب اسکی اصل کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی تو نفع کی زکوٰۃ بھی ادا کی جائے گی اگرچہ نفع پر پورا سال نہ گذرا ہو، جب اصل نصاب پر سال گذر گیا گویا کہ اس کے نفع پر بھی سال گذر گیا۔ (۳)

(۱) الزکاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصاباً من الورق و الذهب والفضة. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۳۷، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰۰. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۷)

(۲، ۳) من كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاً وبأى وجه استفاد ضمه الخ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، کتاب الزکاة ط: رشیدیہ، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۴۸، ۱۴۷.

دوسرے شہر میں زکوٰۃ بھیجنا

☆..... جب دوسرے شہر کے لوگ غریب، محتاج ہوں یا رشتہ دار ہوں اور وہ ضرورت مند ہوں، یا اس شہر کے لوگ دینی تعلیم میں مشغول ہوں، تو ایسے لوگوں کو زکوٰۃ کے پیسے بھیجنے میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ بعض مواقع میں ثواب زیادہ ملے گا۔ (۱)

☆..... دینی مدارس کے غریب طلباء کے لئے زکوٰۃ کی رقم بھیجنا نہ صرف جائز بلکہ صدقہ جاریہ بھی ہے۔ (۲)

☆..... زکوٰۃ کے مصارف میں سب سے زیادہ غریب سب سے زیادہ مستحق ہے، کیونکہ زکوٰۃ کا مقصد غریبوں کی حاجت کو پورا کرنا بھی ہے۔ (۳)

دوسرے کو اپنی زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دینا

اگر کسی نے کسی کو پیسے نہیں دیئے اور اتنا کہہ دیا کہ آپ میری طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیں، اور اس نے اسکی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اس نے جتنی رقم زکوٰۃ کی مد میں ادا کی ہے اتنی رقم حکم دینے والے سے لے لے۔ (۴)

(۲، ۱) وكره (نقلها إلا الى قرابة) بل فى الظهيرية لا تقبل صدقة الرجل وقرابته محابيح حتى يبدأ بهم فيسد حاجتهم (واحوج) او اصلح او اوع او انفع للمسلمين . (الدر المختار شامى ،باب المصرف ج: ۲ ص: ۲۵۳، ۳۵۴، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۵۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰،

(۳) فمن كان أحوج كان أولى . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۵۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳)

(۴) ولذا لو أمر غيره بالدفع عنه جاز. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، لو أمر انسانا بالدفع عنه اجزأه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۱، ولو تصدق عنه بأمره جاز، ويرجع بمادفع عند أبي يوسف وعند محمد لا يرجع الا بشرط الرجوع . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰)

دہشت گرد

دہشت گرد یا دہشت گرد تنظیموں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اس لئے جو لوگ مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی میں ملوث ہیں ان کو زکوٰۃ نہ دی جائے ورنہ دہشت گردی میں مدد کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔ (۱)

دین ضعیف

نہ نقد روپیہ قرض دیا، نہ سونا چاندی دی، اور نہ کوئی چیز فروخت کی بلکہ کسی اور سبب سے یہ قرض دوسرے کے ذمہ ہو گیا مثلاً عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہو، یا شوہر کا بدل خلع عورت کے ذمہ ہو، یا دیت کسی کے ذمہ ہو یا ملازم کی تنخواہ ادا کرنا باقی ہے ایسے قرضوں کو دین ضعیف کہتے ہیں، اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا حساب وصول ہونے کے دن سے ہوگا اس پر پچھلے سالوں کی زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، وصول ہونے کے بعد ایک سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۲)

(۱) ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان الآیة ، سورة المائدة آیت : ۲ ، الجزء : ۶ .
 (۲) (و) أعلم ان الديون عند الامام ثلاثة قوى ومتوسط وضعيف ، (فتجب زكاتها إذا تم نصابا وحال الحول، لكن لا فوراً بل (عند قبض اربعين درهما من الدين) القوي كقرض (وبدل مال تجارة) فكلمما قبض اربعين درهما يلزمه درهم (و) عند قبض (مائتين منه لغيرها) أي من بدل مال لغير تجارة وهو المتوسط كضمن سائمة وعبيد خدمة ونحوهما مما هو مشغول بحوائجه الاصلية كطعام وشراب وأملاك ويعتبر ما مضى من الحول قبل القبض في الاصح ومثله مالوورث دينا على رجل (و) عند قبض (مائتين مع حولان الحول بعده) أي بعد القبض (من) دين ضعيف وهو (بدل غير مال) كمهر ودية وبدل كتابة وخلع الا اذا كان عنده ما يضم الى الدين ضعيف كما مر، ولو ابرأ رب الدين المديون بعد الحول فلا زكاة سواء كان الدين قويا ولا، خانية وقيدته في المحيط بالمعسر أما الموسر فهو استهلاك فليحفظ (الدر المختار شامی، کتاب الزكاة باب زكاة المال ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷ ط: سعید .
 ہندیہ ج: ۱ ص: ۷۵، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰ ط: سعید. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۳ ط: رشیدیہ .

دین قوی

نقد روپیہ یا سونا چاندی کسی کو قرض دیا، یا تجارت کا مال کسی کو فروخت کیا تھا اور اسکی قیمت اسکے ذمہ باقی ہے، پھر یہ مال ایک سال یا دو تین سال کے بعد وصول ہوا ایسے قرض کو ’دین قوی‘ کہا جاتا ہے۔

ایسا قرض اگر چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو وصول ہونے پر پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے دینا فرض ہے، لیکن اگر قرض یکمشت وصول نہ ہو، بلکہ تھوڑا تھوڑا وصول ہو، تو جب چاندی کے نصاب کا بیس فیصد وصول ہو جائے، تو صرف اس بیس فیصد کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا، پھر جب مزید بیس فیصد وصول ہو جائے گا تو اسکی زکوٰۃ فرض ہوگی، اسی طرح ہر بیس فیصد وصول ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوتی رہے گی، اور زکوٰۃ پچھلے پورے سالوں کی نکالی جائے گی۔

اور اگر قرض کی رقم چاندی کے نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہے تو اسپر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، البتہ اگر اس آدمی کی ملکیت میں کچھ اور مال یا رقم ہے، اور دونوں کو ملانے سے چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو جاتے ہیں تو زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۱)

دین متوسط

☆..... اگر قرض نقد روپے اور سونا چاندی کی صورت میں نہیں دیا، اور تجارت کا مال بھی فروخت نہیں کیا، بلکہ کوئی اور چیز فروخت کی تھی جو تجارت کی نہیں تھی مثلاً پہننے کے کپڑے یا گھر کا سامان یا کوئی زمین فروخت کی تھی، اور اسکی قیمت باقی ہے، تو ایسے قرض کو ’دین متوسط‘ کہتے ہیں، تو اگر یہ قیمت چاندی کے نصاب کے برابر یا اس

سے زائد ہے اور چند سال کے بعد وصول ہوئی تو وصول ہونے پر گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ اس پر فرض ہوگی، اور اگر یکمشت وصول نہ ہو تو جب تک یہ فرض چاندی کے نصاب کے برابر یا اس سے زائد وصول نہیں ہوگا تب تک زکوٰۃ ادا کرنا فرض نہیں ہوگا، البتہ وصول ہونے کے بعد پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ (۱)

☆..... اگر یہ آدمی مالدار صاحب نصاب ہے تو ”دین متوسط“ سے جو بھی تھوڑی رقم ملے اس کو موجود نصاب کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ دیدے۔

دینی کتابیں بطور زکوٰۃ تقسیم کرنا

زکوٰۃ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء اور غریب علماء میں بطور ملکیت تقسیم کرنا نہ صرف جائز بلکہ دینی کتابوں کی اشاعت کا بہترین ذریعہ ہے، اور صدقہ جاریہ ہے، جب تک لوگ ایسی کتابوں کو پڑھیں گے ثواب ملتا رہے گا اور ڈبل ثواب ملے گا۔ (۲)

☆..... ہاں اگر زکوٰۃ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر مدرسہ میں وقف کر دیں گے یا طلبہ کو عاریۃ مطالعہ کے لئے دیں گے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... زکوٰۃ کے روپے سے غریب طلبہ کو کتابیں دلا دینا درست ہے۔

(۱) ایضاً

(۲) و جاز دفع القيمة فی زکاة وعشرو خراج و فطرة الخ . تنویر الابصار شامی ، ج: ۲ ص: ۲۸۵ . عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة : الا من صدقة جاریة أو علم ینتفع به أو ولد صالح یدعوله رواہ مسلم . مشکوٰۃ ص: ۳۲ ، کتاب العلم الفصل الاول ، ط: قدیمی .

(۳) ویشترط ان ینکون الصرف تملیکا لا باحة . (الدر المختار شامی ، باب المصرف ج: ۳ ص: ۳۳۳ ، ط: سعید ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳ ، باب المصرف ، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲ ، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ط: رشیدیہ .

☆..... زکوٰۃ کی رقم سے دینی کتابیں چھپوا کر تاجرانہ ریٹ پر زکوٰۃ کے مستحق اہل علم کو دے دی جائے تو دہرا ثواب ملے گا۔ (۱)

دینی مصلحت کے لئے حیلہ کرنا

اگر کسی دینی کام کے لئے رقم کی ضرورت ہے اور زکوٰۃ کے علاوہ اور کوئی رقم نہیں اور وہ کام کرنا ضروری ہے تو ایسی صورت میں کسی ایسے شخص کو زکوٰۃ کی رقم کا مالک بنا دیا جائے جو زکوٰۃ کا مستحق ہے نصاب کا مالک نہیں ہے، پھر وہ اپنی طرف سے وہ رقم مذکورہ دینی ضرورت کے لئے دیدے تو اس صورت میں زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور دینی کام بھی ہو جائے گا۔ (۲)

واضح رہے کہ شدید ضرورت کے بغیر حیلہ نہیں کرانا چاہیے ورنہ شدید ضرورت کے بغیر حیلہ کرنے کی صورت میں شریعت کے ایک حکم کو بے معنی بنا دینا اور اپنی خواہشات کے تکمیل لازم آئے گی، اور یہ ناجائز ہوگا اور قیامت کے دن باز پرس ہوگی۔ (۳)

دیوالیہ ہو گیا

☆..... کسی صاحب نصاب آدمی کے مال پر پورا سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب ہو گئی، اور ابھی تک اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی سارا مال چوری ہو گیا، یا ڈاکہ پڑ گیا، یا جل گیا، یا اور کسی طرح سے سارا مال ختم ہو گیا اور وہ دیوالیہ ہو گیا تو زکوٰۃ معاف ہو گئی،

(۱) تنویر الابصار شامی، ج: ۲، ص: ۲۸۵، مشکوٰۃ ص: ۳۲، ط: قدیمی .

(۲) وکل حيلة يحتال بها الرجل ليتخلص بها عن الحرام أوليتوصل بها الى حلال فہی حسنة . (ہندیہ، کتاب الحیل ج: ۶، ص: ۳۹۰، ط: رشیدیہ)

(۳) وفي الفتاوى العتبية لايحل الحيلة لاسقاط الزكاة بعد الوجوب . (فتاوی تاتارخانیہ، کتاب الزکوٰۃ، الفصل الحادی عشر فی الاسباب المسقطہ للزکوٰۃ ج: ۲، ص: ۲۹۷، ط: ادارة القرآن، کراچی، خلاصۃ الفتاوی الفصل التاسع فی الحظر والاباحہ ج: ۱، ص: ۲۳۳، ط: نو لکشور)

دوبارہ مالدار ہونے کے بعد گزشتہ زمانے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے مال پر پورا سال ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے اپنا سارا مال خود کسی کو دیدیا یا اپنے اختیار سے مال کو ہلاک اور برباد کر دیا تو ان صورتوں میں زکوٰۃ معاف نہیں ہوگی، جتنی زکوٰۃ واجب ہوئی تھی وہ ادا کرنا لازم ہوگا کیونکہ اپنے مال کو اپنے اختیار سے خود ضائع کیا ہے اس لئے وہ خود ذمہ دار ہے شریعت ذمہ دار نہیں ہے۔ (۲)

☆..... اگر کسی نے مال پر سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تو خیرات کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۳)

☆..... کسی کے پاس مثلاً دو لاکھ کی رقم تھی، اور اسپر سال گذر گیا تو زکوٰۃ واجب ہوگی، لیکن زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے ایک لاکھ کی رقم چوری ہوگئی، ڈاکہ پڑ گیا، یا اس نے خیرات کر دی تو ان صورتوں میں باقی ماندہ ایک لاکھ سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، دو لاکھ پر نہیں۔ (۴)

(۱) ويشترط أن يتمكن من الاستثناء يكون المال في يده أو يد نائبه فان لم يتمكن من الاستثناء فلا زكوة عليه. (هنديہ ج: ۱ ص: ۱۷۴، كتاب الزكوة، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱) وان هلك المال بعد وجوب الزكوة سقطت الزكوة وفي هلاك البعض يسقط بقدره هكذا في الهداية (هنديہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، مسائل شتى كتاب الزكوة ط: كوئٹہ، فناوی تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۹۳، ط: ادارة القرآن، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۵۳، ۱۵۴، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۳.

(۲) ولواستهلك النصاب لا يسقط هكذا في السراجيه هنديہ ج: ۱ ص: ۱۸۰. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۵۲، ط: رشيدية. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۴، ط: سعيد.

(۳) ولتصدق بجميع ماله على فقير ولم ينوالزكوة أجزاءه عن الزكاة استحصانا. بدائع الصنائع كتاب الزكوة فصل اما شرائط الركن ج: ۲ ص: ۴۰، ط: ايچ ایم سعيد كراچی)..... لان الظاهران من عليه الزكوة لا يتصدق بجميع ماله ويفضل عن نية الزكوة فكانت النية موجودة دلالة. هكذا في الهنديہ ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: رشيدية.

(۴) وفي هلاك البعض يسقط بقدره، هنديہ ج: ۱ ص: ۱۸۰. كتاب الزكاة مسائل شتى. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۵۴، ط: رشيدية. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۹۳، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۳، ادارة القرآن.

دینی مدارس کو زکوٰۃ دینا

جن دینی مدارس میں غریب اور مسافر طلباء ہیں، ان کا وظیفہ، کھانا پینا، علاج یا لباس وغیرہ مدرسہ کی طرف سے دیا جاتا ہے، ان دینی مدارس میں زکوٰۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے کیونکہ اس میں غریب طلباء کی اعانت و مدد کے ساتھ ساتھ دینی علوم کی سرپرستی بھی اور صدقہ جاریہ بھی ہے جب تک تعلیم کا مسئلہ جاری رہے گا ثواب ملتا رہے گا۔ (۱)



ڈاکٹری فیس

☆..... اگر مریض غریب ہے، زکوٰۃ کا مستحق ہے، تو ڈاکٹری فیس زکوٰۃ سے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔

☆..... ڈاکٹری فیس وغیرہ مستحق زکوٰۃ مریض کے ہاتھ میں دیدی جائے تاکہ قبضہ ہو جائے، پھر اس سے لے کر ڈاکٹر کو فیس کی بابت دیدیں، یا مریض کے گھر والوں کو زکوٰۃ کی نیت سے دیدیں تاکہ وہ فیس جمع کرادیں۔ (۲)

(۱) عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة إلا من صدقة جارية او علم ينتفع به ، او ولد صالح يدعوله ، (رواه مسلم مشكوة ص: ۳۲ كتاب العلم). حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ سب سے بہترین نیکی اورو بھلائی شریعت کی ترویج اور اشاعت کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اور شریعت کے احکام میں سے کسی ایک حکم کو زندہ کرنا اللہ کے راستہ میں کروڑوں روپے خرچ کرنے سے زیادہ ثواب (رکھتا) ہے۔ مکتوبات امام ربانی، مکتوب نمبر: ۲۸ حصہ اول، دفتر دوم ص: ۲۱، ایچ ایم سعید۔

(۲) يشترط ان يكون الصرف تملیكا لا اباحة. (الدر المختار شامی باب المصروف ج: ۳ ص: ۳۲۲، ط: کراچی، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۷).

☆..... یا ہسپتال والے زبانی یا تحریری طور پر مریض کے وکیل بن جائیں پھر جتنی رقم کی ضرورت پڑے ہسپتال والے زکوٰۃ کی مد سے وکیل کے طور پر خرچ کریں، دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

ڈاکو نے زکوٰۃ کی رقم چھین لی

☆..... کسی مدرسہ کے ذمہ دار کو زکوٰۃ کی رقم دی اور راستہ میں ڈاکو نے اس سے زکوٰۃ کی رقم چھین لی تو زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہوگی یا نہیں؟ اس میں کچھ تفصیل ہے۔

اگر مدرسہ کے ذمہ دار نے رقم کی حفاظت کرنے میں کوتاہی نہیں کی اس کے باوجود ڈاکو نے رقم چھین لی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور ضمان بھی نہیں آئے گا، زکوٰۃ اس لئے ادا ہو جائے گی کیونکہ یہ مستحق طلبہ کا نمائندہ ہے، اگرچہ وہ رقم مستحق طلباء کو نہیں پہنچی جیسا کہ بیت المال کے نمائندہ کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے چاہے وہ رقم بیت المال تک نہ بھی پہنچی ہو، اللہ نے فرمایا: 'تُحْذَرُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةٌ تُطَهِّرُهُمْ' بیت المال والے کی وصولیابی پر زکوٰۃ کی رقم لیتے ہیں تطہیر ہوگی یعنی زکوٰۃ ادا ہوگی، اور ضمان اس لئے نہیں آئے گا کیونکہ اس نے حفاظت میں کمی اور کوتاہی نہیں کی۔ (۲)

(۱) وهو ان يوكل المديون خادماً الدائن فيقبض الزكاة ثم بقضاء دينه ، فيقبض الوكيل صار ملكاً للموكل الخ . شامی ج: ۲ ص: ۲۷۱ . ولو قبض دين الفقير بزيادة ماله إن كان بأمره يجوز ، وإن كان بغير أمره لا يجوز وسقط الدين . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰ . ولو قبض دين حي فقير ، إن قبض بغير أمره لم يجز : لأنه لم يوجد التمليك من الفقير لعدم قبضه ، وإن كان بأمره يجوز عن الزكاة لوجود التمليك من الفقير : لأنه لما أمره به صار وكيلاً عنه في القبض ، فصار كأن الفقير قبض الصدقة بنفسه الخ بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۹ فصل وأما ركز الزكاة)

(۲) وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ، ومحله ما إذا لم يوكلوه ، فإن كان وكيلاً من جانب الفقراء ايضاً فلا ضمان عليه . بخلاف ما إذا ضاعت في يد الساعي لأن يده كيد الفقراء . (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱ . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹) التوكيل صحيح..... كانت وكيلى فى كل شئ عم الكل الخ (الدر المختار شامى ج: ۲ ص: ۵۰۹)،

ہاں اگر حفاظت میں کمی اور کوتاہی کی ہے مثلاً رات کو رقم لیکر آ رہا ہے، یا پرخطر علاقے سے جا رہا ہے، یا راستہ میں نا آشنا لوگوں کے ساتھ وقت گزارا ہے، یا رقم کو اس طرح رکھا ہے کہ باہر کے لوگوں کو نظر آتا ہے، یا نکلنے سے پہلے رقم کے بارے میں کسی سے تذکرہ کیا ہے وغیرہ وغیرہ تو ان صورتوں میں ضمان آئے گا۔ (۱)

☆..... اور اگر برادری اور جماعت کے نمائندے سے زکوٰۃ کی رقم چھین لی گئی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ برادری اور جماعت کے نمائندے مستحق لوگوں کے نمائندے نہیں بلکہ زکوٰۃ دینے والوں کے نمائندے ہیں، اس لئے زکوٰۃ کی رقم جب تک مستحق لوگوں کے ہاتھ میں نہیں جائے گی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

ایسی صورت میں اگر برادری اور جماعت کے نمائندے نے رقم کی حفاظت میں کمی کوتاہی کی ہے تو ضمان دینا لازم ہوگا، اور اگر حفاظت میں کمی کوتاہی نہیں کی تو ضمان دینا لازم نہیں ہوگا البتہ زکوٰۃ کی رقم دینے والوں کے لئے زکوٰۃ کی رقم دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

ڈامنڈ

☆..... اگر ڈامنڈ تجارت کیلئے نہیں ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

☆..... اگر ڈامنڈ تجارت کے لئے ہیں تو سالانہ قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۴)

(۱) لیس علی المستودع غیر المغل ضمان . (الدر المختار شامی ج: ۵، ص: ۶۶۲، ط: سعید.
(۲) وأشار المصنف إلى أنه لا يخرج بعزل ما وجب عن العهدة بل لابد من الإداء إلى الفقير.
(البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۱، شامی ج: ۲، ص: ۲۷۵، فتح القدیر ج: ۲، ص: ۱۲۵)
(۳، ۴) لآزکوٰۃ فی اللالی والجواهر الا ان تكون للتجارة . تنویر الابصار شامی ج: ۲، ص: ۲۷۳، کتاب الزکاة، ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۸۰، ط: رشیدیہ . تتارخانیة : ج: ۲، ص: ۳۴۱، ط: ادارة القرآن .

ڈرافٹ سے زکوٰۃ بھیجنا

☆..... زکوٰۃ کی رقم ڈرافٹ کے ذریعہ بھیجنا جائز ہے، کیونکہ یہ مجبوری ہے، اور اس صورت میں رقم کی تبدیلی کی وجہ سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ ڈرافٹ کی فیس زکوٰۃ سے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

وہ فیس زکوٰۃ اور صدقات واجبہ کے علاوہ دوسرے مدت سے ادا کرے۔ (۱)

☆..... اگر خود زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی رقم ڈرافٹ کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیج

رہا ہے تو ڈرافٹ کی فیس اپنے پاس سے الگ دے۔ (۲)

☆..... اگر زکوٰۃ کی رقم ڈرافٹ کے ذریعہ کسی مدرسہ میں بھیجی جا رہی ہے تو یہ

لکھ دے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے، تاکہ مدرسہ والے اس رقم کو زکوٰۃ کے مصرف میں استعمال کریں۔ (۳) اگر کسی ضرورت مند مستحق کو بھیجے تو ”زکوٰۃ“ کا لفظ نہ لکھے

کیونکہ ”زکوٰۃ“ کے لفظ سے مستحق کو شرمندگی ہوگی، صرف نیت کر لینا کافی ہے۔ (۴)

☆..... اگر ڈرافٹ کے ذریعہ زکوٰۃ بھیجنے کی صورت میں زکوٰۃ کی رقم نہیں پہنچی تو

ڈرافٹ بھیجنے والے کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ ڈرافٹ والے زکوٰۃ بھیجنے والے کے وکیل ہیں مستحق لوگوں کے وکیل نہیں ہیں۔ (۵)

(۱) ويشترط ان يكون الصرف تمليكا (الدرالمختار شامی، رباب المصرف ج: ۳، ص: ۳۴۲، ط: سعيد البحر ج: ۲، ص: ۲۴۳، تنارخانية ج: ۲، ص: ۲۷۲، فتح القدير ج: ۲، ص: ۲۰۸، ط: رشيديه . ولا يخرج (المزكي) عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدرالمختار شامی ج: ۲، ص: ۲۷۰، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱، فتح القدير ج: ۲، ص: ۱۲۵، ط: رشيديه. اور یہ مسلم ہے کہ فیس فقراء کو نہیں ملتی اس لئے وہ زکوٰۃ میں شمار نہیں ہوگی۔

(۲) ایضا

(۳) وفي فتح القدير: والأفضل في الزكاة الاعلان. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۲، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۱، ط: رشيديه.

(۴) ولم يشترط المصنف رحمه الله علم الآخذ بما ياحذه أنه زكاة..... ان من اعطى مسكينا دراهم سماها هبة أو قرضا ونوى الزكاة فانها تجزيه البحر ج: ۲، ص: ۲۱۲، هندیہ، ج: ۱، ص: ۱۷۱

(۵) ولا يخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء (الدرالمختار) فلو ضاعت =

اور اگر دینی مدرسہ کے سفیر کو زکوٰۃ دینے کے بعد سفیر نے ڈرافٹ کیا تو اس صورت میں زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کیونکہ سفیر مستحق طلباء کا وکیل ہے، زکوٰۃ دینے والوں کا وکیل نہیں۔ (۱)

ڈرافٹ کا خرچہ زکوٰۃ سے کرنا

اگر بینک کے ذریعہ ڈرافٹ کر کے ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ میں، یا ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک میں بھیجی جائے تو ڈرافٹ بھیجنے کا جو خرچہ ہوگا وہ زکوٰۃ سے ادا کرنا جائز نہیں ہوگا، اور اگر ڈرافٹ کے لئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کی گئی تو اس قدر زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے مستحق زکوٰۃ آدمی کو بلا عوض مالک بنانا ضروری ہے اور یہاں کسی مستحق کو بلا عوض مالک نہیں بنایا گیا۔ (۲)

ڈرائی کلین

ڈرائی کلیننگ کی دکان میں کپڑے کی دھلائی کے لئے جو مشینیں لگی ہوئی ہیں ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، البتہ آمدنی کی رقم اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

= لا تسقط عنها الزكاة ولومات كانت ميراثا عنه بخلاف ما إذا ضاعت في يد الساعي لأن يده
كيد الفقراء . شامی ج: ۲، ص: ۲۷۰، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱

(۱) أيضا

(۲) يشترط ان يكون الصرف تمليكا لا اباحة الدرهم الرد، باب المصرف ج: ۲، ص: ۳۳۳، ط: سعيد، البحر ج: ۲، ص: ۲۳۳، تنارخانية ج: ۲، ص: ۲۷۲. فتح القدير ج: ۲، ص: ۲۰۸، ط: رشيدية. ولا يخرج (المزكى) عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدر المختار شامی ج: ۲، ص: ۲۷۰، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۱، فتح القدير ج: ۲، ص: ۱۲۵

(۳) فلا زکوٰۃ وكذلك آلات للمحترفين الامايقي اثر عينه. الدرهم الرد، كتاب الزکوٰۃ ج: ۲، ص: ۲۶۵، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۶، فتح القدير ج: ۲، ص: ۱۲۱، آلات الصناع الذين يعملون بها وظروف الامتعة لاتجب فيها الزکوٰۃ (الفتاوى التاتارخانية كتاب الزکوٰۃ الفصل الثاني في بيان زکوٰۃ عروض التجارة والمسائل المتعلقة بها ج: ۲ =

ڈگری کے ذریعہ جو مال ملے

- ☆..... جس وقت سے مال ملنے کی ڈگری ہوئی اس وقت سے زکوٰۃ ذمہ میں لازم ہوگی البتہ زکوٰۃ ادا کرنا پیسہ وصول ہونے کے بعد لازم ہوگا۔ (۱)
- ☆..... پیسہ ملنے کے بعد مقدمہ کے خرچے کو وضع نہیں کیا جائے گا بلکہ کل رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

ڈیری فارم

اگر بھینس یا گائے کا فارم اس لئے بنایا ہے کہ حاصل ہونے والا دودھ فروخت کرے گا تو اس صورت میں بھینس اور گائے کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی کیونکہ یہ سائمنہ جانور نہیں ہیں (۳) البتہ دودھ فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی حاصل ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۴)

= ص: ۲۴۱، ط: ادارة القرآن كراچى، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳)

(۱) (ومغصوب لابينة عليه) فلوله بينة تجب لما مضى. الدر المختار. (قوله فلوله بينة تجب لماضى) أى تجب الزكاة بعد قبضه من الغاصب لما مضى من السنين، قال وينبغي ان يجرى هنا ما يأتى مصححا عن محمد من أنه لازكاة فيه؛ لأن البينة قد لا تقبل فيه قال: والظاهر على القول بالوجوب ان حكمه حكم الدين القوى، أى فتجب عند قبض اربعين درهما. (شامى ج: ۲ ص: ۲۶۶)

(۲) فتاوى دارالعلوم ديوبند ج: ۶ ص: ۱۵۷، مكتبة امداديه ملتان .

(۳) (قوله ولا فى العلوقة والعوامل) للحدیث لیس فى الحوامل والعوامل والعلوقة صدقة ولأن السبب وهو المال النامى ودليله الاسامة أو الاعداد للتجارة، ولم يوجد، ولأن العلوقة تتراكم المؤنة فينعدم النماء معنى. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۸، شامى ج: ۲ ص: ۲۸۲، تثارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۳)

(۴) (وسببه) أى سبب افتراضها (ملك نصاب حولى) الخ البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲، الدر المختار شامى، ج: ۲ ص: ۲۵۹)

ڈیزل

اگر ڈیزل کا کاروبار ہے تو جس دن سال مکمل ہوگا اس دن ڈیزل کی جو قیمت ہوگی اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

ڈیکوریشن پر زکوٰۃ

دکان میں جو الماریاں اور شوکیس وغیرہ سامان رکھنے کے لئے رکھی ہوں یا استعمال کے لئے فرنیچر وغیرہ رکھا ہو تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے کیونکہ یہ تجارت کا مال نہیں ہے، البتہ اگر دکاندار فرنیچر ہی کی تجارت کرتا ہے، اور تجارت کی نیت سے فرنیچر دکان میں رکھا ہوا ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے کیونکہ یہ تجارت کا مال ہے اور تجارت کے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (۲)



ذاتی استعمال

ذاتی استعمال کی چیزوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، مثلاً کار، سوزوکی، موٹر اور ہوائی جہاز ذاتی اور شخصی استعمال کے لئے ہیں تو ان چیزوں کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

- (۱) وصرحوا ایضاً بان العروض اذا كانت للتجارة يجب فيها زكاة التجارة ، وقالوا ان العرض خلاف النقد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۳، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، ہندیہ ج: ۲ ص: ۱۷۹، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۷، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸)
- (۲) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ماكانت اذا بلغت قيمتها نصاباً من الورق و الذهب كذا في الهداية عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، کتاب الزكاة، الفصل الثانی فی العروض ط: رشیدیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۷، ط: ادارة القرآن. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، ط: رشیدیہ.
- (۳) ان سببها ملك مال معدم رصد للنماء والزيادة فاضل عن الحاجة. البحر الرائق ج: ۲ =

البتہ ذاتی استعمال کے زیورات پر زکوٰۃ لازم ہوگی، اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۱)

ذاتی مکان

ذاتی مکان ہونے کے باوجود اگر وہ شخص نادار اور ضرورت مند ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے۔ (۲)



راستہ کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا

راستہ چاہے عام ہو یا خاص دونوں کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے راستہ کی تعمیر میں زکوٰۃ دی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳)

= ص: ۲۰۲، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱)

(۱) واللازم... (فی مضروب کل) منھما (ومعمولہ ولوتیرا أوحلیا مطلقا) مباح الاستعمال أولاولوللتجمل والنفقة لانھما خلقتا اثمانا فیزکیھما کیف کانا. الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۸، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۰)

(۲) ویجوز دفعھا الی من یملک اقل من نصاب وان کان صحیحاً مکتسباً. (ھندیہ الباب السابع فی المصارف، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰. وكذا لو كان له حوانیت اودارغلة تساوی ثلاثة آلاف درهم وغلنتھا لاتکفی لقوته وقوت عیالہ یجوز صرف الزکاة إلیه فی قول محمد رحمہ اللہ. رجل له دار یسکنھا یحل له الصدقة وان لم یسکن الكل وهو الصحیح. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹) البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۸)

(۳) لا یصرف الی بناء نحو المسجد وفي حاشیته: قوله نحو المسجد کبناء القناطیر، و السقایات، واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد وکل مال التملیک فیہ. (شامی باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۴۴، ط: ایچ ایم سعید، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۷، ۲۰۸، ط: رشیدیہ.

ردی چیز زکوٰۃ میں دینا

بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ زکوٰۃ میں ردی اور ناکارہ چیز دینا چاہتے ہیں مثلاً بعض کتب خانہ والے زکوٰۃ میں ایسی کتابیں دیتے ہیں جو فروخت نہیں ہو پاتیں، اسی طرح کپڑے بیچنے والے پرانے تھان یا کپڑے کے جو چھوٹے چھوٹے پیس اور ٹکڑے ہوتے ہیں اس سے زکوٰۃ نکالتے ہیں، اسی طرح اناج بیچنے والے پرانا، نہ بکنے والا اناج زکوٰۃ میں دیتے ہیں۔

اسی طرح جو تاجر ردی اور خراب چیزوں سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں یہ عادت اخلاص کے سراسر خلاف ہے، کل قیامت کے دن جب ثواب کم ملے گا پھر افسوس کرتا رہے گا لیکن تلافی کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔ (۱)

اور ان چیزوں سے زکوٰۃ کی ادائیگی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والے یا تاجر نے ردی اور خراب چیزوں کی جو قیمت لگائی ہے اگر مارکیٹ میں اتنی قیمت پر وہ چیز فروخت ہوگی تو اس قیمت کے حساب سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر مارکیٹ میں اس قیمت پر فروخت نہیں ہوگی تو اس قیمت کے حساب سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، بلکہ مارکیٹ کے قیمت کے اعتبار سے جو قیمت ہوگی اتنی مقدار کی زکوٰۃ ادا ہوگی باقی جو زائد قیمت لگائی ہے وہ ذمہ میں رہ جائے گی وہ ادا کرنا لازم ہوگا، اس لئے زکوٰۃ میں پرانی اور ردی چیز نہ دیا کریں۔ (۲)

رسالہ جاری کرانا زکوٰۃ کی رقم سے

زکوٰۃ کا روپیہ کوئی شخص کسی رسالہ کے ادارے میں دیدے اس خیال سے کہ

(۱) لن تنالوا البرحتى تنفقوا مما تحبون . آیت : ۹۲ ، آل عمران الجزء : ۴ .

(۲) فان ادى القيمة وقعت عن القدر المستحق البحر ج : ۲ ص : ۲۲۶ . تعتبر القيمة يوم

الوجوب ، شامی ج : ۲ ص : ۲۸۶ ، باب زكاة الغنم ، ہندیہ ج : ۱ ص : ۱۸۰ .

رسالہ کسی نادار مفلس کو یا غریب طالب علم کو سال بھر بھیجا جائے اور ادارہ والے اتنی رقم کا رسالہ غریب مفلس یا غریب طالب علموں تک پہنچا دیتے ہیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کو زکوٰۃ دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والوں کو زکوٰۃ دے گا تو اسکی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد: (۱) آل علیؑ (۲) آل عقیلؑ (۳) آل جعفرؑ (۴) آل عباسؑ (۵) آل حارث بن عبدالمطلبؑ۔

جو شخص ان پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو، اسکو جان بوجھ کر زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، (۲) اگر وہ غریب ہے اور ضرورت مند ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اہل بیت کی محبت کی بنا پر زکوٰۃ کے علاوہ دوسرے فنڈ سے ان کی خدمت کرنی چاہیے۔ (۳)

رشتہ دار مسکین کو زکوٰۃ دینا

اگر رشتہ دار، نادار، مفلس یا مریض ہیں، اور ان کی آمدنی ان کے اخراجات کے لئے کافی نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ زیادہ ثواب ہے، البتہ یکمشت

(۱) اما تفسیرھا: فہی تملیک المال من فقیر مسلم. فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. اذا دفع الزکاة الی الفقیر لایتم الدفع مالم یقبضھا الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰

(۲) ولایدفع الی بنی ہاشم وهم آل علی، وآل عباس وآل جعفر وآل عقیل، وآل الحرث بن عبدالمطلب. فتاوی عالمگیری کتاب الزکاة باب المصرف ج: ۱ ص: ۱۸۹، رشیدیہ، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۳، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۰. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۴. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۶.

(۳) (وجازت التطوعات من الصدقات) قوله وجازت التطوعات (قید بها لیخرج بقية الواجبات كالذرو والعشرو والكفارات وجزاء الصيد إلا خمس الرکازفانه یجوز صرفهم الیهم..... نقل فی البحر عن عدة كتب ان النفل جائز لهم اجماعا وذكر أنه المذهب وانه لا فرق بین التطوع والوقف، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۱)

اتنی رقم نہ دیں کہ وہ نصاب کا مالک ہو جائے، کچھ رقم دیں جب وہ خرچ ہو جائے تو مزید دیدیں، البتہ اگر وہ بال بچے والا ہے تو بیک وقت اتنی رقم دے سکتے ہیں کہ کل افراد پر تقسیم کی جائے تو کسی کے پاس بھی نصاب پورا نہ ہو، ہاں اگر قرض یا ضرورت یا علاج کیلئے نصاب سے بھی زیادہ رقم کی ضرورت ہے تو زیادہ دینا بھی جائز ہے۔ (۱)
نوٹ:- جو لوگ سفید پوش ہیں اور وہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں شرم کے مارے مانگتے نہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینے کی زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

رشوت کے مال پر زکوٰۃ

☆..... رشوت لینا اور دینا دونوں حرام ہیں، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ”دونوں جہنم میں جائیں گے“ اور جہنم کا عذاب برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (۲)
☆..... رشوت کے مال یا پیسے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اگر یہ معلوم ہے کہ رشوت کی رقم کس سے لی ہے تو اس کو یا اسکے وارثوں کو واپس کر دے، اور اگر معلوم نہیں تو ثواب کی نیت کے بغیر سارا مال صدقہ کر دے، ورنہ گنہگار ہوگا اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔ (۳)

- (۱) قید بالولاء لجوازہ لقبیة الاقارب كالاخوة والاعمام والاحوال الفقراء بل هم اولی لانہ صلة وصدقة وفي الظهيرية يبدأ في الصدقات بالاقارب الخ ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۴۶ ط: سعید البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۰، تنارخانیة: ۲ ص: ۲۷۱)
- (۲) وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: لعن الله الراشي والمرتشي في الحكم أخرجه احمد ج: ۲ ص: ۳۸۷، ۳۸۸، والترمذی (۱۳۳۶)
- وعن عبد الله بن عمرو: ولعن رسول الله ﷺ الراشي والمرتشي. أخرجه ابو داود (۳۵۸۰) والترمذی (۱۳۳۷) وابن ماجة (۲۳۱۳) جامع الترمذ ج: ۱ ص: ۲۴۸) كتاب الاحكام، ایچ ایم سعید کراچی)
- (۳) لو كان الخبيث نصابا لايلزمه الزكاة لان الكل واجب التصديق عليه فلا يفيد ايجاب التصديق ببعضه. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۹۱، ج: ۵ ص: ۹۹ ط: ایچ ایم سعید)

رضاعی اولاد کو زکوٰۃ دینا

اگر رضاعی اولاد غریب محتاج ہے، زکوٰۃ کی مستحق ہے، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے کیونکہ رضاعی اولاد کا رشتہ حقیقی اولاد کے رشتہ میں شمار نہیں ہوتا اس لئے وراثت میں بھی حصہ نہیں ملتا، البتہ نکاح حرام اور پردہ ساقط ہوتا ہے۔ (۱)

رضاعی رشتہ دار

رضاعی رشتہ دار بھائی، بہن وغیرہ کو مستحق ہونے کی صورت میں زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

رضاعی والدین کو زکوٰۃ دینا

رضاعی والدین کا رشتہ حقیقی والدین کے رشتہ میں شمار نہیں ہوتا اس لئے رضاعی والدین غریب اور زکوٰۃ کے مستحق ہونے کی صورت میں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

رقم پیشگی (ایڈوانس) کی زکوٰۃ

☆..... مکان یا دکان وغیرہ کرایہ پر دیتے وقت جو رقم پیشگی کرایہ دار سے واپسی کی شرط لی جاتی ہے اس کی زکوٰۃ کرایہ دار پر ہے، مکان یا دکان کے مالک پر نہیں، کیونکہ یہ رقم مکان اور دکان کے مالک کے پاس زرامانت کے طور پر رہتی ہے، جب بھی کرایہ دار دکان یا مکان خالی کرے گا مالک کیلئے زرامانت کو واپس کرنا لازم ہوگا اور کرایہ دار

(۳، ۲، ۱) ولالی من بینہما ولاد اوزوجیۃ (تنویر) قال الشامیؒ وقید بالولاد لجوازہ لبقیۃ الاقارب کالاحوۃ والاعمام والاحوال الفقراء رد المحتار علی الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۲۶، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۰، تنار خانیۃ ج: ۲ ص: ۲۷۱، فتح القدر ج: ۲ ص: ۲۱۷ ط: ایچ ایم سعید) وشمل الولاد بالنکاح والسفاح فلا یدفع الی ولدہ من الزنا ولالی من نفاہ. (شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸) تنار خانیۃ ج: ۲ ص: ۲۷۱) اداریۃ القرآن.

اس رقم کا مالک ہوتا ہے، اور زکوٰۃ مالک پر آتی ہے، امانت رکھنے والے پر نہیں۔ (۱)
☆..... امانت کی رقم کو ذاتی استعمال میں لانے کے لئے اجازت ضروری ہے،
لہذا ایسی رقم کو ذاتی استعمال میں لانے سے پہلے اجازت لے لی جائے تاکہ آخرت
میں پریشانی نہ ہو۔ (۲)

رقم و رثاء کے لئے جمع کی

اگر کسی نے اپنی جائیداد اپنی زندگی میں فروخت کر دی اور وہ رقم اپنے ورثاء کے
لئے رکھی ہے، اور اب تک تقسیم نہیں کی تو وہ آدمی اس رقم کا مالک ہے، اس آدمی پر
سالانہ اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ (۳)

رمضان میں زکوٰۃ ادا کرنا

☆..... ہر مہینے اور ہر روز زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے، زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے کوئی
شرط کوئی دن یا کوئی مہینہ مقرر اور متعین نہیں ہے، رمضان شریف کی کوئی تخصیص نہیں
ہے، بلکہ جس وقت بھی نصاب پر سال پورا ہو اسی وقت زکوٰۃ ادا کر دینا بہتر ہے، موت
کا کچھ پتہ نہیں ہے کسی وقت بھی آسکتی ہے، ایسا نہ ہو کہ زکوٰۃ ادا کئے بغیر موت آجائے
اور قبر سے لے کر میدان حشر تک دردناک عذاب میں پڑا رہے۔ (۴)

(۱) الزکاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه
الحوال. (فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲ ط: کوئٹہ تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۱۷)

(۲) كتاب الايداع (هو) تسليط الغير على حفظ ماله صريحا أو دلالة. (تنوير الابصار شامی
ج: ۵ ص: ۲۶۲ ط: سعید).

(۳) الزکاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه
الحوال. (فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲ ط: رشیدیہ. تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۱۷ ط: ادرة القرآن.

(۴) وتجب على الفور عند تمام الحول حتى ياتم بتأخيره من غير عذر، وفي رواية الرازی علی
التراخي حتى ياتم عند الموت والأول أصح. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰ بدائع ج: ۲ ص: ۲،
شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲، وفي شرح شرعة الاسلام..... يعين صاحب المال لزكوته شهرا =

☆..... زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر گنا زیادہ ملتا ہے، لہذا رمضان المبارک میں زکوٰۃ ادا کرنے سے ستر گنا زیادہ ثواب ملے گا۔ (۱)

☆..... اگر یکم رمضان سے یکم رمضان تک سال پورا ہوتا ہے، پھر تو رمضان میں ادا کرنے میں کوئی بات نہیں بلکہ ستر گنا زیادہ ثواب ہے۔ (۲)

☆..... اگر کسی آدمی کا سال یکم رجب کو پورا ہوتا ہے تو وہ یکم رجب کو زکوٰۃ ادا کرنے کی کوشش کرے پھر اسکے بعد مزید ایک مہینہ کی زکوٰۃ نکال دے پھر رمضان سے رمضان کا حساب کرے۔ (۳)

روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے

☆..... جو روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، اگر وہ روپیہ نصاب کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہے اور سال بھی گزر چکا ہے۔ (۴)

☆..... جو روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے اور اس سے تجارت کا سامان خریدا گیا ہے اور اس سامان کی قیمت فروخت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۵)

= لايجاوزه لمافيه من التاخير ومن اخر الزكوة بعد وجوبها عليه من غير عذر ياتم . فصل في سنن الزكوة والصدقة ص: ۱۵۶، ۱۷۵، ط: مكتبة اسلاميه كوئٹہ (۲۰۱) عن سلمان رضي الله عنه خطبنا رسول الله ﷺ في آخريوم من شعبان قال يا ايها الناس قد اظلكم شهر عظيم مبارك ومن ادى فريضة فيه كان كمن ادى سبعين فريضة فيما سواه اه (الترغيب في صيام رمضان احتسابا وقيام ليلة القدر وما جاء في فضله . الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۲۱۳ ط: دار الكتب الملكييه مصر)

(۳) صفحه گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۴

(۴) و ثمنية المال كالدراهم والدنانير لتعينهما للتجارة باصل الخلقه وتلزم الزكاة كيفما امسكهما ولو للنفقة (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۶۷، ايچ ايم سعيد)

(۵) ايضا

☆..... اور جو روپیہ زمین اور مکان کی خریداری پر صرف کیا ہے، اور وہ زمین اور مکان تجارت کی نیت سے خریدا ہے تو اس صورت میں اس زمین اور مکان کی مارکیٹ قیمت کے اعتبار سے قیمت متعین کر کے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆ اگر زمین اور مکان رہنے کی نیت سے لئے ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر زمین اور مکان کرایہ پر دینے کے لئے خریدا ہے تو اس صورت میں اگر کرایہ کی آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی تو سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

روپے کی زکوٰۃ

☆..... اگر روپے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں اور ایک سال گزر گیا ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

☆..... اگر کچھ روپیہ کچھ سونایا کچھ چاندی ہے، سب کی قیمت ملانے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۵)

(۱) قال العلامة الحصكفي وفي عرض تجارة قيمة نصاب..... من ذهب او ورق مقوما باحدهما ولوبلغ باحدهما نصابا وخمسا وبالاخر اقل قومه انفع للفقير. شامی، باب زكاة المال ج: ۲ ص: ۲۹۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۷، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۵، ط: رشیدیہ.

(۲، ۳) فلا زکوٰۃ علی مکاتب الخ واثاث المنزل ودورالسكنی ونحوها قال العلامة الشامی^۲ تحت قوله ونحوها ای کتباب البدن الغير المحتاج اليها وکالحوانیت والعقارات الرد المحتاج ج: ۲ ص: ۲۶۳ - ۲۶۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۹، ط: رشیدیہ.

(۴، ۵) ومنها كون المال نصابا. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعید.

☆..... جس روپے کی زکوٰۃ ایک سال ادا کر دی گئی ہے، تو اگر وہ روپے زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، اور وہ روپے آئندہ سال تک محفوظ رہے تو آئندہ سال بھی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی، ہاں اگر زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد نصاب سے کم ہو جائیں اور سونا چاندی مال تجارت اور شیمرز وغیرہ نہیں ہے تو آئندہ سال تک یہ روپے رہنے سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی کیونکہ وہ نصاب سے کم ہے۔ (۱)

☆..... اگر جمع شدہ روپے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں، تجارت وغیرہ میں نہیں ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ روپیہ اصل میں جمع کر کے رکھنے کیلئے نہیں بلکہ تجارت وغیرہ میں لگا کر بڑھانے کے لئے ہے لہذا جو شخص جمع شدہ رقم کو تجارت میں نہ لگا کر ایسے محفوظ کر کے رکھتا ہے وہ اصل کے خلاف کرتا ہے تو وہ خود ذمہ دار ہے شریعت نہیں، اسلئے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی اور سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... جو روپیہ تجارت میں لگا ہوا ہے، اور تجارت کا سامان اس سے خریدا گیا ہے، تو اس تمام سامان پر زکوٰۃ واجب ہے، اگر اس سامان کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور سال بھی گزر گیا ہے۔ (۳)

روزمرہ کی آمدنی پر زکوٰۃ

اگر کوئی شخص روزمرہ کی آمدنی میں سے کچھ رقم جمع کرتا رہتا ہے تو اسکی زکوٰۃ نکالنے کی صورت یہ ہے کہ اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب نہیں ہے تو جس دن سے جمع شدہ رقم نصاب کے برابر ہوگئی ہے اس دن سے قمری حساب سے ایک سال

(۱) ایضا

(۲) ایضا

(۳) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب کذا فی الهدایة . (عالمگیری الفصل الثانی فی العروض ، کتاب الزکاة ج: ۱ ص: ۱۷۹ ط: المكتبة الرشیدیة ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۵، تنارحانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰)

مکمل ہونے کے بعد جتنی رقم موجود ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو نصاب پر سال مکمل ہونے پر روزمرہ کی آمدنی جتنی رقم جمع ہوئی ہے اس سے بھی زکوٰۃ ادا کر دے۔ (۱)

رہائشی پلاٹ کو باغ بنا دیا

اگر کسی نے رہائشی پلاٹ کو مستقل باغ میں تبدیل کر دیا، تو اس صورت میں اگر عشری زمین اس سے زیادہ قریب ہے تو اس پر عشر ہوگا، اور اگر خراجی زمین زیادہ قریب ہے تو اس پر خراج ہوگا، اور اگر عشری اور خراجی دونوں قسم کی اراضی قریب میں برابر ہیں تو عشر واجب ہوگا۔ (۲)

رہن کی رقم

اگر کسی نے اپنی کوئی چیز رہن رکھ کر قرض لیا ہے تو یہ مقروض ہے اگر اسکے پاس قرض کی رقم کے علاوہ نصاب کے برابر رقم ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ قرض کی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ قرض دینے والا قرض کی رقم وصول ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کر دے، اگر وصول ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دینا چاہے وہ بھی جائز ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) ومنها كون المال نصابا عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹

(۲) فتحصل أن الماء يعتبر فيما لو أحيا مسلم أرضا أو جعل داره بستانا، بخلاف المنصوص على أنه عشري أو خراجي، وقدمنا على الدر المنثور ان المفتي به قول ابى يوسف أنه يعتبر القرب الخ. شامی ج: ۲ ص: ۱۸۵، باب العشر والخراج والجزية، قبل مطلب في خراج المقاسمة

(۳) وعلى الراهن إذا كان الرهن في يد المرتهن. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳، ومنها الفراغ عن الدين، قال اصحابنا رحمهم الله تعالى: كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة سواء كان الدين للعباد كالقرض الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۴



زانیہ کو زکوٰۃ دینا

اگر کسی نے لاعلمی میں کسی زانیہ کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور ثواب بھی ملے گا، البتہ علم ہونے کی صورت میں ایسی عورت کو زکوٰۃ صدقات نہ دے ورنہ اس پر مواخذہ کا خطرہ ہے، ہاں اگر اس نے توبہ کر لی ہے اور فقیر ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

زائد دی گئی رقم کو آئندہ سال کی زکوٰۃ میں شمار کرنا

اگر زائد رقم دیتے وقت آئندہ سال کی پیشگی زکوٰۃ دینے کی نیت تھی تو آئندہ سال کی زکوٰۃ میں شمار کرنا جائز ہوگا ورنہ نہیں۔

زبرجد

زبرجد یا اسکے بنے ہوئے زیورات پر زکوٰۃ نہیں ہے، ہاں اگر تجارت کے لئے ہے تو زکوٰۃ واجب ہے۔ (۲)

زبردستی زکوٰۃ وصول کرنا

زبردستی زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) اذا شك وتحري فوق في اكبر رايه انه محل الصدقة فدفع إليه أو سال منه ، فدفع ، أو رآه في صف الفقراء فدفع ، فإن ظهر أنه محل الصدقة جاز بالاجماع ، وكذا ان لم يظهر حاله عنده الخ . (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، وقوله تعالى ” ولاتعاونوا على الاثم والعدوان “ بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۷، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۲)

(۲) لازكاة في اللآلی والجواهر. وان ساوت الفا اتفاقا إلا ان تكون للتجارة ، (تنوير الابصار مع الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۷۳، كتاب الزكاة . هنديہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، تنار حانية ج: ۲ ص: ۳۲۱، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۶)

(۳) ولهذا قلنا: أنه ليس للامام أن يأخذ الزكاة من صاحب المال من غير إذنه جبرا، =

زبردستی صاحب نصاب سے زکوٰۃ وصول کرنا

☆..... اگر کسی ملک میں اسلامی حکومت قائم ہے تو حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ صاحب نصاب لوگوں کے اموال ظاہرہ سے زبردستی زکوٰۃ وصول کرے، باقی اموال باطنہ سے زبردستی زکوٰۃ وصول کرنے کا حق حکومت کو نہیں ہے۔ (۱)

☆..... حکومت کے علاوہ عوام کو یہ حق حاصل نہیں کہ کسی صاحب نصاب آدمی سے اسکی اجازت کے بغیر زبردستی زکوٰۃ وصول کریں۔ (۲)

☆..... بعض برادریوں میں یہ قانون ہے کہ برادری کے تمام افراد اپنی اپنی زکوٰۃ برادری کی جماعت کے دفتر میں جمع کریں ورنہ زبردستی وصول کی جائے گی یا ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی، اس قسم کا قانون یا دستور بنانا اور زبردستی زکوٰۃ وصول کرنا شرعاً جائز نہیں، ایسے قانون یا دستور بنانے والے گنہگار ہوں گے، ہاں برادری کے غریب لوگوں میں زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے ترغیب دے سکتے ہیں، اس میں کوئی قباحت نہیں تاکہ برادری خوشی سے زکوٰۃ دینے کی نیت سے زکوٰۃ ادا کرے۔ (۳)

زراعت کے لئے رکھے ہوئے جانور

زراعت کے لئے جو جانور پالے جاتے ہیں اگرچہ سائمہ ہوں، ان میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۴)

= ولو أخذ لاتسقط عنه الزكاة. (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱)
(۱) ان السلطان له ولاية الجبر في الاموال الظاهرة لافي الاموال الباطنة. اعلاء السنن ج: ۹ ص: ۳۹.

(۲) صحفہ گزشتہ کا حوالہ نمبر: ۳

(۳) أيضا. أنه لو اخرا الزكاة ليس للفقير ان يطالبه ، ولأن يأخذ ماله بغير علمه ، وان أخذ كان لصاحب المال أن يسترده ان كان قائما ، ويضمنه ان كان هالكا الخ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، الفتاوى التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۸۶

(۴) وحاصله: إن أسامها للحمل او الركوب فلا زكاة اصلا. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۳۱۳ =

زرضمانت کا حکم

اگر زرضمانت کے طور پر جمع کی گئی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہو جاتا ہے تو سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر سالانہ زکوٰۃ ادا نہیں کی تو واپس ملنے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

زکوٰۃ اتنی دینا کہ صاحب نصاب بن جائے

☆..... کسی غریب کو ضرورت کے بغیر اتنی رقم دینا کہ صاحب نصاب بن جائے مکروہ ہے البتہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اور اگر کسی مستحق کو ضرورت کی وجہ سے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ رقم دی جائے تو مکروہ نہیں ہوگا، اور بلا کراہت زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

مثلاً ایک آدمی غریب ہے رہائش کا گھر نہیں ہے اور زکوٰۃ کی رقم سے گھر دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں چاہے اسکی قیمت کتنی ہی زیادہ ہو۔

☆..... اگر مستحق زکوٰۃ غریب آدمی بال بچے والا ہے تو اسکو بلا کراہت یک مشت اتنی رقم مد زکوٰۃ سے دی جاسکتی ہے کہ اسکے بال بچوں پر تقسیم کریں تو ان میں سے

= شامی ج: ۲ ص: ۲۷۶، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۱۹، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۰۰

(۱) (ومنها كون المال نصاباً) عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹) ولو كان الدين على مقرملى..... فوصل إلى ملكه لزوم زكاة ماضى). تنوير الابصار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۶، بدائع ج: ۲ ص: ۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۳. ط: رشیدیہ.

(۲) (وكره إعطاء فقير نصاباً) أو أكثر (إلا إذا كان المدفوع إليه (مديوناً أو) كان (صاحب عيال). الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳. باب المصرف كتاب الزكاة عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصرف، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۸، ط: رشیدیہ.

کوئی بھی صاحب نصاب نہ بنے۔ (۱)
 ☆..... کسی مستحق آدمی کو یکمشت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ زکوٰۃ کی رقم دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے، مگر بلا ضرورت یکمشت اتنی زکوٰۃ دینا مکروہ ہے اور اگر ضرورت ہے تو مکروہ نہیں ہے۔ (۲)
 مثلاً ایک غریب آدمی کو فریج کی ضرورت ہے اور اسکی قیمت مثلاً بیس ہزار ہے تو بیس ہزار زکوٰۃ دینا بلا کراہت جائز ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کی ایک صورت

اگر زکوٰۃ کے پیسے گھر میں رکھے ہیں، اور گھر کے باہر کوئی مستحق زکوٰۃ ضرور تمندل جائے اور جیب کے پیسوں سے کچھ دیدیں اور گھر آکر زکوٰۃ کے پیسوں میں سے لے لیں تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

زکوٰۃ ادا کرنے میں دیر کرنا

ہر سال کی زکوٰۃ اگلے سال آنے سے پہلے دے دینا چاہیے، اور یہ احتیاط ہے عذر کے بغیر زکوٰۃ ادا کرنے میں تاخیر کرنا مناسب نہیں بلکہ مکروہ ہے۔ (۴)
 (مجموعیہ ج: ۳ ص: ۳۳)

(۲، ۱) وكره اعطاء فقير نصاباً..... (إلا إذا كان المدفوع اليه (مديوناً أو) كان (صاحب عيال) بحيث (لوفرقة عليهم لا يخص كلاً) ولا يفضل بعد دينه (نصاب) فلا يكره..... الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳، باب المصرف كتاب الزكاة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصرف، بدائع ج: ۲ ص: ۴۸)
 (۳) ولا يخرج (المزكى) عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۵)
 (۴) وتجب على الفور عند تمام الحول حتى ياتم بتاخيره من غير عذر وفي رواية الرازی علی التراخي حتى ياتم عند الموت والأول أصح. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، بدائع ج: ۲ ص: ۲) فتكون الزكاة فريضة وفوريته واجبة، فيلزم بتاخيره من غير ضرورة الاثم كما صرح به =

زکوٰۃ ادا کئے بغیر مرگیا

☆..... اگر صاحب نصاب آدمی پر سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگئی، لیکن وہ زکوٰۃ ادا کئے بغیر مرگیا اور اسکے ورثاء زندہ ہیں، تو اسکی چند صورتیں ہو سکتی ہیں۔
(الف) اگر اس نے موت سے پہلے زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے تو ایک تہائی ترکہ سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

(ب) اور اگر اس نے زکوٰۃ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لئے زکوٰۃ دینا لازم نہیں ہوگا (۲) البتہ اگر ورثاء بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر زکوٰۃ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، اور وہ عذاب سے بچ جائے گا ورنہ عذاب میں گرفتار رہے گا اس لئے سالانہ زکوٰۃ خود ادا کرے یا کم سے کم وصیت لکھ کے جائے۔ (۳)

(ج) اور اگر ورثاء میں کچھ نابالغ ہیں تو اس صورت میں مشترکہ ترکہ سے زکوٰۃ

= الكرخي والحاكم الشهيد في المنتقى، وهو عين ما ذكره الامام ابو جعفر عن ابي حنيفة انه يكره. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲)

(۱) وفي الخانية: لو أوصى بأداء الزكاة يجب تنفيذ الوصية من ثلث ماله، التاتارخانية الفصل الحادى عشر فى الاسباب المسقطه للزكاة..... ج: ۲ ص: ۲۹۶، ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه،، الفقه الاسلامى وادلته كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۸۹۵) فتاوى سراجيه ص: ۲۵، ط: سعيد.

(۲) لومات من عليه الزكاة لا تؤخذ من تركته لفقد شرط صحتها وهوانية إلا إذا أوصى بها فتعتبر من الثلث كسائر التبرعات. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، إذا مات من عليه زكاة سقطت الزكاة عنه بموته. الفتاوى التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۹۶، ادارة القرآن، بدائع ج: ۲ ص: ۵۳)

(۳) (قوله يطعم عنه) أى من الثلث لزوماً إن أوصى وإلجواً وكذا يقال فيما بعده، وفى الفهستانى أن الزكاة والحج والكفارة من الوارث تجزيه بلا خلاف أى ولوبدون وصيته كما هو المتبادر من كلامه، أما الزكاة فقد نقلناه قبله عن السراج. شامى ج: ۲ ص: ۲۲۶ فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم. بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، ط: سعيد.

ادا کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ مال کو شریعت کے مطابق تقسیم کرنے کے بعد بالغ حضرات اپنے اپنے حصے سے دے سکیں گے اور نابالغ افراد کے حصوں کو امانت کے طور پر محفوظ رکھنا یا ضرورت کے مطابق ان پر خرچ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

زکوٰۃ الشورس ہے

زکوٰۃ معذور، اپاہج، بیمار، یتیم، فقیر، غریب اور بیواؤں کی پرورش کا ذریعہ ہے، اور زکوٰۃ کا نظام مسلمانوں کو کل کی فکر سے بالکل بے نیاز کر دیتا ہے اور یہ تربیت دیتا ہے کہ آج تم پر اللہ کا فضل ہے تم مالدار ہو تو دوسروں کی مدد کرو، خدا نخواستہ اگر کل تم نادار اور فقیر ہو گئے تو دوسرے لوگ تمہاری مدد کریں گے تم کو یہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی کہ ہم مفلس اور فقیر ہو گئے تو کیا بنے گا، مر گئے تو بیوی بچوں کا کیا حشر ہوگا؟ کوئی ناگہانی مصیبت آجائے، بیمار ہو گئے صاحب فراش ہو گئے، گھر میں آگ لگ گئی، ڈاکہ پڑ گیا، کاروبار تباہ ہو گیا، دکان جل گئی، سیلاب آ گیا، تو ان مصیبتوں سے نکلنے کی کیا صورت ہوگی؟ سفر میں پیسہ ختم ہو گیا، گھر سے فوری طور پر منگوانے یا دوست و احباب سے ادھار لینے کی کوئی صورت نہیں تو گذر بسر کیسے ہوگا وغیرہ تو ان تمام فکروں سے صرف زکوٰۃ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے فکر کر دیتی ہے۔

آج مالدار ہونے کی صورت میں سالانہ کم سے کم ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالے تو کل غریب ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ کا انتظام فرمائیں گے، کیونکہ بندہ اللہ سے جیسا معاملہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ویسا ہی معاملہ کرتا ہے۔ (۲)

(۱) (ولومات فأداها وارثه جاز) فی الجوہرۃ: إذا مات من علیہ زکاة أو فطرة أو كفارة أو نذر لم توخذ من ترکته عندنا إلا ان یتبرع ورثته بذلك وهو من أهل التبرع ولم یجبروا علیہ وان أوصی تنفذ من الثلث شامی ج: ۲ ص: ۳۸۹، باب صدقة الفطر. بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۹۶)

(۲) التفاوت بین الناس فی الارزاق والمواهب وتحصیل المکاسب وأمواق طاری یحتاج =

زکوٰۃ ٹیکس نہیں

زکوٰۃ ٹیکس نہیں بلکہ ایک اعلیٰ ترین عبادت ہے، لہذا زکوٰۃ کو ٹیکس سمجھنا یا زکوٰۃ کو ٹیکس سے تعبیر کرنا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

زکوٰۃ جس کو دی گئی اس کا ہدیہ قبول کرنا

اگر کسی مالدار نے کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو زکوٰۃ دی، یا زکوٰۃ دیتا رہتا ہے، اور زکوٰۃ لینے والا مستحق آدمی کوئی چیز ہدیہ کے طور پر اس زکوٰۃ دینے والے کو دیتا ہے تو زکوٰۃ دینے والے مالدار آدمی کے لئے وہ ہدیہ لینا درست ہے۔ (۲)

زکوٰۃ دوسرے عنوان سے دینا

مستحق آدمی کو زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہہ کر دینا ضروری نہیں بلکہ ہدیہ، گفٹ، تحفہ عطیہ، عیدی، انعام یا قرض کے نام سے دینا جائز ہے، بشرطیکہ دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت ہو۔ (۳)

= فی شرع اللہ إلی علاج (واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق) أى أن اللہ تعالیٰ فضل بعضنا علی بعض فی الرزق، واجب علی الغنی ان یعطى الفقیر حقا واجبا مفروضا لا تطوعا ولامنة (وفی أموالهم حق معلوم للسانل والمحروم، وفریضة الزکاة اولی الوسائل لعلاج ذلک التفاوت، وتحقیق التكافل أو الضمان الاجتماعی فی الاسلام. الفقه الاسلامی وادلتہ كتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۴۳۱، ۴۳۲، ط: دار الفکر.

(۱) وهوان الزکاة عبادة عندنا، (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳ و ۵۴، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۶، ط: رشیدیہ.

(۲) (وطاب لسیده وإن لم یکن مصرفا) للصدقة (مادی إلیه من الصدقات فعجز) لتبدل الملك، وأصله حدیث بريرة "هی لك صدقة ولنا هدیة" (كما فی وارث) (شخص فقیر مات عن صدقة اخذها وارثه الغنی و) كما فی (ابن سبیل اخذها ثم وصل إلی ماله وهی فی یده) (أی الزکاة وكفقیر استغنی وهی فی یده فانها تطیب له الخ. شامی ج: ۶ ص: ۱۱۶، باب موت المكاتب وعجزه وموت المولی)

(۳) ومن اعطى مسکینا دراهم، وسماها هبة أو قرضا ونوی الزکاة فإنها تجزیه وهو الاصح عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲)

زکوٰۃ دیتے وقت کیا کہے

☆..... مستحق آدمی کو زکوٰۃ دیتے وقت کچھ کہنا ضروری نہیں ہے بلکہ دل میں زکوٰۃ کی ادائیگی کی نیت کرنا ضروری ہے یا پہلے سے اس رقم کو زکوٰۃ کی نیت سے الگ کر لیا جائے۔ (۱)

☆..... یا یہ کہے کہ اس رقم سے میری طرف سے بچوں کے کپڑے بنوادینا، اور دل میں زکوٰۃ کی نیت کرنا۔

☆..... یا کہے یہ ہدیہ اور گفٹ ہے۔ (۲)

☆..... یا یہ کہے کہ یہ قرض ہے لیکن بعد میں رقم واپس کرے تو واپس نہ لیں بلکہ یہ کہے کہ معاف کر دیا۔ (۳)

زکوٰۃ دے کر احسان جتلانا

بعض افراد مستحق لوگوں کو زکوٰۃ دینے کے بعد احسان بھی جتلاتے ہیں کہ میں نے آپ کو زکوٰۃ کی اتنی رقم دی اور آپ میرا فلاں کام نہیں کر رہے ہیں، اس طرح احسان جتلانا صحیح نہیں، ایسی صورت میں زکوٰۃ اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگی اور اجر سے محروم رہے گا۔ (۴)

زکوٰۃ دینا جائز ہے

زکوٰۃ ہر اس مسلمان شخص کو دینا جائز ہے، جس کی ملکیت میں نصاب کے برابر

(۳، ۲، ۱) ایضا

(۴) قال ابن جزى المالکی: ممنوعات الزکاة ثلاثة. ۱: ان تبطل بالمن والأذى؛ لأن المن بالصدقة يحبطها ای منع ثوابها لأية: بأیها الذین امنوا لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والأذى كذلك لا يستعظم مقدارها؛ لأن ذلك محبط للأعمال الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۸۹۶، دار الفکر بیروت.

مال یا رقم یا سونا چاندی نہ ہو اور وہ سید نہ ہو۔ (۱)

زکوٰۃ دینے کے لئے شوہر کی اجازت

☆..... بیوی کی ذاتی ملکیت کی چیزوں سے زکوٰۃ دینے کیلئے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں، بیوی اپنی مرضی سے جس فقیر کو چاہے زکوٰۃ دے سکتی ہے۔ (۲)

☆..... اگر زیور شوہر کا دیا ہوا ہے، اور اس نے بیوی کو مالک بنا کر دیدیا ہے یا گفٹ کے طور پر دیا ہے، یا مہر میں دیا ہے تو ان صورتوں میں زیور کی مالک بیوی ہے شوہر نہیں، اور بیوی کے لئے اپنی ملکیت کے زیور وغیرہ کی زکوٰۃ دینے کے لئے شوہر کی اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... والدین نے جو زیورات جہیز میں دئے اسکی مالک لڑکی ہے (۴) اس کا شوہر نہیں اسی طرح جہیز کی تمام چیزوں کی مالک بیوی ہے شوہر نہیں، عام طور پر شوہر سمجھتے ہیں کہ جہیز ان کا حق ہے یہ بالکل غلط ہے، لہذا جہیز میں دیئے گئے زیورات کی زکوٰۃ دینا بیوی پر لازم ہے شوہر پر نہیں، اور بیوی کے لئے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے شوہر سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ (۵)

(۱) ویجوز دفعها الی من یملک اقل من النصاب وان کان صحیحا مکتسبا کذا فی الزاہدی . (عالمگیری بیروت ،باب المصروف کتاب الزکاۃ ج: ۱ ص: ۱۷۷ ، ج: ۱ ص: ۱۸۹) ، ط: ومکتبہ ماجدیہ

(۲) (۵، ۳، ۲) الزکاۃ واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم إذا بلغ نصابا ملکا تاما وحال علیہ الحول . (الفتاوی التاتاریخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۷ ، کتاب الزکاۃ . ادارة القرآن . فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۲ ، ان الزکوٰۃ عبادۃ عندنا ، والعبادۃ لاتنادی إلا باختيار من علیہ اما بمباشرة بنفسه أو بأمره وانابته غیره فیقوم النائب مقامه ، فیصیر مودیا بید النائب . (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳ ، کتاب الزکوٰۃ

(۳) قلت: وسالت عن المرأة هل تصیر غنیة بالجهاز الذي تزف به إلى بیت زوجها؟ والذى يظهر مامران ماكان من اثاث المنزل وثياب البدن وأواني الاستعمال مما لا بد لأمتالها منه فهو من الحاجة الأصلية ، وما زاد علی ذلك من الحلی والأواني والأمتعة التي یقصد بها الزينة إذا بلغ نصابا تصیر به غنیة الخ . شامی ج: ۲ ص: ۳۴۸ ، مطلب فی جهاز المرأة هل تصیر به غنیة .

☆..... اگر شوہر نے بیوی کو زیور بنا کر دیا لیکن مالک بنا کر نہیں دیا بلکہ استعمال کے لئے کہہ کر دیا ہے یا شوہر کی برادری کا عرف ہے کہ بیوی کو جو زیور دیا جاتا ہے وہ مالک بنا کر نہیں دیا جاتا بلکہ صرف استعمال کے لئے دیا جاتا ہے تو ان صورتوں میں زیورات کا مالک شوہر ہے بیوی نہیں ہے ایسی حالت میں ان زیورات کی زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری شوہر پر ہے، بیوی پر نہیں، اگر شوہر اسکی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا بیوی گنہگار نہیں ہوگی کیونکہ وہ مالک نہیں ہے، اگر بیوی ایسے زیورات کی زکوٰۃ دینا چاہتی ہے تو شوہر سے اجازت لے کر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا ورنہ اجازت کے بغیر زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

زکوٰۃ دی یا نہیں شک ہو جائے

اگر کسی شخص کو زکوٰۃ کی ادائیگی میں شبہ ہو، اور یہ معلوم نہ ہو کہ زکوٰۃ دی یا نہیں تو احتیاطاً دوبارہ زکوٰۃ دیدینا چاہئے۔ (۲)

زکوٰۃ زیادہ ادا کرنا

جتنی زکوٰۃ واجب ہے اس سے زیادہ دینا جائز ہے، زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ (۳)

- (۱) لوأدى زكاة غيره بغير امره فبلغه فأجاز لم يجز؛ لأنها وجدت نفاذا على المتصدق لانها ملكه ولم يصرنائبا عن غيره فنفذت عليه ، شامى ج: ۲ ص ۲۶۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ولو تصدق عن غيره بغير امره ، فإن تصدق بمال نفسه ، جازت الصدقة عن نفسه ولا تجوز عن غيره وان أجازه ورضى به الخ . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۱۱
- (۲) ولو شك رجل فى الزكاة فلم يدر أركى أولم يرك فانه يعيدها ، كذا فى المحيط والسراجيه ، والبحر الرائق . ناقلا عن الوقعات ، (فتاوى عالمگیری بيروت ، مسائل شتى ج: ۱ ص: ۱۶۹ ، ج: ۱ ص: ۱۸۰ ، ومكتبه ماجديه . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲ ، ط: سعيد .
- (۳) فتاوى دارالعلوم ديوبند ج: ۶ ص: ۷۱ ، فلو عجل شاة من أربعين وحال الحول وعنده تسعة وثلاثون ، فإن كان دفعها للفقير وقعت نفلا ، الخ شامى ج: ۲ ص: ۲۹۳

زکوٰۃ سے بچنے کے لئے مال کا ہبہ کرنا

☆..... اگر کوئی شخص زکوٰۃ ساقط کرنے کی نیت سے یہ حیلہ کرے کہ زکوٰۃ کا سال جب ختم ہونے کے قریب آئے تو وہ مال کسی کو ہبہ کر دے اور سال ختم ہونے کے بعد پھر ہبہ کیا ہو مال واپس لے لے تو اس صورت میں زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ اس میں فقیروں کا نقصان ہے اور زکوٰۃ کا دروازہ بند کرنا اور اللہ کی نعمت کی ناشکری لازم آتی ہے۔ (۱)

اس قسم کے حیلہ پر کارل مارکس نے بھی اعتراض کیا ہے۔

☆..... اگر کسی نے مثلاً زکوٰۃ والا مال دس مہینے تک اپنے پاس رکھ کر کسی کو ہبہ کر دیا، پھر چند روز کے بعد اس سے واپس لے لیا تو اب دو مہینے گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی بلکہ واپس لینے کے بعد از سر نو پورا سال گزر جانے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ (۲)

زکوٰۃ سے تنخواہ دینا

☆..... زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق آدمی کو بلا عوض مالک بنا کر دینا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، اس لئے زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ تنخواہ خدمت کے عوض میں دی جاتی ہے، اور عوض میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) يحرم التاويل لاسقاط الزكاة كان يهب المال المزكى لفقير ثم يشتريه منه ، او يهبه لقریب قبل حولان الحول ثم يسترده منه فيها بعد. الفقه الاسلامي وادلته . ج: ۲ ص: ۸۹۳، دار الفكر بيروت.

(۲) أيضا

(۳) كتاب الزكاة . هي تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمي ولا مولاہ مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه ،، تنوير الابصار شامي ج: ۲ ص: ۲۵۶، ۲۵۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، هنديہ ج: ۱ ص: ۱۷۰. ولونوى الزكاة بما يدفع المعلم الى الخليفة ولم يستأجره إن كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان أيضا اجزاه والافلا، عالمگیری ج: ۲ ص: ۱۹۰، شامي ج: ۲ ص: ۳۵۶، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۸، ط: ادارة القرآن.

☆.....مسجد، مدارس، اور فلاحی ادارے اور برادری کی جماعت والوں کے لئے ملازمین کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

زکوٰۃ سے روزینہ مقرر کرنا

کسی مستحق آدمی کو روزانہ یا ماہانہ یا سالانہ کے حساب سے زکوٰۃ کی چیزیں دینا جائز ہے اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

زکوٰۃ سے کسی کا قرض ادا کرنا

☆.....اگر کوئی شخص کسی مستحق آدمی کا قرض زکوٰۃ کی رقم سے ادا کرنا چاہے تو اس کی صورت یہ ہے کہ قرض کی رقم مستحق آدمی کو دیدے پھر اس سے کہے کہ قرض ادا کر دے، یا اس سے لے کر قرض ادا کر دے اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی ادا ہو جائے گا۔ (۳)

☆.....اگر کوئی شخص مستحق آدمی کو زکوٰۃ کی رقم دیئے بغیر یا مستحق آدمی کے بغیر اپنی طرف سے زکوٰۃ کی رقم سے مستحق آدمی کا قرض ادا کرے گا تو قرض ادا ہو جائے گا زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) أيضا

(۲) (اومقارنة بعزل ماوجب) كله اوبعضه، الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة ولا يخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۵)

(۳، ۴) ولوقضى دين حى فقير ان قضى بغير امره لم يجز لانه لم يوجد التملك من الفقير لعدم قبضه وان كان بامرہ يجوز عن الزكاة لوجود التملك من الفقير لانه مما امره به صارو كيلا عنه فى القبض فصار كان الفقير قبض الصدقة بنفسه (بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل واماركن الزكاة ج: ۲ ص: ۳۹) كذا فى المحيط البرهاني كتاب الزكاة الفصل السابع عشر ج: ۳ ص: ۲۶۸، مسئلة نمبر: ۲۹۱۴.

زکوٰۃ کا عملی ثبوت

- ☆..... زکوٰۃ دینا اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ بندہ کے پاس جو کچھ ہے وہ اپنا نہیں سمجھتا بلکہ سب کچھ اللہ ہی کا سمجھتا ہے اور اسپر پختہ یقین رکھتا ہے، اور اسکی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے وہ مال کو قربان کرتا ہے۔
- ☆..... بندہ زکوٰۃ دے کر اللہ تعالیٰ سے اپنی بندگی کا تعلق ظاہر کرتا ہے۔
- ☆..... زکوٰۃ کے ذریعے پریشان حال بندوں کی خدمت اور مدد ہوتی ہے۔
- ☆..... مال کی محبت اور دولت پرستی جو ایمان گمش اور انتہائی مہلک اور خطرناک روحانی بیماری ہے، زکوٰۃ اس کا علاج ہے، اور اسکے گندے اور زہریلے اثرات سے نفس کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے۔ (۱)

زکوٰۃ فرض ہونے کے بعد مقروض ہو گیا

- اگر صاحب نصاب آدمی پر زکوٰۃ فرض ہونے کے بعد مقروض ہو گیا تو اس سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی، اور اس آدمی پر سابقہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

زکوٰۃ کا ثبوت

- زکوٰۃ ۲ھ میں فرض ہوئی، اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ”واتوا الزکوٰۃ“ یعنی زکوٰۃ ادا کرو۔ (۳)

اور حدیث میں ایک نہیں بہت ساری احادیث ہیں ان میں سے ایک حدیث یہ

(۱) معارف الحدیث ج: ۴ ص: ۲۰

(۲) قولہ فارغ عن دین وهذا إذا كان الدين في ذمته قبل وجوب الزكاة ، فلولحقه بعده لم تسقط الزكاة ؛ لأنها ثبتت في ذمته فلا يسقطها ما لحق من الدين بعد ثبوتها . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰، کتاب الزکاة .

(۳) کتاب الزکاة وفرضت في السنة الثانية قبل فرض رمضان ، الدر المختار، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. ط: سعید. الفقه الاسلامی وادلتہ ج: ۱ ص: ۵۹۰.

ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ان میں سے ایک زکوٰۃ ہے۔ (۱)

اور تمام امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ (۲)

زکوٰۃ کا حکم قرآن مجید میں نماز کے ساتھ بتیس ۳۲ جگہ پر آیا ہے۔ (۳)

زکوٰۃ کا حساب

زکوٰۃ کے لئے روزانہ کا حساب رکھنا ضروری نہیں ہے، صرف سالانہ حساب کرنا ضروری ہے سال میں چاند کی ایک تاریخ مقرر کر لی جائے مثلاً یکم رمضان المبارک کو مقرر کر لیا جائے اس دن پوری دکان کے قابل فروخت سامان کا جائزہ لے کر اس کی مالیت کا تعین کر لیا جائے، اور اس کے مطابق زکوٰۃ ادا کر دی جائے، یا جس تاریخ کو دکان، کاروبار، کارخانہ وغیرہ شروع کیا تھا، ہر سال اسی تاریخ کو زکوٰۃ نکالنے کے لئے حساب کر لیا جائے۔ (۴)

(۱) عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وأن محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وابتاء الزکاة، وصوم رمضان وحج البيت. بخاری ج: ۱ ص: ۱۳۰ باب اداء الخمس من الإیمان، قديمی، مسلم ج: ۱ ص: ۳۲. باب بیان ارکان الاسلام.

(۲) الزکاة من ارکان الاسلام الخمس وفرض عين على من توفرت فيه الشروط الآتية وقد فرضت في السنة الثانية من الهجرة وفرضيتها معلومة من الدين بالضرورة بدليل الكتاب و السنة و الاجماع. الفقه على المذاهب الاربعة ج ۱ ص: ۵۹۰. فالدليل على فرضيتها الكتاب و السنة و الاجماع والمعقول. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲ کتاب الزکوٰۃ.

(۳) قال في الدر المختار: رقرنه بالصلوة في اثنين وثمانين موضعا في التنزيل. ج ۲ ص: ۲۵۶، کتاب الزکوٰۃ ایچ ایم سعید، کذا فی البحر الرائق کتاب الزکوٰۃ ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعید

(۴) (وسببه) سبب افتراضها (ملک نصاب حولی). (الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

زکوٰۃ کا حکم

زکوٰۃ کا حکم مکہ مکرمہ میں نازل ہوا البتہ نصاب اور مقدار زکوٰۃ کا بیان ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ہوا، اور زکوٰۃ کی وصول یا بی کا نظام فتح مکہ کے بعد عمل میں آیا۔ (۱)

زکوٰۃ کا علم

☆..... جب کوئی عاقل بالغ مرد یا عورت زکوٰۃ کے نصاب کا مالک ہوتا ہے تو اس کے لئے زکوٰۃ کے مسائل اور احکام کا جاننا فرض ہو جاتا ہے اگر اس میں کوتاہی کرے گا تو بہت بڑا گنہگار ہوگا۔ (۲)

☆..... اور اگر کوئی شخص نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس آدمی کے لئے زکوٰۃ کے مسائل کا علم حاصل کرنا فرض تو نہیں ہوگا البتہ زکوٰۃ فرض ہے اس کا عقیدہ رکھنا اور اس پر ایمان لانا لازم ہوگا۔ (۳)

زکوٰۃ کا مستحق کون ہے

جس مسلمان آدمی کے پاس اسکی ضرورت اصلیه سے زائد نصاب کے برابر سونا، چاندی، مال اور پیسہ نہ ہو، اس کو زکوٰۃ دینا اور اس کے لئے ضرورت کے مطابق زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

(۱) وقیل ان الزکاة فرضت بمکة من غیر تعین الانصباء والذی فرض بالمدينة تعیین الانصباء. روح المعانی سورة مزمل آیت: ۲۹. ج: ۲۹، ص: ۱۱۴، ط: احیاء التراث العربی .
(۲) وفرض علی کل مکلف ومکلفه بعد تعلیمه علم الدین والهدایة تعلم علم الوضوء و الغسل والصلاة والصوم، وعلم الزکاة لمن له نصاب الخ. (الفتاوی الشامیه ج: ۱ ص: ۴۲، ایچ ایم سعید، کراچی)

(۳) (قولہ هو تصدیق الخ) معنی التصدیق قبول القلب، واذعانه لما علم بالضرورة أنه من دین محمد ﷺ بحيث تعلمه العامة من غیر افتقار الی نظر واستدلال کالوحدانية والنبوة و البعث والجزاء، ووجوب الصلاة والزکاه الخ، شامی ج: ۴، ص: ۲۲۱، باب المرتد، ط: ایچ ایم سعید، کراچی)

اور ضرورت اصلیه میں رہنے کا مکان، استعمال کے برتن، کپڑے، فریج، واشنگ مشین، سلائی مشین، فرنیچر ٹیلیفون اور موبائل وغیرہ سب داخل ہیں۔ (۱)

نصاب یعنی سونا ساڑھے سات تولہ (۸۷ گرام، ۳۷۹ ملی گرام) یا چاندی ساڑھے باون تولہ (۶۱۲ گرام، ۳۳۵ ملی گرام) یا اسکی قیمت جس کے پاس ہو، اور وہ قرض دار بھی نہ ہو، نہ اسکو زکوٰۃ لینا جائز ہے نہ لوگوں کے لئے جان بوجھ کر ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

اسی طرح وہ شخص جس کے پاس کچھ چاندی یا کچھ پیسے نقد ہیں یا چاندی یا نقد کے ساتھ تھوڑا سا سونا ہے، اور سب کی قیمت یکجا کرنے سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتا ہے تو وہ بھی صاحب نصاب ہے، اسکو زکوٰۃ دینا اور لینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

زکوٰۃ کا معنی

زکوٰۃ کا معنی لغت میں بڑھنا اور پاک ہونا ہے، امام راغب اصفہانی نے فرمایا: کہ زکوٰۃ اس معنوی زیادتی کو کہتے ہیں جو اللہ کی جانب سے برکت کے طور پر ہوتی ہے اور اصطلاح میں زکوٰۃ مال کے اس حصہ کو کہا جاتا ہے، جس کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

(۱) ويجوز دفعها الى من يملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مکتسبا کذا في الزاهدی. (فتاوی عالمگیری باب المصرف کتاب الزکاة ج: ۱ ص: ۱۸۹، ط: ماجدیہ کوئٹہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، بدائع ج: ۲ ص: ۲۸، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۵. والشرط أن يكون فاضلا عن حاجته الاصلية وهي مسکنة واثاث مسکنة وثیابه و خادمه ومركبه وسلاحه..... فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳، الفصل الاول، ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۹)

(۲) ولا يجوز دفع الزکاة الى من يملك نصابا ای مال کان دنانیرا و دراهم اوسوائم اوعرضا للتجارة اولغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة کذا في الزاهدی. (هنديہ الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹. المحيط البرهانی الفصل الثامن المتعلقة بمن يوضع فيه الزکاة ج: ۳ ص: ۲۰۹، ادارة القرآن، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۵، ادارة القرآن)

انسان پر فرض کیا گیا ہے۔ یعنی اپنے مال میں سے شریعت کی جانب سے مقرر کردہ ایک خاص مقدار کا کسی مسلمان فقیر و غریب غیر سید کو خالص اللہ کی رضا کیلئے بلا عوض مالک بنا کر دینا۔ (۱)

زکوٰۃ کا مقصد

مال و دولت صرف ایک آدمی کے پاس منجمد نہ رہے بلکہ سب کے پاس گردش کرتا رہے اور یہ مال قوم کے تمام افراد میں پھیلے اور تقسیم ہو جیسے وراثت کے قانون سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایک آدمی کے انتقال کے بعد اس کا مال بہت سارے وارثوں میں پھیل جاتا ہے اور تقسیم ہو جاتا ہے۔

زکوٰۃ کا مکان ان شرائط کے ساتھ دینا

- ☆..... زکوٰۃ کی رقم سے تعمیر کئے گئے فلیٹ حسب ذیل شرائط پر مستحق لوگوں کو دینا۔
- (الف) یہ فلیٹ کم از کم پانچ سال تک مستحق آدمی کسی کو فروخت نہیں کر سکتا۔
- (ب) متعلقہ فلیٹ مستحق آدمی کو استعمال کے لئے دیا جا رہا ہے اس میں مستحق آدمی کرایہ دار نہیں رکھے گا، پگڑی پر نہیں دے گا دوسرے آدمی کو استعمال کے لئے بھی نہیں دے گا۔
- (ج) اگر مستحق آدمی نے یہ فلیٹ کسی کو پگڑی پر یا کرایہ پر دیا تو اسکی اطلاع جماعت اور برادری کو ملنے پر فلیٹ کا حق منسوخ کر دیا جائے گا۔
- (د) فلیٹ کی رقم جو جماعت مقرر کرے وہ ہر ماہ ادا کر کے اسکی رسید حاصل کرنی ہوگی۔

(۱) کتاب الزکاة (ہی) لغة الطهارة والنماء وشرعا تمليک جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمی ولا مولاہ مع قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالى. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، ۲۵۸. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰)

- (ہ) اس فلیٹ کو دوسرے فلیٹ سے بدلنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
 (و) یہ عمارت جماعت کے قبضہ میں رہے گی۔
 (ز) فلیٹ کو بیچنے کے لئے جماعت سے اجازت لینا ہوگی۔
 (ح) ان شرائط کے علاوہ جماعت کی جانب سے عمل میں آنے والے نئے احکامات اور شرائط کو مان کر ان پر بھی عمل کرنا ہوگا۔
 (جواب) ان شرائط کے ساتھ اگر کسی مستحق آدمی کو زکوٰۃ کی رقم سے فلیٹ یا مکان بنا کر دیا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ جن لوگوں کو یہ فلیٹ دیئے جائیں ان کو مالک بنا کر دیا جائے، اور ملکیت کے کاغذات کے ساتھ ان کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں کہ یہ لوگ ان فلیٹوں میں جیسے چاہیں جائز طور پر مالکانہ تصرف کریں اور جماعت کی طرف سے ان پر کوئی پابندی نہ ہو، اگر ان کو مالکانہ حقوق نہیں دیئے جائیں گے تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور ایسے لوگوں پر ضروری ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کریں۔ (۱)

زکوٰۃ کس قسم کے مال پر فرض ہے

زکوٰۃ صرف اس مال پر فرض ہے جو عادتاً بڑھتا رہتا ہے، جیسے مال تجارت یا مویشی یا سونا چاندی، کیونکہ سونے چاندی کو اسلام نے تجارت ہی کا ذریعہ قرار دیا ہے خواہ کوئی اسکوزیور بنا کر رکھے، یا سونا چاندی کے ٹکڑے بنا کر رکھے، ہر حال میں وہ

(۱) اما تفسیرھا فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه للہ تعالیٰ. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶ - ۲۵۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ویشترط ان یکون الصرف تملیکا لا اباحۃ. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۲۳، باب المصرف البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۳، تنار حانیۃ ج: ۲ ص: ۲۷۲)

تجارت کا مال ہے، اسی لئے سونے چاندی پر خواہ وہ کسی صورت میں ہو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے اگر نصاب کے برابر یا زیادہ ہے۔

ان تین قسموں کے اموال کے علاوہ ذاتی مکان دکان، برتن، فرنیچر اور دوسرے گھریلو سامان، ملوں اور کارخانوں کی مشینری، جواہرات خواہ کتنی قیمت کے ہوں اگر تجارت کے لئے نہیں تو ان پر زکوٰۃ فرض نہیں، ہاں اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی فروخت کی نیت سے خریدی ہے اور اسکی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۱)

زکوٰۃ کس کو دے

امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”احیاء العلوم“ میں لکھا ہے کہ زکوٰۃ وغیرہ دینے کے لئے ایسے دیندار لوگوں کو تلاش کرے جو دنیا کی طمع و طلب کو چھوڑ کر آخرت کی تجارت میں مشغول ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ارشاد ہے کہ ”تم پاک غذا کھاؤ اور پاک لوگوں کو کھلاؤ، نیز یہ بھی آپ کا ارشاد ہے کہ نیک کام کرنے

(۱) و ملک نصاب حولی فارغ عن الدین و حوائج الاصلیة نام و لتقدیرا . (البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲ کتاب الزکوٰۃ شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، ۲۶۲، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳) (ومنها كون المال نامیا لان معنى الزكاة هو النماء لا يحصل الامن المال النامی ولسنا نعنى به حقيقة النماء لان ذلك غير معتبر وانما نعنى به كون المال معدا للاستمناء بالتجارة والتجارة سبب لحصول الربح في مقام المسبب والتجارة في اموال التجارة الآن الاعداد للتجارة المطلقة من الذهب والفضة ثابت باصل الخلقه لانها لاتصلح للانتفاع باعيانها في دفع الحوائج الاصلية فلاحاجة الى الاعداد من العبد للتجارة بالنية اذا النية للتعين وهي متعينة للتجارة باصل الخلقه فلاحاجة الى التعيين بالنية فتجب الزكاة فيها نوى التجارة اولم ينو أصلا أو نوى النفقة . (بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۱، فصل اما شرائط التي ترجع الى المال، ايچ ایم سعید کراچی) وليس في دور السكنى وثياب البدن واثاث المنازل ودواب الركوب وعبید الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة لأنها مشغولة بحاجته الأصلية و ليست بنامية ایضا. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳)

والے ہی کو اپنا کھانا کھلاؤ، کیونکہ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہیں، جب وہ لوگ تنگدست ہوتے ہیں تو ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے، لہذا جن لوگوں کی توجہ دینا کی طرف ہے ایسے ہزاروں افراد کو زکوٰۃ دینے سے ایسے ایک آدمی کو زکوٰۃ دینا بہتر ہے جس کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو اور پڑھنے والوں میں سے بھی ایسے اہل علم کو خاص کر دیں جو اپنے علم سے صرف اللہ کی رضا کے لئے لوگوں کو نفع پہنچا رہے ہیں، اور مذہب اسلام کی پختگی اور دینی علوم کی اشاعت اور تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں، کیونکہ علم پڑھنا پڑھانا تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے۔ (۱)

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ ہمیشہ اپنی زکوٰۃ و خیرات اہل علم پر ہی خرچ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ”میں نبوت کے درجہ کے بعد علماء کے درجہ سے افضل کسی کا مرتبہ نہیں دیکھتا ہوں، کیونکہ اگر اہل علم تنگدست ہوں گے تو دین کی خدمت نہیں ہو سکے گی جسکی وجہ سے دینی کام میں نقص آجائے گا، لہذا علمی خدمت کے لئے ان کو فارغ اور بے فکر کر دینا چاہیے، یہ سب سے افضل اور بہتر ہے۔ (۲)

(۱) الاولی ان یطلب الاتقیاء المعرضین عن الدنیا المتجردين لتجارة الأخرة قال ﷺ لا تأکل الا طعام تقی ولا یأکل طعامک الاتقی وهذا لان التقی یستعین به علی التقوی فتکون شریکا له فی طاعته یا عانتک ایاہ وقال ﷺ اطعموا طعامکم الاتقیاء واولو معروفکم المؤمنین (احیاء العلوم کتاب اسرار الزکاة الفصل الثانی الوظیفۃ الثامنہ ج: ۱ ص: ۱۵۲، ط: نول کشور. ج: ۱ ص: ۲۸۹، دار الخیر دمشق)

(۲) الصفة الثانیة ان ینکون من اهل العلم خاصة فان ذلك اعانة لهم علی العلم والعلم اشرف العبادات مهما صحت فیہ النیة وكان ابن المبارک یخصص بمعروفه اهل العلم، فقیل له لو عممت فقال: انی لا اعرف بعد مقام النبوة أفضل من مقام العلماء فاذا اشتغل قلب أحدہم بحاجتہ لم ینفرغ للعلم ولم یقبل علی التعلیم فنفریغہم للعلم أفضل. (احیاء العلوم ج: ۱ ص: ۱۵۲، نول کشور ج: ۱ ص: ۲۹۰، دار الخیر دمشق)

زکوٰۃ کو رمضان تک روکنا

☆..... مثلاً اگر کسی آدمی کا سال رمضان سے چار ماہ پہلے پورا ہو گیا ہے اور وہ شخص رمضان المبارک میں زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو اسکی صورت یہ ہے کہ ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مزید چار ماہ کی زکوٰۃ بھی حساب کر کے ادا کرے تو آئندہ کے لئے رمضان سے رمضان تک حساب رکھنا درست ہوگا۔

اور اگر درمیان کے چار مہینے کی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی اور رمضان سے رمضان تک حساب جاری رکھا تو یہ غلط ہوگا اور زکوٰۃ اس آدمی کے ذمے میں رہ جائے گی موت کے بعد عذاب کا سبب بنے گا۔

☆..... کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رمضان سے مثلاً چار ماہ کے بعد سال ختم ہوتا ہے، لیکن یہ شخص چار ماہ پہلے رمضان المبارک میں زکوٰۃ ادا کر کے اپنے آپ کو سبکدوش اور بری الذمہ سمجھ لیتا ہے تو یہ ہر حالت میں درست نہیں بعض صورتوں میں درست اور بعض صورتوں میں درست نہیں بلکہ غلط ہے۔

درست صورت یہ ہے کہ رمضان المبارک میں جتنی مقدار مال سے زکوٰۃ نکالی ہے، اگر چار ماہ گزرنے کے بعد سال کے اختتام پر اتنی ہی مقدار مال رہا ہے اس میں بالکل اضافہ نہ ہو تو جو زکوٰۃ نکالی گئی وہ صحیح ہے۔

اور اگر رمضان المبارک میں زکوٰۃ نکالنے کے بعد چار ماہ کے بعد سال کے اختتام پر نصاب میں اضافہ ہوا ہے تو اضافی مقدار سے بھی حساب کر کے زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔

مثلاً ایک آدمی کا سال ذی الحجہ میں ختم ہوتا ہے، اور اس نے سال مکمل ہونے سے تین ماہ پہلے رمضان المبارک میں زکوٰۃ ادا کر دی، اور رمضان المبارک میں اسکے

پاس ایک لاکھ کی رقم تھی اور زکوٰۃ کی مقدار ڈھائی ہزار تھی اور اس نے ادا کر دی، پھر تین مہینے گزرنے کے بعد ذی الحجہ کے اختتام پر دو لاکھ کی رقم تھی تو اس صورت میں پانچ ہزار زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اور اس نے ڈھائی ہزار ادا کی تو اس کو مزید ڈھائی ہزار ادا کرنا لازم ہوگا۔

اس لئے سال پورا ہونے پر نصاب کو ضرور دیکھا جائے، اور سال پورا ہونے سے پہلے رمضان المبارک میں جو زکوٰۃ ادا کی گئی اس کو نوٹ کر کے رکھے پھر سال پورا ہونے پر اگر رقم کا اضافہ ہوا ہے تو زائد رقم کی زکوٰۃ ادا کر دے۔

اور اگر سال رمضان سے پہلے رجب میں پورا ہو گیا اور زکوٰۃ رمضان میں دینا چاہے تو دو صورتیں ہیں، اگر رجب اور رمضان المبارک میں مال کی مقدار برابر ہے تو زکوٰۃ کی مقدار ایک ہوگی، مثلاً رجب میں بھی ایک لاکھ اور رمضان میں بھی بدستور ایک لاکھ کی رقم رہی تو زکوٰۃ ڈھائی ہزار لازم ہوگی۔

اور اگر رجب میں ایک لاکھ تھا اور رمضان میں دو لاکھ ہو گئے تو ایک لاکھ کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا دو لاکھ کی نہیں۔

اور اگر رجب میں دو لاکھ تھے اور رمضان میں ایک لاکھ ہو گیا اور رمضان میں ایک لاکھ کی زکوٰۃ ادا کی تو سبکدوش نہیں ہوگا بلکہ رجب کے اعتبار سے دو لاکھ کی زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۱)

(۱) ويجوز تعجيل الزكاة بعد ملك النصاب ولا يجوز قبله وانما يجوز التعجيل بثلاثة شروط احدها ان يكون الحول منعقدا عليه وقت التعجيل. والثاني ان يكون النصاب الذي ادى عنه كاملا في آخر الحول. والثالث ان لا يفوت اصله فيما بين ذلك فاذا كان له النصاب من الذهب والفضة او اموال التجارة اقل من المائتين فعجل الزكاة ثم كمل النصاب او كانت له مائتا درهم او عروض للتجارة قيمتها مائتا درهم فتصدق بالخمسة عن الزكاة وانتقص النصاب حتى حال عليه الحول والنصاب ناقص او كان النصاب كاملا وقت التعجيل ثم هلك جميع المال صار ماعجل به تطوعا. (فتاوى عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول =

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہہ کر دینا

مستحق زکوٰۃ آدمی کو زکوٰۃ دیتے وقت زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہہ کر دینا ضروری نہیں، صرف دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت کرنا یا اس رقم کو پہلے سے زکوٰۃ کی نیت سے الگ کرنا ضروری ہے، باقی زکوٰۃ دیتے وقت یہ کہہ سکتا ہے کہ ہدیہ، گفٹ، انعام، عیدی یا عطیہ ہے یا قرض دیتا ہوں وغیرہ۔ (۱)

زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کرنا

☆..... جب صاحب نصاب آدمی کے مال وغیرہ پر پورا سال گزر جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کر دے تاخیر یا سستی بالکل نہ کرے، نیک کام میں دیر لگانا بالکل مناسب نہیں، شاید اچانک موت آجائے، اور یہ ذمہ داری اپنی گردن پر رہ جائے، اور اسکی سزا بھگتنا پڑے۔ (۲)

☆..... اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ ادا نہیں کی، یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گزر گیا تو ایک قول کے مطابق گناہ ہوا، اللہ کے حکم کی خلاف ورزی ہوئی، لہذا ایسی صورت میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے اللہ سے توبہ استغفار کرے اور دونوں سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے دیدے۔

غرض کہ اپنی زندگی میں ہی گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ جو ادا نہیں کی تھی وہ ضرور

= ج: ۱ ص: ۱۷۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۵۳، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۷۱۵ ط: رشیدیہ. انظر امداد مسائل زکوٰۃ ص: ۳۲، ۳۶.

(۱) من اعطی مسکینا دراهم و سماها هبة او قرضا ونوی الزکوٰۃ فانها تجزئہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، ہندیہ کتاب الزکاۃ ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: مکتبہ حقانیہ، بشاور. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲

(۲) وتجب علی الفور عند تمام الحول حتی یأثم بتأخیرہ من غیر عذرو فی روایة الرازی علی التراخی حتی یأثم عند الموت والاول اصح. (فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، کتاب الزکاۃ بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲)

ادا کر دے، ورنہ جس آدمی نے اپنی زکوٰۃ اپنی زندگی میں خود ادا نہیں کی وہ اپنی اولاد سے باپ کی زکوٰۃ ادا کرنے کی امید نہ رکھے۔ (۱)

زکوٰۃ کیا کہہ کر دے

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہہ کر دینا شرط نہیں، اگر گمان غالب کے مطابق وہ مستحق ہے تو تحفہً ہدیہ کہہ کر دینا یا قرض کہہ کر دینا جائز ہے البتہ دیتے وقت دل میں زکوٰۃ کی نیت کرے کافی ہے۔ (۲)

زکوٰۃ کی تشہیر کرنا

☆..... زکوٰۃ کی تشہیر اس نیت سے کرنا کہ زکوٰۃ دینے والوں کو ترغیب ہو درست ہے۔ (۳)

☆..... ریا کاری، اور نمود و نمائش کی غرض سے زکوٰۃ کی تشہیر کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس سے ثواب باطل ہو جائے گا۔ (۴)

☆..... فقہاء کرام نے فرمایا: کہ ترغیب کے لئے زکوٰۃ علی الاعلان ادا کرنا افضل ہے اور نفی صدقات و خیرات کو پوشیدہ طور پر ادا کرنا بہتر ہے۔ (۵)

(۱) أيضا

(۲) ومن أعطى مسكينا دراهم سماها هبة أو قرضا، ونوى الزكوة فانها تجزيه وهو الاصح . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲.

(۳) إذا أراد الرجل أداء الزكاة الواجبة قالوا الأفضل الإعلان والظهار وفي التطوعات الفضل هو الاخفاء والاسرار. عالمگیری كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: رشيدية. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: سعيد.

(۴) عن جندب قال قال رسول الله ﷺ: من سمع سمع الله به ومن يرأى يرأى الله به، متفق عليه، مشكوة باب الرياء والسمعة ص: ۴۵۴، ط: قديمي .

(۵) إذا أراد الرجل أداء الزكاة والواجبية، قالوا: الأفضل الإعلان والظهار وفي التطوعات الأفضل هو الاخفاء والاسرار. كذا في فتاوى قاضيخان . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲

زکوٰۃ کی تعریف

- ☆..... صاحب نصاب آدمی کا اپنے مال کی خاص مقدار کا (جو شریعت کی طرف سے مقرر ہے) کسی نادار غریب اور فقیر آدمی کو بلا عوض مفت میں مالک بنا کر دینا۔ (۱)
- ☆..... سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
- ☆..... تنخواہ میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
- ☆..... غیر انسان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔
- ☆..... غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی رقم الگ کر کے فوت ہو گیا

زکوٰۃ کی نیت سے زکوٰۃ کی رقم الگ کر لی، یا وکیل کو دیدی، ابھی تک زکوٰۃ ادا نہیں کی، اور اس آدمی کا انتقال ہو گیا تو اس رقم کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے وصیت بھی کی ہے تو یہ رقم زکوٰۃ میں دیدی جائے گی، بشرطیکہ کل ترکہ کی ایک تہائی سے زائد نہ ہو، ورنہ زائد رقم میں وارثوں کی رضامندی کی ضرورت ہوگی۔ (۲)

اور اگر میت نے وصیت نہیں کی تو اس رقم کو ترکہ میں شامل کر کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، کیونکہ وکیل فقیر کے قائم مقام نہیں اور موکل کی موت کی وجہ سے

(۱) اما تفسیرھا فھی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ هذا فی الشرع. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱)

(۲) ولا یخرج عن العہدة بالعزل بل بالأداء للفقراء. الدر المختار، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، قوله ولا یخرج عن العہدة بالعزل) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزکاة، ولومات كانت میراثا عنه بخلاف ما إذا ضاعت فی یدی الساعی؛ لأن یده کید الفقراء. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱) ولومات من علیہ الزکاة لا تؤخذ من ترکته لفقد شرط صحتها: وهو النية إلا اذا اوصی بها فتعتبر من الثلث کسائر التبرعات، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱)

وکیل کی وکالت ختم ہوگئی، اس لئے وکیل کو موکل کی وفات کے بعد وہ رقم زکوٰۃ میں صرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر تمام ورثاء بالغ ہیں، اور سب خوشی سے زکوٰۃ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا عظیم احسان ہوگا۔ (۲)

زکوٰۃ کی رقم پر زکوٰۃ

کسی نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی لیکن اسے کسی مستحق کو مالک بنا کر نہیں دیا اس دوران ایک سال گزر گیا اور وہ رقم اپنے پاس رہی تو اس پر دوبارہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ واجب ہوگی، اس رقم کو بھی زکوٰۃ میں ادا کرے مزید ڈھائی فیصد بھی۔ (۳)

زکوٰۃ کی رقم تملیک کے بغیر فقراء کے فائدہ کیلئے خرچ کرنا

اگر زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ لوگوں کے قبضے میں دیکر مالک بنانے کے بغیر انہی لوگوں کے فائدے کیلئے خرچ کر دی گئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ آدمی کو دے کر مالک بنانا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۴)

(۱) ایضا

(۲) (ولومات فاداها وارثه جاز) فی الجوہرۃ: إذا مات من علیہ زکاة أو فطرۃ أو کفارة أو نذر لم تؤخذ من ترکته عندنا الا ان یتبرع ورثته بذلك وهم من أهل التبرع ولم یجبروا علیہ ، وإن أوصی تنفذ من الثلث. شامی ج: ۲ ص: ۳۸۹، باب صدقة الفطر، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳، ط: سعید. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۹۶، ط: ادارة القرآن.

(۳) ولا یخرج عن العہدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰. اذا كان لرجل مائتادرم أو عشرون مثقال ذهب فلم یود زکاته سنتین یزکی السنة الأولى، وليس علیہ للسنة الثانية شیء عند أصحابنا الثلاثة الخ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۷، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰

(۴) ویشرط ان یکون الصرف تملیکاً لا اباحة كما مر ولا یصرف الی بناء نحو مسجد ولا الی کفن میت وقضاء دین. وفي الشامیة (قوله نحو مسجد) کبناء القناطر والسقایات واصلاح =

زکوٰۃ کی رقم چوری ہوگئی

☆..... اگر صاحب نصاب آدمی نے زکوٰۃ کی رقم ادا کرنے کے لئے الگ جگہ پر یا الگ بٹوے میں رکھی ہے، ادا کرنے سے پہلے وہ رقم چوری ہوگئی یا ضائع ہوگئی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

☆..... زکوٰۃ کی نیت سے رکھی رقم گم ہو جائے، کھو جائے، چوری ہو جائے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے ورنہ ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... زکوٰۃ کی رقم نکالنے کے بعد کچھ فقیروں میں تقسیم کر دی، اور کچھ باقی ہے اور نیت ہے کہ وقتاً فوقتاً دیتا رہے گا، اس دوران وہ رقم چوری ہوگئی یا کھوگئی یا رکھ کر بھول گیا تو ان صورتوں میں جتنی رقم فقیروں کو نہیں دی گئی اتنی رقم دوبارہ فقیروں کو زکوٰۃ کی نیت سے دیدے (۳)

زکوٰۃ کی رقم دوسری جگہ بھیجنے کا خرچہ

☆..... زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے ضروری ہے کہ مقدار واجب مستحقین کے پاس پہنچ جائے اور اس پہنچانے میں جو کچھ خرچہ ہوگا وہ زکوٰۃ دینے والے کو برداشت کرنا پڑے گا زکوٰۃ کی رقم سے اس خرچہ کا وضع کرنا درست نہیں ہے، ورنہ جتنی مقدار زکوٰۃ واجب ہے اتنی مقدار ادا نہیں ہوگی، اور خرچہ کی بابت جتنی رقم وضع کی گئی ہے اتنی رقم زکوٰۃ کی نیت سے مزید ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

= الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد کل مال تمليك فيه (رد المحتار شامی باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۲۲، ط: سعید، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، ۲، ۱، ۳) ولا یخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. (قوله ولا یخرج عن العهدة بالعزل) فلو ضاعت لا تسقط عنه الزكاة الخ. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید)

(۲) ولا یخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰)

☆..... اگر ڈالرو وغیرہ کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ بھجی جائے گی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کیونکہ اس میں کمی نہیں ہوتی ہے۔ (۱)

زکوٰۃ کی رقم دینے میں اختیار ہے

زکوٰۃ کی رقم دینے میں اختیار ہے کہ چاہے تو ایک ہی مستحق کو پوری رقم دیدیں یا زکوٰۃ کی رقم متعدد مستحق زکوٰۃ غریبوں میں تقسیم کردیں۔

نیز یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے تو ایک دن میں پوری رقم دیدیں، یا تھوڑا تھوڑا کر کے کئی مہینے میں دیدیں۔ (۲)

زکوٰۃ کی رقم سے کارخانہ لگانا

مستحق زکوٰۃ لوگوں کی مدد کے لئے زکوٰۃ کی رقم سے مل اور صنعتی کارخانے لگانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں فقیروں کو زکوٰۃ کی رقم کا مالک نہیں بنایا گیا۔ ہاں اگر زکوٰۃ کی رقم سے کارخانہ لگا کر مستحق زکوٰۃ لوگوں کو دے کر مالک بنا دیا تو جتنی مالیت کا وہ کارخانہ ہے اتنی مالیت کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر غریب کو دینا

زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر کسی مستحق زکوٰۃ کو مالک بنا کر قبضہ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بشرطیکہ غریب کو مالک بنا کر دینے کے بعد زکوٰۃ دینے والے آدمی کا

(۱) وجاز دفع القيمة فی زکاۃ وعشرو وخراج و فطرة. الدر المختار شامی ج ۲ ص: ۲۸۵
(۲) فہذہ جہات الزکاۃ وللمالک ان یدفع الی کل واحد. ولہ ان یقتصر علی صنف واحد کذا فی الہدایہ ولہ ان یقتصر علی شخص واحد. عالمگیری کتاب الزکوٰۃ باب المصروف ج: ۱ ص: ۱۸۸ ط: حقانیہ. تثارخانیہ ج ۲ ص: ۲۷۱، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲، بدائع ج: ۲ ص: ۲۶، سعید.

(۳) ویشرط أن یكون الصرف تملیکاً لا اباحة. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۲۴، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، امانتفسیرھا: فہی تملیک عن المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، ط: سعید.

اس مکان میں کسی قسم کا کوئی حق و تعلق باقی نہ رہے۔ (۱)

زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر کرایہ پر دینا

زکوٰۃ کی رقم سے مکان بنا کر مستحق یا غیر مستحق کو کرایہ پر دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ کے حقداروں کو بلا عوض مالک بنا کر دی جائے، اور وہ شرط یہاں نہیں پائی جاتی۔ (۲)

زکوٰۃ کی رقم کو اپنے استعمال میں لانا

اگر کسی نے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ کی رقم الگ کر کے نکالی لیکن زکوٰۃ کی رقم ادا کرنے سے پہلے اسے کچھ رقم کی ضرورت پڑی تو وہ اس سے رقم لے کر ذاتی استعمال میں لاسکتا ہے، البتہ اتنی رقم بعد میں زکوٰۃ کی مد میں ادا کرنا ضروری ہوگا کیونکہ زکوٰۃ کی نیت سے رقم کو الگ کرنے والا جب تک وہ رقم مستحقین زکوٰۃ کو نہیں دے گا تب تک وہ اس رقم کا مالک ہے اور مالک کے لئے اپنی رقم اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ (۳)

زکوٰۃ کی رقم سے غریبوں کو تجارت کرانا

اگر زکوٰۃ کی رقم غریبوں کو تجارت کرنے کے لئے مالک بنا کر دی جاتی ہے تو جائز ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

(۱) ایضا

(۲) اما تفسیرھا فھي تمليک المال من فقير مسلم غير هاشمی ولا مولاہ بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالى. (فتاوی عالمگیری کتاب الزکاۃ الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷)

(۳) ولا یخرج عن العہدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. (الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰)

(۴) ويشترط ان يكون الصرف تمليکا لا باحة. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۲۳، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲ و شرعا تمليک جزء مال عينه الشارع من مسلم =

زکوٰۃ کی رقم سے قرض دینا

جو فلاحی ادارے لوگوں کی زکوٰۃ جمع کرتے ہیں ان پر ضروری ہے کہ وہ رقم مستحقین میں صرف کریں، ان میں مالکانہ تصرف نہیں کر سکتے، اور زکوٰۃ کی رقم کسی کو قرض کے طور پر نہیں دے سکتے، نہ خود قرض کے طور پر لے سکتے ہیں، ہاں اگر مالکان کی طرف سے اجازت ہو تو درست ہے۔ (۱)

زکوٰۃ کی رقم سے مہینہ مقرر کر دینا

☆..... دینی مدارس کے طلباء یا غریبوں کو زکوٰۃ کی رقم مہینہ مقرر کر کے دینا جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۲)

☆..... کسی مسکین کو زکوٰۃ سے کچھ رقم ماہوار مقرر کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

= فقیر ولو معتوھا غیر ہاشمی ولا مولاه مع قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ (وفی الشامیة (قوله لله تعالیٰ) متعلق بتملیک ای لأجل امتثال امره تعالیٰ: (الدر المختار مع الرد المختار کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۲۵۶- ۲۵۸ ط: سعید، البحر الرائق کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۲۰۱ ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰ ط: رشیدیہ)

(۱) أيضا

(۳، ۲) (او مقارنۃ بعزل ماوجب) کله أوبعضه، ولا یخرج عن العہدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰ ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰. فہذہ جہات الزکاہ للمالک ان یدفع إلی کل واحد، وله أن یقتصر علی صنف واحد، وله أن یقتصر علی شخص واحد. والدفع إلی الواحد افضل إذا لم یکن المدفوع نصاباً. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، ومنها ابن السبیل. الفتاویٰ تناوخی خانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۱، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۵، رشیدیہ. بدائع الصنائع، ج: ۲ ص: ۲۶۶ ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲ ط: سعید.

زکوٰۃ کی رقم غریبوں کو قرض کے طور پر دے کر تجارت کرانا

زکوٰۃ کی رقم زکوٰۃ کے مصرف میں خرچ کرنا ضروری ہے، کسی غریب کو قرض کے طور پر تجارت کے لئے دینا جائز نہیں، ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

ہاں اگر زکوٰۃ کی رقم غریب کو تجارت کرنے کے لئے مالک بنا کر دیدے تو جائز ہے، اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۲)

زکوٰۃ کی رقم کو فقراء کے لئے آمدنی کا ذریعہ بنانا

زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے مستحقین کو بلا عوض مالک بنا کر دینا شرط ہے اس لئے زکوٰۃ کی رقم سے کوئی پراپرٹی یا زمین خرید کر یا کاروبار کر کے اسکی آمدنی کو مستحقین میں خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اسلئے زکوٰۃ کی رقم سے آمدنی کے لئے جائیداد لینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

زکوٰۃ کی رقم میں کمیشن دینا

ایک علاقے سے دوسرے علاقے، یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں زکوٰۃ کے پیسے بھیجنے کی صورت میں کمیشن دینا پڑتا ہے، اس کمیشن کو زکوٰۃ کی رقم سے شمار کرنا یا وضع کرنا درست نہیں، بلکہ کمیشن کی رقم الگ دینی ہے، ورنہ کمیشن میں جتنی رقم دی گئی ہے

(۲، ۱) ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لا اباحة. الدرالمختار باب المصرف شامي ج: ۲ ص: ۳۳۳. (وهي تمليك) خرج الاباحة، فلو أطمع يتيما ناويا الزكاة لايجزيه إلا إذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه الخ (الدرالمختار شامي ج: ۲ ص: ۲۵۷، كتاب الزكاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. يربات بالكل ظاهره كقرض دينة في صورت میں تمليك پائی نہیں جاتی۔)

(۳) وشرعا (تمليك جزء مال) خرج المنفعة، فلو اسكن فقيرا داره سنة ناويا لايجزيه عينه الشارع..... من مسلم فقير ولو معتوها (غيرهاشمي ولا مولاه) أي معتقه..... مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه..... الله تعالى. الدرالمختار شامي ج: ۲ ص: ۲۵۸، ۲۵۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعيد)

اتنی رقم زکوٰۃ کی نیت سے دوبارہ فقیروں کو دیدے۔ (۱)

مثلاً پاکستان سے ہندوستان ایک ہزار روپے زکوٰۃ کی رقم ڈرافٹ یا ہنڈی سے بھیجنے کی صورت میں سو روپے کمیشن دینے پڑتے ہیں، اور ہندوستان میں ایک ہزار کے بجائے نو سو روپے پہنچتے ہیں، تو اس صورت میں کمیشن کے سو روپے زکوٰۃ میں سے شمار کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ کمیشن کے سو روپے غیر زکوٰۃ سے ادا کرنا لازم ہوں گے تاکہ زکوٰۃ کی رقم ایک ہزار روپے کے برابر پہنچ جائے، اگر کسی نے کمیشن کے سو روپے زکوٰۃ سے ادا کیے تو سو روپے زکوٰۃ میں سے ادا نہیں ہوئے لہذا مزید سو روپے زکوٰۃ کی مد میں ادا کرنا لازم ہوں گے۔

زکوٰۃ کی رقم سے حج کرانا

☆..... اگر کسی غریب آدمی کو زکوٰۃ کی رقم دے کر مالک بنا دیا پھر اسکو اختیار دیا چاہے اس سے حج کرے یا اپنی مرضی سے کوئی اور کام کرے، اور اس نے اس رقم سے حج کیا تو حج ہو جائے گا اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اپنی زکوٰۃ کی رقم سے اپنا حج کرنا یا کرنا درست نہیں، البتہ یہ جائز ہے کہ مستحق زکوٰۃ فقیر آدمی کو زکوٰۃ کے پیسے کا مالک بنا دیا جائے، پھر خواہ وہ اپنا حج کرے یا دیگر مصارف میں صرف کرے اسکو اختیار ہے۔ (۳)

(۱) قوله و شرط ادا نھا نية مقارنة للاداء اول عزل ما وجب..... و اشار المصنف الى انه لا يخرج بعزل ما وجب عن العهدة بل لا بد من الاداء الى الفقير. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ۲۱۱، ط: سعيد، لا يخرج عن العهدة بالعزل بل بالاداء للفقراء. الدر المختار مع التوير ج: ۲ ص: ۲۷۰، كتاب الزکوٰۃ ط: سعيد، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزکوٰۃ الباب الاول ط: رشیدیہ (۲) ہی تملیک المال من فقیر مسلم بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. البحر الرائق ج: ۱ ص: ۲۰۱، كتاب الزکاۃ ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۷، ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰

(۳) ويشترط ان يكون الصرف تملیكا لا اباحة شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، ج: ۲ ص: ۲۲۲، كتاب الزکاۃ ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف. اما تفسيرها فهي تملیک =

زکوٰۃ کی شرح میں تبدیلی کرنا

زکوٰۃ بالا جماع ارکان اسلام میں سے ایک رکن، اور عظیم بنیادوں میں سے ایک اہم بنیاد ہے، زکوٰۃ کی مقررہ شرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث سے ثابت ہے، اور خلفائے راشدین نے اس پر عمل کیا ہے اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سنت پر مضبوطی سے عمل کرنے کا حکم دیا ہے، اور اسکی مخالفت سے ڈرایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ أن تصیبہم فتنۃ أو یصیبہم عذاب الیم“ (سورہ نور، پارہ ۱۸، آیت) .

ترجمہ: ”رسول کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنہ میں گرفتار نہ ہو جائیں، یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے“

لہذا اجتماعی حالات اور اقتصادی تغیرات کے تحت اسکی مقداروں میں تغیر و تبدل، کمی اور زیادتی کی کوئی صورت نہیں، جو شرح اسلام کی ابتداء سے مقرر ہے قیامت تک، وہی شرح مقرر رہے گی، ورنہ زکوٰۃ کی شرح وقت کے حکمرانوں کے ہاتھوں کا کھلونہ بن جائے گی، شریعت کی مخالفت کی وجہ سے لعنت کے مستحق ہوں گے، اور امت مسلمہ کی وحدت کی بنیاد پاش پاش ہو جائے گی، اور شرعی حکم کی یکسانیت ختم ہو جائے گی۔ (۱)

زکوٰۃ کی کتابیں مطالعہ کے لئے رکھنا

زکوٰۃ کی رقم سے خریدی ہوئی کتابیں صرف مطالعہ کے لئے رکھنے کی صورت میں

= المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجہ
 اللہ تعالیٰ هذا فی الشرع کذا فی التبیین . (ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶ -
 ۲۵۸، ط: سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱)

(۱) فقہ الزکوٰۃ ج: ۱ ص: ۲۲۲-۲۲۶، مقدار الواجب فی زکاۃ النقود، ط: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، الطبعة الخامسة ۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۱ء.

زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں تملیک نہیں ہوگی، اور زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے تملیک شرط ہے۔ ہاں اگر مطالعہ کرنے والے زکوٰۃ کے مستحق ہیں اور ان کو مالک بنا کر دے دی جائیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کیلئے غیر مسلم کا فارم بھرنا

☆..... بینک میں زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے غیر مسلم/شیعہ ہونے کا فارم بھرنا کفر ہے، کیونکہ یہ تحریری طور پر غیر مسلم اور کافر ہونے کا اقرار ہے، جس طرح مسلمان ہونے کے اقرار سے مسلمان ہوتا ہے اسی طرح غیر مسلم اور کافر ہونے کا اقرار کرنے سے کافر ہو جاتا ہے، (۲) اس لئے زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے ایسا فارم بھرنے والے پر ایمان اور نکاح کی تجدید کرنی ضروری ہے، ورنہ بیوی حلال نہیں ہوگی۔ (۳) اگر کسی مسلمان نے ایسا فارم بھرنے کا مشورہ دیا ہے تو وہ بھی دائرۃ اسلام سے خارج ہو جائے گا، اس پر بھی لازم ہوگا کہ ایمان اور نکاح کی تجدید کرے اگر شادی شدہ ہے۔ (۴)

(۱) امامت سیرھا فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی و لامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ هذا فی الشرع کذا فی التبیین. (عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکوٰۃ ط: سعید، الدر مع التنویر شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، کتاب الزکوٰۃ)

(۲) وبقوله انا ملحد لان الملحد کافر. البحر الرائق ج: ۵ ص: ۱۲۳، باب احکام المرتدین والاقرار بشرط اجراء احکام الدنیا بعد الاتفاق علی انه یعتقد متی طولب به اتی به فان طولب به فلم یقر فہو کفر. البحر ج: ۵ ص: ۱۱۹. ط: سعید. وفي البدائع: رکن الردۃ اجراء کلمۃ الکفر علی اللسان بعد وجود الایمان. البحر ج: ۵ ص: ۱۱۹، باب احکام المرتدین ط: سعید (۳) (منها) ما هو باطل بالاتفاق نحو النکاح فلا یجوز له ان یتزوج امرأۃ مسلمة ولا مرتدة ولا ذمیة ولا حرۃ ولا مملوكة. (ہندیہ ج: ۲ ص: ۲۵۵، کتاب الحدود الباب التاسع فی احکام المرتدین) حتی تبین زوجته منه ویجب تجدید النکاح. البحر الرائق ج: ۵ ص: ۱۲۷، باب احکام المرتدین ط: سعید. آپ کے مسائل اور ان کا حل ج: ۳ ص: ۳۳۳، ط: مکتبہ لدھیانوی۔

(۴) و بامرہ امرأۃ بالارتداد لتبیین من زوجها وبالافتاء بذلک وان لم تکفر المرأة بناء علی ان الرضا بکفر غیرہ کفر. البحر الرائق ج: ۵ ص: ۱۲۴، ط: سعید.

☆..... اگر کسی عورت نے ایسا فارم بھرا ہے تو اس پر بھی ضروری ہے کہ ایمان کی تجدید کرے اگر شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرے۔ (۱)

زکوٰۃ کے فوائد

☆..... موجودہ دور میں امیر اور غریب کی ایک مستقل خوفناک جنگ جاری ہے ہر جگہ حقوق کی آواز لگ رہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مالداروں کے ذمہ غریبوں کے جو حقوق عائد کئے ہیں اس میں کوتاہی ہوتی ہے، اگر پورے ملک میں سالانہ مالداروں کی دولت کا ڈھائی فیصد ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا، اور امیر طبقہ خوشی سے یہ فریضہ ادا کرتا، اور اس رقم کی منصفانہ تقسیم مسلسل سالانہ ہوتی تو کچھ عرصہ کے بعد غریبوں کو امیروں سے شکایت نہ ہوتی، اور یہی غریب لوگ امیروں کے مال و دولت کے محافظ بن جاتے اور کوئی غریب نہ رہتا، اور دنیا سے امیر و غریب کی جنگ ختم ہو جاتی اور دنیا راحت و سکون کی جنت بن جاتی۔ (۲)

(۱) وبقوله انا ملحد لان الملحد كافر، البحر الرائق ج: ۵ ص: ۲۳، باب احكام المرتدين . والاقرار شرط اجراء احكام الدنيا بعد الاتفاق على انه يعتقد متى طوب به اتى به فان طوب به فلم يقرفه وكفر. البحر ج: ۵ ص: ۱۱۹. ط: سعيد. وفي البدائع ركن الردة اجراء كلمة الكفر على اللسان بعد وجود الايمان. البحر ج: ۵ ص: ۱۱۹، باب احكام المرتدين ط: سعيد) حتى تبين زوجته منه ، ويجب تجديد النكاح. البحر ج: ۵ ص: ۲۷۱ ھندية ج: ۲ ص: ۲۵۵ . (۲) آپ کے مسائل اور ان کا حل ج: ۳ ص: ۳۴۳

واما المعقول فمن وجوه احدهما ان اداء الزكاة من باب اعانة الضعيف و اغائة اللهيء و اقدار العاجز وتقويته على اداء ما افترض الله عزوجل عليه من التوحيد والعبادات والوسيلة الى اداء المفروض مفروض والثاني ان الزكاة تطهر نفس المؤدى عن انجاس الذنوب و تزكى اخلاقه بتخليق الجود والكرم وترك الشح والظن اذا الانفس مجبولة على الظن بالمال فتتعد السماحة وترتاض لاداء الامانات وايصال الحقوق الى مستحقيها وقد تضمن ذلك كله "خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها" والثالث ان الله قد انعم على الاغنياء وفضلهم بصنوف النعمة والاموال الفاضلة عن الحوائج الاصلية وخصهم بها فينعمون و يستمتعون بلذيذ العيش وشكر النعمة فرض عقلا وشرعا واداء الزكاة الى الفقير من باب شكر النعمة فكان فرضا. (بدائع الصنائع كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۳، ط: ايچ ايم سعيد كراچي)

☆.....خون کی جو حیثیت بدن میں ہے وہی حیثیت مال و دولت کی انسانی معیشت میں ہے اگر بدن میں خون کی گردش صحیح ہے تو بدن بھی صحیح ہے فالج اور ہارڈ اٹیک کا خطرہ نہیں ہوتا، اور اگر خون کی گردش میں فتور آجائے تو انسانی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے، بعض اوقات دل کا دورہ پڑنے سے انسان کی اچانک موت واقع ہو جاتی ہے، ٹھیک اسی طرح اگر مال و دولت کی گردش منصفانہ نہ ہو تو پورے معاشرہ کی زندگی خطرہ میں ہو جاتی ہے اور پورا معاشرہ تباہ و برباد ہو جاتا ہے راحت و سکون ختم ہو جاتا ہے، چوری ڈکیتی راہ زنی قتل و غارت لوٹ مار کا بازار گرم ہو جاتا ہے پھر دنیا جہنم بن جاتی ہے اور جہنم میں سکون تلاش کرنا سو فیصد محنت کو ضائع کرنا ہے۔ (۱)

اللہ تعالیٰ ساری کائنات کے خالق ہیں اس کو ہر چیز کا علم ہے اس نے دولت کی منصفانہ تقسیم اور عادلانہ گردش کے لئے زکوٰۃ و صدقات کا نظام قائم کرنے کا حکم دیا ہے، جب تک اس نظام کو قائم نہیں کیا جائے گا اور عدل و انصاف کے ساتھ اس پر عمل نہیں کیا جائے گا تب تک معاشرہ درست نہیں ہوگا۔

☆.....پورے معاشرہ کو ایک اکائی تصور کیجئے، اور معاشرہ کے مختلف طبقات کو اسکے اعضاء سمجھئے، آپ جانتے ہیں کہ کسی حادثہ یا صدمہ سے کسی عضو میں خون جمع ہو کر منجمد ہو جائے تو وہ گل سڑ کر پھوڑے پھنسی کی شکل میں پیپ بن کر بہہ نکلتا ہے، اسی طرح جب معاشرہ کے اعضاء میں ضرورت سے زیادہ خون جمع ہو جاتا ہے وہ بھی سڑنے لگتا ہے پھر کبھی تعیش پسندی اور فضول خرچی کی شکل میں نکلتا ہے، کبھی عدالتوں اور وکیلوں کے چکر میں ضائع ہوتا ہے، کبھی بیماریوں اور ہسپتالوں میں لگتا ہے، کبھی اونچی اونچی بلڈنگوں اور محلات کی تعمیرات میں برباد ہو جاتا ہے۔

قدرت نے زکوٰۃ صدقات کے ذریعہ ان پھوڑے پھنسیوں کا علاج تجویز کیا

ہے جو دولت کے انجماد کی وجہ سے معاشرے کو جسم پر نکل آتی ہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج: ۳۰ ص: ۳۳۳، ۳۳۴ مکتبہ لدھیانوی)

☆..... انسانوں سے ہمدردی انسانیت کا عمدہ ترین وصف ہے، جس شخص کے دل میں اپنے جیسے انسانوں کی بے چارگی، غربت و افلاس، بھوک، فقر و فاقہ اور تنگ دستی اور زبوحالی کو دیکھ کر رحم نہیں آتا وہ انسان نہیں بلکہ انسانوں کی صورت میں خونخوار جانور ہے۔ چونکہ ایسے موقعوں پر نفس اور شیطان انسان کو انسانی ہمدردی میں اپنا کردار ادا کرنے سے باز رکھتے ہیں اس لئے بہت کم آدمی اسکی ہمت کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں کی مدد کے لئے امیر لوگوں کے ذمہ یہ فریضہ عائد کر دیا ہے تاکہ اس فریضہ خداوندی کے سامنے وہ کسی نادان دوست کے مشورے پر عمل نہ کریں۔

☆..... مال جہاں انسانی معیشت کی بنیاد ہے، وہاں انسانی اخلاق کے بنانے اور بگاڑنے میں بھی اس کو گہرا دخل ہے، بعض دفعہ مال کا نہ ہونا انسان کو غیر انسانی حرکت پر آمادہ کرتا ہے اور وہ معاشرہ کی نا انصافی کو دیکھ کر معاشرتی سکون کو غارت کرنے کا پختہ عزم کر لیتا ہے۔

بعض اوقات وہ چوری، ڈکیتی، سٹہ اور جوا جیسی قبیح حرکات شروع کر دیتا ہے کبھی غربت و افلاس کے ہاتھوں تنگ آ کر وہ زندگی سے ہاتھ دھولینے کا فیصلہ کر لیتا ہے اور خودکشی کر لیتا ہے، کبھی وہ پیٹ کا جہنم بھرنے کیلئے اپنی عزت و عصمت کو نیلام کرتا ہے، اور کبھی فقر و فاقہ کا علاج ڈھونڈنے کیلئے اپنے دین و ایمان کا سودا کرتا ہے، اور غیر مسلموں کا آلہ کار بن کر مسلمانوں کے خلاف وہ کچھ کرتا ہے جو ایک کافر بھی نہیں کر سکتا۔

یہ تمام غیر انسانی حرکات معاشرہ میں فقر و فاقہ سے جنم لیتی ہیں اور بعض اوقات

گھرانوں کے گھرانوں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ صدقات کے ذریعہ ان برائیوں کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

☆..... بعض اخلاقی خرابیاں مال و دولت کی فراوانی سے بھی جنم لیتی ہیں، بعض امیر زادوں سے ایسی ایسی غیر انسانی حرکات سرزد ہوتی ہیں انھیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ نے صدقات و زکوٰۃ کے نظام کو جاری کر کے مال و دولت سے پیدا ہونے والی اخلاقی برائی اور خرابیوں کا بھی علاج کیا ہے تاکہ مالداروں کو غریبوں کی ضرورت و حاجت کا احساس بھی رہے اور غریبوں کی غربت سے سبق بھی حاصل کریں۔

☆..... زکوٰۃ و صدقات سے اللہ راضی ہو جاتا ہے اور مصائب و آفات ٹل جاتی ہیں اور انسان کی جان و مال آفات سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆..... زکوٰۃ و صدقات دینے سے مال و دولت اور زندگی میں برکت ہوتی ہے اور زکوٰۃ و صدقات میں بخل کرنے سے آسمانی برکتوں کے دروازے بند ہو جاتے ہیں حدیث شریف میں ہے، جو قوم زکوٰۃ روک لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان پر قحط اور خشک سالی مسلط کر دیتا ہے، اور آسمان سے بارش بند ہو جاتی ہے۔ (۱)

زکوٰۃ کے مکان کی آمدنی سے تنخواہ دینا

زکوٰۃ کے روپے سے مکان خریدنا اس غرض سے کہ اسکی آمدنی سے مدرسین کی

(۱) (آپ کے مسائل اور ان کا حل مع تغییر ج: ۳، ص: ۳۳۶ مکتبہ لدھیانوی) فقہ الزکاۃ ج ۲ ص: ۵۹۳، ط: مؤسسة الرسالة. وعن بريدة قال قال رسول الله ﷺ مامنع قوم الزكاة الا ابتلاهم الله بالسنين، رواه الطبرانی مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج: ۳ ص: ۶۵، ط: دار الكتاب العربي، بيروت. عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ خمس بخمس قيل يا رسول الله وما خمس بخمس قال مانقض قوم العهد الا سلط عليهم عدوهم وما حكموا بغير ما انزل الله الا فشافهم الموت و لامنعوا الزكاة الا حبس عنهم القطر، ولا طفقوا المكيال الا حبس عنهم النبات واخذ بالسنين. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج: ۳ ص: ۶۵، ط: دار الكتاب العربي =

تنخواہیں دیدی جائیں جائز نہیں ہے، اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

زکوٰۃ لینے والے کے لئے شرائط

نصاب کا مالک نہ ہو، سید نہ ہو، اگر وہ نابالغ ہے تو اسکے والدین صاحب نصاب اور مالدار نہ ہوں، بالغ کے لئے ماں باپ کا مالدار اور صاحب نصاب ہونا مانع نہیں ہے جب کہ وہ خود فقیر ہو، صاحب نصاب نہ ہو۔ (۲)

زکوٰۃ مالی عبادت ہے

جس طرح نماز بدنی عبادت ہے اسی طرح زکوٰۃ مالی عبادت ہے، اس کا ادا کرنا ہر مالدار صاحب نصاب کے ذمہ ہر حال میں ضروری ہے، کوئی اسلامی حکومت اور اسلامی بیت المال زکوٰۃ کو وصول کرنے والا ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں ادا کرنا ضروری ہے۔

= بیروت. کتاب الكبائر ص: ۵۹، ط: دار الخیر، دمشق.

(۱) معارف القرآن کاندھلوی ج: ۳ ص: ۳۶۶، مکتبہ عثمانیہ، معارف القرآن ج: ۴ ص: ۳۹۹، سورة لتوبة ادارة المعارف) ويشترط ان يكون الصرف تملیكا لا لصرف الي بناء المسجد ولا الي كفن ميت وقضاء دينه. شامی باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۲۴، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ۲۲۳.

(۲) ولا الي غنی يملك قدر نصاب فارغ عن حاجته الأصلية..... ولا الي طفله بخلاف ولده الكبير..... ولا الي بنی هاشم. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۴۷، ۳۵۰، باب المصرف ط: سعید. قوله وغنی يملك نصابا ای لا يجوز الدفع له لحديث معاذ المشهور خذها من اغنيائهم وردھا في فقرائهم. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۴، باب المصرف ط: سعید، واما الذي يرجع الي المؤدى اليه فانواع منها ان يكون فقيرا ولا يباح للهاشمی لشرفه صيانة له عن تناول الخبث تعظيما لرسول الله ﷺ، واما ولد الغنی فان كان صغيرا لم يجوز الدفع اليه وان كان فقيرا لامال له لان الولد الصغير يعد غنيا بغناء ابيه وان كان كبيرا فقيرا يجوز لانه لا يعد غنيا بمال ابيه فكان كالاجنبي. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳، ۴۴، ۴۷، ط: سعید.

گذشتہ زمانہ کے تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں بھی نماز کی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی فرض تھی، مگر ان سابقہ انبیاء کرام کی شریعتوں میں زکوٰۃ کا مال فقراء اور مساکین کی ضرورتوں میں خرچ کرنے کی اجازت نہیں تھی بلکہ زکوٰۃ کے مال کو کسی جگہ میں رکھ دیا جاتا تھا، جس کو آسانی بجلی آ کر جلا دیتی تھی، اور یہی زکوٰۃ قبول ہونے کی علامت تھی۔ (۱) امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کی اجازت دیدی کہ زکوٰۃ کے مال کو مسلمانوں کے فقراء، مساکین پر خرچ کیا جائے۔

زکوٰۃ میل ہے

☆..... نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زکوٰۃ مال کا میل ہے۔

جیسا کہ مشکوٰۃ شریف میں ہے:

(۱) وكان اكل القربان غير جائز في الشرع القديم (تفسیر روح المعانی ج: ۶ ص: ۱۱۱) القربان في الاصل كل ما يتقرب به العبد الى الله من نسيكة وصدقة وعمل صالح "فعالان" من القرابة ثم صار اسما للذبيحة التي كانوا يتقربون بها الى الله تعالى وكانت القربان والغنائم لا تحل لبني اسرائيل فكانوا اذا قربوا قربانا او غنموا غنيمة جاء ت نار بيضاء من السماء لا دخان لها لها دوى وحفيف فياكل ويحرق ذلك القربان والغنيمة فيكون ذلك علامة القبول واذا لم يقبل بقيت على حالها ج: ۲ ص: ۱۸۸، التفسیر المظهری سورة آل عمران جزء: ۴ آیت ۱۸۴، ط: ندوة المصنفين في بلدة دهلي، قال الامام المفتي آلوسي وقد كان امر احراق النار للقربان اذا قبل شائعا في زمن الانبياء السالفين. روح المعانی ج: ۴ ص: ۱۴۴، سورة آل عمران آیت: ۱۸۴، تحت قوله "حتى ياتينا بقربان تاكله النار" ط: امداديه، ملتان. والاصل في الشرائع وهو الصلوة التي هي اعظم العبادات البدنية والزكاة التي هي اعظم العبادات المالية التفسیر الكبير ج: ۳ ص: ۴۴، سورة البقرة آیت: ۴۳، ط: دار احیاء التراث العربی. قال الامام الرازی قال ابوالقاسم الانصاری الصلاة اشرف العبادات البدنية وشرعت لذكر الله تعالى والزكاة اشرف العبادات المالية ومجموعهما التعظيم لامر الله تعالى والشفقة على خلق الله. التفسیر الكبير ج: ۲۲ ص: ۱۹۱، ۱۹۲. سورة الانبياء آیت: ۴۳ ط: دار احیاء التراث العربی.

بلاشبہ یہ زکوٰۃ کا مال لوگوں کے مال کا میل ہے۔ (۱)

اللہ تعالیٰ نے اسی میل سے مالوں کو پاک صاف کرنے کے لئے فرمایا:

خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها توبه آیت ۱۰۳

اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے تاکہ بقیہ مال کو پاک صاف کرے

جیسا کہ ابوداؤد میں ہے۔

یعنی جب صاحب نصاب آدمی کے نصاب کے مال پر ایک سال کی مدت گزر جاتی ہے تو اس کی میل نکل کر اوپر آ جاتی ہے، اگر زکوٰۃ ادا کر دیتا ہے تو وہ مال میل سے پاک ہو جاتا ہے اور اگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ میل دوبارہ اس مال میں شامل ہو جاتی ہے اور پورا مال خراب ہو جاتا ہے، اور یہ مال طرح طرح کی ناگہانی اور غیر متوقع آفتوں میں خرچ ہو کر ضائع اور تباہ ہو جاتا ہے۔ (۲)

(۱) عن عبدالمطلب بن ربيعة قال قال رسول الله ﷺ ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس وانها لاتحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم، مشكوة ج: ۱ ص: ۱۶۱ باب من لاتحل له الصدقة ط: قديمي. قوله ﷺ ان هذه الصدقات انما هي من اوساخ الناس وانها لاتحل لمحمد ولا لآل محمد. (اقول) انما كانت اوساخا لانها تكفر الخطايا وتدفع البلاء و تقع فداء عن العبد في ذلك. حجة الله البالغة ج: ۲ ص: ۱۱۷، المصارف ط: قديمي و المراد بكونه حوليا ان يتم الحول عليه وهو في ملكه لقوله عليه السلام لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول قال في الغاية سمي حولا لان الاحوال تحول فيه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، كتاب الزكاة ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعيد.

(۲) فقال رسول الله ﷺ ان الله لم يفرض الزكوة إلا ليطيب ما بقى من اموالكم. ابوداود ج: ۱ ص: ۲۲۱، باب في حقوق المال، مكتبة رحمانيه، ملتان. مشكوة ص: ۱۵۶ ط: قديمي، السنن الكبرى للبيهقي ج: ۴ ص: ۸۳، كتاب الزكاة ط: دارالفكر.

عن انسؓ إذ الزكاة المفروضة فإنها طهيرة تطهرك وآت صلة الرحم واعرف حق السائل و الجار والمسكين. كنز العمال ج: ۶ ص: ۲۹۴، رقم الحديث: ۱۵۷۶۹، كتاب الزكاة، ط: مؤسسة الرسالة.

زکوٰۃ میں تاریخ کا اعتبار ہے

☆..... زکوٰۃ کے حساب کے لئے مہینہ کا اعتبار نہیں بلکہ تاریخ کا اعتبار ہے، جس تاریخ کو سال مکمل ہو جائے۔ اسی تاریخ میں زکوٰۃ واجب ہوگی، جس وقت بھی زکوٰۃ ادا کرے گا اسی تاریخ کا اعتبار ہوگا، اگلے سال اسی تاریخ میں دوبارہ زکوٰۃ واجب ہوگی، جس تاریخ پر گذشتہ سال زکوٰۃ واجب ہوئی تھی۔

مثلاً گذشتہ سال رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو سال مکمل ہوا تھا تو اس سال بھی رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو سال مکمل ہوگا۔ (۱)

☆..... زکوٰۃ ایک سال مکمل ہونے کے بعد واجب ہوتی ہے البتہ سال مکمل ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرنا بھی جائز ہے، اور اس میں تاخیر کی بھی گنجائش ہے لیکن موت سے پہلے پہلے ادا کر دینا لازم ہے ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ (۲)

زکوٰۃ میں دی ہوئی اپنی چیز خریدنا

☆..... زکوٰۃ کی چیزیں مستحق آدمی کو مالک بنا کر دینے کے بعد اگر وہ فروخت

(۱) وسبب افتراضها ملك نصاب حولي لحوالته عليه لان حوالة الحول على النصاب شرط لكونه سببا. الدر مع الردج: ۲ ص: ۲۵۹، ۲۶۷، ط: سعيد، هندية ج: ۱ ص: ۱۷۳، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲

(۲) ويجوز تعجيل الزكاة بعد ملك النصاب ولا يجوز قبله كذا في الخلاصة. (هندية ج: ۱ ص: ۱۷۶، كتاب الزكاة الباب الاول، ماجديه، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۳، بدائع ج: ۲ ص: ۵۱. ط: سعيد. وكذا في الهندية: وتجب على الفور عند تمام الحول حتى ياتم بتاخيرها من غير عذر و في رواية الرازي على التراخي حتى ياتم عند الموت. (هندية ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة الباب الاول، ماجديه بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲. وافتراضها عمرى اى على التراخي قال في البدائع ففي اى وقت ادى يكون موديا للواجب و يتعين ذلك الوقت للوجوب واذا لم يؤد الى اخر عمره يتضيق عليه الوجوب حتى لو لم يود حتى مات ياتم رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۷۱، ط: سعيد، هندية ج: ۱ ص: ۱۷۰. بدائع ج: ۲ ص: ۲، ولو عجل ذو نصاب زكاته لسنين صح لوجوب السبب. الدر مع الردج: ۲ ص: ۲۹۳، ط: سعيد. هندية ج: ۱ ص: ۱۷۶.

کرنا چاہے تو دونوں کی رضامندی سے تاجرانہ قیمت پر خریدنا جائز ہوگا اور تاجرانہ قیمت سے کم پر خریدنا مکروہ ہوگا۔ (۱)

☆..... جو چیز کسی کو زکوٰۃ کے طور پر دی اور وہ اس کو فروخت کرنا چاہے تو اس سے خریدنا جائز ہے لیکن نہ خریدنا بہتر ہے، تاکہ فقیر کا زکوٰۃ دینے والے کی رعایت کرتے ہوئے اس چیز کی قیمت میں کم کرنے کا شبہ باقی نہ رہے۔ (۲)

زکوٰۃ میں کس قیمت کا اعتبار ہے

اگر کوئی شخص سونا یا چاندی لیکر دکان پر جائے تو اسکو آدھی قیمت کے حساب سے خریدتے ہیں اور اگر سونا چاندی لینے جائے تو اصل بھاؤ میں دیتے ہیں تو اب کس قیمت کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے؟

اگر زکوٰۃ میں سونا یا چاندی کی بجائے اس کی قیمت سے زکوٰۃ ادا کی جا رہی ہے تو بازار کے اصل بھاؤ کے حساب سے قیمت لگا کر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے (کیونکہ اس میں مستحقین زکوٰۃ کا فائدہ ہے)۔ (۳)

زکوٰۃ میں قمری سال کا اعتبار ہے

☆..... عموماً تقویم دو طرح سے ہوتی ہے (۱) قمری اعتبار سے (۲) شمسی اعتبار سے قمری حساب سے ایک سال تین سو چوبیس (۳۵۴) دن کا ہوتا ہے، اور شمسی یعنی انگریزی سال کبھی تین سو پینسٹھ (۳۶۵) دن کا ہوتا ہے اور کبھی ایک دن اس سے

(۱) امداد الفتاویٰ ج: ۲ ص: ۵۷. وتعتبر القيمة يوم الوجود ، وقالا يوم الاداء ، الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۶، کتاب زکاة الغنم ، بدائع ج: ۲ ص: ۲۲، ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: رشیدیہ. تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۲۲، ط: ادارة القرآن.

(۲) تعلیم الدین ص: ۴۵، فتاویٰ محمودیہ ج: ۷ ص: ۲۵۱،

(۳) ولان فی التکمیل باعتبار التقویم ضرب احتیاط فی باب العبادۃ ونظراً للفقراء فکان اولی ثم عند ابی حنیفۃ یتبر فی التقویم منفعۃ الفقراء کما هو اہلہ بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، =

زیادہ ہوتا ہے یعنی (۳۶۶) دن۔ (۱)

☆..... صاحب نصاب آدمی پر ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، اور زکوٰۃ ادا کرنے میں قمری سال کا اعتبار ہے، شمسی (انگریزی) سال کا اعتبار نہیں، لہذا زکوٰۃ قمری سال کے اعتبار سے ادا کرنی چاہئے، اور اگر شمسی سال کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنی ہے تو مزید گیارہ دن کی زکوٰۃ مزید ادا کرنا لازم ہوگا ورنہ قمری حساب سے ایک سال کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی بلکہ گیارہ دن کی زکوٰۃ اسکے ذمے میں رہ جائے گی، اس طرح رہتے رہتے ۳۲ سال اٹھارہ دن گزرنے کے بعد مزید ایک سال کی زکوٰۃ اسکے ذمہ لازم ہوگی۔ (۲)

زکوٰۃ میں کیسے جانور لئے جائیں

☆..... جو جانور زکوٰۃ میں دئے جائیں ان میں کوئی عیب نہ ہو، یعنی نہ وہ بیمار ہوں نہ ٹانگ ٹوٹی ہوئی یا کان کٹا ہوا ہو، نہ دانت گرے ہوے ہوں غرض ان میں کوئی بھی عیب ایسا نہ ہو جس سے ان کی منفعت اور قیمت میں کمی آجائے۔ (۳)

= فصل فی مقدار الواجب ط: سعید .

(۱) و حولها قمری لاشمسى واجل سنة قمرية بالاهلة على المذهب وهى ثلاثمائة واربع و خمسون وبعض يوم وقيل شمسية بالأيام وهى أزيد بأحد عشر يوماً ثم إن هذا انما يظهر إذا كان الملك فى ابتداء الأهلة، فلو كان ملكه فى اثناء الشهر، قيل يعتبر بالأيام وقيل يكمل الاول من الأخير ويعتبر ما بينهما بالأهلة نظير ما قالوه فى العدة. الدر المختار مع هامش رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۴، ۲۹۵، باب زكاة الغنم ومنها حولان الحول على المال العبرة فى الزكاة للحول القمري. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشیدیہ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۳ ط: سعید.

(۲) أيضا

(۳) ويؤخذ فى زكاة السائمة الوسط لالهزم ولا الكرائم. (الدرمع الردج: ۲ ص: ۲۹۴، ۲۸۶. باب زكاة الغنم ايج ايم سعید، وكذا فى بدائع الصنائع: ومنها ان يكون وسطا فليس للساعي ان يأخذ الجيد ولا الردى الامن طريق التقويم برضا صاحب المال لماروى عن رسول الله ﷺ انه قال للسعاة اياكم وحزرات أموال الناس وخذوا من اوساطها. بدائع الصنائع فصل =

☆..... اگر سارے جانور عیب دار، بوڑھے یا بیمار ہیں تو اس صورت میں زکوٰۃ وصول کرنے والا انہیں میں سے زکوٰۃ وصول کرے اور مالک کو بے عیب جانور خرید کر دینے پر مجبور نہ کرے۔ (۱)

☆..... زکوٰۃ میں درمیانی اور متوسط قسم کے جانور لئے جائیں، بالکل عمدہ بھی وصول نہ کریں ورنہ مالکوں کا نقصان ہوگا، اور نہ بالکل نکلے اور خراب جانور لئے جائیں تاکہ مستحقین کا نقصان نہ ہو بلکہ متوسط قسم کے جانور لئے جائیں۔ (۲)

زکوٰۃ میں مال دیا جائے یا اس کی قیمت

☆..... زکوٰۃ دینے والے کو اختیار ہے خواہ زکوٰۃ میں وہ مال دے جس پر زکوٰۃ واجب ہوئی ہے، یا اسکی قیمت دے (۳)، اور قیمت اسی زمانے کی معتبر ہوگی جس زمانہ میں زکوٰۃ ادا کر رہا ہے خواہ وہ زکوٰۃ واجب ہونے کے زمانہ کے اعتبار سے کم ہو یا زیادہ مثلاً کسی آدمی کے پاس دس تولہ سونا ہے اور سال پورا ہونے پر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تھی ایک تولہ سونا کی قیمت دس ہزار تھی، اور جب قیمت کے حساب سے زکوٰۃ ادا کر رہا تھا اس وقت ایک تولہ سونا کی قیمت گیارہ ہزار ہوگئی، تو زکوٰۃ گیارہ ہزار فی تولہ کے حساب سے دینا لازم ہوگی، اور اگر زکوٰۃ ادا کرتے وقت ایک تولہ سونا کی قیمت پانچ

= واما صفة الواجب في السوائم ج: ۲ ص: ۳۳. ایچ ایم سعید. فان كان من السوائم فان ادى المنصوص عليه من الشاة و بنت المخاض ونحو ذلك يراعى فيه صفة الواجب وهوان يكون وسطا فلا يجوز الردى الاعلى طريق التقويم فيقدر قيمته وعليه التكميل؛ لانه لم يؤد الواجب ولو ادى الجيد جاز لانه ادى الواجب وزيادة. بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، فصل واما الذى يرجع الى المؤدى

(۱) أيضا

(۲) أيضا

(۳) وذكر في الفتاوى ان أداء القيمة أفضل من عين المنصوص عليه وعليه الفتوى كذا في الجوهرة النيرة. هنديہ ج: ۱ ص: ۱۹۲، الباب الثامن في صدقة الفطر. ط: رشيدية. وان ادى القيمة ادى قيمة الوسط فان ادى قيمة الردى لم يجز الا بقدر قيمته وعليه التكميل. بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، فصل واما الذى يرجع الى المؤدى ط: سعید.

ہزار ہوئے تو زکوٰۃ پانچ ہزار فی تولہ کے حساب سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

زکوٰۃ نہ دینے کی سزا قبر میں

☆..... نبی کریم ﷺ کا شب معراج میں جاتے ہوئے ایک قوم پر گذر ہوا کہ ان کی شرمگاہ پر آگے اور پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے اور وہ جانوروں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے، آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے، اور ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا اور آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ (۲)

یہ عذاب قبر میں ہوگا باقی آخرت کی سزا الگ ہے جو میدان حشر سے شروع ہوگی یہ ایسی سزا ہے جو پولیس مجرم کو پکڑ کر عدالت میں پیش کرنے سے پہلے خبر لیتی ہے، اور عدالت کے فیصلے کے بعد الگ سزا ہوتی ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد فوت ہو گیا

☆..... اگر کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے مر گیا تو اس کے مال کی زکوٰۃ نہ لی جائے گی اور وہ گنہگار ہوگا، ہاں اگر اس نے زکوٰۃ

(۱) وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتها يوم الاداء والصحيح ان هذا مذهب جميع اصحابنا. بدائع ج: ۲ ص: ۲۲، فصل اماصفة الواجب في اموال التجارة. ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲، ادارة القرآن. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۶.

(۲) عن أبي هريرة عن النبي ﷺ انه قال في هذه الآية "سبحان الذي اسرى بعبد له ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى" قال اتى بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهى اقصى بصره فسار وسار معه جبرئيل عليه السلام..... ثم اتى على قوم على اقبالهم رقاع و على اديبارهم رقاع يسرحون كما تسرح الانعام عن الضريع والزقوم ورضف جهنم و حجارتها قال ماهؤلاء يا جبريل؟ قال هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات اموالهم وما ظلمهم الله و ما الله بظلام للعبيد. دلائل النبوة للامام ابى بكر البيهقي المتوفى ۵۴۵۸ هـ ج: ۲ ص: ۳۹۸، باب الدليل على ان النبي ﷺ عرج به الى السماء. ط: دار الكتب العلمية .

ادا کر دینے کی وصیت کی ہے تو ایک تہائی سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے سال گزرنے کی حکمت

☆..... شریعت نے زکوٰۃ کے وجوب کو حکمرانوں کے مرضی پر نہیں چھوڑا کہ جب چاہیں لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرنا شروع کر دیں جیسا کہ ٹیکس میں کرتے ہیں، اور نہ بنجیل لوگوں کی مرضی پر رہنے دیا کہ جب چاہیں ساہا سال کے بعد زکوٰۃ دے دیا کریں، بلکہ یہ نظام ایک مقررہ قانون اور ضابطہ کے تحت سالانہ گردش کے ساتھ قائم کر دیا ہے۔

اور سال کو مقدار کے طور پر متعین کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سال بھر میں مختلف فصلوں کے تمام تغیرات مکمل ہو جاتے ہیں، سیزن پورا ہو جاتا ہے مالداروں کی آمد نیاں مکمل ہو جاتی ہیں، اور ضرورت مندوں کی ضرورتیں سامنے آ جاتی ہیں تجارت کا نفع نقصان سامنے آ جاتا ہے اور جانوروں کی نئی نسل آ جاتی ہے اور چھوٹی نسل بڑی ہو جاتی ہے۔ (۲)

☆..... ابن القیم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر سال اس لئے زکوٰۃ

(۱) ومنها موت من عليه الزكاة من غير وصية عندنا وجملة الكلام فيه ان من عليه الزكاة اذا مات قبل ادائها فلا يخلو اما ان كان اوصى بالاداء واما ان كان لم يوص فان كان لم يوص تسقط عنه في احكام الدنيا حتى لا تؤخذ من تركته ولا يؤمر الوصى او الوارث بالاداء من تركته وان كان اوصى بالاداء لا يسقط ويؤدى من ثلث ماله . بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، فصل واما بيان ما يسقط بعد وجوبها ط: سعيد تنار خانية ج: ۲ ص: ۲۹۶، فيأثم بتأخيرها بلا عذر. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشیدیہ.

(۲) ومنها الحول في بعض الاموال فنقول لاختلاف في ان اصل النصاب وهو النصاب الموجود في اول الحول يشترط له الحول لقول النبي ﷺ لازكوة في مال حتى يحول عليه الحول ولان كون المال ناميا شرط وجوب الزكاة، والنماء لا يحصل الا بالاستمناء ولا بد لذلك من مدة و اقل مدة يستمنى المال فيها بالتجارة والاسامة عادة الحول . بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال، ط: سعيد، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹.

واجب فرمائی کہ ایک سال میں ہر طرح کی فصلوں اور پھل تیار ہو جاتے ہیں اور ایک سال کی مدت کی بنیاد انصاف پر ہے، اگر ہر ہفتے یا ہر مہینے زکوٰۃ واجب ہوتی تو یہ مالداروں کے لئے تکلیف کا باعث ہوتی اور اگر زکوٰۃ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہوتی تو یہ بات مسکین اور ضرورت مندوں کے لئے مضرت کی باعث ہوتی۔ (۱)

زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے جانے کی فضیلت

اسلامی حکومت کی طرف سے جن لوگوں کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا جاتا ہے ان کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بہت ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ ان میں سے اکثر ہدایات کا تعلق ان لوگوں سے بھی ہے جو مسلمانوں کی کسی نمائندہ تنظیم یا مجاہدین کی تنظیم یا کسی اسلامی ادارے اور مدارس کی طرف سے اندرون ملک یا بیرون ملک زکوٰۃ کی وصول یابی کے لئے سفیر یا محصل یا مبلغ بن کر جاتے ہیں۔ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والے لوگ صحیح طور پر اپنی ذمہ داری ادا کرتے ہیں، شریعت کے مسائل کی پابندی کرتے ہیں، خلاف شرع کوئی کام نہیں کرتے، تو ان کے لئے مختلف قسم کی خوشخبریاں اور بشارتیں ہیں، اور جو لوگ اپنی ذمہ داری ادا نہیں کرتے لاپرواہی سے کام لیتے ہیں اور حدود شرع کی پابندی نہیں کرتے ان کے لئے سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۱) ہدیہ فی الزکاۃ اکمل ہدی فی وقتہا وقدرہا ونصابہا ومن تجب علیہ ومصرفہا وقد راعی فیہا مصلحۃ ارباب الاموال ومصلحۃ المساکین..... ثم انه اوجبہا مرۃ کل عام و جعل حول الزروع والثمار عند کما لہا واستوائہا وهذا اعدل ما یكون اذ وجوبہا کل شہر أو کل جمعة یضر بأرباب الاموال ووجوبہا فی العمر مرۃ مما یضر بالمساکین فلم یکن اعدل من وجوبہا کل عام مرۃ. زاد المعاد للامام ابن قیم الجوزیہ: المتوفی ۷۵۱ھ، ج: ۲، ص: ۶۵، فصل فی ہدیہ ﷺ فی الصدقۃ والزکاۃ ط: مؤسسۃ الرسالہ .

عامل صدقات یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا صحیح طریقے پر اللہ کے لئے کام کرتا ہو وہ جب تک اپنے گھر واپس لوٹ کر نہ آئے اللہ کے راستے میں غازی کی مانند ہے۔ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین کمائی عامل (زکوٰۃ وصول کرنے والے) کی کمائی ہے، بشرطیکہ وہ خیر خواہی اور صحیح طریقہ پر کام کرے۔ (۲)

زکوٰۃ ہر سال واجب ہے

جب صاحب نصاب آدمی کے نصاب پر ایک سال گزر جائے گا تو زکوٰۃ دینا لازم ہوگا پھر جب دوسرا سال پورا ہوگا پھر زکوٰۃ دینا لازم ہوگا، غرض کہ صاحب نصاب آدمی پر ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، چاہے نصاب سے نفع ہو یا نہ وہ، رقم وغیرہ میں اضافہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳)

(۱) عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول الله ﷺ يقول العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله حتى يرجع الى بيته (ترمذی ج: ۱ ص: ۱۴۰، باب ماجاء في العامل على الصدقة بالحق. وكذا في سنن ابن ماجة ص: ۱۳۰، باب ماجاء في عمال الصدقة. قديمی كنب خانہ)

(۲) عن ابي هريرة عن النبي ﷺ قال خير الكسب كسب العامل اذا نصح. رواه احمد ورجاله ثقات، مجمع الزوائد ج: ۴ ص: ۶۱، باب اي الكسب اطيب، دار الفکر، وكذا في الاتحاف ج: ۵ ص: ۴۱۵

(۳) وشرط افتراض اداها حولان الحول وهو في ملكه اي والحال ان نصاب المال في ملكه التام والشرط تمام النصاب في طرفي الحول الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۷، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳. وتجب على الفور عند تمام الحول. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة ط: رشيدية. والزكاة لاتجب في السنة الامرة واحدة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۷، فصل واما شرط ولاية الآخذ ط: سعيد، ولايؤخذ من المسلم اذا مر على العاشر في السنة الامرة واحدة لان الماخوذ منه زكاة والزكاة لاتجب في السنة الامرة واحدة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۷، سعيد.

زلزلہ زدگان کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر زلزلہ زدگان مسلمان ہیں ، زلزلہ کی وجہ سے فقیر و غریب ہو گئے ، نصاب کے مالک نہیں رہے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ، بلکہ ایسے مخصوص حالات میں ایسے لوگوں کو دوسرے لوگوں پر ترجیح دینی چاہئے۔ (۱)

☆..... اگر زلزلہ زدگان مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم کافر ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ، البتہ نقلی صدقات سے ان کی مدد کرنا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر زلزلہ زدگان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں ، اور زکوٰۃ کی رقم صرف مسلمانوں کو ملے گی اس بات کا یقین نہیں تو ایسی صورت میں بلا امتیاز زکوٰۃ تقسیم کرنا جائز نہیں ہوگا ، ایسے مواقع میں حیلہ تملیک کر لیا جائے پھر وہاں رقم تقسیم کی جائے۔ (۳)

(نوٹ) زکوٰۃ کے سامان کا بھی یہی حکم ہے۔ (۴)

(۱) الزکاة ہی تملیک جزء مال عینہ الشارع من مسلم فقیر..... واحتراز بجمع ما ذکر عن الکافر والغنی والہاشمی . الدرالمختار مع رد المحتار، کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۲۵۸ ، ط: سعید، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰ .

(۲) واما الحربی ولو مستأمناً فجمع الصدقات لایجوز له اتفاقاً..... لکن جزم الزبلی بجواز التطوع له..... لما روی ان النبی ﷺ بعث خمس مائة دینار الی مکة حین قحطوا وأمر بدفعها الی ان سفیان بن حرب وصفوان بن امیة لیفرقا علی فقراء اهل مکة ، لان صلة الرحم محمودۃ فی کل دین والاهداء الی الغیر من مکارم الاخلاق، الدرالمختار مع رد المحتار ط: سعید، ومنها ان یکون مسلماً فلا یجوز صرف الزکاة الی الکافر بلا خلاف لحدیث معاذ خذها من اغنیائهم وردھا فی فقرائهم وهم المسلمون فلا یجوز وضعها فی غیرهم واما ما سوا الزکاة من صدقة الفطرو الکفارات فلا شک فی ان صرفها الی فقراء المسلمین افضل..... هل یجوز صرفها الی اهل الذمة قال ابو حنیفة ومحمد یجوز. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۲ ، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۱ ، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹ ، فصل واما الذی یرجع الی المؤدی الیه. ط: سعید.

(۳) ان الحیلة ان یتصدق الی الفقیر ثم یأمره بفعل هذه الاشیاء . شامی باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۲۵ ، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۳ ،

(۴) منها ان یکون مالا متقوما علی الاطلاق سواء کان منصوفا علیہ او لامن جنس المال =

زمرہ

- ☆..... اگر زمرہ تجارت کیلئے نہیں ہے تو اسپر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)
- ☆..... اگر زمرہ تجارت کے لئے ہیں اور اسکی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ قیمت فروخت میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)
- ☆..... خالص زمرہ کے بنے ہوئے زیورات پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں اگر تجارت کے لئے ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

زمین بٹائی پر دیدی

- اگر زمین دوسرے شخص کو بٹائی پر دی ہے کہ پیداوار میں ایک معین حصہ زمین کے مالک کا ہے، اور دوسرا معین حصہ کاشتکار کا، یا مثلاً دونوں آدھا آدھا ہو یا ایک تہائی اور دو تہائی ہو تو اس صورت میں عشر دونوں پر اپنی اپنی پیداوار کے حصے کے مطابق لازم ہوگا۔ (۴)

= الذی وجبت فیہ الزکاة او من غیر جنسہ. بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، فصل اما الذی یرجع الی المودی. ط: سعید.

(۱) واما البواقیت واللالی والجواهر فلا زکاة فیہا وان کانت حلیا إلا ان تكون للتجارة کذا فی الجوهرۃ النیرة. ہندیہ الفصل الثانی فی العروض ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: رشیدیہ، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۴۱. والمراد بالحلی هنا ماتتحلی بہ المرأة من ذهب وفضة ولا یدخل الجوهر واللؤلؤ؛ فإنه ماتتحلی بہ المرأة مطلقا. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، باب زکوٰۃ المال ط: سعید. ولا شیء فی یاقوت وزمرد وفیروزج. الدر مع الرد باب الركاز ج: ۲ ص: ۳۲۱، ط: سعید. تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۴۲.

(۲) ایضا

(۳) ایضا

(۴) ولودفعها مزارعة فاما علی مذہبہما فالمزارعة جائزة والعشر یجب فی الخراج والخارج بینہما فیجب العشر علیہما. بدائع ج: ۲ ص: ۵۶، فصل واما شرائط الفرضیة. تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۳۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر. واما ان یراع علیہا مزارعة صحیحہ بریع ما یرجع منها او ثلثہ او نصف..... فالزکاة علی کل واحد من الطرفين فی حصته اذا بلغت النصاب. =

زمین کرایہ پر چڑھادی

اگر زمین کرایہ پر دیدی تو زمین کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا زیادہ ہے یا دوسری چیزوں کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہو جاتی ہے تو سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگی۔ (۱)

زمین کو فصل کے ساتھ فروخت کر دیا

اگر عشری زمین کے مالک نے زمین کو تیار فصل کے ساتھ فروخت کر دیا یا صرف فصل فروخت کی زمین فروخت نہیں کی تو عشر ادا کرنا فروخت کرنے والے پر لازم ہوگا۔ خریدنے والے پر نہیں۔

اور اگر صرف زمین فروخت کی اور فصل ابھی تک پکی نہیں اور خریدنے والے نے اسی وقت زمین سے فصل کی پیداوار الگ کر دی تو بیچنے والے پر عشر واجب ہے۔ اور اگر خریدار نے فصل اسی وقت جدا نہیں کی بلکہ بدستور باقی رکھا اور زمین کو پیداوار کے ساتھ قبضہ میں لیا تو خریدار پر عشر ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

= فقہ الزکاة ج: ۱ ص: ۳۹۸ مؤسسه الرسالہ، بیروت.

(۱) لازکاة علی مکاتب واثاث المنزل و دور السكنی ونحوها الدر المختار قوله ونحوها کتاب البدن الغير المحتاج اليها و كالحوانيت والعقارات . رد المحتار، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۶۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، کتاب الزکوة، ط: سعید.

(۲) واذا باع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها أوباع الزرع خاصة فعشره علی البائع دون المشتري، ولو باعها والزرع يقل ان فصله المشتري في الحال يجب علی البائع ولو تركه حتى ادرك فعشره علی المشتري كذا في شرح الطحاوی . الهنديه ج: ۱ ص: ۱۸۷، ط: ماجديه، كوئنه، ولو باع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها أوباع الزرع خاصة فعشره علی البائع دون المشتري لانه باعه بعد وجوب العشر وتقرر بالادراك ولو باعها والزرع يقل فان فصله المشتري للحال فعشره علی البائع ايضا لتقرر الوجوب في البقل بالقصل وان تركه حتى ادرك فعشره علی المشتري لتحول الوجوب من الساق الى الحب . بدائع ج: ۲ ص: ۵۶ و ۵۷، فصل واما شرائط الفرضية، ط: سعید.

زیور

☆..... زیور کے نصاب کے لئے سونا اور چاندی کے نصاب کو دیکھیں۔
 اگر زیور سونے کا بنا ہوا ہے تو سونے کے نصاب کا اعتبار ہوگا، اور اگر چاندی کا ہے تو چاندی کے نصاب کا اعتبار ہوگا، باقی تفصیل وہاں دیکھ لیں۔ (۱)
 ☆..... اگر زیور نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ چالیسواں حصہ یعنی ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ کیونکہ سونا چاندی کے زیورات اصل خلقت کے اعتبار سے ”شمن“ ہے یعنی رائج الوقت روپیہ اور سکہ ہے، اور اس کو تجارت و کاروبار کیلئے پیدا کیا ہے اگر کوئی شخص سونا اور چاندی سے تجارت کر کے مالیت کو نہیں بڑھاتا بلکہ اس کو زیور بنا کر رکھ دیتا ہے تو یہ شریعت کا قصور نہیں ہے بلکہ وہ خود ذمہ دار ہے کہ اس کو کاروبار میں لگا کر کیوں بڑھایا نہیں لہذا ہر حال میں زکوٰۃ دینا لازم ہے۔ (۲)
 ☆..... امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک روزمرہ کے استعمال کے زیورات پر زکوٰۃ واجب ہے (اگر زیور نصاب کے برابر ہے یا دوسرے اموال کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہے یا دوسرے اموال زکوٰۃ کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہو جاتا ہے)۔ (۳)
 ☆..... اگر سونا اور چاندی کے زیور نصاب کے برابر ہیں تو اس سے سالانہ زکوٰۃ

(۱) والذهب المخلوط بالفضة ان بلغ الذهب نصاب الذهب وجبت فيه زكوة الذهب وان بلغت الفضة نصاب الفضة وجبت فيه زكوة الفضة. الباب الثالث في زكوة الذهب والفضة ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشیدیہ، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۵.
 (۲) الزکوٰۃ واجبة فی الحلی للرجال والنساء تبرا کان اوسبیکہ، آنیۃ أو غیرها، لأن الذهب و الفضة مال نام، ودلیل النماء موجود: وهو العدا للتجارة خلقة، بخلاف الثياب، ولانہما خلقا اثمنا. الفقه الاسلامی وأدلته، رابعاً زکوٰۃ الحلی، ج: ۲ ص: ۷۷، ط: دار الفکر دمشق، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۸، شیدیہ.
 (۳) وقال الحنفیة: الزکاۃ واجبة فی الحلی للرجال والنساء تبرا کان اوسبیکہ، آنیۃ أو غیرها الفقه الاسلامی وأدلته، کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص: ۷۷، دار الفکر.

نکا لانا لازم ہے، چاہے استعمال کرے یا نہ کرے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)
☆..... جو زیور ”لا کر“ میں موجود ہیں اگر وہ نصاب کے برابر ہیں تو سالانہ اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر زیورات نصاب کے برابر ہیں تو احناف کے نزدیک زیورات پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہے، خواہ وہ مردوں کے ہوں یا عورتوں کے، تراش کر بنے ہو یا پگھلا کر، برتن ہو یا کچھ اور، استعمال میں آتے ہوں یا نہ آتے ہوں مشین کے بنے ہوئے ہوں یا تگینہ والے ہر حال میں زکوٰۃ واجب ہے۔ (۳)
☆ بعض لوگ استعمال کا زیور کہہ کر زکوٰۃ نہیں دیتے ان کا عمل درست نہیں۔ (۴)

زیور کی زکوٰۃ

☆..... (الف) اگر مختلف اوقات میں مختلف زیور خریدے گئے تو ان پر زکوٰۃ

(۱) (واللازم فی مضروب کل) منہما (ومعمولہ ولوتبرا اوحلیا مطلقا) مباح الاستعمال أولا ولوللتجمل والنفقة لأنہما خلقا اثمانا فیزکیہما کیف کانا، الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶،
(۲، ۳) قوله ولوتبرا اوحلیا، لاتجب الزکاة مالہم تبلیغ قیمتہ نصابا مصکوکا من احدہما لان لزومہا منی علی المتقوم والعرف ان تقوم بالمصکوک قال فی البدائع تجب الزکاة فی الذهب والفضہ مضروبا وتبرا اوحلیا مصوغا اذا كانت تخلص عن الاذابة سواء کان یمسکھا للتجارة اوللنفقة اوللتجمل اولم ینوشینا. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، ط: سعید. تجب فی کل مائتی درہم خمسۃ دراہم وفی کل عشرين مثقال ذهب مثقال مضروبا کان اولم یکن مصوغا حلیا کان للرجال وللنساء تبرا کان اوسبیكة. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: رشیدیہ، الباب الثالث فی زکوٰۃ الذهب والفضة. قال شمس الدین السرخسی: وماکان من الدرہم و الدنانیر والفضة تبرا مکسورا اوحلیا مصوغا اوحلیة سیف اومنطقة أو غیر ذلک ففی جمیعہ الزکاة اذا بلغ الذهب عشرين مثقالا أو من الفضة مائتی درہم نوبی بہ التجارة أو لم ینو. کتاب المبسوط للسرخسی ج: ۲ ص: ۱۹۱، باب زکاة المال، دارالکتب العلمیة، بیروت. الزکاة واجبة فی الحلی للرجال والنساء تبرا کان اوسبیكة آنیة أو غیرہا لأن الذهب والفضة مال نام، الفقہ الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۲۶۷. رابع زکوٰۃ الحلی، ط: دارالفکر.

کب فرض ہوگی؟ اسکے بارے میں تعین کا طریقہ یہ ہے کہ مذکورہ آدمی کے پاس جس روز اتنا مال ہو گیا کہ سونا، چاندی، مال تجارت، کیش رقم اور زیور کا مجموعہ ساڑھے باون

تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو وہ صاحب نصاب ہے۔ (۱)

(ب) یا جس دن زیور کی مقدار نصاب کے برابر ہوگی اس دن سے یہ شخص صاحب نصاب ہے (بشرطیکہ اس کے پاس زکوٰۃ واجب ہونے والی دوسرے اموال زکوٰۃ نہ ہوں)۔ (۲)

(ج) یا زیور تو نصاب کے برابر نہیں لیکن دوسرے اموال زکوٰۃ سے ملکر ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہوگی، تو یہ شخص صاحب نصاب ہے۔ (۳)

(د) اگر سونا یا اسکے زیورات نہیں صرف چاندی، یا مال تجارت یا نقدی ہے، اور جو ہے وہ نصاب کے برابر ہے تو وہ صاحب نصاب ہے۔ (۴)

(ه) جس دن سے یہ شخص نصاب کا مالک ہو اس دن کی قمری تاریخ یا درکھے ایک سال کے بعد پھر جب یہی قمری تاریخ آئے گی، اور یہ نصاب کا مالک رہا تو اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۵)

اگر سال پورا ہونے سے پہلے مزید زیور خریدا ہے مثلاً ایک گھنٹہ پہلے خریدا ہے تو

(۲۰۱) ومنها كون المال نصابا. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲. لاتجب الزكاة ما لم تبلغ قيمته نصابا لأن لزومها مبني على المتقوم، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۴. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۸. و جاز دفع القيمة في الزكاة وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالوا: يوم الاداء، ويقوم في البلد الذي المال فيه، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۵.

(۲۰۳) وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۹، الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة، ط: رشیدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰، تنارخانیه ج: ۲ ص: ۲۳۲. (۵) ومنها حولان الحول العبرة في الزكاة للحول القمري. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشیدیه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۵، قال عليه السلام: لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول. بدائع ج: ۲ ص: ۱۴، ط: سعید.

اسکی زکوٰۃ نکالنا بھی لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... جس قمری تاریخ میں سال پورا ہوگا اس دن بازار میں زیورات کی جو قیمت ہوگی اس سے زکوٰۃ نکالنا فرض ہوگا یعنی زکوٰۃ زیورات کی قیمت خرید پر نہیں بلکہ سال مکمل ہونے کے دن جو موجودہ قیمت ہوگی اس سے زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر سونے کے زیورات میں موتی اور نگینہ بھی ہے تو صرف سونے کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہے موتی اور نگینے کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں، اور زیور بنوانے کی اجرت نہیں لگائی جائیگی (۳)

☆..... زیور میں سونا کے علاوہ ملاوٹ بھی ہوتی ہے تو اس کی زکوٰۃ کا حکم یہ کہ اس قسم کی ملاوٹ والے سونے کی جو قیمت ہے اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرے۔ (۴)

☆..... جب زیور نصاب کے برابر ہو تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب

(۱) ولان المستفاد من جنس الاصل تبع له لانه زيادة عليه اذ الاصل يزداد به ويتكثرت انما يضم المستفاد عندنا الى اصل المال اذا كان الاصل نصابا. بدائع ج: ۲ ص: ۱۴. ط: سعيد.

(۲) وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتها يوم الاداء. بدائع ج: ۲ ص: ۲۲ ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۵، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، تارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۴۲. و جازدفع القيمة في الزكوة..... الخ وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالا يوم الاداء الخ ويقوم في البلد الذي المال فيه. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۵.

(۳) فان كان في الحلی جوهر و لآلی مرصعة ، فالزكاة في الحلی من الذهب والفضة دون الجوهر، لأنها لازكاة فيها عند أحد من أهل العلم. الفقه الاسلامی وادلتہ. المطلب الاول زكوة النقود، رابعا: زكاة الحلی ج: ۲ ص: ۷۶۷، دارالفکر، دمشق.

(۴) فان غلب الغش فليس كالفضة كالستوقة، فينظر ان كانت رائحة أونوى التجارة اعتبرت قيمتها، فان بلغت نصابا من أدنى الدراهم التي تجب فيها الزكاة وهي التي غلبت فضتها وجبت فيها الزكاة وإلا فلا، وان لم تكن أثمانا رائحة ولامنوية للتجارة فلا زكاة فيها الا أن يكون مافيها من الفضة يبلغ مائتي درهم بان كانت كثيرة، ويتخلص من الغش لان الصفر لاتجب الزكاة فيها..... وحكم الذهب المغشوشة كالفضة المغشوشة. البحرياب زكاة المال ج: ۲ ص: ۲۲۸ ط: ايچ ايم سعيد،

ہوگی۔ چاہے استعمال کرے یا نہ کرے، چاہے اپنے پاس ہو یا بینک کے لا کر میں ہو ہر صورت میں زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۱)

(س)

سابقہ زمانہ کی زکوٰۃ کی مقدار معلوم نہیں

اگر سابقہ زمانہ سے زکوٰۃ واجب ہے لیکن واجب ہونے کی مدت کا علم نہیں تو اس صورت میں تخمینہ اور اندازہ لگا کر یقین کرے اور اس حساب سے زکوٰۃ ادا کر دے احتیاطاً کچھ اندازہ سے زیادہ دیدے تاکہ آخرت میں کوئی مسئلہ نہ ہو۔ (۲)

سارا مال خیرات کر دیا

کسی نے مال پر سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے اپنا سارا مال خیرات کر دیا تو زکوٰۃ بھی معاف ہو جائے گی۔ (۳)

ساس

اگر ساس غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

(۱) تجب الزکاة فی الذهب والفضة مضروبا أوتبرا أوحليا مصوغا أوحلية سيف أو منطقة أو لجام أو سرج أو الكواكب فی المصاحف والأواني وغيرها إذا كانت تخلص عن الأذابة سواء كان يمسكها للتجارة أو للنفقة أو للتجمل أولم ينوشينا. البحر الرائق باب زكاة المال ج: ۲ ص: ۲۲۶، ط: ایچ ایم سعید، البدائع ج: ۲ ص: ۱۷، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸.

(۲) احسن الفتاوی ج: ۴ ص: ۲۶۵، طبع یازدم ۱۴۲۵ھ.

(۳) ومن تصدق بجمع نصابه ولا ينوي الزكاة سقط فرضها وهذا استحسان، كذا في الزاهدی.

الهندي، كتاب الزكاة الباب الاول ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: مكتبة ماجديه، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰.

(۴) ويجوز دفع الزكاة الى من سوى الوالدين والمولودين من الاقارب لانقطاع منافع الاملاك بينهم. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۳، فتح القدير ج: ۲

ص: ۲۱۷، رشيدیه. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، ط: سعید

سالانہ جوغلہ بچے

جوغلہ، چاول یا گندم کھانے کیلئے سال بھر کے لئے خریدا، اور خرچ ہو کر سال کے ختم کے بعد باقی رہ گیا، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ یہ مال تجارت نہیں ہے۔ (۱)

سال بھر جو خرچ ہوا

صاحب نصاب آدمی کے نصاب پر سال مکمل ہونے سے پہلے جو رقم خرچ ہو گئی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

سال پورا ہوا

جب صاحب نصاب آدمی کے مال پر سال پورا ہو جائے تو فوراً زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اچانک موت آجائے، اور زکوٰۃ کا فریضہ گردن پر رہ جائے، اگر سال گزرنے پر زکوٰۃ نہیں دی یہاں تک کہ دوسرا سال بھی گذر گیا تو یہ گناہ ہے، اس سے توبہ کرنا چاہئے اور دونوں سالوں کی زکوٰۃ ادا کر دینی چاہئے۔ (۳)

- (۱) (ومنها فراغ المال) عن حاجته الأصلية فليس في دور السكنى، وثياب البدن، واثاث المنازل، ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكوة، وكذا طعام أهله، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، واما فيما سوى الاثمان الخ. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱۱.
- (۲) منها كون المال فاضلا عن الحاجة الاصلية لان به يتحقق الغناء اذ المال المحتاج اليه حاجة اصلية لا يكون صاحبه غنيا عنه. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱۱ ط: سعيد. هندي، ج: ۱ ص: ۱۷۳.
- اما الغناء الذي تجب به الزكاة فهوان يملك نصابا من المال النامي الفاضل عن الحاجة الاصلية بدائع ج: ۲ ص: ۲۸، فصل الذي يرجع الى المودى اليه.
- (۳) (وافترضها عمرى) أى على التراخى، وصححه الباقرى وغيره (وقيل فورى) أى واجب على الفور (وعليه الفتوى) كما فى شرح الوهبانية (فيأتم بتأخيرها) بلاعذر. (وفى الشامية تحته) ظاهره الاثم بالتأخير ولو قل كيوم أو يومين، لأنهم فسروا الفور بأول أوقات الامكان. الدرر المعراج ج: ۲ ص: ۲۷۱، ۲۷۲، ط: ايچ ايم سعيد ذكر الكرخى انها على الفور و ذكر فى المنتقى مايدل عليه فانه قال اذا لم يؤد الزكاة حتى مضى حولان فقد اساء واثم. بدائع ج: ۲ ص: ۳. فصل اما كيفية فرضيتها، شامى ج: ۲ ص: ۲۷۱، ط: سعيد، هندي، ج: ۱ ص: ۱۷۰، رشيد يه.

سال پورا ہونے سے پہلے جو روپے خرچ ہو گئے

اگر کسی آدمی کے پاس ضروری حاجت سے زائد رقم تھی، اور وہ نصاب کے برابر تھی لیکن سال مکمل ہونے سے پہلے رہائش کا مکان یا ضروری سامان خرید لیا، یا کسی اور جگہ وہ رقم خرچ ہو گئی، تو خرچ شدہ رقم یا خریدے ہوئے مکان یا سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں، کیونکہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے سال پورا ہونا شرط ہے، اور یہاں وہ شرط پوری نہیں ہوئی اس لئے اس رقم سے زکوٰۃ ساقط ہو گئی۔ (۱)

سال شمار کرنے کا اصول

☆..... جس تاریخ کو کسی شخص کی ملکیت میں نصاب کے بقدر مال آجائے اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو اس پر اسی تاریخ کے حساب سے پورا سال گزرنے پر جتنی رقم اس کی ملکیت میں ہوگی زکوٰۃ واجب ہے خواہ محرم کا مہینہ ہو یا کوئی اور مہینہ اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، سال مکمل ہو گیا زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہو جائے گا۔ (۲)

☆..... قمری ماہ کے جس تاریخ کو نصاب کا مالک ہوا، ہمیشہ وہی تاریخ زکوٰۃ کے حساب کے لئے متعین رہے گی، اسی کے حساب سے سال مکمل ہوگا، اس تاریخ کو سونا، چاندی مال تجارت اور نقدی جو کچھ بھی ہو خواہ سال مکمل ہونے سے ایک روز قبل ملا ہو

(۱) ومنها الحول في بعض الاموال دون بعض . ان اصل النصاب وهو النصاب الموجود في اول الحول يشترط له الحول لقول النبي ﷺ لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول . بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، ط: سعيد.

(۲) والمراد بكونه حوليا ان يتم الحول عليه وهو في ملكه لقوله عليه السلام لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول قال في الغاية سمي حول لان الاحوال تحول فيه وفي القنية العبرة في الزكوة للحول القمري، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، كتاب الزكاة ط: سعيد، واجل سنة قمرية بالأهلية على المذهب وهي ثلاث مائة واربع وخمسون وبعض يوم، ثم هذا انما يظهر إذا كان الملك في ابتداء الأهلة، فلو ملكه في اثناء الشهر، قيل يعتبر بالأيام وقيل يكمل الاول من الاخير ويعتبر ما بينهما بالأهلة. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۵. وشرطه ای شرط افتراض =

سب پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ زکوٰۃ کا حساب ہمیشہ اسی تاریخ میں ہوگا ادا جب چاہیں کریں البتہ جتنی جلدی ممکن ہو ادا کر دیں موت کا کچھ پتہ نہیں ایسا نہ ہو کہ تاخیر کرتے کرتے موت آجائے اور زکوٰۃ کی ذمہ داری اپنے گردن پر رہ جائے اور قبر میں قیامت تک اسکی سزا بھگتتے رہیں۔ (۱)

☆..... اگر درمیان سال میں نصاب کے برابر مال نہیں رہا مگر متعین تاریخ میں نصاب پورا ہو گیا تو بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ (۲)

☆..... اگر سال کے شروع میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال رہا لیکن سال کے درمیان میں مال بالکل نہ رہا تو اب سابقہ تاریخ کا تعین ختم ہو جائے گا پھر جس تاریخ میں دوبارہ نصاب کا مالک ہوگا سال شمار کرنے کیلئے وہ تاریخ متعین ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر تاریخ میں تبدیلی کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اگر ایک سال سے

= ادائها (حولان الحول وهو في ملكه. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۷، كتاب الزكاة)
(۱) والمرد بكونه حوليا ان يتم الحول عليه وهو في ملكه لقوله عليه السلام لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول قال في الغاية سمي حول لان الاحوال تحول فيه وفي القنية العبرة في الزكاة للحول القمري. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، كتاب الزكاة ط: سعيد، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۵. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸. والمستفاد في الحول لا يخلو اما ان كان من جنس الاصل واما ان كان من خلاف جنسه وان كان من جنسه فان كان متفرعا من الاصل او حاصلًا بسببه يضم الى الاصل ويربى بحول الاصل بالاجماع. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸، بدائع ج: ۱ ص: ۲، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، ط: سعيد.
(۲) ونقصان النصاب في الحول لا يضر ان كمل في طرفيه لانه يشق اعتبار الكمال في اثنايه املا بد منه في ابتدائه للانعقاد وتحقيق الغناء وفي انتهائه للوجوب ولا كذلك فيما بين ذلك لانه حالة البقاء. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۹، باب زكاة المال ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲، او اذا كان النصاب كاملا في طرفي الحول فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵.

(۳) فهلاك النصاب في خلال الحول يقطع حكم الحول حتى لو استفاد في ذلك الحول نصابا يستأنف له الحول لقول النبي ﷺ لا زكوة في مال حتى يحول عليه الحول والهالك ما حال عليه الحول وكذا المستفاد. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، ط: ايچ ايم سعيد.

زیادہ ہوتی ہے تو سال کی زکوٰۃ نکالنے کے بعد زائد ایام کی زکوٰۃ بھی نکالیں پھر تاریخ تبدیل کرنا درست ہوگا، مثلاً ایک آدمی کا سال یکم رجب کو مکمل ہو جاتا ہے اور وہ یکم رمضان المبارک میں زکوٰۃ کا حساب کرنا چاہتا ہے تو رجب تک ایک سال کی زکوٰۃ نکالنے کے بعد مزید دو ماہ کی زکوٰۃ دیدے تو پھر اس کے بعد یکم رمضان سے یکم رمضان تک سال شمار کرنا صحیح ہوگا۔ (۱)

سال کا شمار

☆..... زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے زکوٰۃ کے نصاب پر سال گذرنا ضروری ہے۔
(۲) اگر کوئی شخص سال کے آغاز میں نصاب سے کم مال کا مالک تھا، پھر اس کم مال سے تجارت کی جس سے اتنا نفع ہوا کہ مال تجارت کی قیمت نصاب کے برابر مکمل ہوگئی، تو جس وقت سے نصاب مکمل ہوا، اس وقت سے سال کی ابتداء ہوگی، اور اس دن سے ایک سال گذرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر سال کی شروع میں نصاب پورا تھا، پھر سال کے دوران اس سے تجارت کر کے نفع حاصل ہوا، اور وہ نفع موجود ہے، تو اصل مال پر جب سال مکمل ہوگا

(۱) والمراد بكونه حوليا ان يتم الحول عليه وهو في ملكه لقوله عليه السلام لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول قال في الغاية سمي حولاً لان الاحوال تحول فيه وفي القنية العبرة في الزكاة للحول القمري البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۳، كتاب الزكاة ط: سعيد، شامی ج ۲ ص: ۲۵۸ ط: سعيد.

(۲) ومنها الحول في بعض الاموال دون بعض..... ان اصل النصاب وهو النصاب الموجود في اول الحول يشترط له الحول لقول النبي ﷺ لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳ ط: سعيد، وشرط افتراض ادائها حولان الحول وهو في ملكه. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۷ ط: سعيد.

(۳) الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملك نصاباً ملكاً تاماً وحال عليه الحول فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۲، كتاب الزكاة ط: رشيدية كوئته. تناخانية ج: ۲ ص: ۲۱۷.

اور زکوٰۃ نکالی جائے گی، اس وقت نفع کی رقم سے بھی زکوٰۃ نکالی جائے گی اگرچہ نفع کی رقم پر سال مکمل نہ ہوا ہو، گویا کہ اصل پر سال مکمل ہونے کی وجہ سے نفع پر بھی سال مکمل ہو گیا ہے۔ (۱)

سال کے آخر میں پیسہ کم ہو گیا

اگر کسی آدمی کے پاس سال کے شروع میں مثلاً دو لاکھ کی رقم تھی اور سال کے آخر میں صرف ایک لاکھ کی رقم رہ گئی تو اس صورت میں صرف ایک لاکھ کی زکوٰۃ دینی ہوگی دو لاکھ کی نہیں۔ (۲)

سال کے درمیان میں جو اضافہ ہوا

اگر کوئی شخص صاحب نصاب ہے اور اس کا سال یکم رمضان سے یکم رمضان تک پورا ہوتا ہے، اور درمیان سال میں کچھ رقم اور مل گئی یا سونا یا چاندی مل گئی، تو بعد میں ملنے والی چیزوں کے سال کا حساب الگ نہیں ہوگا بلکہ جب یکم رمضان آئیگا تو ان چیزوں کی زکوٰۃ دینا بھی لازم ہوگا، کیونکہ جب اصل نصاب پر سال گزر گیا گویا کہ سال مکمل ہونے سے پہلے ملنے والی چیزوں پر بھی سال گزر گیا۔ (۳)

(۱) والمستفاد فی الحول ان كان من جنسه فاما ان كان متفرعا من الاصل او حاصلًا بسببه كالولد والربح يضم الى الاصل ويربى بحول الاصل بالاجماع. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳. ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲. ومن كان له نصاب فاستفاد فی أثناء الحول مالا من جنسه ضمه إلى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه أو لأوبأى وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث أو هبة أو غیر ذلك. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵، كتاب الزكاة ط: ماجدیہ. (۲) ونقصان النصاب فی الحول لا یضران كمل فی طرفیه..... اما لا بد منه فی ابتدائه للانقضاء و تحقیق الغناء و فی انتهائه للوجوب. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲. قال فی البدائع ولكن هذا الشرط يعتبر فی اول الحول و فی آخره لا خلاله حتی لو انتقص النصاب فی أثناء الحول ثم كمل فی آخره تجب الزكاة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۵ ط: سعید

سال مکمل ہونے کے بعد مال ختم ہو گیا

کسی کے مال پر پورا سال گزر گیا، لیکن ابھی زکوٰۃ نہیں دی تھی کہ تمام مال چوری ہو گیا، یا کسی اور طریقہ سے خود بخود ضائع ہو گیا تو زکوٰۃ معاف ہو گئی، لیکن اگر اپنا مال اپنے اختیار سے کسی کو دیدیا، یا کسی اور طرح اپنے اختیار سے ضائع کر دیا، تو جس قدر زکوٰۃ فرض ہوئی تھی وہ معاف نہیں ہوگی، بلکہ زکوٰۃ دینا پڑے گی۔ (۱)

سال مکمل ہونے کے بعد مال کم ہو گیا

کسی کے پاس مثلاً ایک لاکھ روپے تھے، ایک سال گزرنے کے بعد اس میں سے پچاس ہزار روپے چوری ہو گئے، یا خیرات کر دیئے تو باقی پچاس ہزار روپے کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔ (۲)

سالہ سالی

اگر سالہ سالی غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے

۔ (۳)

(۱) قال ابو بکر الکاسانی: فالسقط لها بعد الوجوب احد الاشياء الثلاثة. منها: هلاك النصاب بعد الحول قبل التمكن من الاداء وبعده عندنا. بدائع ج: ۲ ص: ۵۳ وقال: وأمابيان ما يسقط بعد الوجوب فمنها هلاك الخارج من غير صنعه، لأن الواجب في الخارج فاذا هلك يهلك بما فيه كهلاك نصاب الزكاة بعد الحول فهذا عندنا. ج: ۲ ص: ۶۵، البدائع. وايضا وان هلك المال بعد وجوب الزكاة سقطت الزكاة وفي هلاك البعض يسقط بقدره، هكذا في الهداية، ولو استهلك النصاب لا يسقط هكذا في السراجية. الهنديه، الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض ج: ۱ ص: ۱۸۰ ط: مكتبه ماجديه.

(۲) أيضا

(۳) قال في البحر هي تملك المال من فقير مسلم بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى وأشار الى ان الدفع الى كل قريب ليس باصل ولا فرع جائز. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة ط: سعيد، وقال في البدائع: ويجوز دفع الزكاة الى من سوى =

سامان تجارت

☆..... سامان تجارت سے مراد کیش رقم کے علاوہ ہر وہ سامان ہوتا ہے جو تجارت کے لئے مہیا کیا گیا ہے خواہ وہ کسی بھی قسم کا ہو، مثلاً آلات اور مشین ہوں، استعمالی سامان ہو، کپڑے ہوں کھانے پینے کی چیزیں ہوں، زیورات و جواہر ہوں، حیوانات و نباتات ہو، گھر ہوں یا زمین، یا منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں ہوں۔

غرض جو چیزیں فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے خرید و فروخت کیلئے مہیا کی گئی ہیں وہ سامان تجارت ہے، اگر سامان تجارت کی مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور اس پر سال بھی گزر گیا ہے تو کیش رقم کی طرح ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے حلال چیزوں کی جائز طریقے سے تجارت کرنا اور اس سے نفع حاصل کرنا جائز قرار دیا ہے، بشرطیکہ معاملات میں سچائی، دیانت اور امانت داری وغیرہ کے اخلاقی اصولوں کو ترک نہ کیا جائے، اور تجارت و کاروبار کی مشغولیت اللہ کے ذکر، اور حقوق اللہ کی ادائیگی سے غافل نہ کر دے۔

اسلام میں تجارت سے حاصل ہونے والی اس دولت پر کیش رقم کی طرح سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ مقرر کر دی، تاکہ اللہ کی نعمت کا شکر ادا ہو جائے، اور اسکے بندوں میں

= الوالدین والمولودین من الاقارب وغيرهم لانقطاع منافع الاملاک بینہم۔ بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷۔

(۱) (وفي عروض التجارة بلغت نصاب ورق او ذهب. وفي الصحاح العرض بسكون الراء: المتاع، وكل شئ فهو عرض سوى الدراهم والدنانيراه البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸. ط: سعید، واللازم في عرض تجارة قيمته نصاب وفي الدررالعرض متاع لايدخله كيل ولاوزن ولايكون حيوانا ولاعقاراواما بفتحها فمتاع الدنيا ويتناول جميع الاموال. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زکوٰۃ المال ط: سعید. البحر: ۲ ص: ۲۸۸، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷، ہندیہ ج: ۲ ص: ۱۷۹۔

سے ضرورت مند بندوں کا حق ادا ہو جائے۔ (۱)

☆..... اگر سامان تجارت کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ (۲)

سائمہ جانور

☆..... ”سائمہ“ اس جانور کو کہتے ہیں جو جنگل میں چرنے کیلئے خاص مقصد سے چھوڑے جاتے ہیں اور وہ مقصد یا تو ان سے دودھ حاصل کرنا ہوتا ہے، یا ان کی نسلی افزائش ہے یا اپنی بڑھوتری کی بناء پر وہ بیش قیمت قرار پائیں۔ اور ”سائمہ“ جانور میں تین باتیں پائی جانی ضروری ہیں۔ (۳)

(الف) سال کے اکثر حصہ میں خود سے چر کے اکتفاء کرتے ہوں یعنی عام چراگاہ میں پیسوں کے بغیر چرتے ہوں اور اگر گھر میں ان کو کچھ نہ دیا جاتا ہو۔

(۱) اما الاول فکمال النصاب شرط وجوب الزکاة فلا تجب الزکاة فیما دون النصاب لانها لاتجب الاعلی الغنی ولانها وجبت شکرا للنعمة المال ومادون النصاب لایکون نعمة موجبة للشکر للمال. بدائع ج: ۲، ص: ۱۵، ط: سعید، شامی ج: ۲، ص: ۲۹۸.

(۲) (قوله وفي عروض تجارة بلغت نصاب ورق اوز ذهب) معطوف علی قوله: اول الباب فی مائتی درهم، أي يجب ربع العشر فی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما . البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۲۸، ط: سعید، واما اموال التجارة فتقدير النصاب فیها بقیمتها من الدنانیر والدراهم فلا شیء ما فیها مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم او عشرين مثقالا من ذهب. هندیه ج: ۱، ص: ۱۷۹، البحر ج: ۲، ص: ۲۲۸، بدائع ج: ۲، ص: ۲۰، ط: سعید، شامی ج: ۲، ص: ۲۹۸.

(۳) واما صفة نصاب السائمة فله صفات منها ان یكون معدا للاسامة وهوان یسمیها للدر والنسل لما ذکرنا ان مال الزکاة هو المال النامی وهو المعد للاستمناء والنماء فی الحيوان بالاسامة اذ بها یحصل النسل فیزداد المال..... ثم السائمة هی الراعیة التي تکتفی بالراعی عن العلف ویمونها ذلك ولاتحتاج الی ان تعلق فان كانت تسام فی بعض السنة وتعلق وتمان فی البعض یعتبر فیہ الغالب لان للاکثر حکم الكل. بدائع الصنائع ج: ۲، ص: ۳۰، فصل واما صفة نصاب السائمة ط: سعید، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۶، شامی ج: ۲، ص: ۲۷۵، الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲، ص: ۸۳۴، دار الفکر، دمشق.

اگر چھ مہینے خود سے چر کر رہتے ہوں اور چھ مہینے انکو گھر میں کھلایا جاتا ہو تو پھر وہ سائمنہ نہیں ہیں۔، اسی طرح اگر گھاس ان کے لئے گھر میں منگوائی جاتی ہو خواہ قیمت دیکر ہو یا بلا قیمت، تو پھر وہ سائمنہ نہیں ہیں۔

(ب) جس گھاس پر وہ چرتے ہیں اس کے چرنے کی کسی کی طرف سے ممانعت نہ ہوں اگر کسی کی منع کی ہوئی نا جائز گھاس پر ان کو چرایا جائے گا تو وہ سائمنہ نہیں ہوں گے۔
(ج) دودھ کی غرض سے یا نسل میں اضافہ کرنے کی غرض سے رکھے گئے ہوں اگر وہ دودھ اور نسل کی غرض سے نہ رکھے گئے ہوں بلکہ گوشت کھانے کے لئے یا سواری کے لئے ہوں تو پھر وہ سائمنہ نہیں ہوں گے۔

☆..... سائمنہ جانور خواہ نہ ہوں یا مادہ، خواہ ملے جلے ہوں ان سب پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اسی طرح سائمنہ جانور اگر دودھ پینے اور نسل حاصل کرنے کیلئے ہیں اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہیں تو ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

سرکاری مدارس میں زکوٰۃ دینا

☆..... اگر سرکاری مدارس میں زکوٰۃ کے مستحق طلباء موجود ہیں، اور مدرسہ والے زکوٰۃ کی رقم صرف غریب مستحق طلباء میں خرچ کرتے ہیں غیر مصرف میں خرچ نہیں کرتے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا۔ (۲)

البتہ جہاں زکوٰۃ کی ضرورت نہیں وہاں زکوٰۃ نہیں دینی چاہئے۔

☆..... غیر سرکاری دینی مدارس کے غریب طلباء زکوٰۃ کے زیادہ مستحق ہیں لہذا

(۱) قال شمس الأئمة السرخسی المتوفی ۵۲۹۰ھ: وينظر فی السائمة إلى کمال النصاب فتجب الزكاة فيه ، وان كانت قيمتها ناقصة عن مائتي درهم وينظر إلى قيمتها ان اراد بها التجارة الخ . کتاب المبسوط ، کتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۱۸۷ ط: دارالکتب العلمیة ، بیروت .
(۲) ”انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا والمولفة قلوبہم“ سورة التوبة ، آیت : ۶۰ .

زکوٰۃ ان کو دینے کی کوشش کرے۔ (۱)

سسر کو زکوٰۃ دینا

اگر سسر غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

سفراء کے ہاتھ سے زکوٰۃ کی رقم ضائع ہوگئی

اگر مدارس کے سفراء کے ہاتھ سے زکوٰۃ کی رقم چوری ہو جائے یا مہتمم کے ہاتھ سے چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے، اور ان کی حفاظت میں کوئی کمی نہیں رہی تھی تو ان لوگوں پر تاوان لازم نہ ہوگا، اور زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، کیونکہ یہ حضرات مستحق طلبہ کے وکیل ہیں اور وکیل کا قبضہ گویا مستحق طلبہ کا قبضہ ہے۔ (۳)

اور اگر ان لوگوں نے حفاظت میں کوتاہی کی ہے یا زکوٰۃ کی رقم میں تبدیلی کی ہے یا اپنی رقم کے ساتھ مخلوط کر دیا ہے تو ان لوگوں پر تاوان لازم ہوگا، اور اپنی جیب سے اتنی رقم فقراء کو دینا لازم ہوگا۔ (۴)

- (۱) أو أحوج أو أصلح أو أروع أو أنفع للمسلمين أو من دار الحرب إلى دار الإسلام أو إلى طالب علم وفي المعراج: التصديق على العالم الفقير أفضل. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۵۳، ۳۵۴. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷.
- (۲) ويجوز دفع الزكاة إلى من سوى الوالدين والمولودين من الأقارب ومن الاخوة و الاخوات و غيرهم لانقطاع منافع الاملاك بينهم. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۰، كتاب الزكاة، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۱.
- (۳) وبه يعلم حکم من يجمع للفقراء ومحلله ما اذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء ايضا فلا ضمان عليه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعيد. بخلاف ما إذا ضاعت في يد الساعي؛ لأن يده كيد الفقراء. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰.
- (۴) ولو خلط زكاة موكليه ضمن وكان متبرعا إلا اذا وكله الفقراء. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹. (قوله ضمن وكان متبرعا) لان ملكه بالخلط وصار موديا مال نفسه، قال في التاتارخانية إلا إذا وجد الاذن أو اجاز المالکان أى اجاز قبل الدفع الى الفقير. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹. وفي الفتاوى رجلا ن دفع كل واحد منهما زكاة ماله الى رجل ليؤدى عنه فخلط مالهما ثم تصدق ضمن الوكيل وكذا لو كان في يد رجل اوقاف مختلفة فخلط انزال الاوقاف، فإذا ضمن في =

سفید پوش

عام طور سے لوگ صرف اسی کو فقیر سمجھتے ہیں، جو بھیک مانگتا ہے، حالانکہ بعض اوقات باعزت لوگ زیادہ مستحق ہوتے ہیں مگر شرم کی وجہ سے اپنی غربت نہ اپنے لباس سے ظاہر ہونے دیتے ہیں، نہ زبان سے کہتے ہیں دیکھنے سے وہ بظاہر غریب معلوم نہیں ہوتے، بلکہ بعض اوقات وہ تنخواہ دار ملازم بھی ہوتے ہیں، لیکن زیادہ اولاد وغیرہ کی وجہ سے بہت تنگ دست رہتے ہیں، اگر تحقیق سے کسی ایسے آدمی کے بارے میں علم ہو جائے تو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے، ایسے لوگوں کو زکوٰۃ و خیرات دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ (۱)

سفید پوش کو زکوٰۃ دینا

اگر سفید پوش آدمی مالی اعتبار سے بہت کمزور ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے، اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ان کو بتانا شرط نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے، تحفۃ ہدیہ کہ کر دی جائے اور زکوٰۃ کی نیت کر لی جائے، تب بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

= صورة الخلط لا تسقط الزكاة عن اربابها . البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱ . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹ .
(۱) واما الذى يرجع الى المؤدى اليه: منها ان يكون فقيرا وقيل الفقير الذى يملك شيئا يقوته والمسكين الذى لا شئ له سمى مسكينا لما اسكنته حاجته عن التحرك، فلا يقدر يبرح عن مكانه وهذا اشبه الاقويل، وماروى ابوهريرة ان النبي ﷺ انه قال ليس المسكين الطواف الذى يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان قيل فما المسكين يارسول الله . قال الذى لا يجد ما يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس فان الذى لا يسأل ولا يفطن به اشد مسكنا من هذا . بدائع ج: ۲ ص: ۴۴، ط: سعيد . وذكر فى الفتاوى فيمن له حوانيت ودور العلة لكن غلتها لا تكفيه ولعياله انه فقير ويحل له اخذ الصدقة ، بدائع ج: ۲ ص: ۴۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۴ .

(۲) ومن اعطى مسكينا دراهم وسمها هبة او قرضا ونوى الزكاة فانها تجزيه . هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: رشیدیہ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: سعید . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸ .

سفیر کا زکوٰۃ کی رقم استعمال کرنا

سفیر کیلئے زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنا جائز نہیں ہے، اگر سفیر کے پاس خرچ کے لئے رقم نہیں تو گھر سے منگوا لے یا کسی سے قرض لے لے۔ (۱)

سفیر کا زکوٰۃ کی رقم تبدیل کرنا

سفیر کے پاس چندہ کی جو رقم جمع ہوئی ہے اسکے بدلے دوسری اتنی ہی رقم مدرسہ میں جمع کرادی جائے تو درست ہے، مدرسہ میں رقم جمع کرادینے کے بعد اگر مدرسہ کے چندہ کی رقم سے اپنی ذاتی مصرف میں استعمال کرنا چاہے تو استعمال کر سکتا ہے مدرسہ میں رقم جمع کرانے سے پہلے استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

سفیر کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا

زکوٰۃ کی رقم سے سفیر کی تنخواہ دینا جائز نہیں، کیونکہ زکوٰۃ کی رقم بلا عوض دینا ضروری ہے، اور تنخواہ بلا عوض نہیں دی جاتی بلکہ خدمت کی عوض میں دی جاتی ہے اس لئے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۳)

سوال کرنے والے کو دینا

☆..... معارف القرآن کا دھلوی میں ہے ”اور سوال کرنے والوں کو دے“

(۱) وللوکیل بدفع الزکاة ان یدفعها الی ولد نفسه کبیرا کان او صغیرا والی امرأته اذا کانوا محایب ولا یجوز ان یمسک لنفسه شیئا . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹، ط: سعید.

(۲) فتاویٰ رحیمیہ ج: ۷ ص: ۱۲۵ کتاب الزکاة . دارالاشاعت ، طباعت ۲۰۰۳ء.

(۳) ولونوی الزکاة بما یدفع الی الخلیفة ولم یستاجرہ ان کان الخلیفة بحال لولم یدفعہ یعلم الصبیان ایضا اجزأه وإلا فلا، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸.

خواہ مسلمان ہوں یا کافر اگرچہ ہمیں ان کی حاجت اور ضرورت کا علم نہ ہو، اس لئے کہ ظاہر یہی ہے کہ بلا ضرورت کوئی عاقل سوال اور گدائی کی ذلت گوارا نہیں کرتا۔

اسی وجہ سے حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سوال کرنے والے کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر ہو۔ (ج: ۱ ص: ۲۷۲، سورۃ بقرہ آیت: ۷۷ ”والسائلین“۔
☆..... اگر سوال کرنے والا کافر ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں البتہ زکوٰۃ کے علاوہ عطیات یا صدقہٴ ناقلہ کی مد سے دینا جائز ہے۔ (۱)

سوتیلا

سوتیلا باپ، سوتیلا دادا، سوتیلا نانا، سوتیلی ماں، سوتیلی دادی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اگر وہ لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ (۲)

سوتیلی والدہ کو زکوٰۃ دینا

اگر سوتیلی والدہ غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے سیدہ بھی نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

(۱) اما الذى يرجع الى المودى اليه منها ان يكون فقيرا لقلوله تعالى انما الصدقات للفقراء و المساكين وقال الحسن: المسكين الذى يسأل وهذا يدل على ان المسكين احوج بدائع ج: ۲ ص: ۲۳ ط: سعيد. ومنها ان يكون مسلما فلا يجوز صرف الزكاة الى الكافر بلا خلاف لحدیث معاذ خذها من اغنيائهم و ردھا فى فقرائهم و اما ماسوى الزكاة من صدقة الفطر و الكفارات و النذور فلا شك فى صرفها الى فقراء المسلمين افضل و هل يجوز صرفها الى اهل الذمة قال ابو حنيفة و محمد يجوز بدائع ج: ۲ ص: ۲۹، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، ط: سعيد، باب المصرف، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۱.

(۲) و يجوز دفع الزكاة الى من سوى الوالدين و المولودين من الاقارب و غيرهم لانقطاع منافع الاملاك و بينهم. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳ و قال فى البحر: و اشار الى ان الدفع الى كل قريب ليس باصل و لافرع جائز. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة ط: سعيد،

(۳) و قال فى الرد و يجوز دفعها لزوجة ابیه و ابنه و زوج ابنته. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۲۶، باب المصرف. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصرف. ط: سعيد.

سوتیلے بھائی بہن

اگر سوتیلے بھائی بہن غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

سوتیلے ماں باپ

اگر اپنے سوتیلے ماں باپ غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

سود کی رقم پر زکوٰۃ

☆..... واضح رہے کہ سود لینا، دینا، لکھنا اور اس میں گواہ بننا سب ناجائز اور حرام ہیں ایسے لوگوں پر لعنت ہے، (۳) اللہ نے فرمایا سود کھانے والے اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کرتے ہیں، اور اللہ سے جنگ کر کے کون جیت سکتا ہے، کامیابی کا تصور تک نہیں ہو سکتا۔ (۴)

- (۱) وقید بالولاد لجوازه لقبية الاقارب كالاخوة والاعمام والاقوال الفقراء بل هم اولی لانه صلة وصدقة. شامی كتاب الزكاة باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۲۶، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳ و ۲۰۱. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷.
- (۲) ويجوز دفعها لزوج ابیه وابنه وزوج ابنته. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۲۶ قال فی البدائع: و يجوز دفع الزكاة الى من سوى الوالدين والمولودين من الاقارب ومن الاخوة والاقوات وغيرهم لانقطاع منافع الاملاك بينهم. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، ط: سعيد، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶،
- (۳) عن جابر قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربا وموكله و كاتبه وشاهديه وقال هم سواء. قال النووي: هذا تصريح بتحريم كتابة المبايعه بين المترابين والشهادة عليهما. صحيح مسلم ج: ۲ ص: ۲۷، كتاب البيوع باب الربا، ط: قديمی كتب خانة.
- (۴) يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وذروا ما بقى من الربا ان كنتم مؤمنين فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من الله ورسوله، سورة البقرة آيت: ۲۷۸، ۲۷۹، جزء: ۳.

نیت بغیر کسی فقیر و غریب کو مالک بنا کر دیدیں۔ (۱)

☆..... زکوٰۃ پاک ہے اور سو پاک نہیں ہے، ناپاک چیز سے پاک چیز ادا نہیں ہوتی۔

سودے کے بعد پیشگی رقم کا حکم

اگر سودا ہونے کے بعد پیشگی ایڈوانس رقم ادا کر دی، اور اب تک چیز پر قبضہ نہیں ہوا، تو اب اس رقم کی زکوٰۃ کس پر ہے، رقم ادا کرنے والے مشتری پر ہے یا رقم وصول کرنے والے بائع پر ہے۔ تو اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر مشتری صاحب نصاب ہے زکوٰۃ کا سال مکمل ہونے سے پہلے مذکورہ چیز کی قیمت ادا کر دی ہے تو مشتری پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اور اگر مشتری نے سال مکمل ہونے کے بعد قیمت ادا کی تو اس صورت میں مشتری کی زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی، مشتری کیلئے ان رقموں کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

سونہ

☆..... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے، موجودہ اوزان کے اعتبار سے ستاسی ۸۷ گرام چار سواناسی ۴۷۹ ملی گرام سونا ہے

(۱) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه، شامی ج: ۲ ص: ۹۹. باب البيع الفاسد مطلب فيمن ورث مالا حراما. ہندیہ ج: ۴ ص: ۳۴۹. ط: رشیدیہ. ويردونها على اربابها ان عرفوهم والاتصدقوا بها لان سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذر الرد على صاحبه. ردالمحتار، كتاب الكراهية فصل في البيع، ج: ۶ ص: ۳۸۵، ۳۸۹، ہندیہ ج: ۴ ص: ۳۴۹، ط: رشیدیہ.

(۲) قالوا: ثمن المبيع وفاء ان بقى حولا، فزكاته على البائع؛ لأنه ملكه، وقال بعض المشائخ: على المشتري؛ لأنه بعده مالا موضوعا عند البائع، فيواخذ بما عنده، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۱، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ط: رشیدیہ.

☆ مشتری: خریدار کو کہتے ہیں اور بائع: بیچنے والے کو
(۳) نصاب الذهب عشرون مثقالا). الدر المختار شامی، كتاب الزکوٰۃ باب زکوٰۃ المال. ج: ۲ ص: ۲۹۵، ط: سعید.

اگر نصاب کے برابر سونا ایک سال تک رہے تو سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

☆..... اگر کسی مرد یا عورت کے پاس صرف سونا ہے اور وہ نصاب سے کم ہے اسکے ساتھ چاندی یا نقد روپیہ یا مال تجارت وغیرہ قابل زکوٰۃ کوئی چیز نہیں تو ساڑھے سات تولہ سے کم سونا پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر نصاب سے کم سونا کے ساتھ چاندی یا کیش رقم وغیرہ ہے اور قیمت کے اعتبار سے جمع کرنے سے چاندی کا نصاب پورا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں مجموعی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اور اگر تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... سونا جب نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگا تو زکوٰۃ دینا لازم ہوگا، چاہے اس سے تجارت کرے یا نہ کرے، کاروبار میں لگا کر بڑھائے یا نہ بڑھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سونا کو اصل خلقت کے اعتبار سے ”ثمن“ یعنی رائج الوقت روپیہ سکہ کے طور پر پیدا کیا ہے، تجارت کاروبار کیلئے پیدا کیا ہے، اگر کسی کے پاس سونا ہے وہ اس سے کاروبار نہیں کرتا یا زیور بنا کے رکھتا ہے تو یہ اس کا قصور ہے شریعت اس کی

(۱) (قوله يجب وعشرين متقالات العشر)..... قید بالنصاب لان مادونه لازكاة فيه. البحر الرائق كتاب الزكاة باب زكاة المال ج: ۲ ص: ۲۲۵.

(۳) وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة كذا في الكنز..... ولوضم احد النصابين الى الاخر حتى يودي كله من الذهب او من الفضة لابس به لكن يجب ان يكون التقويم بما هو انفع للفقراء قدرا ورواجا. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۲، عالمگیری كتاب الزكاة الباب الثالث ج: ۱ ص: ۱۷۹، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰، باب زكاة المال ط: سعيد.

ذمہ دار نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا تھا اور اس نے سال مکمل ہونے کے بعد نقد رقم سے زکوٰۃ ادا کر دی اور ساڑھے سات تولہ سونا باقی رہا اور اس پر مثلاً دوسرا سال گذرا تو نصاب کے برابر سونا ایک سال تک محفوظ رہنے کی وجہ سے دوسرا سال بھی ساڑھے سات تولہ سونے پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اور اگر سونے ہی کا کچھ حصہ زکوٰۃ میں ادا کر دیا، اور باقی ماندہ سونا نصاب سے کم ہے اور اس آدمی کے پاس ایسی اور کوئی چیز نہیں جس پر زکوٰۃ فرض ہوتی ہے تو اس صورت میں ساڑھے سات تولہ سے کم مقدار پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) (واللازم) مبتدأ (فی مضروب کل) منہما (ومعمولہ ولوتبرا اوحلیا مطلقا) مباح الاستعمال أولاولوللتجمل والنفقة لانہما خلقا اثمانا فیزکیہما کیف کانا..... (ربع عشر) خبر قوله اللّٰزم. (الدرالمختار شامی، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ المال ج: ۲، ص: ۲۹۷-۲۹۹، البدائع ج: ۲، ص: ۱۶، فصل صفة النصاب ط: سعید.

اما اذا كان له ذهب مفرد فلاشئ فیہ حتی یبلغ عشرين مثقالا فاذا بلغ عشرين مثقالا ففيه نصف مثقال لما روى فی حدیث عمرو بن حزم والذهب مالم یبلغ قیمته مائتی درهم فالصداقة فیہ فاذا بلغ قیمته مائتی درهم ففيه ربع العشر. بدائع ج: ۲، ص: ۱۸، ط: سعید، فان لم یکن کل واحد منہما نصابا بان كان له عشرة مثاقیل ومائة درهم فانه یضم احدهما الی الاخری فی حق تکمیل النصاب..... ولهذا یکمل نصاب کل واحد منہما بعروض التجارة ولا یعتبر اختلاف الصورة. بدائع ج: ۲، ص: ۱۹، ط: سعید. فأما الزکاة فی الذهب والفضة فانما تجب لعینها دون القيمة ولهذا لا یکمل به القيمة حالة الانفراد لانہما مالان متحدان فی المعنی الذی تعلق به وجوب الزکاة فیہما وهو الاعداد للتجارة باصل الخلقة والشمیة فکانا فی حکم الزکاة کجنس واحد ولهذا اتفق الواجب فیہما وهو ربع العشر علی کل حال. بدائع ج: ۲، ص: ۱۹، ط: سعید.

(۲) تجب فی کل عشرين مثقال ذهب نصف مثقال مضروبا كان ولم یکن مصوغا او غیر مصوغ حلیا كان للرجال اوللنساء. فتاویٰ ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۸، ط: رشیدیہ کوئٹہ واما شروط وجوبها فمنہا حولان الحول علی المال. ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۵، ط: رشیدیہ.

(۳) (ومنها كون المال نصابا) فلا تجب فی أقل منه، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۲، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۲، شامی ج: ۲، ص: ۲۵۹.

اور اگر مذکورہ آدمی کے پاس ساڑھے سات تولہ سے کم مقدار سونا کے علاوہ کوئی ایسی چیز موجود ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مثلاً نقد رقم تجارتی مال یا چاندی وغیرہ تو اس صورت میں ان چیزوں کی قیمت کو سونے کے ساتھ ملا کر دیکھ لے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے یا نہیں اگر چاندی کے نصاب کے برابر ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

سونا خالص نہیں

اگر سونا خالص نہیں، بلکہ اس میں کچھ کھوٹ ملا ہوا ہے تو غالب جزء کا اعتبار ہوگا اگر سونا غالب ہے تو وہ سونا سمجھا جائے گا اور زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر کھوٹ زیادہ ہے تو سونا نہیں سمجھا جائے گا اور اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں اگر تجارت کے مال کے طور پر رکھا جائے گا تو مال تجارت کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

(۱) فان لم يكن كل واحد منهما نصابا بان كان له عشرة مثاقيل ومائة درهم فانه يضم احدهما الى الآخر في حق تكميل النصاب.... ولهذا يكمل نصاب كل واحد منهما بعروض التجارة ولا يعتبر اختلاف الصورة. بدائع ج: ۲ ص: ۱۹، ط: سعيد. قال في البحر: وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة، اما الاول فلان الوجوب في الكل باعتبار التجارة وان افرقت جهة الاعداد. واما الثاني فللمجانسة من حيث الثمنية ومن هذا الوجه صار سببا وضم احدى النقدين الى الآخر قيمة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰، ط: سعيد، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳.

(۲) (وغالب الفضة والذهب فضة وذهب وما غلب عشه) منهما (يقوم) كالعروض ويشترط فيه النية. (قوله ويشترط فيه النية) اي تعتبر قيمته ان نوى فيه التجارة نهر، وتقدم قبيل باب السائمة شرط نية التجارة (الدر المختار مع الرد المحتار كتاب الزکوٰۃ ج: ۲ ص: ۳۰۰) ان الدراهم اذا كانت مغشوشة فان كان الغالب هو الفضة فهي كالدراهم الخالصة فان غلب الغش فليس كالفضة وان لم تكن اثمانا رائجة ولا منوية للتجارة فلا زکوٰۃ فيها..... لا تجب الزكاة فيها الابنية التجارة والفضة لا يشترط فيها نية التجارة. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، ط: سعيد، البدائع ج: ۲ ص: ۱۷، فصل صفة النصاب.

سونے اور چاندی کی اہمیت

☆..... سونا اور چاندی دونوں قیمتی نادر اور نفیس اشیاء ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان دونوں چیزوں کو انسانوں کیلئے اس قدر مفید بنایا کہ انسانیت کی ابتداء سے یہ دونوں چیزیں انسانی معاشرے میں کیش پیسے اور چیزوں کی قیمت کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں، اسی لئے شریعت نے ان دونوں معدنی اشیاء کو فطری طور پر بڑھنے والی دولت قرار دیا، اور ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، خواہ یہ نقد کی صورت میں ہو یا زیور وغیرہ کی شکل میں، ہر صورت میں اگر نصاب کے برابر ہے تو سالانہ زکوٰۃ فرض ہے۔ (۱)

☆..... انسان جہاں کہیں بھی رہا ہے اس نے سونے چاندی کی دریافت کے بعد انہیں مالی معاملات اور کاروباری لین دین کیلئے معیار اور پیمانہ قرار دیا ہے، دنیا کی تمام مادی چیزوں کی قدر و قیمت سونا چاندی کے تحت قائم کی جاتی ہے، اور چیزوں کے تبادلہ میں بھی اس کو بنیادی حیثیت حاصل رہی ہے، اس لئے اسلام نے بھی اس پیمانے کو برقرار رکھا ہے۔ (۲)

(۱) الذهب والفضة معدنان نفيسان ناط الله بهما من المنافع مالم ينط بغيرهما من المعادن ، ولندرتهما ونفاستهما اقدمت أمم كثيرة منذ عهد دبعيدة على اتخاذهما نقودا وأثمانا للأشياء ، ومن هنا نظرت الشرعية إليهما نظرة خاصة ، واعترتهما ثروة نامية بخلفتها ، وواجبت فيهما الزكاة الخ فقه الزكاة ج: ۱ ص: ۲۳۸، الفصل الثالث . واللازم مبتداء (في مضروب كل منهما) ومعموله ولوتبرا او حليا مطلقا (مباح الاستعمال اولاولو للتعامل و النفقة لانهما خلقا اثمانا فيزكيهما كيف كانا. الدر المختار شامی كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۹۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۶، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۹، تناخارية ج: ۲ ص: ۲۳۰ .

(۲) وفي الهداية : كل دينار عشرة دراهم في الشرع ، قال في الفتح أى يقوم في الشرع بعشرة كذا كان في الابتداء . شامی ج: ۲ ص: ۲۹۹، وفي مقام آخر: وحاصله ان الدينار اسم للقطعة من الذهب المضروبة المقدره بالمثل فأتحداهما من حيث الوزن. الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۶ ، باب زكاة المال، ط: ايچ ایم سعيد. قال في البحر يوجب في مائتي درهم و عشرين مثقالا ربع العشر وهو خمسة دراهم في المائتين ونصف مثقال في العشرين لحديث مسلم ليس فيما دون خمس اواق من الورق صدقة الاوقية اربعون درهما قالوا لان بعض مقاديرها =

سونے، چاندی کے نصاب میں تفاوت کیوں؟

سونہ اور چاندی کی قیمت میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے، آج کل سونہ اور چاندی کی قیمت میں پچاس گنا سے زیادہ تفاوت ہوتا ہے تو اس صورت میں دونوں چیزوں کے نصاب میں کیا نسبت ہے؟

تو اس کا جواب یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں اور اسکے بعد بھی ایک زمانہ تک چاندی اور سونہ کی قیمت میں تقریباً اسی قدر تفاوت اور فرق تھا جس قدر ان کے نصاب میں تفاوت اور فرق ہے، اس زمانہ میں ایک دینار کی قیمت دس درہم چاندی کی قیمت کے برابر تھی، لیکن اس کے بعد زمانہ کے اتار چڑھاؤ نے سونے کی قیمت کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان تک پہنچا دیا اور چاندی کی قیمت جوں کی توں رہ گئی، اس لئے اتنا زیادہ فرق نظر آتا ہے ورنہ شرع میں اتنا زیادہ فرق نہیں بلکہ ساڑھے سات تولہ سونہ اور ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت برابر تھی لیکن اسلام کا حکم قیامت تک اسی طرح باقی رہے گا جس طرح نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں تھا، قیامت تک اس میں کسی بھی فرد بشر کو تبدیلی کا حق یا اختیار نہیں ہے۔

سونے کی زکوٰۃ کس ریٹ پر دی جائے

سونے کی زکوٰۃ نکالنے میں خرید کا اعتبار نہیں بلکہ فروخت کا اعتبار ہے یعنی جس دن سال مکمل ہوگا یا جس دن زکوٰۃ نکالی جائے گی اس دن دکاندار جس قیمت پر سونہ فروخت کرتے ہیں، اس قیمت کو لگا کر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دی جائے، اور اگر سونہ ہی زکوٰۃ میں

= وکیفیاتھا ثبتت باخبار الاحاد قد صرح السيد ان مقادير الزكوة ثبتت بالتواتر كنقل القرآن واعداد الركعات وهذا يقتضى كفر جاحد المقدار فى الزكوة: البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۵، باب زکوٰۃ المال، ط: سعید، البدائع ج: ۲ ص: ۱۸، فصل فى مقدار الواجب ط: سعید.

دینا ہے تو موجودہ سونے کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیدے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

سیدہ عورت کی اولاد کو زکوٰۃ دینا

اگر ماں سیدہ ہے، باپ سید نہیں، اور اولاد غریب ہے زکوٰۃ کی مستحق ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، صرف ماں کی وجہ سے اولاد سید نہیں ہوگی لہذا مستحق زکوٰۃ ہونے کی صورت میں زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ (۲)

سید کا قرض زکوٰۃ سے ادا کرنا

”سید“ کا قرض زکوٰۃ کی رقم سے ادا کرنا جائز نہیں، اگر مجبوری ہے تو حیلہ تملیک کر کے ادا کرنا جائز ہوگا، اور حیلہ تملیک کے لئے ”سید کو زکوٰۃ دینا“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳)

سید کو اضطراری حالت میں زکوٰۃ دینا

اگر ”سید“ کو اضطراری حالت ہو، فاقہ پر فاقہ ہو، جان بچانے کیلئے زکوٰۃ کے

- (۱) وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتهما يوم الاداء والصحيح ان هذا مذهب جميع اصحابنا . بدائع كتاب الزكاة فصل واما صفة الواجب في اموال التجارة ج: ۲ ص: ۲۲، شامی ج: ۲ ص: ۲۸۶، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۴۲ .
- (۲) قال ابن عابدين ان من كانت امها علوية مثلا وأبوها عجمي يكون العجمي كفوا لها وان كان لها شرف ما لان النسب للأباء ولهذا جاز دفع الزكاة إليها فلا يعتبر التفاوت بينهما من جهة شرف الام. رد المحتار ج: ۲ ص: ۸۷، باب الكفاءة، ط: ایچ ایم سعید .
- (۳) ولا إلى بنی هاشم ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع وفي الشامية: یعنی سواء فی ذلك كل الأزمان، وسواء فی ذلك دفع بعضهم لبعض ودفع غيرهم لهم. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۰، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۶، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۱، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۴ . و الحيلة فی الجواز فی هذا ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذا فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذا القرب، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۵، النهر الفائق ج: ۱ ص: ۴۶۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲ .

علاوہ اور کوئی رقم نہ ہو، تو ایسی مجبوری کی حالت میں زکوٰۃ جائز ہوگی اللہ تعالیٰ کا فرمان:

فمن اضطر فی مخصمة غیر متجانف لائم. سورہ مائدہ آیت: ۳ جزء: ۶

حدیث میں سید کو زکوٰۃ نہ دینے کا جو حکم آیا ہے وہ عام حالت میں ہے، اضطراری حالت اس سے مستثنیٰ ہے۔ (۱)

سید کو غلطی سے زکوٰۃ دیدی

اگر زکوٰۃ دینے والے نے غور و فکر کے بعد لاعلمی کی وجہ سے سید کو غیر سید غریب اور مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی ہے، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، دوبارہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اگر سید کو معلوم ہو گیا ہے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ وہ رقم اس کو واپس کر دے جس نے اس کو دی ہے۔ (۲)

سید کو زکوٰۃ دینا

”سید“ کو زکوٰۃ (صدقہ فطر، صدقات واجبہ اور قربانی کی کھال کی رقم) دینا جائز نہیں، ہاں اگر سید انتہائی غربت کے عالم میں ہے، اور اس کی خدمت کے لئے زکوٰۃ

(۱) وروی ابو عصمة عن الإمام انه يجوز الدفع إلى بنی هاشم فی زمانه؛ لأن عوضها وهو خمس الخمس لم يصل اليهم لاهمال الناس أمر الغنائم وإيصالها إلى مستحقيها، وإذا لم يصل اليهم العوض، عادوا إلى المعوض كذا في البحر، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۰، باب المصرف، قلت فيه مافيه فمن اراد التفصيل فليرجع إلى اصل الكتاب فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۱. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۶.

(۲) ولودفع بتحر فبان انه غنى او هاشمی صح لحدیث البخاری لك مانويت يازيد ولك ما اخذت يامعن حين دفعها زيد الى ولده معن. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۷، باب المصرف، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۲، هندیه ج: ۱ ص: ۱۹۰. (وان بان غناه أو كونه ذميا أو انه ابوه أو ابنه أو امرأته أو هاشمی لا) يعيد لانه اتى بما فى وسعه. [تنبيه] فى القهستانی عن الزاهدی: ولا يسترد منه لو ظهر انه عبد او حربى وفى الهاشمی روايتان ولا يسترد فى الولد والغنى وهل يطيب له؟ فيه خلاف، وان لم يطب قيل يتصدق وقيل يرد على المعطى. الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزکوٰۃ باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۵۳، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۷.

کے علاوہ دوسرے فنڈ کی رقم نہیں ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ کی رقم حیلہ کر کے دینے کی گنجائش ہوگی، اور حیلہ کی صورت یہ ہے کہ کسی غیر سید غریب مستحق زکوٰۃ کو یہ کہہ کر زکوٰۃ کی رقم دی جائے ”یہ زکوٰۃ کی رقم فلاں سید کو دینی تھی مگر وہ سید ہے اس کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں، لہذا تمکو زکوٰۃ دیتے ہیں، اگر تم تمام یا بعض اس کو بھی اپنی طرف سے دیدو تو بہتر ہے“ اور وہ لیکر سید کو دیدے تو سید کے لئے اس رقم کو اپنے استعمال میں لانا جائز ہے، اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور سید کی خدمت بھی ہو جائے گی۔

”بنی ہاشم“ کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱)

سید کی بیوی کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر غریب محتاج سید کی بیوی غیر سید ہے، اور وہ زکوٰۃ کی مستحق ہے تو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، اور بیوی زکوٰۃ کی مالک ہونے کے بعد وہ اگر چاہے تو اپنی خوشی سے اپنے بچے اور شوہر پر خرچ کر سکتی ہے۔ (۲)

☆..... شوہر سید ہونے کی وجہ سے غیر سید بیوی سید کے حکم میں نہیں ہوگی اگر وہ غریب اور محتاج ہے، زکوٰۃ کی مستحق ہے تو زکوٰۃ لے سکتی ہے۔ (۳)

(۱) قوله وبنی ہاشم ومواليہم ای لاتجوز الدفع لهم لحديث البخاری نحن اهل بیت لاتحل لنا الصدقة والحيلة فی الجواز فی هذه الاربعة ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يامر به بعد ذلك بالصرف الى هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف، ط: سعيد، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۱، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۵، تنار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۴. فقالوا لا يجوز صرف كفارة اليمين والظهار والقتل الخ. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: رشيديه باب المصرف.

(۲) هي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولاة بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱.

(۳) ايضا

سید کی زکوٰۃ سید کو

سید مالدار اپنے غریب مسکین سید رشتہ داروں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے سید کیلئے زکوٰۃ لینا سید کو زکوٰۃ دینا مطلقاً منع ہے، خواہ سید سید کو دے، یا کوئی غیر سید سید کو دے سب منع ہے، اور سید مالدار اپنی زکوٰۃ غیر سید فقیروں کو دیں۔ (۱)

سید کی مدد

سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اگر سید غریب اور محتاج ہے تو صاحب حیثیت مالدار حضرات پر لازم ہے کہ وہ سادات کی زکوٰۃ صدقات واجبہ کے علاوہ رقم سے امداد کریں، اور ان کو مصیبت اور تکلیف سے نجات دلائیں، یہ بڑا اجر و ثواب کا کام ہے، اور حضور اکرم ﷺ کے ساتھ صحیح محبت کی دلیل ہے، ورنہ آخرت میں مواخذہ اور پکڑ کا اندیشہ ہے۔ (۲)

سید کے لئے زکوٰۃ ناجائز ہونے کی وجہ

☆..... زکوٰۃ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہے، نبی کریم ﷺ کی اولاد کو اس سے ملوث کرنا مناسب نہ تھا، اگر وہ غریب اور ضرورت مند ہیں تو پاک مال سے ان کی مدد کی جائے۔
☆..... اگر نبی کریم ﷺ کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا تو ایک ناواقف کو وسوسہ

(۱) وبنی ہاشم ومواليہم ای لاتجوز الدفع لهم لحديث البخاری "نحن اهل بيت لا تحل لنا الصدقة". تثارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۴، البحر، ج: ۲ ص: ۲۷۶، باب المصرف ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۳۵۰، النهر الفائق ج: ۲ ص: ۲۷۶، دارالکتب العلمیة .
(۲) بخلاف التطوع فی النفل یتبرع بمالیس علیہ فلا یتدنس به المؤدی کمن تبرّد بالماء . فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۲، باب المصرف ط: رشیدیہ . قال فی البحر قید بالزکاة لان النفل یجوز للغنی کما للہاشمی . البحر ج: ۲ ص: ۲۷۵، ط: سعید، تثارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۴ . و لافرق فی المنع بین الزکاة وغیرها کالنذر والکفارات . الا خمس الرکاز فیجوز صرفہ الیہم . النهر الفائق ج: ۱ ص: ۲۷۶، باب المصرف ط: دارالکتب العلمیة .

ہوسکتا تھا کہ اسلام کا یہ خوبصورت نظام اپنی ہی اولاد کیلئے تو جاری نہیں فرمایا تاکہ وہ ہمیشہ مالدار رہیں (العیاذ باللہ)۔

☆..... اگر نبی کریم ﷺ کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا تو مالدار لوگ آپ ﷺ کے رشتہ اور قرابت کی بنا پر سادات کو زکوٰۃ دینے کیلئے ترجیح دیتے، غیر سید کو محروم کر دیتے تو اس سے دوسرے فقراء کو شکایت ہوتی۔ (۱)

☆..... اگر سید کو زکوٰۃ دینا جائز ہوتا اور آنحضرت ﷺ خود لوگوں سے زکوٰۃ وصول کرتے اور اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرتے تو اس بات کا احتمال تھا کہ بعض لوگ آپ ﷺ کے بارے میں بدگمان ہوتے اور آپ کے حق میں وہ باتیں کہتے جو بالکل لغو ہوتیں، اس لئے آنحضرت ﷺ نے اس دروازہ کو بالکل بند کر دیا، اور اس بات کا حکم دیا کہ زکوٰۃ ان ہی کے مالداروں سے لیکر ان ہی کے فقراء کو واپس کر دی جائے۔ (۲)

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں۔ مؤلف مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، ج: ۱، ص: ۱۲۲، کتب خانہ جمیل لاہور۔
عن عبدالمطلب بن ربیعۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ان هذه الصدقات انما هي اوساخ الناس و انما لاتحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم. مشکوٰۃ المصابیح کتاب الزکاۃ باب من لاتحل له الصدقة الفصل الاول. ج: ۱، ص: ۱۶۱. ومنها ان لا یكون من بنی ہاشم لما روی عن رسول اللہ ﷺ انه قال یامعشر بنی ہاشم ان اللہ کره لکم غسالۃ الناس و عوضکم منها بخمس الخمس من الغنیمۃ. بدائع ج: ۲، ص: ۲۹، ط: سعید، قال فی البدائع. و اذا حصلت صدقة و للصدقة مطهرة لصاحبها فتمکن الخبث فی المال فلا یباح للہاشمی لشرفه صیانة له عن تناول الخبث تعظیما لرسول اللہ ﷺ. بدائع ج: ۲، ص: ۲۲، ط: سعید. تثارخانیۃ ج: ۲، ص: ۲۷۲. فتح القدیر ج: ۲، ص: ۲۱۱. النہر الفائق ج: ۱، ص: ۲۶۶، باب المصرف، دارالکتب العلمیۃ.
(۲) قال الشوکانی والاحادیث الدالۃ علی التحریم علی العموم ترد علی الجمیع وقد قیل انها متواترة تواتر معنویا ویؤید ذلك قوله تعالی قل لا اسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی القربی، سورة الشوری آیت: ۲۳، وقوله تعالی قل ما اسئلكم علیہ من اجر. سورة ص: ۸۶، ولو احلها لهم اوشک ان یطعنوا فیہ ولقوله تعالی خذ من اموالہم صدقة تطہرہم وتزکیہم بہا. سورة التوبة آیت: ۱۰۳. وثبت عنہ ﷺ ان الصدقة اوساخ الناس کما رواه مسلم. فقه الزکاۃ ج: ۲، ص: ۷۳۰، ط: مؤسسة الرسالة.

سید مشہور ہے

اگر کسی آدمی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ سید ہے، مگر اسکے نسب کا کہیں پتہ نہیں، صرف سنی سنائی بات ہے لیکن سید نہ ہونے پر بھی کوئی دلیل یا ثبوت نہیں، تو ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، کیونکہ نسب ثابت ہونے کے لئے عام شہرت کافی ہے ثبوت ضروری نہیں۔ (۱)

سید مشہور ہے شجرہ نسب نہیں

اگر کسی آدمی کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ وہ ”سید“ ہے لیکن اس کے پاس کوئی مکمل شجرہ نسب نہیں ہے، جس سے صحیح طور پر معلوم ہو سکے کہ وہ واقعی سید ہے، ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا اور اسکے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں، کیونکہ نسب ثابت ہونے کے لئے عام شہرت کافی ہے، نسب کا شجرہ ہونا ضروری نہیں۔ (۲)

سیلاب زدگان کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر سیلاب زدگان مسلمان ہیں سیلاب کی وجہ سے نصاب کے مالک نہیں رہیں بلکہ فقیر و غریب ہو گئے، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، بلکہ ایسے مخصوص حالت میں وہ لوگ دوسرے لوگوں سے زیادہ حقدار ہوتے ہیں۔ (۳)

(۲،۱) حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ”امداد الفتاویٰ“ میں فرماتے ہیں: ”نسب میں تسماع کافی ہے، جبکہ کذب یمن نہ ہو۔ (امداد الفتاویٰ، کتاب الزکاۃ والصدقات ج: ۲ ص: ۲۸)

قال فی الهدایة ولا يجوز للشاهد ان يشهد بشیء لم يعاينه الا النسب فانه يسعه ان يشهد بهذه الاشياء اذا اخبره بها من يثق به ، قال المحقق ابن همام ای لم يقطع به من جهة المعاينة بالعين او السماع الا في النسب وفي الفصول عن شهادات المحيط في النسب ان يسمع انه فلان بن فلان من جماعة لا يتصور تواطؤهم على الكذب عند ابي حنيفة وعندهما اذا اخبره عدلان انه ابن فلان تحل الشهادة وابوبكر الاسكاف كان يفتي بقولهما وهو اختيار النسفي . فتح القدیر ج: ۶ ص: ۲۶۶، کتاب الشهادة ط: رشیدیہ، کوئٹہ .

(۳) (ومنها الفقير) وهو من له ادنى شئ وهو مادون النصاب أو قدر نصاب غير نام (ومنها =

☆..... ایسے مستحق زکوٰۃ لوگوں کو جو کچھ دیا جائے مالک بنا کر دینا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی مثلاً زکوٰۃ کی رقم سے کھانا تیار کر کے ان کو بیٹھا کر کھلایا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ اس میں مالک نہیں بنایا گیا اس لئے ایسی صورت میں ہر ایک کا کھانا ان کے ہاتھ دیدیا جائے پھر وہ مالک ہو جائیں گے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اگر سیلاب زدگان مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم کافر ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ البتہ نفعی صدقات سے انکی مدد کرنا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر سیلاب زدگان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں شامل ہیں، اور زکوٰۃ کی رقم صرف مسلمانوں کو ملے گی اس کا یقین نہیں بلکہ غیر مسلم کو بھی ملنے کا امکان ہے تو ایسی صورت میں بلا امتیاز زکوٰۃ تقسیم کرنا درست نہیں ہوگا ایسے مواقع میں حیلہ تملیک کر لیا جائے پھر وہ وہاں رقم تقسیم کی جائے تاکہ زکوٰۃ بھی ادا ہوں جائے اور سب کے ساتھ ہمدردی بھی۔ (۳)

= المسکین وهو من لاشئ له فيحتاج الى المسئلة لقوته أو ما يورى بدنه الخ. (هنديه، كتاب الزکوٰۃ الباب السابع فى المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۷، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۲، رشیدیہ، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۶۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، باب المصروف.

(۱) (ہی) (تملیک) خرج الاباحة، فلو اطعم يتيما ناويا الزکوٰۃ لا يجزيه إلا إذا دفع اليه المطعوم كما لو كساه بشرط ان يعقل القبض. (قوله إلا إذا دفع اليه المطعوم) لانه بالدفع اليه بنية الزکوٰۃ يملكه فيصير اكلا من ملكه، بخلاف ما إذا اطعمه معه، ولا يخفى انه يشترط كونه فقيرا. الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزکوٰۃ، ج: ۲ ص: ۲۵۶، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۵.

(۲) واما اهل الذمة فلا يجوز صرف الزكاة اليهم بالاتفاق ويجوز صرف صدقة التطوع اليهم بالاتفاق. (الفتاوى الهنديه، كتاب الزکوٰۃ الباب السابع فى المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، بدائع ج: ۲ ص: ۲۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۲.

(۳) والحيلة فى الجواز فى هذه الاربعة ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب، كذا فى المحيط. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصروف، النهر الفائق ج: ۱ ص: ۲۶۲، باب المصروف ط: دار الكتب العلمية، تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۲، شامی ج: ۲ ص: ۳۴۵.

(نوٹ) زکوٰۃ کے سامان کا بھی یہی حکم ہے۔ (۱)

☆..... سیلاب زدگان وغیرہ میں بعض وقت صاحب نصاب لوگ بھی موجود ہوتے ہیں مثلاً کسی کی دکان وغیرہ تباہ ہوگئی ہے لیکن اس کی رقم بینک میں موجود ہے یا دوسری جگہ تجارت کی چیزیں یا سونا چاندی یا رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ موجود ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا اور ایسے آدمی کے لئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں تملیک کر کے یا نقلی صدقات دینا جائز ہوگا۔ (۲)

سیونگ سرٹیفکیٹ

☆..... سیونگ سرٹیفکیٹ، سودی اسکیم ہے، لہذا اس قسم کے سرٹیفکیٹ لینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے لاعلمی میں لے لیا ہے تو اس کو علم ہونے کے بعد ختم کر لینا چاہئے ورنہ سود لینے کی وجہ سے آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (۳)

☆..... اور سیونگ سرٹیفکیٹ کی اصل رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا سرٹیفکیٹ خریدنے والا خود صاحب نصاب ہے اور منافع کے نام سے جو رقم دی جاتی ہے وہ سود ہونے کی وجہ سے لینا جائز ہی نہیں اگر کسی نے لے لی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ وہ رقم جس ادارے سے لی ہے اس کو واپس

(۱) ہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ، لان الزکوٰۃ یجب فیہا تملیک المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰۔

(۲) واما صفة الواجب فی اموال التجارة فالواجب فیہا ربع عشر العین وهو النصاب وعلی قول ابی حنیفة فالواجب فیہا احد شیئین اما العین او القيمة فالمالک بالخیار عند حولان الحول ان شاء اخرج ربع عشر العین وإن شاء اخرج ربع عشر القيمة. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۵، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۱، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷۔

(۳) عن جابر رضی اللہ عنہ قال لعن رسول اللہ ﷺ اکل الربا و موكله و كاتبه و شاهدیه و قال ہم سواء. صحیح مسلم ج: ۲ ص: ۲۷، باب الربا کتاب البیوع، ط: قدیمی کتب خانہ، سنن الترمذی ج: ۱ ص: ۲۲۹، باب ماجاء فی اکل الربا کتاب البیوع، ط: ایچ ایم سعید۔

کردے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ نفع کی تمام رقم ثواب کی نیت کے بغیر فقیروں میں صدقہ کر دے۔ (۱)

(ش)

شادی پر زیور ملا

شادی پر لڑکیوں کو زیورات ملتے ہیں اگر وہ والدین کی طرف سے ہیں یا دوسروں کی طرف سے ہدیہ اور گفٹ کے طور پر ہیں، تو وہ لڑکیوں کی ملکیت ہیں ان زیورات کے مالک شوہر نہیں ہیں، ان کی زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہے اگر شوہر اپنے مال سے بیوی کے طرف سے ادا کر دے تو بیوی کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور شوہر کو بیوی پر احسان کرنے کا ثواب ملے گا۔ (۲)

شادی شدہ عورت کو زکوٰۃ دینا

اگر شادی شدہ عورت کا شوہر غریب ہے محنت و مزدوری کر کے مشکل سے گزارہ کرتا ہے تو شادی شدہ غریب عورت کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

- (۱) ہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ، لان الزکوٰۃ یجب فیہا تملیک المال، البحر ج: ۲: ص: ۲۰۱، ط: سعید، شامی ج: ۲: ص: ۲۵۶، ۲۵۸، عالمگیری ج: ۱: ص: ۱۷۰۔
- (۲) الزکاۃ واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم إذا ملک نصابا ملکا تاما وحال علیہ الحول، تنارخانیة ج: ۲: ص: ۲۱۷، فتح القدیر ج: ۲: ص: ۱۱۳، کتاب الزکاۃ، والزکاۃ إنما تجب إذا ملک نصابا تاما نامیا حولا كاملا، خلاصة الفتاوی ج: ۱: ص: ۲۳۵، وان الزکاۃ عبادة عندنا، والعبادة لاتتادی إلا باختيار من علیہ اما بمباشرة بنفسه أو بأمره وانابته غیره فیقوم النائب مقامه فیصیر مودیا بید النائب، بدائع ج: ۲: ص: ۵۳، کتاب الزکاۃ۔
- (۳) وفي بنت الغنی ذات الزوج خلاف. والاصح الجواز وهو قولهما (ردالمحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب المصرف ج: ۲: ص: ۳۵۰، تنارخانیة ج: ۲: ص: ۲۷۲، قال فی البدائع: ولودفع الی امرأة فقیرة وزوجها غنی جازفی قول ابی حنیفة ومحمد لان المرأة لاتعد غنیة بغناء زوجها لانها لاتستحق علی زوجها الاعلی مقدار النفقة. بدائع الصنائع ج: ۲: ص: ۲۷، فصل اما الذی یرجع الی المودی الیه، ط: سعید، تنارخانیة ج: ۲: ص: ۲۷۳۔

شادی کے بعد سے زکوٰۃ ادا نہیں کی

اگر کسی عورت کی شادی ہوئی مثلاً دس سال ہو گئے ہیں، اور اس کے پاس مثلاً پچاس تولہ سونا ہے، اور اس نے اب تک زکوٰۃ ادا نہیں کی، تو اس پر ضروری ہے کہ گذشتہ دس سال کی زکوٰۃ حساب کر کے ادا کر دے ورنہ قبر اور آخرت میں عذاب ہوگا، اگر زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے پیسے نہیں، تو زیور سے زکوٰۃ ادا کر دے۔ (۱)

اگر بیوی کی اجازت سے شوہر ادا کر دے گا تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگر شوہر ادا نہیں کریگا تو بیوی کے لئے ہر حال میں زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، قیامت کے دن بیوی سے باز پرس ہوگی شوہر سے نہیں۔ (۲)

شادی کے لئے رقم جمع کی

☆..... اگر کسی آدمی نے شادی کے خرچ کے لئے رقم جمع کی اور وہ رقم نصاب کے برابر ہے اور اس پر سال گذر گیا اور اب تک شادی نہیں کی تو اس صورت میں اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر باپ یا ماں نے لڑکے یا لڑکی کی شادی کے لئے رقم جمع کر کے رکھی ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، اور اس پر سال گذر گیا ہے، تو سال گذرنے کے بعد اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱) قال فی البحر: ولو کان له خمس وعشرون من الابل لم یزکھا حولین کان علیہ فی الحول الاول بنت مخاض وللحول الثانی اربع شیاہ. اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ نہیں ادا کی تو بقدر نصاب زکوٰۃ کی ادائیگی واجب الذمہ رہے گی. البحر ج: ۲، ص: ۲۰۴، ط: رشیدیہ . شامی ج: ۲، ص: ۲۶۰. بدائع ج: ۲، ص: ۷.

(۲) ان الزکاة عبادة عندنا، والعبادة لا تتادی إلا باختيار من علیہ، اما بمباشرة بنفسه، أو بأمره وانابته غیره، فيقوم النائب مقامه، فیصیر مودیا بید النائب، بدائع ج: ۲، ص: ۵۳.

(۳، ۴) الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملک نصابا ملکا تاما وحال علیہ الحول. تنار خانہ ج: ۲، ص: ۲۱۷، فتح القدیر ج: ۲، ص: ۱۱۳، کتاب الزکوٰۃ، ط: رشیدیہ، =

☆..... مذکورہ دونوں صورتوں میں اگر سال پورا ہونے سے پہلے شادی ہوگئی اور وہ رقم خرچ ہوگئی، یا اتنی رقم بچی کہ نصاب سے کم ہے تو ان صورتوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر بھائی یا بہن نے بھائی یا بہن کی شادی کے لئے نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ رقم جمع کر کے رکھی ہے، اور اس پر سال گذر گیا ہے تو جمع کر کے رکھنے والے پر سال گذرنے کے بعد اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

شاگرد کو زکوٰۃ دینا

اگر شاگرد غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو استاد کے لئے شاگرد کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

شاہراہ عام کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا

شاہراہ عام کی تعمیر کے لئے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۳)

شبہ کے باوجود زکوٰۃ دینا

اگر کسی کو یہ شبہ ہے کہ جس کو زکوٰۃ دے رہا ہے، معلوم نہیں وہ مالدار ہے یا محتاج تو

= کوئٹہ، خلاصۃ الفتاویٰ ج: ۱ ص: ۲۳۵.

- (۱) واما شرائط الجواز فثلاثة احدها كمال النصاب في اول الحول والثاني كماله في اخر الحول والثالث ان لا ينقطع النصاب فيما بين ذلك. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۱.
- (۲) وقال في البحر: وقيد باصله وفرعه لان من سواهم من القرابة يجوز الدفع لهم وهو اولي لما فيه من الصلة مع الصدقة ولهذا قال في الفتاوى الظهيرية ويبدأ في الصدقات بالاقارب ثم الموالى ثم الجيران. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصروف ط: رشيدية، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷.
- (۳) ولا يجوز ان يبني بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات الخ. (الفتاوى الهندية كتاب الزكاة الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، فتح القدیر =

جب تک تحقیق نہ ہو جائے اس کو زکوٰۃ نہ دی جائے، اگر تحقیق کے بغیر دیدی ہے تو گمان غالب کا اعتبار ہے، اگر دل یہ گواہی دیتا ہے کہ مستحق ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگی، اور اگر دل یہ کہے کہ وہ مالدار ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اور زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔
لیکن اگر دینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ وہ غریب ہی ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی دوبارہ زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

شرايط زکوٰۃ

- ☆..... زکوٰۃ دینے والا مسلمان ہو، غیر مسلم کافر و مشرک نہ ہو۔
- ☆..... بالغ ہو، نابالغ بچے یا بچی کی ملکیت میں کتنا ہی مال ہو اس پر زکوٰۃ نہیں۔
- ☆..... عاقل ہو، مجنون کے مال پر زکوٰۃ فرض نہیں، جب کہ اس کا جنون سال بھر مسلسل رہے۔
- ☆..... آزاد ہو، غلام پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
- ☆..... مال کا مکمل مالک ہو، اگر مال قبضہ میں ہے لیکن مالک نہیں تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
- ☆..... مال نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، نصاب سے کم مال پر زکوٰۃ فرض نہیں۔
- ☆..... ملکیت کا مال ضروریات اصلیہ سے زائد ہو، جو چیزیں انسان کی زندگی کی ضروریات میں داخل ہیں جیسے رہنے کا مکان، پہننے کے کپڑے، استعمال کے برتن یا

= ج: ۲ ص: ۲۰۷، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۹، تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۷۲.

(۱) واذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف أم لافهو على الجواز الا اذا تبين انه غير مصرف و اذا دفعها اليه وهو شاك ولم يتحرأ وتحري ولم يظهر له انه مصرف أو غلب على ظنه انه ليس بمصرف فهو على الفساد الا إذا تبين انه مصرف هكذا في التبيين. (الفتاوى الهندية ج: ۱ ص: ۱۹۰. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۷۷، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۲.

شراائط وجوب زکوٰۃ

- ☆.....مسلمان ہونا، کافر مرتد پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱)
- ☆.....بالغ ہونا، نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۲)
- ☆.....عاقل ہونا، مجنون و پاگل پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۳)
- ☆.....دارالحرب میں زکوٰۃ کی فرضیت سے واقف ہونا یا دارالاسلام میں ہونا، دارالاسلام میں جہالت کا اعتبار نہیں ہے۔ (۴)
- ☆.....ازاد ہونا غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں (آج کل غلام کا وجود نہیں ہے)۔ (۵)
- ☆.....ایسی چیز کے نصاب کا مالک ہونا جو ایک سال تک باقی رہتی ہے خراب نہیں ہوتی۔

اور جو چیز ایک سال تک باقی نہیں رہتی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی بلکہ سبزی فروٹ اور ترکاری وغیرہ ہونے کی صورت میں اگر زمین عشری ہے تو عشر ورنہ خراج لازم ہوگا۔ (عشر اور خراج کے لئے ان کے مستقل الفاظ کو دیکھیں)۔ (۶)

☆.....نصاب پر ایک سال کامل گذر جائے، ایک سال کامل گذرنے سے پہلے

(۳، ۲، ۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ملاحظہ فرمائیں۔

(۴) قال الصیرفی فیما ان اسلم الکافر فی دار الحرب واقام سنین وهل تجب علیه الزکاة حتی یفتی بالدفع ان کان علم بالوجوب وجبت علیه ویفتی بالدفع وان لم یعلم لا تجب علیه ولا یفتی بالدفع بخلاف الذمی ان اسلم فی دارنا فانه تجب علیه الزکاة علم او لم یعلم . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، ۱۷۲ . ومنها العلم بكونها فريضة عند اصحابنا الثلاثة ولسنا نعنى به حقيقة العلم بل السبب الموصل اليه . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴: ط: سعيد .

(۵) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ملاحظہ فرمائیں۔

(۶) واما زکاة الزروع والثمار وهو العشر على ان عند ابی حنیفة یجب العشر فی الخضروات و اما سبب فريضته فالارض النامية بالخارج حقيقة وسبب وجوب الخراج الارض النامية بالخارج حقيقة او تقديرا . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳، ۵۴، ط: سعيد، هندیه: ج: ۱ ص: ۱۸۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۶ .

زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... سال کے شروع اور آخر میں نصاب کامل ہو، اگر سال کے درمیان میں نصاب سے کم ہو جائے اور شروع اور آخر میں کامل رہے تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اگر سال کے شروع یا آخر میں نصاب کم ہو جائے پھر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆ اگر قرض ہے تو قرض کو منہا کرنے کے بعد مال نصاب کے برابر ہو۔ (۳)

شوہر اور بیوی کا حساب الگ الگ ہے

اگر بیوی صاحب نصاب ہے، شوہر صاحب نصاب نہیں، لیکن اس کے پاس کچھ سونا یا چاندی یا نقد رقم ہے لیکن سب کی قیمت کو ملانے سے ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہوتی، تو اس صورت میں شوہر کے پاس جو کچھ ہے اسکو بیوی کے نصاب یا رقم کے ساتھ نہیں ملا یا جائے گا، کیوں کہ دونوں کا حساب الگ الگ ہے ایک کی رقم کا دوسرے کی رقم سے کوئی تعلق نہیں ہے، لہذا بیوی پر زکوٰۃ واجب ہے شوہر پر نہیں۔ (۴)

(۲، ۱) إذا كان النصاب كاملا في طرفي الحول فنقصانه فيما بين ذلك لا يسقط الزكاة كذا في الهداية. الهنديه ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: ماجديه، كوئته، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۹ باب زكاة المال ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۱، انقطاع حكم الحول وعدم انقطاعه. ادارة القرآن، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۵، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال. ط: سعيد.

(۳) (ومديون للعبد بقدر دينه) فيزكى الزائد ان بلغ نصابا. (قوله بقدر دينه) متعلق بقوله فلا زكاة. شامى ج: ۲ ص: ۲۲۳، ط: سعيد. وكذا (ومنها الفراغ من الدين.) رجل له عبد للتجارة وعلى العبد دين لا يجب عليه زكاة العبد بقدر الدين. هنديه ج: ۱ ص: ۱۷۳، كتاب الزكاة الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها ط: مكتبة حقانيه. بشاور. بدائع الصنائع فصل في شرائط الفرضية. ج: ۲ ص: ۸، ۶، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶.

(۴) وسببه أى سبب افتراضها ملك نصاب حولى..... تام بالرفع صفة ملك، خرج مال المكاتب. شامى كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۵۹، ومنها (شرائط وجوب الزكاة) الملك التام وهو ما اجتماع فيه الملك واليد، عالميگيرى، كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۲، آپ کے مسائل اور ان کا حل ج: ۳ ص: ۳۲۶، مکتبہ لہیا نوى۔ الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ اذا ملك نصابا =

شوہر کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر بیوی مالدار ہے اور شوہر غریب ہے تو مالدار بیوی کے لئے شوہر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے البتہ ایسی حالت میں اگر بیوی کو شوہر پر اعتماد ہے تو بیوی کو چاہئے کہ اخلاقی طور پر اپنے مال سے شوہر کی امداد کرے، یا اپنے مال سے شوہر کو کوئی کاروبار وغیرہ کرنے کی اجازت دیدے، لیکن زکوٰۃ کی رقم شوہر کو نہ دے۔ (۱)

☆..... چونکہ شوہر اور بیوی کے منافع عادتاً مشترک ہیں، اووہ دونوں ایک دوسرے کی چیزوں سے عام طور پر استفادہ کرتے رہتے ہیں اس لئے شوہر اور بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

☆..... اگر بیوی مالدار ہے اور شوہر غریب ہے تو وہ والدین اور اولاد اور بیوی کے علاوہ دوسرے لوگوں سے زکوٰۃ لے سکتا ہے، بیوی مالدار ہونے کی وجہ سے شوہر کو مالدار نہیں سمجھا جائے گا۔ (۳)

=ملکا تاما وحال علیہ الحول .فتح القدیر ج:۲ ص:۱۱۲، کتاب الزکاۃ ط: رشیدیہ . عالمگیری ج:۱ ص:۱۸۹،

(۱) قال فی البدائع ومنها ان لاتكون منافع الاملاك متصلة بين المودى وبين المؤدى اليه واما صدقة التطوع فيجوز دفعها الى هولاء والدفع اليهم اولى لان فيه اجرين اجر الصدقة واجر الصلة قال النبي ﷺ نفقة الرجل على نفسه صدقة وعلى عياله صدقة وكل معروف صدقة .بدائع ج:۲ ص:۴۹، ۵۰، ط: سعید.

(۲) ولايدفع المزكى زکوٰۃ ماله الى ابيه ولالى امرأته للاشتراك فى المنافع عادة و لاتدفع المرأة الى زوجها عند ابى حنيفة لما ذكرنا وقال: تدفع اليه لقوله عليه السلام لك اجران اجر الصدقة واجر الصلة قاله لامرأة ابن مسعود وقد سألته عن التصدق عليه قلنا هو محمول على النافلة .فتح القدیر ج:۲ ص:۲۰۹، باب من يجوز دفع الصدقات اليه ط: رشیدیہ .البحر الرائق ج:۲ ص:۲۴۴، باب المصرف ط: سعید، تنارخانية ج:۲ ص:۲۷۱، باب من توضع الزکاۃ فيه .ادارة القرآن .هنديہ ج:۱ ص:۱۸۹ .

(۳) وبخلاف امرأة الغنى لانها وان كانت فقيرة لاتعد غنية بيسار زوجها الخ ،فتح القدیر ج:۲ ص:۲۱۱، ط: رشیدیہ ، كوئثه . بدائع الصنائع ج:۲ ص:۴۷.

شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد کو زکوٰۃ دینا

اگر شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

شوہر کی زکوٰۃ ادا کرنا بیوہ پر لازم نہیں

اگر شوہر کا انتقال ہو گیا ہے اور اس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی، تو بیوہ پر مرحوم شوہر کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہے، مرحوم شوہر زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا، لہذا بالغ وارثوں کو چاہئے کہ میت کو عذاب سے بچانے کیلئے خوشی سے اس کی زکوٰۃ ادا کر دیں۔ (۲)

شہد

☆..... عشری زمین یا پہاڑ یا جنگل میں سے اگر شہد نکالا تو اس میں بھی عشر واجب ہے۔ (۳)

(۱) ولایلی من بینہما ولاد تحتہ فی الرد: ای اصلہ وان علا..... و فرعہ وان سفلی شامی کتاب الزکاة باب المصرف ج ۲ ص: ۳۲۴، ۳۲۶، ط: سعید. و کذا فی فتح القدیر، کتاب الزکاة باب من یجوز دفع الزکاة الخ ج: ۲ ص: ۲۱۱. قال فی البحر و اشار الی ان الدفع الی کل قریب لیس باصل و لافرع جائز ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: رشیدیہ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف، بدائع ج: ۲ ص: ۵۰، ط: سعید.

(۲) و ظاہر کلامہم أنه لو کان علیہ زکاة لاتسقط عنہ بدون وصیة لتعلیلہم، لعدم وجوبہا بدون وصیة باشرط النیة فیہا، لأنها عبادة فلا بد فیہا من الفعل حقیقة أو حکما، بأن یوصی باخراجہا فلا یقوم الوارث مقامہ فی ذلك ثم رأیت فی صوم السراج التصریح بجواز تبرع الوارث باخراجہا، کتاب الزکاة، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصیة بالختومات و التہلیل، شامی ج: ۲ ص: ۴۷، ط: سعید، و البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة.

(۳) یجب العشر فی عسل و إن قل أرض غیر الخراج ولو غیر عشریة کجبل و مفازة. شامی کتاب الزکاة، باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۵، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷. قال فی الہدایہ و ما یوجد فی الجبال من العسل و الثمار ففیہ العشر، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۹۳، ط: رشیدیہ.

☆..... البتہ فارمی شہد پر عشر واجب نہیں بلکہ اس کی مجموعی قیمت سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا واجب ہے، یہ ایسا ہے جیسا کہ گائے بکرے تجارت کیلئے رکھے تو اس میں مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوتا ہے جبکہ سائٹہ گائے بکرے کی زکوٰۃ کا حساب الگ ہے۔ (۱)

شیعہ کو زکوٰۃ دینا

شیعہ اثنا عشریہ تحریف قرآن، امامت معصومہ، تقیہ، متعہ اور تین صحابہ کرام کے علاوہ باقی صحابہ کرام کے بارے میں مرتد اور کافر ہونے کی عقیدہ رکھنے کی وجہ سے دائرۃ اسلام سے خارج اور مرتد یا کافر ہیں بلکہ دوسرے کافروں سے بدتر ہیں، تفصیل کے لئے ”بینات شیعہ نمبر“ کا مطالعہ کیا جائے۔ اور کافر یا مرتد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، لہذا شیعہ کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۲)

شیر زپر زکوٰۃ

☆..... اگر تجارت کی نیت سے شیر خریدے ہیں یعنی شیر زکی خرید و فروخت مقصود ہے تو شیر زکی کل قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

- (۱) وفي البدائع: فان اسمیت للحمل او الرکوب او اللحم فلا زکاة فیها ولو اسمیت للبیع و التجارة ففیها زکاة مال التجارة لازکاة السائمة ، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰، فصل واما صفة نصاب السائمة. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۷. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۳. شامی ج: ۲ ص: ۲۷۷.
- (۲) فی الهنیة: الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما العیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ وجهہ علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لایکون کافرا إلا انه مبتدع وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین. عالمگیری ج: ۲ ص: ۲۶۲. الباب التاسع، ط: رشیدیہ، بینات شیعہ نمبر: ۳ تا ۹۶، ط: مکتبہ بینات علامہ بنوری ٹاؤن کراچی. الدرالمختار شامی ج: ۳ ص: ۴۶، ج: ۴ ص: ۲۳۷. وفي مرآتی الفلاح: و لایصح دفعها للکافر. مرآتی الفلاح مع طحطاوی ص: ۴۱۸، کتاب الزکاة.
- (۳) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قیمتها نصابا من الورق و الذهب کذا فی الهدایة. عالمگیری کتاب الزکاة، الباب الثالث الفصل الثانی فی =

اور اگر تجارت کی نیت سے شیئر نہیں خریدے تو اس صورت میں شیئر زکی صرف اس مقدار پر زکوٰۃ واجب ہوگی جو تجارت میں لگی ہوئی ہے، کارخانہ کی مشینری اور مکان پر جو رقم خرچ ہوئی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... شیئر زکی زکوٰۃ موجودہ قیمت کے اعتبار سے ادا کی جائے گی، سابقہ قیمت پر نہیں مثلاً اگر کسی نے تجارتی کمپنی سے شیئر خریدے، اور خریدتے وقت ایک شیئر کی قیمت سو روپے تھی اور جب سال پورا ہوا اس وقت ایک شیئر زکی قیمت دو سو روپے ہوگئی تو فی شیئر دو سو روپے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔

اور اگر اس وقت ایک شیئر زکی قیمت پچاس روپے ہوگئی تو فی شیئر پچاس روپے کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرے۔ (۲)

☆..... واضح رہے کہ شیئر زکی خرید و فروخت صحیح ہونے کے لئے کاروبار یا کارخانہ یا مصنوعات کا موجود ہونا، (۳) اور کاروبار کا جائز ہونا، اور جو سرمایہ لگایا ہوا ہے وہ حلال ہونا اور سودی قرضہ وغیرہ شامل نہ ہونا شرط ہے، ورنہ شیئر زکی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں ہوگا، مثلاً کمپنی نے بینک سے سودی قرضہ لیا ہے تو ہر شیئر کے

= العروض ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: المكتبة الرشيدية. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰: فصل في اموال التجارة ط: سعيد، قال في البحر: يجب ربع العشر في عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال ط: سعيد.

(۱) ليس في دور السكنى وثياب البدن..... وسلاح الاستعمال زكاة لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية ايضا وعلى هذا كتب العلم لاهلها وآلات المحترفين لما قلنا الخ. فتح القدير كتاب الزكاة ج ۲ ص: ۱۱۹، ۱۲۰، ط: رشيدية. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، كتاب الزكاة. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳.

(۲) وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالوا يوم الأداء وفي السوائيم يوم الأداء اجماعا الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: سعيد، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۲، فصل في صفة الواجب في اموال التجارة ط: سعيد.

(۳) واما شرائط المعقود عليه فان يكون موجودا..... وان يكون مقدورا التسليم. البحر الرائق كتاب البيع ج: ۵ ص: ۲۵۹، ط: سعيد.

خریدار کو اپنے اپنے شیر ز کے حساب سے سود دینا لازم ہوگا اور سود دینا حرام ہے، اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان کرنا ہے، اور ایسے لوگوں پر لعنت ہے (۱) بلکہ اپنی ماں سے بارہا زنا کرنے کے گناہ سے بھی زیادہ گناہ ہے، (۲) اس لئے اس میں بہت زیادہ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ دنیا کا وقت تو نکل جائے گا مگر آخرت میں مشکل ہو جائے گا، اور وہاں پھنس گیا تو نکلنا آسان نہیں ہوگا۔ (۳)

شیر ز کی زکوٰۃ کیسے ادا کرے

☆..... اگر شیر ز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکوٰۃ نکالنے کی اجازت دی، اور کمپنی نے سب کی طرف سے زکوٰۃ نکال کر غریبوں میں تقسیم کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

☆..... اگر شیر ز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکوٰۃ نکالنے کی اجازت نہیں دی اور کمپنی نے اجازت کے بغیر اجتماعی طور پر زکوٰۃ ادا کر دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۵)

(۱) عن جابر قال لعن رسول الله ﷺ اكل الربوا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال هم سواء . رواه مسلم . باب الربوا الفصل الاول ، ج: ۲، ص: ۲۴۲ . قديمى كتب خانه .

(۲) وعن عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة قال قال رسول الله ﷺ درهم ربوا ياكله الرجل وهو يعلم اشد من ستة وثلاثين زنية رواه احمد، شكوة ، باب الربوا . الفصل الثالث ج: ۲، ص: ۲۴۵، قديمى كتب خانه .

(۳) عن ابي برة الاسلمى قال قال رسول الله ﷺ لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن عمره فيما افناه وعن علمه فيما فعل وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه وعن جسمه فيما ابلاه ، سنن الترمذى ج: ۲، ص: ۶۷، باب ماجاء فى شان الحساب والقصاص ، ط: سعيد .

(۴) قال فى البحر: وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحلله ما اذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء ايضا وكما اذا وكل رجلا بدفع زكاة ماله ونوى المالك عند الدفع الى الوكيل فدفع الوكيل بلانية فانه يجزئه . ج: ۲، ص: ۲۱۰، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۰، شامى ج: ۲، ص: ۲۶۸ .

(۵) ولو ادى زكاة غيره بغير امره فبلغه فاجاز لم يجز لانها وجدت نفاذا على المتصدق لانها ملكه البحر ج: ۲، ص: ۲۱۰، ۲۱۱، تناثر خانیه ج: ۲، ص: ۲۶۶، اداء الزكاة والنية فيه . ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

☆..... اگر شہیر ز خریدنے والوں نے کمپنی کو زکوٰۃ نکالنے کی اجازت نہیں دی تو ہر خریدار پر لازم ہے کہ سالانہ اپنی اپنی زکوٰۃ خود حساب کر کے ادا کر دے، ورنہ زکوٰۃ ذمہ میں باقی رہ جائے گی۔ (۱)

شہیر ز کے اصل اور نفع دونوں پر زکوٰۃ ہے

شہیر ز کی اصل رقم یعنی شہیر ز کی قیمت خرید اور شہیر ز کے منافع دونوں پر زکوٰۃ واجب ہے، لہذا دونوں کے مجموعی رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے۔ (۲)
اور اگر نفع نہیں ہوا تو اس صورت میں شہیر ز کی مارکیٹ قیمت کے اعتبار سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے۔ (۳)

(ص)

صاحب نصاب کب ہوا معلوم نہیں

اگر یہ معلوم نہیں کہ صاحب نصاب کب ہوا ہے تو گمان غالب یا قرائن سے اندازہ کر لے اور صاحب نصاب ہونے کی تاریخ متعین کر لے پھر اسکے مطابق زکوٰۃ ادا کرے اگر گمان غالب یا قرائن سے یہ ثابت ہوا کہ تین سال سے صاحب نصاب ہے

(۱) فان كان نصيب كل واحد منهما على الانفراد يبلغ نصابا كاملا تجب الزكاة و الافلا. الفتاوى التاتارخانية . كتاب الزكاة الفصل الثاني عشرفى صدقات الشركاء ج: ۲ ص: ۲۹۷ . ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد فى اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله و ذكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاً ، و باى وجه استفاد ضمه الخ . هندیه كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۵ ، كوئنه . البدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲ ، فصل فى الغنم ط: سعيد .

(۳) نصاب الذهب عشرون مثقالا والفضة مائتا درهم كل عشرة..... (وفى كل خمس بضم الخاء (بحسابه) ففى كل أربعين درهما درهم وفى كل اربعة مثاقيل قيراطان الخ الدر المختار على الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۵ ، ۲۹۹ ، ط: سعيد . البدائع ج: ۲ ص: ۲۰ . تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۴ .

تو تین سال کی زکوٰۃ ادا کرے، اگر احتیاطاً کچھ زیادہ ہی مدت لگائی جائے تو زیادہ بہتر ہے، مثلاً ڈھائی سال کا گمان ہو تو احتیاطاً تین سال کی زکوٰۃ دی جائے اگر زکوٰۃ زیادہ ادا کی گئی تو ثواب زیادہ ملے گا اور نفلی صدقہ میں بدل جائے گا فائدہ ہوگا، اور اگر زکوٰۃ کم ادا کی گئی ہے تو عذاب کا ڈر ہے اس لئے احتیاطاً کچھ زیادہ دینا بہتر ہے۔ (۱)

صاحب نصاب مقروض ہے

اگر صاحب نصاب آدمی مقروض ہے تو قرض کو وضع کرنے کے بعد اگر بقیہ سونا، چاندی زیورات نقد رقم یا مال تجارت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگی، اور اگر قرض کو وضع کرنے کے بعد بقیہ چیزیں نصاب کے برابر نہیں بلکہ اس سے کم ہیں تو اسپر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) والظن والطرف الراجح وهو ترجیح جهة الصواب، والوهم رجحان جهة الخطاء واما اكبر الرائی وغالب الظن فهو الطرف الراجح اذا اخذ به القلب وهو المعتمد عند الفقهاء الخ . الاشباه والنظائر ج: ۱ ص: ۲۳۰، تا ۲۳۱ . القاعدة الثالثة اليقين لا يزول بالشك . قال ابن نجيم (تحت قوله ولودفع بتحر) والظن ترجیح احدهما من غير دليل والتحرى ترجیح أحدهما بغالب الراى ، وهو الدليل يتوصل به الى طرف العلم وان كان لا يتوصل به الى ما يوجب حقيقة العلم . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۹، باب المصرف . قال فى الدر: دفع بتحر قال الشامى اى اجتهاد وهو لغة الطلب وعرفا طلب الشئى بغالب الظن عند عدم الوقوف على حقيقته . رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۲، باب المصرف ط: سعيد .

(۲) ومن كان عليه دين يحيط بما له فلا زكاة عليه وان كان ماله اكثر من دينه زكى الفاضل اذا بلغ نصابا الخ لفراغه عن الحاجة الاصلية فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۸، كتاب الزكاة ط: رشيديه ، كوئنه . درمع الرديج: ۲ ص: ۲۶۳، كتاب الزكاة ط: سعيد . قال فى البدائع : ومنها ان لا يكون عليه دين مطالب به من جهة العباد فان كان فانه يمنع وجوب الزكاة بقدره حالا او مؤجلا ثم إذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره فان الدين يصرف الى مال الزكاة سواء من جنس الدين اولا ولا يصرف الى غير مال الزكاة ، بدائع ج: ۲ ص: ۸، فصل فى شرائط الفرضية ط: سعيد .

صحن میں باغ لگایا

اگر رہائشی مکان کے صحن میں باغ لگایا ہے تو اس پر عشر یا خراج واجب نہیں ہے

(۱)۔

صدقہ چھپا کر دے

قیامت کے دن جو سات آدمی اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے ان میں سے رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کو بھی بیان فرمایا ہے جو ایسے چھپا کر صدقہ دے کہ اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو۔ (بخاری شریف ص: (۲)

صنعت پر زکوٰۃ

صنعت کار کے پاس دو قسم کا مال ہوتا ہے، ایک خام مال، جو چیزوں کی تیاری میں کام آتا ہے، دوسرا تیار مال، ان دنوں قسم کے مالوں کی قیمت فروخت پر زکوٰۃ واجب ہے، (۳) البتہ مشینری اور دیگر وہ چیزیں جن کے ذریعہ مال تیار کیا جاتا ہے

(۱) ولو كان في دار رجل شجرة مثمرة لا عشر فيها كذا في شرح المجمع لابن المالک . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، ط: رشیدیہ . قال في التاتارخانية : ولو كان في دار رجل شجرة مثمرة لا يجب في ذلك عشرو ان كانت تلك البلدة عشرية. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۳۲۶. النصاب لوجوب العشر ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

(۲) عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال سبعة يظلمهم اللہ فی ظله يوم لا ظل الاظله امام عادل وشاب نشأ فی عبادة اللہ ورجل تصدق بصدقہ فاخفاها حتى لا تعلم شماله ماتنفق يمينه ورجل ذكر اللہ خاليا ففاضت عيناه (صحیح البخاری ج: ۱ ص: ۱۹۱، باب الصدقة باليمين ط: قديمی . و صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۳۳۱. ط: قديمی .

(۳) قال في التاتارخانية: والاموال النامية التي هي سبب لوجوب الزكاة قسمان: السائمة و اموال التجارة و اموال التجارة قسمان: مال التجارة وضعها وهو الحجران ومال التجارة جعلها و هوكل ما يشتري للتجارة . تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۱۸، كتاب الزكاة . ادارة القرآن والعلوم الاسلامية . قال الدكتور وهبة الزحيلي: والمصانع المعدة للنتاج... تشتت كلها في صفة واحدة فهي انها لا تجب الزكاة في عينها وانما في ريعها و غلتها أو ارباحها . الفقه الاسلامي و =

اور کارخانہ کی زمین دفتر، اور مکانات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱)

صنعت و حرفت سیکھنے والے کو زکوٰۃ دینا

اگر صنعت و حرفت سیکھنے والے مسلمان اور غریب ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

صنعتی اوزار

صنعتی اوزار اور سامان دو قسم کے ہیں:

ایک وہ جن کو کسی کام کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اور اس کا اثر اس میں باقی نہیں رہتا مثلاً گاڑی کی درستگی کے بعض اوزار ایسے ہیں جن کا مقصد یہ ہے کہ اس سے چیزیں ٹھیک کر دی جائیں، کاری گران سے اسی قدر کام لیتا ہے، بڑے اور چھوٹے کارخانوں میں جو مشینیں ہیں وہ اسی نوعیت کی ہیں اس قسم کی چیزوں پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے کیونکہ یہ ذریعہ آمدنی ہیں اور ذریعہ آمدنی پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی البتہ آمدنی اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال پورا ہونے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۳)

= ادلتہ ج: ۲ ص: ۸۶۴ المبحث الخامس ط: دارالفکر، بیروت.

- (۱) وليس في دور السكنى وثياب البدن وسلاح الاستعمال زكوة لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية ايضا وعلى هذا كتب العلم لاهلها وآلات المحترفين لما قلنا الخ. فتح القدير، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۱۹، ۱۲۰، ط: رشيدية. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، كتاب الزكاة ط: سعيد، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۵، ط: سعيد، هندية ج: ۱ ص: ۱۷۳، ط: رشيدية.
- (۲) ويجوز دفعها إلى من يملك أقل من النصاب وان كان صحيحا مكتسبا. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹. قال في البحر: هي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة، ط: سعيد، هندية ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة الباب الاول ط: رشيدية، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۰، باب المصرف ط: سعيد، بدائع ج: ۲ ص: ۴۳، ط: سعيد، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۸، ط: سعيد.
- (۳) ولا في ثياب البدن واثاث المنزل ودور السكنى ونحوها..... اذالم تنو التجارة. فتاوى شامی ج: ۲ ص: ۲۶۵، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۹۹. هندية ج: ۱ ص: ۱۷۳.

دوسری قسم وہ سامان ہیں جو اس مقصد کے لئے رکھے جاتے ہیں کہ ضرورت پڑنے پر گاڑی یا مشینوں میں فٹ کر دیا جائے، اس میں گھڑی، ریڈیو، ٹیپ، گاڑی، مشین، کمپیوٹر وغیرہ کے قابل فروخت پرزے شامل ہیں اس قسم کی چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ یہ مال تجارت ہیں اور مال تجارت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۱)

صنعتی اوزاروں کا حکم

صنعت کاروں کے پاس مصنوعات کیلئے جو اوزار اور مشین ہیں ان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مصنوعات اور خام مال کی قیمت فروخت پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۲)

(ض)

ضائع شدہ مال کی زکوٰۃ

☆..... اگر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنے سے پہلے مال ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) قال فی البحر: ومن آلات الحرفة الصابون والحرض للغسال لاللبقال بخلاف العصفر و الزعفران للصبغ والدهن والعفص للدباغ فانها واجبة فيه لان الماخوذ فيه بمقابلة العين وقوارير العطارين ولحم الخيل وجلالها ان كان من غرض المشتري بيعها بها ففيها الزكاة والا لا. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید،

(۲) ومن آلات الحرفة لا البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید فی التارخانیة: و اموال التجارة قسمان مال التجارة وضعا وهو الحجران ومال التجارة جعلًا وهو كل ما يشتري للتجارة. تاتارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۱۸، کتاب الزکاة. ادارة القرآن. وفي الفقه الاسلامی: لا تجب فی ریعها بل فی رعیها وغلنتها او ارباحها. الفقه الاسلامی وادلتہ ج: ۲ ص: ۸۶۳، ط: دار الفکر. بیروت.

(۳) ان هلك المال بعد وجوب الزكاة سقطت الزكاة كما أنه يسقط العشر وخارج المقاسمة؛ لأن الواجب جزء من النصاب وتحقیقا للتیسیر فان الزکاة وجبت بقدره ميسرة ای بقاء اليسر الى وقت أداء الزكاة فيسقط الواجب بهلاك محله الخ. الفقه الاسلامی وادلتہ ج: ۲ ص: ۷۵۷، ط: دار الفکر، بیروت.

☆..... اگر نصاب پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بعد خود مال کو ہلاک کر دے تو زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی بلکہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، مثلاً سائمنہ جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہوئی لیکن چارہ پانی نہ دینے کی وجہ سے جانور مر گیا تو زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، یا اپنے مال کو خود ضائع کر دیا تو زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... کسی کو قرض یا عاریت دینے کے بعد اگر مال ہلاک ہو جائے تو اس کی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۲)

ضرورت اصلیه

☆..... رہنے کا گھر، پہننے کا کپڑا، گھریلو سامان، فرنیچ، واشنگ مشین، سلائی کی مشین، صوفے، قالین، خوردنی اشیاء، سونا چاندی کے علاوہ دوسری دھاتوں کے آرائشی ظروف، استعمال کی گاڑی، موٹر سائیکل، کار، استعمالی ہتھیار، مطالعہ کی کتاب، کارخانہ کے آلات اور پیشہوروں کے سامان اور ماہانہ اخراجات کی رقم وغیرہ ضرورت اصلیه میں داخل ہیں۔ (۳)

☆..... ضرورت کا سامان جو ہر وقت کام میں آتا ہے یا گا ہے گا ہے کام میں آتا ہے وہ بھی ضرورت اصلیه میں داخل ہے۔ (۴)

(۱) قال فی البدائع: فالمسقط لها بعد الوجوب منها هلاك النصاب بعد الحول قبل التمكن من الأداء وبعده. بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۸، فصل فی الغنم. قال فی البحر: و قید بالهلاك لانه لو استهلك بعد الحول لا تسقط عنه لوجود التعدی. لو حبس السائمة للعلف او للماء حتى هلكت قبل هو استهلاك فیضمن. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۹.

(۲) قال فی البحر: واقراض النصاب بعد الحول لیس باستهلاك وكذا لو اعار ثوب التجارة بعد الحول فلا زكاة فيه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۹، ط: سعید.

(۳، ۴) و لیس فی دور السكنی و ثیاب البدن و اثاث المنازل و دواب الركوب و عبید الخدمه و سلاح الاستعمال زکوٰۃ لانها مشغولة بحاجته الاصلیه و لیست بنامیه. الدر المختار علی الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲، کتاب الزكاة ط: سعید. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، کتاب الزكاة ط: بلوچستان بک دبو. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۹، کتاب الزكاة ط: رشیدیہ. =

☆..... اگر کچھ سامان ضرورت سے زائد ہے لیکن ان چیزوں کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے تو وہ بھی ضرورتِ اصلیہ میں داخل ہے۔ (۱)

☆..... کسی کے پاس ضروری سامان سے زائد اسباب ہیں لیکن وہ قرضدار ہے تو قرض کا اندازہ لگا کر اسکی قیمت کو منہا کرنے کے بعد اتنی قیمت کا سامان باقی نہیں رہتا جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، تو وہ بھی ضرورتِ اصلیہ میں داخل ہے۔

☆..... جواہرات موتی، یا قوت اور زمر و غیرہ اگر تجارت کے لئے نہ ہوں تو وہ بھی ضرورتِ اصلیہ میں داخل ہیں۔

☆..... ضرورتِ اصلیہ کی چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

ضرورت سے زائد مکان

اگر مکان ضرورت سے زائد ہے لیکن مکان خریدتے وقت فروخت کرنے کی نیت نہیں تھی تو اس صورت میں مکان کی قیمت پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی۔

ہاں اگر اس کو کرایہ وغیرہ پر چڑھا دے تو کرایہ کی رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر وہ

= البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶ ط: سعید. رجل له كتب العلم ميساوي مائتي درهم ان كانت مما يحتاج اليها في الحفظ والدراسة والتصحيح لا يكون نصابا وحل له اخذ الصدقة فقها كان او حديثا او ادبا. خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۴۰، كتاب الزكاة الباب السابع في الكتب و العروض ط: رشيديه. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶.

(۱) قال في البدائع: فان كان له فضة مفردة فلازكاة فيها حتى تبلغ مائتي درهم وزنا. بدائع ج: ۲ ص: ۱۶، فصل في الاثمان المطلقة ط: سعید.

(۲) قال في البدائع اذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره من ثياب البدلة و دور السكنى فان يصرف الي مال الزكاة سواء كان من جنس الدين اولاولا يصرف الي غير مال الزكاة بدائع ج: ۲ ص: ۸، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴. (لازكاة في اللآلى و الجواهر) وإن ساءت ألفا اتفاقا (الآن تكون للتجارة) الخ. شامى ج: ۲ ص: ۲۷۳ ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲، باب الزكاة.

نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اور سال گزر جائے۔ (۱)

ضروری اشیاء خریدنے کے لئے رقم جمع کی

☆..... اگر ضروری اشیاء مثلاً فریج، مکان، دکان، زمین وغیرہ ضروری چیزیں خریدنے کیلئے رقم جمع کی اور وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس صورت میں سال گزرنے پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے ضروری اشیاء خرید لیں اور رقم نصاب کے برابر باقی نہیں رہی تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

ضروریات کے لئے رکھی ہوئی رقم کا حکم

اگر کسی آدمی کے پاس مکان یا گھریلو سامان نہیں یا شادی نہیں ہوئی اور اس نے

(۱) ولا فی ثياب البدن..... واثاث المنزل ودور السكنی ونحوها..... إذا لم تنو للتجارة. الدرالمختار علی الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۵، ط: سعید. اونیة التجارة فی العروض اما صریحا ولا بد من مقارنتها لعقد التجارة كما سیجی..... او یؤا جرداره التي للتجارة بعرض فتصیر للتجارة بلا نية صریحا. فتاوی شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، ط: سعید. قال الشیخ وهبة الزحیلی: العمارات بقصد الكراء لاتجب الزكاة فی عینها وانما فی ریعها وغلتها او ارباحها. الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۸۶۳، ط: دارالفکر، بیروت.

(۳، ۲) قوله (فارغ عن حاجته الاصلية) اشار إلى انه معطوف علی قوله عن دین قوله وفسره ابن مالک ای فسر المشغول بالحاجة الاصلية..... فاذا كان معه دراهم أمسكها بنیة صرفها الی الحاجة الاصلية لاتجب الزكاة فیها اذا حال الحول وهي عنده لكن اعترضه فی البحر بقوله: وبخالفه مافی المعراج فی فصل زكاة العروض أن الزكاة تجب فی النقد کیفما أمسکی للنماء او النفقة وكذا فی البدائع فی بحث النماء التقديری..... وقال إنه الحق فالاولی التوفیق بحمل مافی البدائع وغيرها علی ما اذا أمسكه لینفق منه کل ما یحتاج فحال الحول قد بقی معه منه نصاب فانه یزکی ذلك الباقي وان كان قصده الانفاق منه ایضا فی المستقبل لعدم استحقاق صرفه الی حوائجه الاصلية وقت حولان الحول بخلاف ما اذا حال الحول وهو مستحق الصرف الیها. شامی مطلب ثمن المبیع وفاء ج: ۲ ص: ۲۶۲، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، کتاب الزكاة ط: سعید.

مکان یا سامان خریدنے کے لئے یا شادی کے خرچہ کیلئے رقم جمع کر کے رکھی ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور اس پر سال گذر گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، ہاں اگر سال پورا ہونے سے پہلے مکان یا سامان خرید لیا ہے یا شادی ہوگئی ہے اور اس میں رقم خرچ ہوگئی ہے تو ان صورتوں میں نصاب کے برابر رقم موجود نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

(ط)

طالب علم

دینی مدارس میں علم دین حاصل کرنے والے غریب طلباء کرام زکوٰۃ کے بہترین مصرف ہیں، فقہاء کرام نے دینی طلبہ کو ”فی سبیل اللہ“ میں داخل فرمایا ہے، اور طلبہ ”ابن سبیل“ میں بھی داخل ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے دینی طلبہ کے ساتھ نیک سلوک اور احسان کرنے کی تاکید سے وصیت فرمائی ہے۔ (۲)

(۱) (وشرطه) ای شرط افتراض آدائها..... (وثنیۃ المال کالدراہم والمدنانیہ) لتعینہا للتجارۃ بأصل الخلقۃ فتلزم الزکاة کیفما أمسکھما ولوللنفقۃ. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۷ ط: سعید.. کذا فی البحر الرائق. فقد صرح بان من معہ دراهم وأمسکها بنیۃ صرفہا الی حاجتہ الاصلیۃ لاتجب الزکاة..... أن الزکاة تجب فی النقد کیفما أمسکہ للنماء أوللنفقۃ ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید.

(۲) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ من خرج فی طلب العلم فهو فی سبیل اللہ. مشکوٰۃ، کتاب العلم الفصل الثانی. ص: ۳۴. وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان الناس لکم تبع، وان رجلا یاتونکم من اقطار الأرض یتفقہون فی الدین. فاذا اتوکم فاستوصوہم خیرا. رواہ الترمذی. مشکوٰۃ ص: ۳۴، کتاب العلم، ط: قدیمی.

طالب علم کا سوال کرنا

حضرات فقہاء کرام نے غریب طالب علم کو سوال کرنے کی اجازت دی ہے، مگر یہ اس زمانہ کی بات ہے جب کہ عوام میں علم دین سے نفرت نہیں تھی لیکن موجودہ زمانہ میں یہود و نصاریٰ کی سازش اور غلط پروپیگنڈے کی وجہ سے بعض لوگ علم دین حاصل کرنے والے اور اس کے پڑھانے والوں سے نفرت کرتے ہیں اسلئے اس سے پرہیز کرنا ہی بہتر ہے تاکہ علم دین کی تذلیل و تحقیر نہ ہو۔ (۱)

طالب علم کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر طالب علم غریب ہے مالدار صاحب نصاب نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر طالب علم غریب نہیں بلکہ مالدار ہے اور مسافر بھی نہیں تو جان بوجھ کر ایسے مالدار طالب علم کو زکوٰۃ دینا، اور اس طالب علم کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) قلت وهو كذلك والاوجه تقييده بالفقير ويكون طلب العلم مرخصا لجواز سواله من الزكاة وغيرها وان كان قادرا على الكسب اذ بدون له لايحل له السؤال، شامى ج: ۲ ص: ۳۴۰، باب المصرف.

(۲) وفي سبيل الله قيل طلبه العلم. قال في الرد فالتفسير بطالب العلم وجيه خصوصا. شامى ج: ۲ ص: ۳۴۳، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۴۵، سعيد.

(۳) لايحل الصدقة لغنى (مجمع الزوائد باب فيمن لاتحل له الزكاة ج: ۳ ص: ۹۱، ط: دار الفكر. وفي الهنديّة: ولا يجوز دفع الزكاة الى من يملك نصابا أى مال كان دنانيرا ودرهم او سواهم او عروضا للتجارة او لغير التجارة فاضلا عن حاجته في جميع السنة هكذا في الزاهدى ج: ۱ ص: ۱۸۹، ط: ماجديه. كوئنه. شامى ج: ۲ ص: ۳۴۷، ط: سعيد.

(ع)

عامل زکوٰۃ کیلئے ہدیہ قبول کرنا

☆..... اگر عامل زکوٰۃ کو عامل ہونے کی وجہ سے ہدیہ اور تحفہ دیا جاتا ہے تو وہ عامل کیلئے لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

اور پرانے تعلقات، اور دیرینہ مراسم کی وجہ سے ہدیہ تحفہ دیا جاتا ہے اور یہ ہمیشہ کا معمول ہے عامل ہونے یا نہ ہونے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تو وہ تحفہ اس کے لئے لینا جائز ہوگا۔ (۲)

☆..... اسی طرح سرکاری محکمہ کے آدمی کو عہدہ کی وجہ سے جو تحفہ دیا جاتا ہے وہ نہیں لینا چاہئے کیونکہ ہدیہ کا مقصد آئندہ کوئی کام نکالنا ہوتا ہے اور یہ رشوت کے زمرہ میں آتا ہے۔ (۳)

(۱) عن ابی حمید الساعدی ان النبی ﷺ استعمل رجلا من الازد يقال له ابن اللثبية قال ابن السرح ابن الاتبية على الصدقة فجاء فقال هذا لكم وهذا اهدى لي فقام رسول الله ﷺ على المنبر فحمد الله واثنى عليه وقال ما بال العامل نبعثه فيجئ فيقول هذا لكم وهذا اهدى لي الا جلس في بيت امه او ابيه فينظر ايهدي له ام لا. ابو داود ج: ۲ ص: ۵۳. ط: حقايقه باب في هدايا العمال. قال ابن عابدين القاضي لا يقبل الهدية من رجل لولم يكن قاضيا لا يهدى اليه و يكون ذلك بمنزلة الشرط. وعن الفتح ان تعليل النبي ﷺ دليل على تحريم الهدية التي سبها الولاية. رد المحتار ج: ۵ ص: ۳۷۳، مطلب في هدية القاضي، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱، باب المصرف ط: سعيد.

(۲) قال الامام انور شاه ان القاضي لا يجيب دعوة رجل الا ان يكون من متعلقه او كان يدعو قبل نصبه على منصب القضاء. العرف الشدي على الترمذي ج: ۱ ص: ۲۲۹. ط: سعيد، قال في الدر: ليس للامام قبول الهدية والالم تكن خصوصية وفيها يجوز للامام والمفتي والواعظ قبول الهدية لانه انما يهدى الي العالم لعلمه بخلاف القاضي الا من اربع..... او ممن جرت عادته بذلك بقدر عادته ج: ۵ ص: ۳۷۲، ۳۷۳، ط: سعيد.

(۳) قال عمر بن عبد العزيز كانت الهدية على عهد رسول الله ﷺ هدية واليوم رشوة. رد المحتار ج: ۵ ص: ۳۷۲. ط: سعيد. مطلب في هدية القاضي.

اور اگر ہدیہ تحفہ عہدہ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس آدمی کی ذات کی وجہ سے دیا جاتا ہے تو لینا جائز ہوگا۔ (۱)

عالمین زکوٰۃ

☆..... عالمین زکوٰۃ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی طرف سے صدقات و زکوٰۃ و عشر وغیرہ لوگوں سے وصول کر کے بیت المال میں جمع کرنے کی خدمت پر مامور ہیں۔ (۲)

☆..... عالمین زکوٰۃ کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز ہے۔ (۳)

☆..... مدرس کے لئے چندہ کرنے والے سفراء اور رفاہی ادارے کے ملازمین کو زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں کیونکہ یہ عالمین کے حکم میں نہیں ہیں۔ (۴)

عالمین زکوٰۃ کو زکوٰۃ سے تنخواہ دینا

عالمین زکوٰۃ فقراء کے وکیل ہیں، اور وکیل کا قبضہ موکل کا قبضہ ہوتا ہے جب زکوٰۃ کی رقم عالمین زکوٰۃ نے فقراء کے وکیل ہونے کی حیثیت سے وصول کر لی تو ان کی زکوٰۃ ادا ہوگئی، اب یہ پوری رقم ان فقراء کی ملک ہے جن کی طرف سے بطور وکیل وصول کی ہے، اب جو رقم تنخواہ کے طور پر ان کو دی جاتی ہے وہ مالداروں کی طرف سے نہیں بلکہ

(۱) صفحہ گزشتہ کا حوالہ نمبر: ۲

(۲) (ومنها العامل) وهو من نصبه الامام لاستيفاء الصدقات والعشور كذا في الكافي . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، الهدایة ج: ۱ ص: ۱۹۶ . ط: شركة علمية .

(۳) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا الخ الآیة . جزء: ۱۰ آیت: ۶۰، و عامل فیعطی بقدر عملہ، وفي الشرح ما یكفیه واعوانه بالوسط ولكن لا یزاد علی نصف ما یقبضه . الدر المختار علی الرد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹ و ۳۴۱ . البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، باب المصرف .

(۴) معارف القرآن ج: ۲ ص: ۳۹۹، سورة التوبة . ادارة المعارف . معارف القرآن كاندھلوی ج: ۳ ص: ۳۶۶ . مكتبة عثمانیه . فتاوی رحیمیہ ج: ۷ ص: ۱۸۲ . ط: دار الاشاعت .

فقراء کی طرف سے ہے، اور فقراء کو اس میں ہر طرح کا تصرف کرنے کا اختیار ہے، ان کو بھی یہ حق ہے کہ جب اپنا کام عالمین سے لیتے ہیں تو اپنی رقم میں سے ان کی تنخواہ دیں۔ (۱)

عالمین کا فقراء کے وکیل ہونے کی وجہ

اسلامی حکومت کا سربراہ قدرتی طور پر منجانب اللہ ملک کے فقراء غریبوں کا وکیل ہوتا ہے، کیونکہ ان سب کی ضروریات کی ذمہ داری سربراہ پر عائد ہوتی ہے، اسلامی حکومت کا سربراہ جس جس آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل بنا دے وہ سب ان کے نائب کی حیثیت سے فقراء کے وکیل ہو جاتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ عالمین زکوٰۃ کو جو کچھ دیا جاتا ہے وہ درحقیقت زکوٰۃ نہیں دی گئی بلکہ زکوٰۃ جن فقراء کا حق ہے ان کی طرف سے خدمت کا معاوضہ دیا گیا، جیسے کوئی غریب فقیر کسی کو اپنے مقدمہ کا وکیل بنا دے اور اس کا حق الخیرت زکوٰۃ سے ادا کرے، تو یہاں نہ تو دینے والے نے زکوٰۃ کے طور پر دیا ہے اور نہ لینے والے زکوٰۃ کی حیثیت سے لیا ہے۔ (۲)

(۱) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا. آیت: ۶۰، سورة التوبة جزء: ۱۰. والعامل يدفع الامام الیہ ان عمل بقدر عملہ فیعطیہ ما یسعہ الخ. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۵، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، باب المصرف: سعید. قال فی البحر: ویسقط الواجب عن ارباب الاموال لو هلک المال فی یدہ لان یدہ کید الامام وھونائب عن الفقراء ولا تكون مقدرۃ. البحر، ج: ۲ ص: ۲۴۱، ط: سعید.

(۲) قال فی البحر: وبہ یعلم حکم من یجمع للفقراء ومحلہ ما اذا لم یوکلوہ فان کان وکیلا من جانب الفقراء ایضا فلا ضمان علیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید. معارف القرآن ج: ۳ ص: ۳۹۹. سورة التوبة. آیت: ۶ (والعاملین علیہا). اور معارف القرآن کاندھلوی ج: ۳ ص: ۳۶۶، سورة التوبة. آیت: ۶، مکتبہ عثمانیہ. قال الشیخ وھبہ الزحیلی: والذی یعطى للعامل ھو بمثابة الاجرة علی العمل فیعطیہا ولو کان غنیا امالوا اعتبارت زکاة او صدقة لما حلت للغنی. الفقه الاسلامی وادلته، ج: ۲ ص: ۸۷۱، بیان الاصناف الثمانية ط: دار الفکر، بیروت.

عذاب

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی قوم زکوٰۃ دینا چھوڑ دیتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتا ہے اور اپنے اپنے مالوں کی زکوٰۃ دینا چھوڑ دیں گے تو ضرور آسمان سے بارشیں روک دی جائیں گی، حتیٰ کہ اگر چوپائے نہ ہوں تو ایک قطرہ نہ برسے (ترغیب ج: ۲ ص: ۱۹۰)۔ (۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر دنیا میں قحط سے بچنا ہے تو مالداروں کیلئے سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔

عرف

☆..... عرف کا معنی رواج ہے، اس لئے ہر برادری کے رسم و رواج کو اس کا عرف کہا جائے گا، لہذا وہ مسائل جن کی بنیاد عرف پر ہے، ان کا حکم عرف کے مطابق ہوگا۔ (۲)

مثلاً کسی برادری کا رواج ہے کہ وہ لوگ دلہن کو شادی کے وقت جو زیورات چڑھاتے ہیں وہ مالکانہ طور پر نہیں دیتے بلکہ استعمال اور عاریت کے طور پر دیتے ہیں تو

(۱) وعن بریدة رضى الله تعالى عنه قال قال رسول الله ﷺ مامنع قوم الزكاة الا ابتلاهم الله بالسنين. ولا منع قوم الزكاة الا حبس الله عنهم القطر الخ. الترغيب والترهيب ج: ۲ ص: ۶۳، ط: المكتبة المصرية. مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج: ۳ ص: ۲۵، كتاب الزكاة باب فرض الزكاة ط: دار الكتاب، بيروت.

(۲) والعرف في الشرع له اعتبار لئلا عليه الحكم قد يدار قال في المستصفي: العرف والعادة ما استقر في النفوس من جهة العقول وتلقته الطباع السليمة بالقبول انتهى. في الأشباه والنظائر: السادسة العادة المحكمة..... واعلم ان العادة العرف رجوع اليه في مسائل كثيرة حتى جعلوا ذلك اصلا الخ. شرح عقود رسم المفتي ص: ۱۱۷، ط: دارالعلوم كراچی. الثابت بالعرف كالثابت بالنص. عقود رسم المفتي ص: ۱۱۸، حكم العرف والعادة.

ان زیورات کا مالک شوہر ہوگا بیوی نہیں ایسے زیورات کی زکوٰۃ بیوی کے ذمہ نہیں ہوگی بلکہ شوہر کے ذمہ ہوگی، اور شوہر کے لئے ان زیورات کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر خدانخواستہ طلاق کی نوبت آجائے تو یہ زیورات شوہر کو مل جائیں گے مطلقہ بیوی کے لئے ایسے زیورات لے جانا جائز نہیں ہوگا، ایسی برادری میں اگر نکاح ہو، اور بیوی ان زیورات کی مالک ہونا چاہتی ہے تو شروع سے شرط رکھ لے کہ جو زیورات دلہن کو ملیں گے ان کی مالک دلہن ہوگی پھر دلہن مالک ہو جائیگی اور زکوٰۃ بھی اس کے ذمہ واجب ہوگی۔

☆..... او اگر برادری کا رسم و رواج یہ ہے کہ دلہن کو جو زیورات دیتے ہیں وہ استعمال کے لئے نہیں دیتے بلکہ مالک بنا کر دیتے ہیں تو ان زیورات کی زکوٰۃ بیوی کے ذمہ ہوگی، اور اگر طلاق کی نوبت آجائے تو یہ زیورات بیوی کو ملیں گے شوہر کو نہیں اور شوہر کے لئے اس قسم کے زیورات کو واپس لینے کا حق نہیں ہوگا۔ (۱)

اگر شوہر کو واپس لینے کا ارادہ ہے تو دیتے وقت استعمال کے لئے کہہ کر دے پھر زکوٰۃ بھی شوہر ادا کرے۔

عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار استعمال کیا

اگر کسی نے عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار کا کچھ حصہ استعمال کیا یا کسی کو دیدیا تو اسکے عشر کا ضامن ہوگا۔ (۲)

عشر ادا کرنے کے بعد زکوٰۃ

ایک بار پیداوار سے عشر ادا کرنے کے بعد جب تک اس کو فروخت نہیں کیا جاتا

(۱) وتم الهبة بالقبض الكامل. الدر المختار شامی ج: ۵، ص: ۶۹۰، باب الهبة، ط: سعید.
(۲) ولا ياكل من طعام العشر حتى يؤدي العشرون اكل ضمن عشره. الدر المختار شامی ج: ۲، ص: ۳۳۲، ط: سعید.

اس پر دوبارہ عشر یا زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ عشر ادا کرنے کے بعد پیداوار کو فروخت کر دیا تو اس سے حاصل شدہ رقم پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب اس پر سال گذر جائے گا، یا اگر یہ شخص پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب اس کے نصاب پر سال پورا ہوگا، اس وقت اس رقم کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

عشر ان چیزوں پر واجب ہے

☆..... عشری زمین میں جو کچھ پیداوار ہو خواہ نفع کی غرض سے بوئی گئی ہو ان سب پر عشر واجب ہے مثلاً گندم، جو، باجرہ، جوار، دھان چاول، ساگ، ترکاری، میوہ، پھل، پھول، خر بوزہ، تر بوز، کھیرا، لہسن، پیاز، دھنیہ، پودینہ، توری، کدو، کریلا، گاجر، مولیٰ، سبزیاں، تر بھجوریں، گنے، کلڑی، بیٹنگن، زعفران، کھجور انگور، میتھی، مٹر، گوارہ، گلاب، خشخاش، تمباکو، پٹسن، اسکے بیج، اخروٹ، بادام، زہرہ، آم، جامن، سیب، مسمیٰ، کینو، شریفہ، انار، وغیرہ جو عشری زمین میں نفع کی غرض سے بوئے گئے ہوں سب پر عشر واجب ہے۔ (۲)

☆..... ایسے دانوں پر عشر نہیں جن کو زراعت کے کام میں نہیں لایا جاتا۔ (۳)

(۱) اما زکاة الزرع والشمار وهو العشر، کتاب الزکاة فصل بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۳. ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۵، کتاب الزکاة باب العشر. ط: سعید.
(۲) ويجب العشر عند ابي حنيفة في كل ما تخرجه الارض من الحنطة والشعير والدخن و الارز و اصناف الحبوب والبقول والرياحين والاوراد والرطاب وقصب السكر، والذرية و البطيخ والقثاء والخيار والباذنجان والعصفرو اشباه ذلك مما له ثمرة باقية او غير باقية قل او كثر. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۹، فصل في شرائط المحلية.
(۳) وان يكون الخارج منها مما يقصد بذراعتة نماء الارض فلا عشر في الحطب والحشيش والقصب لان الاراضي لا تستمنى بهذه الاشياء. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶، بدائع ج: ۲ ص: ۵۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷.

عشر اور خرچہ

- ☆.....عشر تمام پیداوار سے نکالا جائے گا، بونے کاٹنے اور حفاظت کرنے اسی طرح بیلوں، ٹریکٹروں، مزدوروں، کیڑے مارا سپرے، اور کیمیائی کھاد اور ہل چلانے وغیرہ کے اخراجات عشر نکالنے کے بعد ادا کئے جائیں گے۔ (۱)
- ☆.....عشر نکالنے سے پہلے سرکاری محصول بھی وضع نہیں کیا جائے گا۔ (۲)
- ☆.....البتہ منڈیوں میں بھیجنے کیلئے جو خرچہ ہوگا اس کو وضع کیا جائے گا۔

عشر ساقط

- ☆.....اگر پیداوار ہلاک ہو جائے اور اس میں مالک کی کوتاہی کا دخل نہ ہو تو عشر ساقط ہو جائے گا، اور اگر کچھ حصہ ہلاک ہو جائے تو ہلاک شدہ کا عشر ساقط ہو جائے گا، باقی پیداوار کا عشر دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۲، ۱) قال فی البدائع: ولا یحتسب لصاحب الارض مانفق علی الغلة من سقی او عمارة او اجر الحافظ او اجر العمال او نفقة البقر لقوله علیه السلام " ماسقته السماء ففیه العشر....." مطلقا. بدائع ج: ۲ ص: ۶۲، فصل فی بیان مقدار الواجب ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، الباب السابع فی زکاة الزرع والثمار، ط: رشیدیہ، البحر، ج: ۲ ص: ۲۳۸، باب العشر ط: سعید، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۲۶، النصاب لوجوب العشر ادارة القرآن .

(۲) حتی لو اصاب الخارج آفة فهلک لایجب فیہ العشر فی الارض العشریة. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۵، ط: رشیدیہ، البحر، ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر، بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، ولو هلک بنفسه فلا عشر فی الهالک بالخلاف سواء هلک کله او بعضه لان العشر لا یضمن بالهالک سواء کان قبل الوجوب او بعده ویكون عشر الباقي فیہ قل او کثر فی قول ابی حنیفة. بدائع ج: ۲ ص: ۶۳، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، منها هلاک الخارج من غیر صنعہ لان الواجب فی الخارج فاذا هلک یهلک بما فیہ. بدائع ج: ۶۵، البحر، ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر ط: سعید، وان هلک البعض یسقط الواجب بقدره ویؤدی عشر الباقي قل الباقي او کثر. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۶، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۲۶، النصاب لوجوب العشر. بدائع ج: ۲ ص: ۶۵.

- ☆ اگر کسی نے طاقت کے باوجود زراعت نہیں کی تو اسپر عشر واجب نہیں ہے۔ (۱)
- ☆..... اگر عشری زمین کی فصل کٹنے سے یا پھل توڑنے سے پہلے یا اس کے بعد ضائع ہوگئی یا چوری ہوگئی تو عشر ساقط ہو جائے گا۔ (۲)
- ☆..... ایسا مسکین جو خود عشر کا مصرف ہے، اس پر عشر نکالنا واجب نہیں۔

عشر سے پہلے خرچہ وضع کرنا

پیداوار سے عشر نکالنے سے پہلے کسی قسم کا خرچہ وضع نہیں کیا جائے گا، کیونکہ شریعت نے اخراجات پر نصف عشر یعنی بیسواں حصہ کر دیا ہے، اس لئے اخراجات وضع کر کے عشر نہیں دیا جائے گا، بلکہ تمام پیداوار کا عشر ادا کیا جائے گا، نیز بیج کو بھی اخراجات میں شمار کیا جائے گا۔ (۳)

عشر کا حساب کب سے

جب پھل وغیرہ اطمینان کے قابل ہو جائیں اس وقت کے حساب سے عشر واجب ہے۔ (۴)

(۱) ولو كانت الارض عشوية فتمكن من زراعتها فلم تزرع لايجب العشر لعدم الخارج حقيقة. (ايضا) هندية ج: ۱ ص: ۱۸۵، ط: رشيدية . البحر ج: ۲ ص: ۲۳۶، باب العشر، درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۳، باب العشر ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۶۵.

(۲) گزشتہ صفحہ کا حوالہ نمبر: ۴

(۳) بلارفع مؤن أى كلف (الزرع وبلا اخراج البذر لتتصريحهم بالعشر فى كل الخارج. الدر المختار شامى، كتاب الزكوة باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۸، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸، باب العشر ط: سعيد.

(۴) واما وقت الوجوب فوق وقت الوجوب وقت خروج الزرع وظهور الثمر عند ابى حنيفة، وعند أبى يوسف وقت الادراك وعند محمد وقت التنقية والجذاذ. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۶۳، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر ط: سعيد.

عشر کا ضامن

اگر مالک پیداوار کو ہلاک کر دے تو ہلاک شدہ پیداوار کے عشر کا ضامن ہوگا، اور اس کے ذمہ قرض ہو جائے گا، اور اگر مالک کے علاوہ کسی دوسرے شخص نے پیداوار کو ہلاک کر دیا تو مالک اس سے ضمان لے کر اس میں سے عشر ادا کرے گا۔ (۱)

عشر کا مصرف

☆.....عشر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں، جس طرح زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسی مسلمان فقیر و غریب مستحق زکوٰۃ آدمی کو کسی قسم کے معاوضہ کے بغیر مال کا نہ طور پر دے کر قبضہ دلانا ضروری ہے اس طرح عشر کی ادائیگی کا بھی یہی طریقہ ہے۔ (۲)

☆.....عشر یا اس کی رقم صرف مسلمان فقراء و مساکین کو دی جاسکتی ہے اس کو رفاہ عامہ پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

(۱) فان استهلكه المال ضمن عشره ويكون ديناً في ذمته وان استهلك بعضه فقدر عشره المستهلك يكون ديناً في ذمته وان استهلكه غير المالك اخذ الضمان منه وأدى عشره لانه هلكت الى خلف وهو الضمان فكان قائماً معنى وان استهلك بعضه أخذ ضمانه وأدى عشر القدر المستهلك وعشر الباقي منه لما قلنا. بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل اما وقت وجوب العشر) ج: ۲ ص: ۶۲، ۶۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر ط: سعيد، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۶، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار ط: رشیدیہ .

(۲) ای مصرف الزکوٰۃ والعشر..... (هو فقير)..... (ومسكين من لاشئ له) الخ . (قوله ای مصرف الزکوٰۃ والعشر) یشیر الی وجہ مناسبتہ ہنا. الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزكاة باب مصرف ج: ۲ ص: ۳۳۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب مصرف ط: سعيد. وفي التارخانية يصرف مصرف الزكاة فيصرف الى الفقراء. ج: ۲ ص: ۳۳۱، كتاب العشر. ادارة القرآن .

(۳) ويشترط ان يكون مصرف (تمليكا) لا اباحة كما مر (لا) يصرف (الي بناء) نحو (مسجد و) لالي (كفن ميت وقضاء دينه) . البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب مصرف ط: سعيد. (قوله نحو مسجد) كبناء القناطر والسقايات واصلاح الطرق وكري الانهار والحج والجهاد وكل ما لا تملك فيه زبلي. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۴.

عشر کا مفہوم

☆..... ”عشر“ کا معنی دسواں حصہ ہے، نبی کریم ﷺ نے عشری زمین کی دو قسمیں قرار دی ہیں، ایک میں عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے اور دوسری میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا فرض ہوتا ہے، لیکن فقہاء کرام کی اصطلاح میں دونوں قسم کی زکوٰۃ کو ”عشر“ ہی کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے، اور عشر عبادت ہے ٹیکس نہیں ہے۔ (۱)

☆..... اگر زمین بارانی ہے کہ بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے تو پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ فقراء کو دینا واجب ہوگا، اور اگر زمین کو خود سیراب کرتا ہے تو اسکی پیداوار کا بیسواں حصہ صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

عشر کا نصاب

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک عشر کا نصاب مقرر نہیں بلکہ پیداوار جتنی بھی ہو، کم ہو یا زیادہ، ہر حال میں عشر کا لانا واجب ہے کیونکہ قرآن و حدیث کے الفاظ ”عشر“ کے بارے میں عام ہیں۔ (۳)

(۱) (یجب) العشر. هو واحد الاجزاء العشرة والمراد به هنا ما ينسب اليه لتشمل الترجمة نصف العشر. الدر مع رد المحتار، كتاب الزكاة باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۵، والمراد بالعشر ما ينسب اليه كما مرفيشمل العشر ونصفه الماخوذ من ارض المسلم وربعه الماخوذ منه اذا مر على العاشر) رد المحتار باب المصروف ج: ۲ ص: ۳۳۹.

(۲) فی رد المحتار (قوله یجب العشر)..... ای یفترض فان عامة المفسرين على انه العشر ونصفه وهو مجمل بينه قوله ﷺ ”ما سقت السماء ففيه العشر وما سقى بغرب أو دالية ففيه نصف العشر“ باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۵، وفي الدر المختار، یجب (نصفه فی مسقی غرب) ای دلو کبیر (ودالية) ای دولا ب لکثرة المؤنة، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۸، البحار الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸، باب العشر، ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۶، الباب السادس فی زكاة الزرع والثمار، ط: رشیدیہ .

(۳) قال فی البدائع: وكذا النصاب ليس بشرط لوجوب العشر فيجب العشر في كثير الخار ج =

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ (سورہ بقرہ)۔

عشر کے مستحق

عشر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔ (۱)

عشر معاف نہیں ہوتا

☆..... اگر حاکم وقت یا اس کا نائب عشری زمین کا عشر کسی شخص کو معاف کر دے تو عشر معاف نہیں ہوگا، زمین کے مالک پر ضروری ہوگا کہ خود عشر نکال کر مستحقین کو دیدے۔ (۲)

= وقليله ولا يشترط فيه النصاب عند ابي حنيفة ولا يبي حنيفة عموم قوله يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض وقوله عز وجل وآتوا حقه يوم حصاده وقول النبي ﷺ ما سقته السماء ففيه العشر وما سقى بغرب ففيه نصف العشر من غير فصل. بدائع ج: ۲ ص: ۵۹، فصل في شرائط المحلية، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷. باب العشر، ط: سعيد، تنارخانية ج: ۲ ص: ۳۲۶، كتاب العشر النصاب لوجوب العشر. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية. (و) تجب..... (بلا شرط النصاب)..... (و) بلا شرط (بقاء). (قوله بلا شرط نصاب) وبقاء فيجب فيمادون النصاب بشرط ان يبلغ صاعا وقيل نصفه وفي الخضراوات التي لاتبقى وهذا قول الامام وهو الصحيح كما في التحفة، (الدر المختار مع رد المحتار كتاب الزكاة باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۶).

(۱) (قوله اي مصرف الزكاة والعشر) يشير الى وجه مناسيته هنا. رد المحتار، كتاب الزكاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۳۹. قال في البحر ولم يقيد في الكتاب بمصرف الزكاة ليتناول الزكاة والعشر. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف، ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲ ص: ۳۳۱، كتاب العشر.

عشر مقروض پر

مقروض آدمی کیلئے بھی عشری زمین کی پیداوار سے عشر نکالنا لازم ہے عشر واجب ہونے کے لئے قرض مانع نہیں ہے۔ (۱)

عشر موت سے ساقط نہیں ہوتا

جس شخص کے ذمہ عشر ہو، اس کی موت سے عشر ساقط نہیں ہوتا بلکہ اس کے متروکہ غلہ میں سے عشر وصول کیا جائے گا۔ (۲)

عشر میں قیمت دینا

عشر میں پیداوار کی بجائے قیمت دینا جائز ہے، یعنی پیداوار کے دسویں حصہ کی بجائے دسویں حصے کی قیمت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (۳)

عشر نہ نکالنے والا گناہ گار ہے

زمین کا عشر نہ نکالنے والا گناہ گار اور فاسق ہے، البتہ جس غلہ سے عشر نہیں نکالا وہ حرام نہیں بلکہ حلال ہے۔ (۴)

(۱) و يجب مع الدين الدر المختار كتاب الزكاة باب العشر ج: ۲ ص: ۳۲۶.

(۲) ويؤخذ من التركة شامي ج: ۲ ص: ۳۲۶. والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر، ط: سعيد، تنارخانية ج: ۲ ص: ۳۲۹، كتاب العشر، ادارة القرآن والعلوم الاسلامية: وبدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۶ ط: سعيد.

(۳) قال في البدائع: فالواجب جزء من الخارج لانه عشر الخارج او نصف عشرة وذلك جزءه الا انه واجب من حيث انه مال لا من حيث انه جزء حتى يجوز اداء قيمته عندنا، بدائع ج: ۲ ص: ۶۳، فصل في صفة الواجب ط: سعيد.

(۴) اللہ تعالیٰ کا قول:

واتواحقه يوم حساده. سورة الانعام، آیت: ۱۴۱. ان موجبه الوجوب لاستحقاق الوعيد لتارك الامر بالنص. (نور الانوار ص: ۲۸، مبحث الامر استحقاق الوعيد لتارك الامر بالنص.

عشر واجب ہونے کی شرطیں

- ☆.....مسلمان ہونا کیونکہ عشر عبادت ہے اور غیر مسلم عبادت کا اہل نہیں۔ (۱)
- ☆.....زمین کا عشری ہونا، خراجی زمین پر عشر واجب نہیں ہوتا۔ (۲)
- ☆.....زمین سے پیداوار کا حاصل ہونا، اگر پیداوار حاصل نہیں ہوئی تو عشر ساقط ہو جائے گا۔ (۳)
- ☆ ایسی پیداوار جو بوکر حاصل ہو، خود روگھاس یا درخت پر عشر واجب نہیں۔ (۴)
- ☆.....عشر واجب ہونے کیلئے زمین کے مالک کا عاقل اور بالغ ہونا ضروری نہیں اگر زمین کا مالک بچہ اور مجنون ہے اور زمین سے پیداوار حاصل ہوتی ہے تو اس میں عشر واجب ہوگا، اس کے سرپرستوں پر ضروری ہوگا کہ پیداوار سے عشر ادا کریں۔ (۵)
- ☆.....عشر واجب ہونے کیلئے زمین کا خود مالک ہونا شرط نہیں، زمین عشری ہونا شرط ہے، جیسا کہ وقف کی زمین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے اسی طرح اگر کسی نے عاریت، اجارہ اور کرایہ کے طور پر عشری زمین لی اور اس میں زراعت کی

- (۱) و شرط وجوبه نوعان الاول شرط الاهلية وهو الاسلام . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵ ، بدائع ج: ۲ ص: ۵۴ .
- (۲) والنوع الثاني شرط المحلية وهوان تكون عشوية فلاعشر في الخارج من ارض الخراج . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵ . بدائع ج: ۲ ص: ۵۸ .
- (۳) ومنهاى من شرائط المحلية وجودالخارج حتى ان الارض لولم تخرج شيئا لم يجب العشر لان الواجب جزء من الخارج وايجاب جزء من الخارج ولاخارج محال . بدائع ج: ۲ ص: ۵۸ ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵ .
- (۴) ومنها ان يكون الخراج من الارض مما يقصد بزراعته نماء الارض وتستغل الارض به عادة فلاعشر في الحطب والحشيش والقصب . بدائع ج: ۲ ص: ۵۸ ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۶ .
- (۵) واما العقل والبلوغ فليسامن شرائط الوجوب حتى يجب العشر في ارض الصبي و المجنون . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵ ، بدائع ج: ۲ ص: ۵۶ .

تو اس کی پیداوار کا عشر ادا کرنا اس آدمی کے ذمہ ہوگا، زمین کے مالک کے ذمے نہیں ہے۔ (۱)

☆..... عشر واجب ہونے کیلئے سال گزرنا شرط نہیں، سال میں جتنی دفعہ پیداوار ہوگی اتنی دفعہ عشر ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... آدمی مقروض ہے تب بھی عشر ادا کرنا لازم ہے، قرض کی رقم کو پیداوار سے منہا نہیں کیا جائے گا بلکہ کل پیداوار سے عشر ادا کیا جائے گا۔ (۳)

☆..... عشر واجب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ زمین پر واقعہ زراعت ہوئی ہو ورنہ عشر واجب نہیں ہوگا کیونکہ عشر پیداوار ہی کے ایک حصہ کا نام ہے۔ (۴)

☆..... ہر وہ پیداوار جس سے آمدنی حاصل کرنا مقصود ہوتا ہے خواہ غلہ ہو خواہ پھل اس پر عشر واجب ہے لہذا کھیت اور باغ دونوں پر عشر واجب ہے۔ (۵)

- (۱) وكذا ملك الارض ليس بشرط للوجوب لوجوبه في الاراضى الموقوفة . عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵ . قال في البدائع: انما الشرط ملك الخارج فيجب في الاراضى التى لا ملك لها وهى الاراضى الموقوفة لعموم قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم و مما اخرجنا لكم من الارض . ج: ۲ ص: ۵۶، ولو اخرجوا من طيبات على المستاجر . بدائع ج: ۲ ص: ۵۶، فصل في شرائط الفرضية، ط: سعيد .
- (۲) وبلا شرط بقاء حولان حول وفي الشامية حتى لو اخرجت الارض مرارا وجب في كل مرة . فتاوى شامى ج: ۲ ص: ۳۲۲، بدائع ج: ۲ ص: ۵۶ .
- (۳) قال في الدر: ويجب مع الدين درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۲۶، باب العشر . ط: سعيد .
- (۴) منها (شرائط المحلية) ان يكون الخارج من الارض مما يقصد بزراعتة نماء الارض و تستغل الارض به عادة..... فاما كون الخارج مما له ثمرة باقية ليس بشرط لوجوب العشر بل يجب سواء كان الخارج له ثمرة باقية او ليس له ثمرة باقية . بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل واما شرائط المحلية ج: ۲ ص: ۵۸، ۵۹، ط: سعيد . واما سبب فرضيته فالارض النامية بالخارج حقيقة . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۴ .
- (۵) قال في التتارخانية: كل شئ له ثمرة باقية وتكون منفعة عامة ويكون مقصودا في نفسه يجب فيه العشر كالقول والقضاء وفي الخضراوات الفواكه كالتفاح عند ابى حنيفة يجب . تتارخانية ج: ۲ ص: ۳۲۳، كتاب العشر . ادارة القرآن .

عطر

- ☆..... اگر عطر فروخت کے لئے ہے تو وہ مال تجارت ہے، اور اگر ذاتی استعمال کے لئے ہے تو مال تجارت نہیں ہے۔ (۱)
- ☆..... اگر عطر فروخت کیلئے ہے اور اس کی قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ قیمت فروخت کے حساب سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)
- اور قیمت فروخت سے مراد وہ قیمت ہے جس قیمت پر دکاندار خریدار کو فروخت کرتے ہیں۔ (۳)
- ☆..... اگر عطر کی زکوٰۃ نقد دینے میں پریشانی ہو تو ہر قسم کے عطر سے چالیسواں حصہ نکال کر مستحقین کو مالک بنا کر دے سکتے ہیں۔ (۴)

(۱) قال فی البدائع اما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشئ فيه مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم فتجب فيها الزكاة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعيد. سواء كان مال التجارة عروضاً او عقاراً او شيئاً مما يكال او يوزن لان الوجوب في اموال التجارة تعلق بالمعنى وهو المالية والقيمة. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، ۲۱، فصل في اموال التجارة ط: سعيد.

(۲) قال في البحر في عروض تجارة بلغت نصاب ورق اذهب اي يجب ربع العشر في عروض التجارة اذا بلغت نصاباً من احدهما. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال ط: سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال. تترارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷، زكاة عروض التجارة.

(۳) قال في الهنديه: ويقومها المالك في البلد الذى فيه المال حتى لو بعث عبداً للتجارة الى بلد آخر فحال الحول تعتبر قيمته في ذلك البلد. هندية ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثانى فى العروض ط: رشيديه كوئته. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹، باب زكاة المال ط: سعيد.

(۴) قال في الهنديه: اذا كان له مائتا قفيز حنطة للتجارة تساوى مائتي درهم فتم الحول فان ادى من عينها ادى خمسة اقفزة وان ادى القيمة تعتبر قيمتها يوم الوجوب. هندية ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيديه. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۹، باب زكاة المال ط: سعيد، تترارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲، زكاة عروض التجارة. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية.

عورت زکوٰۃ کہاں سے دے

☆.....جس زیور کی مالک عورت ہے، اور وہ نصاب کے برابر ہے، اس کی زکوٰۃ ادا کرنا اس عورت ہی کے ذمہ فرض ہے اگر اس کا شوہر تبرع اور احسان کے طور پر بیوی کی اجازت سے دیدے، یا عورت شوہر سے پیسہ لیکر زکوٰۃ دیدے یا جو خرچ اس کا شوہر اس کو دیتا ہے اس میں سے بچا کر دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر کچھ نہ ہو سکے تو اس عورت کو اسی زیور میں سے زکوٰۃ دینی ہوگی، چاہے زیور کا چالیسواں حصہ نکال کر زکوٰۃ دیدے یا کسی سے قرضہ لے کر چالیسویں حصہ کی قیمت ادا کرے اور بعد میں قرض ادا کر دے۔ (۱)

☆.....چالیسواں حصہ سے مراد چالیس تولہ میں ایک تولہ، اور سو تولہ میں ڈھائی تولہ یا اسکی قیمت ہے۔ (۲)

☆.....اللہ تعالیٰ نے جب اس عورت کو صاحب نصاب بنایا ہے تو وہ مالدار ہے اس پر ضروری ہے کہ سالانہ زکوٰۃ ادا کرے ورنہ وہ گنہگار ہوگی اور قبر سے لیکر آخرت تک عذاب ہوتا رہے گا، اور اس کا کوئی عذر سنا نہیں جائے گا الا یہ کہ اللہ تعالیٰ خاص رحمت سے معاف کر دے وہ اس کا کرم ہوگا لیکن یہ کرم کس پر ہوگا ہمیں معلوم نہیں۔ (۳)

(۱) قال فی الهدایة: الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملکا تاما و حال علیہ الحول. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، کتاب الزکاة ط: رشیدیہ کوئٹہ. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۷. کتاب الزکاة، ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة .
(۲) قال فی الہندیہ تجب فی کل مائتی درہم خمسۃ دراہم وان ادى خمسۃ قیمتہا خمسۃ جاز. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۸، الفصل الاول فی زکاة الذهب والفضة ط: رشیدیہ کوئٹہ ، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۰، الفصل الثانی فی زکاة المال ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۵، باب زکاة المال ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۹، ط: سعید، (۳) انظر رقم: ۱

عیدی زکوٰۃ سے دینا

مستحقین زکوٰۃ لوگوں کو ”عیدی“ کے نام سے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے البتہ دیتے وقت دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت ہو۔ (۱)

(ع)

غربت کا حل

☆..... جس طرح اسلام نے ضرورت مند اور کمزوروں کی کفالت کا نظام قائم کیا ہے کسی اور مذہب یا انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین میں اسکی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

☆..... مکی دور کے آغاز ہی سے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ ہر انسان کے مال پر غریب اور محتاج لوگوں کا لازمی حق ہے، ”وفی اموالہم حق للسائل والمحروم“ (۲) ہر مالدار مسلمان پر لازم ہے کہ اس حق کو ادا کرے۔

☆..... اسلام نے غریبوں کے مسئلے کی جانب پوری توجہ کی اور قرآن کریم نے اس سلسلے میں بڑی اہم ہدایات دیں، کبھی قرآن مجید نے اس مسئلہ کو اس طرح ذکر کیا طعام مسکین - غریبوں کو کھانا کھلانا۔

اور کبھی اس طرح ذکر کیا کہ اللہ کے دئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرے، اور کبھی فقیروں اور محروم لوگوں کا حق ادا کرنے کا حکم دیا، کبھی مسکین اور مسافر کا حق ادا کرنے کی تاکید کی اور کبھی زکوٰۃ دینے کا واضح حکم دیا۔

(۱) دفع الزکاة الی صبیان اقرارہ برسم عید اوالی مبشر أومهدی الباکورة جازای عادة عید . الدرالمختار شامی کتاب الزکاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۲۵۶ ط: سعید، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸، من توضع الزکاة فیہ . ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰ . قال فی البحر الرائق من اعطی مسکینا دراهم وسماہا ہبة ونوی الزکاة فانہا تجزئہ البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲، کتاب الزکاة ، ط: سعید . (۲) جزء ۲۶ سورة الذریت آیت : ۱۹ ، أيضا جزء : ۲۹ ، سورة المعارج آیت : ۲۵ ، ۲۴ .

غریب امیر ہو گیا

☆..... اگر کوئی شخص غریب تھا لوگوں نے اس کو زکوٰۃ دی، اور یہ غریب بعد میں امیر اور مالدار ہو گیا، اور اب تک اس کے پاس لوگوں سے لی ہوئی زکوٰۃ کی رقم موجود ہے تو وہ رقم اپنی ذاتی استعمال میں لاسکتا ہے، کیونکہ یہ شخص زکوٰۃ کی رقم لیتے وقت زکوٰۃ کا مستحق تھا۔

☆..... اگر کسی غریب آدمی نے غربت کی حالت میں لوگوں سے زکوٰۃ کی رقم لیکر گھر خریدا ہے یا گھر بنایا ہے، اور بعد میں وہ مالدار امیر ہو گیا ہے تو مالدار ہونے کے بعد بھی اس گھر میں رہ سکتا ہے، اور اس کو فروخت کر کے اس کی رقم اپنی ذات پر خرچ کر سکتا ہے۔ (۱)

غریب کو کرایہ کے بغیر زکوٰۃ کی نیت سے رکھنا

اگر کسی نے کسی فقیر و غریب آدمی کو کرایہ کے بغیر زکوٰۃ کی نیت سے اپنے گھر میں رکھا تو اس سے اسکی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں گھر والے نے نفع کا مالک بنایا مال کا مالک نہیں بنایا، اور نفع کا مالک بنانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۲)

(۱) ولا یخرج عن العہدۃ بالعزل بل بالأداء للفقراء. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰.
البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱. قال فی البحر: ہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاۃ ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، ۲۵۸، کتاب الزکاۃ، ط: سعید، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۹، فصل فی رکن الزکاۃ ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، کتاب الزکاۃ ط: رشیدیہ.
(۲) ویشرط ان یكون الصرف تملیکا لا باحة. الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاۃ باب المصرف ج: ۲ ص: ۳۲۲، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳. قال فی البحر: الزکاۃ لاتتأدی الا بتملیک عین متقومة حتی لو اسکن الفقیر دارہ سنة بنية الزکاۃ لایجزئہ لان المنفعة لیست بعین متقومة. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاۃ ط: سعید، درمع رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، ط: سعید.

غریب کی شادی میں زکوٰۃ دنیا

- ☆..... اگر غریب لڑکے یا لڑکی کے والدین بھی غریب ہیں، زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو غریب اولاد کی شادی کیلئے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے۔ (۱)
- ☆..... غریب لڑکے یا لڑکی جو نصاب کے مالک نہیں ہیں ان کو بھی نکاح میں خرچ کرنے کیلئے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے، اور اتنی زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہوگا جتنی رقم شادی اور نکاح کیلئے ضرورت ہوگی۔ (۲)
- ☆..... نقد رقم دے یا سامان خرید کر دے دونوں جائز ہیں۔
- ☆..... اگر لڑکا یا لڑکی پہلے غریب تھے اور لوگوں نے اتنی رقم دی کہ وہ نصاب کے برابر ہوگئی تو مزید رقم زکوٰۃ کی مد سے دینا جائز نہیں ہوگا، ہاں صدقہ خیرات اور ہدیہ تحفہ کے اعتبار سے زکوٰۃ کے علاوہ دوسری رقم دینا جائز ہوگا۔ (۳)

(۱) ہی تملیک المال من فقیر مسلم بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۶، ط: سعید. ہندیہ، ج: ۱ ص: ۱۷۰. ومصرف الزکاة هو فقیر ومن له ادنی شیء ای دون نصاب الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصروف ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصروف ط: سعید، قال فی البدائع: اذا کان له عیال یحتاج الی نفقتهم وکسوتهم فلا یاس بان یتصدق علیه. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۹، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی الیه ط: سعید.

(۲) ویجوز دفع الزکاة الی من یملک مادون النصاب او قدر نصاب غیر تام وهو مستغرق فی الحاجة. البحر الرائق کتاب الزکاة باب المصروف ج: ۲ ص: ۱۲۴۰. مصرف الزکاة هو فقیر و هو من له ادنی شیء ای دون نصاب او قدر نصاب غیر تام مستغرق فی الحاجة. الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصروف. تملیک جزء مال عینہ الشارح من مسلم فقیر غیر ہاشمی ولا مولاه مع قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، ۲۵۷. ۲۵۷. کتاب الزکاة. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱ کتاب الزکاة ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰.

(۳) قال فی البدائع ویکره لمن علیه الزکاة ان یعطی فقیرا مائتی درہم او اکثر ولو اعطی جاز. بدائع ج: ۲ ص: ۴۸، ط: سعید.

غریب کے مکان کی مرمت زکوٰۃ کی رقم سے کرانا

☆..... اگر مستحق آدمی کے ہاتھ میں زکوٰۃ کی رقم نہیں دی بلکہ مالدار آدمی نے اس کے گھر کی مرمت میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کر دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی لہذا گھر کی مرمت سے پہلے زکوٰۃ کی رقم مستحق کے ہاتھ میں دیدی جائے اور اس کو قطعی طور پر مالک بنا دیا جائے پھر وہ اپنی مرضی سے مکان کی مرمت میں خرچ کرے تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور گھر کی مرمت بھی ہو جائیگی۔ (۱)

☆..... یا تو یہ کریں کہ زکوٰۃ کی رقم مستحق آدمی کے ہاتھ میں دینے کے بعد یہ کہیں کہ رقم مجھے دیدوں تاکہ میں تمہارے گھر کی مرمت کرادوں، اور وہ رقم دیدے اور یہ مرمت کرادیں تو بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

غریب مدرس کی زکوٰۃ کی رقم سے امداد کرنا

زکوٰۃ کی رقم سے غریب مدرس کی تنخواہ دینا جائز نہیں ہے، البتہ زکوٰۃ دینے والوں کی اجازت سے مستحق زکوٰۃ غریب مدرس کو ماہانہ امداد کے طور پر زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہے اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

(۱) قال فی البدائع: علی هذا ینخرج صرف الزکاة الی وجوه البرمن بناء المساجد و الرباطات والسقایات انه لایجوز لانه لم یوجد التملیک اصلا، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، فصل فی رکن الزکاة ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، باب المصروف ط: سعید، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۴، باب المصروف ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، الباب السابع فی المصارف ط: رشیدیہ .
(۲) قال فی البحر: والحیلة فی الجواز فی هذه الأربعة ان یتصدق بمقدار زکاته علی فقیر ثم یامر بعد ذلك بالمصرف الی هذه الوجوه فیکون لصاحب المال ثواب الزکاة وللفقیر ثواب هذه القرب . البحر ج: ۲ ص: ۳۴۳، باب المصروف ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۵، باب المصروف ط: سعید، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزکاة فیہ . ادارة القرآن .
(۳) ولو دفعها المعلم لخلیفته ان کان بحیث یعمل له لو لم یعطه صح والا لا . (قوله والا لا) ای لان المدفوع بمنزلة العوض . الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاة باب المصروف =

غریب مریض

- ☆..... اگر مریض زکوٰۃ کا مستحق ہے تو اس کو زکوٰۃ کی مد سے دواء، کھانا، پھل فروٹ وغیرہ خرید کر دینا جائز ہے، اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)
- ☆..... ڈاکٹر کی فیس زکوٰۃ سے ادا کرنے کی دو صورتیں ہیں۔
- (الف) ڈاکٹر کی فیس کی رقم مستحق زکوٰۃ مریض کے ہاتھ میں دیدی جائے تاکہ اس کا قبضہ ہو جائے، پھر اس سے لیکر ڈاکٹر کو فیس کی بابت دیدی جائے۔ (۲)
- (ب) یا ہسپتال والے اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے تحریری یا زبانی طور پر وکیل بن جائیں پھر وکیل بن کر اس کا سارا خرچہ زکوٰۃ کی مد سے کریں دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔
- یا مریض کے گھروالوں کو دیدیں تاکہ اس پر خرچ کریں۔ (۳)

=ج: ۲: ص: ۳۵۶. ہندیہ کتاب الزکاة الباب السابع فی المصرف ج: ۱: ص: ۱۹۰. ط: رشیدیہ
تارخانیہ ج: ۲: ص: ۲۷۸، ج: ۲: ص: ۳۲۲، ط: ادارۃ القرآن.

(۱) قال فی البحر: يجوز دفع الزکاة الی من یملک مادون النصاب او قدر نصاب غیر نام و هو مستغرق فی الحاجة. البحر ج: ۲: ص: ۲۷۸، ج: ۲: ص: ۳۲۲، باب المصرف ط: سعید، درمع الرد ج: ۲: ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید، واما الاطعام ان دفع الطعام الیه بیده يجوز ایضا لهذه العلة . البحر ج: ۲: ص: ۲۰۱، کتاب الزکاة ط: سعید، رد المحتار ج: ۲: ص: ۲۵۷. کتاب الزکاة .

(۲) والحيلة فی الجواز فی هذا ان یتصدق بمقدار زکاته علی فقیر ثم یامرہ بعد ذلك بالصرف الی هذا فیکون لصاحب المال ثواب الزکاة وللفقیر ثواب هذا القرب . البحر ج: ۲: ص: ۲۲۳، باب المصرف . درمع الرد ج: ۲: ص: ۳۲۲. باب المصرف تناخرانیة ج: ۲: ص: ۲۷۲، ادارۃ القرآن . ہندیہ ج: ۱: ص: ۱۸۸. بدائع ج: ۲: ص: ۳۹.

(۳) ولوقضى دين الفقیر بزکاة ماله ان کان بأمرہ يجوز ، وان کان بغير امرہ لا يجوز وسقط الدين . عالمگیری ج: ۱: ص: ۱۹۰، شامی ج: ۲: ص: ۲۷۱، بدائع الصنائع ج: ۲: ص: ۳۹، فصل واما رکن الزکاة .

غریب مہتمم کیلئے مدرسہ کی زکوٰۃ استعمال کرنا

☆..... اگر مدرسہ کا مہتمم غریب اور قرض دار ہے تو بھی مدرسہ کے طلباء کیلئے دی ہوئی چیزیں اپنے لئے اپنے گھر والوں کیلئے اور مدرسین کے لئے استعمال کرنا جائز نہیں ہیں کیونکہ مہتمم صاحب کو دینے والوں کی شرط کے خلاف تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ (۱)

☆..... ایسی صورت میں اگر غریب مہتمم اپنے لئے کھلے لوگوں سے مدد لے اور لوگ مدد کریں تو وہ رقم اپنی ذات پر، گھر والوں پر خرچ کرنا جائز ہوگا اگرچہ یہ صورت شدید مجبوری کے بغیر مناسب نہیں۔ (۲)

غریبوں کی تعلیم کے لئے زکوٰۃ دینا

مسلمان غریب لڑکے یا لڑکی کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے زکوٰۃ کی رقم سے مدد کرنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) قال فی التتارخانیة قال محمد فی کتاب الزکاة من الاصل..... فی قوله تعالیٰ (انما الصدقات للفقراء آية لانه لا يجوز صرفها الی من فرغ نفسه لعمل المسلمین نحو القضاة و المفتین والمؤذنین والمعلمین. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۳۴۴، کتاب المعادن. ادارة القرآن . قال فی الدر: ولودفعها المعلم لخليفته ان كان بحيث يعمل له لولم يعطه صح والا لا، لان المدفوع يكون بمنزلة العوض. الدر المختار ج: ۲ ص: ۳۵۶، باب المصرف. هندیہ، ج: ۱ ص: ۱۹۰، باب المصرف ط: رشیدیہ. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۳۴۴، ۲۷۸.

(۲، ۳) فهي تملیک المال من فقیر مسلم..... بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. المصرف وهو فقیر من له ادنی شیء اى دون نصاب او قدر نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجة، ومسکین من لاشیء له، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰. بدائع ج: ۲ ص: ۴۳. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷.

غش (کھوٹ)

جن زیورات میں غش ملایا جاتا ہے، اگر ان میں سونا یا چاندی غش سے زیادہ ہے یعنی آدھے سے زیادہ سونا یا چاندی ہے تو وہ سونا اور چاندی کے حکم میں ہے، خالص سونا اور چاندی کے مانند ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔
اور اگر غش غالب ہے یعنی نصف سے زیادہ غش ہے تو وہ غش کے حکم میں ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

غصب کے مال پر زکوٰۃ

☆..... غصب کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے، اگر مالک معلوم ہے تو اس کو واپس کر دے اور اگر مالک یا اس کے وارث کا علم نہیں تو سارا مال ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کر دے (۲) ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور ایک درہم کے بدلے میں سات سو مقبول نمازوں کا ثواب دینا ہوگا، (التذکرہ فی احوال الموتی و امور الآخرة للقرطبی ص: ۳۱۲، باب القصاص، ط: مکہ مکرمہ -

☆ واضح رہے کہ غصب کرنا ناجائز ہے اور حرام ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔ (۳)

(۱) وغالب الفضة والذهب فضة وذهب وما غلب غشه منهما يقوم كالعروض..... تجب ای فیما غلب غشه، إذا نوى فيه التجارة اولم ينو. ولكن يخلص منه ما يبلغ نصابا اولم يخلص و لكن اثمانا رائجة وبلغت قيمته نصابا. قوله: والا لا: ای وإن لم يوجد شئ من ذلك فلا تجب الزكاة. شاميه. باب زكاة المال ج: ۲ ص: ۳۰۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشیدیہ. کوئٹہ، تنار حانیة ج: ۲ ص: ۲۳۳، زكاة المال. ادارة القرآن.
(۲) لأن سبيل الكسب الخبيث التصدق اذا تعذر الرد على صاحبه. الرد المحتار ج: ۲ ص: ۲۲۸، كتاب الحظر والاباحة. والا فلا زكاة كمالو كان الكل خبيثا كما في النهير (الدر المختار) فی القنية لو كان الخبيث نصابا لا يلزمه الزكاة لان الكل واجب التصدق عليه فلا يفيد ايجاب التصدق ببعضه ومثله في البزازیة. رد المحتار باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۹۱.
(۳) عن سعيد بن زيد قال قال رسول الله ﷺ من اخذ شيئا من الارض ظلما فإنه يطوقه يوم القيامة من سبع ارضين. صحيح البخارى ج: ۱ ص: ۳۳۰، ۳۳۱، باب في المظالم والغصب قديمی كتبخانيه. مشكوة باب الغصب والعارية ص: ۲۵۴.

غفلت

آج کل مخصوص لوگوں کے علاوہ عام جہالت اور غفلت کی بنا پر بہت سے مسلمان زکوٰۃ نکالتے ہی نہیں، اور بعض لوگ زکوٰۃ نکالتے تو ہیں لیکن مستحق لوگوں کی تلاش کیے بغیر کسی کو زکوٰۃ کی رقم دے کر اپنے آپ کو سبکدوش سمجھ لیتے ہیں، اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غیر مستحق لوگ زکوٰۃ و صدقات پر قابض ہو جاتے ہیں، اور مستحق لوگ غربت افلاس اور مصیبت کا شکار رہتے ہیں، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ سالانہ زکوٰۃ نکالیں اور صحیح مستحق لوگوں کو دیں تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔ (۱)

غفلت کی وجہ سے زکوٰۃ نہیں دی

اگر کوئی صاحب نصاب آدمی نے غفلت کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے گذشتہ ایک سال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ معاف نہیں ہوگی بلکہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اسکی صورت یہ ہے کہ دوسرے سال اس کو موجودہ اور پچھلے سال کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔ (۲)

اور حساب یہ کہ پچھلے سال کے اختتام پر جس قدر سونا، چاندی مال اور نقد رقم تھی پہلے اس کی زکوٰۃ دے دے، پھر اس کے بعد اس سال جس قدر مال اور روپیہ وغیرہ

(۱) انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا ، والمؤلفة قلوبہم وفي الرقاب و الغارمین وفي سبیل اللہ وابن السبیل . (سورة التوبة آیت : ۶۰) فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاہ بشرط قطع المنفعة الخ (ہندیہ کتاب الزکاۃ ج ۱ ص : ۱۷۰ ، ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید. ودرمع الردج: ۲ ص: ۲۵۸. ۲۵۷ ، ط: سعید. قال رسول اللہ ﷺ لا تحل الصدقة لغنی إلا لخمسة: لغاز فی سبیل اللہ اولعامل اولغارم اولرجل اشتراھا بمالہ اولرجل کان لہ جارمسکین فتصدق علی المساکین فاهدی المسکین للغنی. مشکوٰۃ کتاب الزکوٰۃ باب من تحل لہ الصدقة. ص: ۱۶۱ .

(۲) قال فی البدائع اذا کان لرجل مائتا درہم . فلم یؤد زکاتہ سنتین ینزکی السنة الاولى وكذا هذا فی مال التجارة . بدائع ج: ۲ ص: ۷، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴ ، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۰، ط: سعید.

ہو اس کی زکوٰۃ دے دے اور اس سال جس قدر مزید رقم وغیرہ موجود ہے اس کی زکوٰۃ بھی دیدے۔ (۱)

غلام کو زکوٰۃ دینا

مولیٰ اور مالک کیلئے اپنے غلام کو زکوٰۃ دینا درست نہیں، اور جو شرعی غلام نہیں، جیسا کہ آجکل مالدار لوگوں کے گھروں میں خادم کے طور پر رہتے ہیں اگر وہ غریب ہوں تو ان کو تعاون اور مدد کے طور پر زکوٰۃ دینا جائز ہوگا البتہ تنخواہ کے طور پر زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

غیر مستحق زکوٰۃ لیکر مستحق کو نہیں دے سکتا ہے

غیر مستحق کے لئے زکوٰۃ کی رقم لیکر مستحق کو دینا درست نہیں اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی مالدار آدمی یا اس کا وکیل زکوٰۃ تقسیم کر رہا ہے اور اعلان کر دیا ہے جو لوگ زکوٰۃ کے مستحق ہیں صرف وہ لیں اور جو مستحق نہیں وہ نہ لیں تو ایسی صورت میں غیر مستحق لوگوں کیلئے زکوٰۃ کی رقم لیکر کسی مستحق کو دینا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ جس سے لی ہے اس کو واپس کر دینا ضروری ہوگا۔ (۳)

(۱) قال فی البدائع والمستفاد فی خلال الحول فان كان من جنسه فان كان متفرعا من الاصل او حاصلًا بسببه يضم الی الاصل ویربی بحول الاصل. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳. ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، فصل فی الغنم ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۸ ط: سعید، (۲) ولا ىلى مملوك المزكى) ولومکاتبا اومدبرا. الدرالمختار کتاب الزکوٰۃ باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳۲۶، ۳۵۰. وفى الهندیه: ولا يجوز الدفع الی عبده ومکاتبه وام ولده. فتاوى عالمگیری کتاب الزکوٰۃ الباب السابع ج: ۱ ص: ۱۸۹. ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۴. مصرف الزکاة... هو فقیر وهو من له ادنى شیء ای دون نصاب او قدر نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجة. الدرالمختار مع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰، باب المصرف ط: سعید، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳. ط: سعید. (۳) ولا يجوز دفع الزکوٰۃ الی من یملک نصابا اى مال كان الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، فان كان له فضل عن ذلك تبلغ قيمته مائتى درهم، حرم علیه أخذ الصدقة. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۷.

غیر مستحق کو زکوٰۃ دیدی گئی

☆..... اگر کسی مالدار نے کسی آدمی کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اسی کا شرعی غلام یا کافر تھا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، زکوٰۃ دوبارہ دینی ہوگی، کیونکہ غلام کی ملکیت آقا ہی کی ملکیت ہے، اور کافر زکوٰۃ کا مصرف نہیں ہے۔ (۱)

اور اگر بعد میں یہ معلوم ہوا کہ جس کو زکوٰۃ دی گئی ہے وہ مالدار یا سید یا ہاشمی یا اپنا باپ یا بیٹا یا بیوی یا شوہر ہے تو زکوٰۃ ادا ہوگئی دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ زکوٰۃ کی رقم اسکی ملکیت سے نکل گئی ہے، اور تاریکی یا مغالطہ کی وجہ سے مصرف کی تعیین میں غلطی ہوئی ہے اور وہ معاف ہے۔ (۲)

☆..... اگر زکوٰۃ ادا کرتے وقت غالب گمان یہ تھا کہ یہ شخص زکوٰۃ کا مستحق ہے اور زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ (۳)

غیر مسلم سے زکوٰۃ کی تقسیم

زکوٰۃ کی تقسیم کا کام غیر مسلم کے سپرد کرنا جائز نہیں، اس میں مسلمان کی توہین

(۱) قال فی الدر: دفع بتحر لمن يظنه مصرفا فبان انه عبده او مكاتبه او حربى ولو مستامنا قال فى البحر واطلق فى الكنز الكافر فشمّل الذمى والحربى (اعادها) قال المحقق وانما لم يجز لانه لم يخرج المدفوع عن ملكه والتملك ركن وكذا فى المعراج معللا بان صلته لاتكون برا شرعا ولذا لم يجز التطوع اليه فلم يقع قربة. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۲، باب المصرف ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۷، باب المصرف ط: سعيد.

(۲) قال فى الدر: وان بان غناه او انه ابوه او امرأته او هاشمى لا يعيد لانه اتى بما فى وسعه اى اتى بالتملك الذى هو الركن على قدر وسعه اذ ليس مكلفا اذا دفع فى ظلمة بان يسأل عن القابض من انت؟ رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۲، باب المصرف ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۷.

(۳) قال فى البحر وليس المراد بالتحري الاجتهاد بل غلبة الظن بانه مصرف بعد الشك فى كونه مصرفا وانما قلنا هذا لانه لو دفع باجتهاد بدون ظن او بغير اجتهاد اصلا. ثم تبين المانع فانه لا يجزئه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۷، باب المصرف ط: سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۳۵۳.

لازم آتی ہے، اور ایک غیر مسلم کی سرداری مسلمانوں پر ہوگی، اور زکوٰۃ کی رقم کا غلط استعمال ہوگا، اور زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور اس کا ذمہ دار وہ شخص ہوگا جس نے غیر مسلم کو زکوٰۃ کی تقسیم کا کام دیا ہے۔ (۱)

غیر مسلم فقیروں کو زکوٰۃ دینا

☆..... زکوٰۃ کا مصرف صرف مسلمان فقیر غریب ہیں، کسی غیر مسلم فقیر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم فقیر کو زکوٰۃ دے گا تو اسکی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور اتنی زکوٰۃ دوبارہ مسلمان غریبوں کو دینا لازم ہوگا۔ (۲)

قرآن مجید کی آیت : انما الصدقات للفقراء والمساكين : سورة

التوبة ۷/۱۰، آیت : ۶۰

میں فقراء و مساکین سے مراد بالاجماع مسلمان فقراء و مساکین ہیں البتہ نقلی صدقہ کافروں کو دینا جائز ہے۔ (۳)

(۱) وفي الدر المختار باب العاشر: (هو أى العاشر حرم مسلم) بهذا يعلم حرمة تولية اليهود على الاعمال (قوله هو حرم مسلم) ولا يصح ان يكون كافرا ؛ لأنه لا يلي على المسلم بالآية بحرو المراد بالآية قوله تعالى ” ولن يجعل الله للكافرين على المؤمنين سبيلا“ شامى ج: ۲ ص: ۳۰۹، كتاب الزكاة باب العاشر.

(۲) منها ان يكون مسلما فلا يجوز صرف الزكاة الى الكافر بلا خلاف لحديث معاذ خذها من اغنيائهم و ردها في فقرائهم . امر بوضع الزكاة في فقراء من يؤخذ من اغنيائهم وهم المسلمون فلا يجوز دفعها في غيرهم بدائع الصنائع كتاب الزكاة ، فصل واما الذى يرجع الى المؤدى اليه ج: ۲ ص: ۲۹، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، باب المصرف ط: سعيد، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۱، ط: سعيد، ولا تدفع الى ذمى لحديث معاذ بل لا مبرر ردها الى فقراء المسلمين . فالصرف الى غيرهم ترك للامر . البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲، ط: سعيد.

(۳) قال فى البحر: وضح غيرها اى صح دفع غير الزكاة الى الذمى واجبا كان او تطوعا والصرف فى الكل الى فقراء المسلمين احب . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، باب المصرف ط: سعيد، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۹، ط: سعيد، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۱، باب المصرف ط: سعيد.

- ☆..... غیر مسلم فقیر محتاج کو اللہ کے واسطے نفل صدقہ دینا جائز ہے۔ (۱)
- ☆..... غیر مسلم فقیر و غریب کا قرضہ زکوٰۃ سے ادا کرنا جائز نہیں۔ (۲)
- ☆..... اگر حکومت مسلمانوں سے زکوٰۃ کی رقم لیکر غیر مسلموں کو دیتی ہے یا صحیح مصرف میں خرچ نہیں کرتی تو زکوٰۃ دینے والوں کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، ایسے لوگوں پر ضروری ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ صحیح مصرف میں ادا کریں۔ (۳)

غیر ممالک کے مسلمانوں کو زکوٰۃ دینا

زکوٰۃ کا روپیہ غیر ممالک کے مسلمانوں کو دینا بھی درست ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جن کو زکوٰۃ دی جائے وہ نصاب کے مالک نہ ہوں، اور ان کو مالک بنا دیا جائے۔ (۴)

- (۱) وصح غیرھا ای صح دفع غیر الزکاة الی الذمی واجبا کان اوتطوعا البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۲، باب المصرف ط: سعید، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۱، باب المصرف ط: سعید.
- (۲) لاتدفع الی ذمی لحدیث معاذ خذھا من اغنیائھم وردھا فی فقرائھم. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۲، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۱، ط: سعید. ویجوز دفعھا الی من یملک اقل من النصاب. عالمگیری کتاب الزکاة الباب السابع فی المصرف ج: ۱ ص: ۱۸۹، ط: سعید.
- (۳) واما سلاطین زماننا الذین إذا اخذوا الصدقات والعشور والخراج لایضعونها مواضعھا فهل تسقط هذه الحقوق عن أربابھا؟ اختلف المشائخ فیہ..... وقال الشیخ ابوبکر بن سعید. ان الخراج یسقط ولا تسقط الصدقات..... الخ بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۶.
- (۴) قال فی البحر: وكره نقلھا الی بلد آخر لغير قریب واحوج اما الصحة فلاطلاق قوله تعالیٰ انما الصدقات للفقراء من غیر قید بالمكان واما حدیث معاذ المشهور خذھا من اغنیائھم وردھا فی فقرائھم فلا ینفی الصحة لان الضمیر الی فقراء المسلمین. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۵۰، باب المصرف ط: سعید. ورد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۳، باب المصرف ط: سعید.

(ف)

فاسق کو زکوٰۃ دینا

اگر کوئی مستحق زکوٰۃ آدمی فاسق ہے کافر یا مشرک نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اگرچہ نیک لوگوں کو زکوٰۃ دینے کا ثواب زیادہ ہے۔ (۱)

فرشتے کی دعا

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر صبح کو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں ایک یہ دعا کرتا ہے کہ ”اے اللہ! سخی کو اس کے مال کا بدل عطا فرما، دوسرا فرشتہ یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ! بخیل کو ہلاکت نصیب کر: (بخاری، مسلم)۔ (۲)

فرضیت زکوٰۃ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن زکوٰۃ ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد جگہوں میں فرمایا:

- ☆ اقيموا الصلوة واتوا الزكوة (پ ۱ سورہ البقرہ آیت ۴۳)۔
- ☆ واقاموا الصلوة واتوا الزكوة (پ ۱ سورہ حج آیت ۴۱)۔
- ☆ واقام الصلوة ايتاء الزكوة (پ ۱۸ سورہ نور آیت ۳۷)۔

(۱) مصرف الزكاة هو فقير وهو من له ادنى شئ اى دون نصاب او قدر نصاب غير نام مستغرق فى الحاجة. درمع رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب مصرف ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۰. باب مصرف ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳. ط: سعيد .

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه ان النبى ﷺ قال مامن يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقاً خلفاً ويقول الآخر اللهم اعط ممسكاً تلفاً. صحيح البخارى ج: ۱ ص: ۱۹۳، باب قول الله فاما من اعطى واتقى.... الآية. اللهم اعط منفق مال خلفاً. قديمى كتب خانہ. مسلم شريف ج: ۱ ص: ۳۲۸، باب مثل المنفق والبخيل قديمى كتب خانہ .

ان آیاتوں سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی فرائض میں سب سے مقدم نماز اور اسکے بعد زکوٰۃ ہے۔

قرآن و سنت اور اجماع امت سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہے کہ جس شخص میں ادائیگی زکوٰۃ کی شرائط پائی جائیں گی، زکوٰۃ اس پر فرض ہے، جو شخص زکوٰۃ فرض ہونے کا انکار کرے گا وہ مسلمان نہیں ہوگا، اور جو فرض ہونا تسلیم کرنے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا وہ سخت گنہگار اور فاسق ہوگا، اس پر لازم ہوگا کہ سابقہ تمام سالوں کی زکوٰۃ ادا کرے اور توبہ استغفار بھی کرے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا، اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔ (۱)

فرضی مدرسہ

☆..... فرضی مدرسہ کے نام سے زکوٰۃ وصول کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ دھوکہ اور جھوٹ ہے۔

☆..... کسی شخص نے زکوٰۃ، فطرہ، چرم قربانی وغیرہ کی رقم وصول کر لی ہے کہ فلاں جگہ مدرسہ قائم کرے گا لیکن وہ اس جگہ پر مدرسہ قائم نہ کر سکا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ رقم کسی دوسرے مدرسہ کے غریب طلباء میں خرچ کرنے کیلئے دیدے اپنی ذات پر خرچ کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

(۱) قال فی البحر: شرط افتراضها لانها فريضة محكمة قطعية اجمع العلماء على تكفير جاحدها ودليله القرآن..... وهو اما مجاز في العرف بعلاقة المشترك من لزوم استحقاق العقاب بتركه عدل عن الحقيقة. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، كتاب الزكاة ط: سعيد. قال الشيخ وهبة الزحيلي: فان كان مانع الزكاة جاحدا لوجوبها فقد قتل كما يقتل المرتد لان وجوب الزكاة معلوم من دين الله عز وجل ضرورة فمن جحد وجوبها فقد كذب الله تعالى وكذب رسول ﷺ فحكم بكفره. الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۳۵، كتاب الزكاة ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) ولا يجوز دفع الزكاة إلى من يملك نصابا من أي مال كان. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، =

فرق عشر اور خراج میں

☆..... عشر خالص عبادت ہے ٹیکس نہیں، اور خراج خالص ٹیکس ہے عبادت نہیں، اس لئے عشر مسلمانوں کی زمین کے ساتھ خاص ہے کافروں کی زمین پر عشر نہیں بلکہ خراج ہے۔ (۱)

☆..... اگر زمین کاشت کے قابل ہے لیکن کاشت نہیں کی بلکہ خالی چھوڑ دی تو عشر لازم نہیں ہوگا، اگر خراجی زمین کاشت کے قابل ہے اور کاشت نہیں کی بلکہ خالی چھوڑ دی تو اس صورت میں خراج دینا لازم ہوگا۔ (۲)

فرق عشر اور زکوٰۃ میں

عشر اور زکوٰۃ میں یہ فرق ہے کہ تجارت کے اموال اور سونا چاندی وغیرہ اگر سال بھر رکھے رہیں، ان میں کسی درجہ سے کوئی نفع ہو بلکہ نقصان بھی ہو جائے مگر نقصان ہونے کے باوجود نصاب کی مقدار سے کم نہ ہوں تو بھی ان اموال کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۳)

= وللوکیل أن يدفع لولده الفقير وزوجته لالنفسه. الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹.

(۱) قال الشيخ وهبة الزحيلي: الاراضي نوعان عشريه وخراجية، اما العشريه فهي التي يجب فيها العشر الذي فيه معنى العباده. و اما الخراجية فهي التي يجب فيها الخراج لأنها في الاصل ارض الكفار وهي الاراضي التي فتحت عنوة وقهرا. الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۸۲۰. زكاة الارض الخراجية ط: دار الفكر، بيروت. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۷، فصل في شرائط المحلية، ط: سعيد. درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۱۹، باب الركاز ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸، باب العشر ط: سعيد.

(۲) قال في البدائع ولو كانت الارض عشريه فتمكن من زراعتها فلم تزرعها لا يجب العشر لعدم الخراج حقيقة ولو كانت ارض خراجية يجب الخراج لوجود الخراج تقديرا. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۴، فصل في سبب فرضيتها. ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۶، ۲۳۹، باب العشر ط: سعيد. درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۳، باب العشر ط: سعيد.

(۳) قال في البدائع: واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدرهم =

البتہ عشر کا حکم اس سے مختلف ہے اگر زمین میں پیداوار ہوگی تو عشر لازم ہوگا اور اگر پیداوار نہ ہوئی تو کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

فروخت نہ ہونے والی چیز زکوٰۃ میں دینا

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دکاندار کے پاس ایسا ایٹم یا چیز ہوتی ہے جو بکتی نہیں ہے ایسی چیزوں سے زکوٰۃ ادا کرنا اخلاص کے خلاف ہے تاہم اس چیز کی جتنی مالیت بازار میں ہو، اسکے دینے سے اتنی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

فقراء کی مشکلات کا حل

امت مسلمہ کے فقراء اور مساکین کی مشکلات حل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ مالدار حضرات اپنے مال سے صحیح طور پر زکوٰۃ نکالیں اور اسکو صحیح مصرف پر خرچ کرنے کا اہتمام کریں، تو ایک مسلمان بھی ننگا، بھوکا اور پریشان نہیں رہے گا۔ (۳)

= فلاشی فیہا مالم تبلغ قیمتھا مائتی درہم او عشرین مثقالا من ذهب فتجب فیہا الزکاة . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زکاة المال ط: سعید. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زکاة المال ط: سعید.

(۱) قال فی البحر واما سببها فالارض النامیة بالخارج حقیقة. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۶، باب العشر ط: سعید، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۴، فصل فی سبب فرضیتہ ط: سعید.

(۲) قال فی البحر: یجب ربع العشر فی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زکاة المال ط: سعید. قال فی البدائع: سواء كان مال التجارة عروضاً او عقاراً او شیناً مما یمیکال او یوزن لان الوجوب فی اموال التجارة تعلق بالمعنی و هو المالیه والقیمة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل فی اموال التجارة ط: سعید.

(۳) قال فی البدائع: واما المعقول فمن وجوه احدها ان اداء الزکاة من باب اعانة الضعیف و اغاثة اللهیف و اقدار العاجز..... والثالث ان الله تعالى قد انعم علی الاغنیاء و فضلهم بصنوف النعمة و الاموال الفاضلة عن الحوائج الاصلیة..... و اداء الزکاة الی الفقیر من باب شکر النعمة فكان فرضاً. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳، کتاب الزکاة ط: سعید. و هكذا فی الفقه الاسلامی و ادلتہ. ج: ۲ ص: ۳۲. کتاب الزکاة ط: دار الفکر، بیروت.

فقیر

جو شخص صاحب نصاب نہ ہو، مگر کھاتا پیتا ہو اس کو فقیر کہتے ہیں اردو زبان میں فقیر اور مسکین ایک ہی معنی میں بولا جاتا ہے یعنی جو زکوٰۃ کا مستحق ہے۔ (۱)

فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دیدی لیکن بعد میں معلوم ہوا وہ مالدار ہے

اگر کسی نے کسی آدمی کو فقیر اور مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ زکوٰۃ کا مستحق نہیں تھا بلکہ مالدار تھا تو دینے والے کی زکوٰۃ ادا ہوگئی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۲)

فقیر کمانے پر قادر ہے

جو فقیر نصاب کا مالک نہیں، اور اسکے پاس اتنے پیسے نہیں کہ اس سے اسکی اور اس کے زیر کفالت افراد کی ضرورت پوری ہو سکے، تو اسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اگرچہ وہ جسمانی لحاظ سے تندرست اور محنت کر کے کمانے کے قابل ہے کیونکہ وہ فقیر ہے، اور فقراء زکوٰۃ کے مصارف میں سے ہیں۔

(۱) (..... وھومن له ادنی شیء) ای دون نصاب أو قدر نصاب غیر نام مستغرق فی الحاجة . الدرالمختار شامی، کتاب الزکاۃ باب المصرف. ج: ۲، ص: ۳۳۹، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۲۰، باب المصرف ط: سعید، البدائع الصنائع ج: ۲، ص: ۲۳، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی الیہ ط: ایچ ایم سعید.

(۲) قال فی البحر: ولودفع بتحر فبان انه غنی او هاشمی صح لحدیث البخاری لک مانویت یازید ولک ما اخذت یا معن حین دفعها زید الی ولده معن. البحر ج: ۲، ص: ۲۲۷، باب المصرف ط: سعید. درمع الرد ج: ۲، ص: ۳۵۳، باب المصرف ط: سعید. إذا شک و تحری فوق فی اکبررائیہ انه محل الصدقة فدفع الیہ وأما اذا ظهر انه غنی او هاشمی او کافر او مولی الهاشمی أو الوالدان او المولدون أو الزوج او الزوجة فانه یجوز وتسقط عنه الزکاۃ فی قول ابی حنیفة ومحمد رحمہما اللہ تعالیٰ. ہندیہ کتاب الزکاۃ الباب السابع فی المصارف ج: ۱، ص: ۱۸۹، ۱۹۰، ط: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ.

نیز یہ کہ اصل حاجت کا پتہ لگانا مشکل ہے، اس لیے زکوٰۃ کے نصاب کا مالک نہ ہونے کو حاجت مند ہونے کے قائم مقام سمجھا جائے گا۔ (۱)

فقیر کو زکوٰۃ میں ملی ہوئی چیز مالدار کے لئے کھانا

اگر کسی فقیر کو زکوٰۃ کی مد سے کھانے پینے کی چیزیں ملی ہیں، اور فقیر کسی مالدار کو اپنے ساتھ کھانے کی اجازت دے تو مالدار کیلئے کھانا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر فقیر زکوٰۃ کی چیزیں خود لینے کے بعد مالدار آدمی کو مالک بنا کر دیدے پھر مالدار کیلئے ان چیزوں کو کھانا جائز ہوگا۔ (۲)

پہلی صورت میں اباحت ہے اور دوسری صورت میں ہدیہ ہے، زکوٰۃ کی چیز مالداروں کیلئے اباحت کے طور پر کھانا جائز نہیں، ہدیہ کے طور پر ملے تو کھانا جائز ہوتا ہے، اس لئے دونوں صورتوں میں واضح فرق ہے۔ (۳)

فقیروں کا احسان

☆..... زکوٰۃ دینے والے لوگ فقیر و مسکین کو زکوٰۃ دے کر ان پر کوئی احسان نہیں

- (۱) ويجوز دفعها الي من يملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مكتسبا كذا في الزاھدى .ھندیہ کتاب الزکاۃ باب المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، کوئٹہ .
- (۲) طاب لسيدہ وان لم يكن مصرفا للصدقة ما ادى اليه من الصدقات فعجز لتبديل الملك واصلہ حدیث بريرة رضى الله تعالى عنها هي لك صدقة ولنا هدية كما في وارث شخص فقير مات عن صدقة اخذها وارثه الغنى كما في ابن السبيل اخذها ثم وصل الي ماله وهي في يده اى الزکاۃ و كفقير استغنى وهي في يده فانها تطيب له بخلاف فقير اباح لغنى او هاشمی عين زکاۃ اخذها لا يحل لان الملك لم يتبدل (قوله لان الملك لم يتبدل) لان المباح له يتناولہ على ملك المبيح ونظيره المشتري شراء فاسدا اذا اباح لغيره لا يطيب له ولو ملكه يطيب . الدر المختار مع رد المحتار كتاب المكاتب باب موت المكاتب وعجزه وموت المولى ج: ۶ ص: ۱۱۶، ط: ايچ ايم سعيد، كراچى .
- (۳) ويشترط أن يكون الصرف تملكيا لا اباحة . شامى ج: ۲ ص: ۳۴۳. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. تثار خانية ج: ۲ ص: ۲۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ط: سعيد .

کرتے بلکہ زکوٰۃ لینے والے فقیر و مسکین کا مالداروں پر عظیم احسان ہے کہ ان کے ذریعے سے ان لوگوں کی رقم خدائی بینک میں جمع ہو رہی ہے، اگر آپ کسی کو اپنے اکاؤنٹ میں جمع کرنے کیلئے رقم دیتے ہیں تو آپ کا اس پر احسان نہیں بلکہ اس آدمی کا آپ پر احسان ہے اسی طرح فقراء و مساکین کو زکوٰۃ دینا بھی ان پر احسان نہیں بلکہ آپ پر ان کا احسان ہے۔ (۱)

فلسڈ ڈپازٹ پر زکوٰۃ

”فلسڈ ڈپازٹ“ سودی اسکیم ہے، لہذا اس میں رقم جمع کرنا، اور نفع کے نام پر سود لینا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اگر کسی نے علم نہ ہونے کی وجہ سے اپنی رقم ”فلسڈ ڈپازٹ“ میں جمع کر دی تو اسکو نکال لینا چاہئے تاکہ آخرت کے عذاب اور دنیا کی بے سکونی سے بچ جائے۔

اگر رقم نکالنا مشکل ہے تو سالانہ اصل رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے اور منافع کے نام پر جو رقم شامل کی جاتی ہے اس کو نہ لے۔
اگر کسی نے لے لی تو واپس کر دے اگر واپس کرنا ممکن ہے، اور اگر واپس کرنا ممکن نہیں تو کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو ثواب کی نیت کے بغیر دیدے، تاکہ آخرت کے عذاب سے بچ جائے۔ (۲)

(۱) وعن حارثة بن وهب: قال قال رسول الله ﷺ تصدقوا فإنه يأتي عليكم زمان يمشى الرجل بصدفته فلا يجد من يقبلها يقول الرجل: لوجئت بها بالأمس لقبلتها. فاما اليوم فلا حاجة لي بها. متفق عليه. مشكوة ص: ۱۶۲. باب النفاق.

(۲) والحاصل انه ان علم ارباب الاموال وجب رده عليهم والافان علم عين الحرام لا يحل له ويتصدق به بنية صاحبه . مطلب فيمن ورث مالا حراما رد المحتار ج: ۵ ص: ۹۹، ط: سعيد، ج: ۶ ص: ۳۸۵، ط: سعيد، فصل في البيع. هندیہ ج: ۵ ص: ۳۲۹، ط: رشیدیہ کوئٹہ الباب الخامس عشر في الكسب اه . قال شيخنا: ويستفاد من كتب فقہائنا كالهدياء وغيرها ان من ملك بملك خبيث ولم يمكنه الرد الى المالك فسيب له التصدق على الفقراء . =

فلاحی ادارے زکوٰۃ کے مالک نہیں

جو فلاحی ادارے زکوٰۃ جمع کرتے ہیں، وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے بلکہ زکوٰۃ دینے والوں کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں، جب تک ان کے پاس زکوٰۃ کی رقم جمع رہے گی زکوٰۃ جمع کرنے والے کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اگر صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں۔ (۱)

فلاحی ادارے کی ذمہ داری

جو فلاحی ادارے زکوٰۃ جمع کرتے ہیں ان کی ذمہ داری ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کو صرف مسلمان فقیر، غریب، محتاج اور ضرورت مندوں میں مالکانہ طور پر تقسیم کریں، اور ادارے والے زکوٰۃ کے مسائل کو اچھی طرح معلوم کریں تاکہ اسکے مطابق عمل کرنا آسان ہو ورنہ قیامت کے دن پریشانی کا باعث ہوگی۔ (۲)

فلاحی ادارے میں زکوٰۃ دینا

جن فلاحی اداروں کے بارے میں پورا اطمینان ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم کو شریعت کے حکم کے مطابق مستحقین زکوٰۃ میں خرچ کرتے ہیں، ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، اور جن کے بارے میں یہ اطمینان نہ ہو، ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہوگا، اگر کسی نے جان بوجھ کر ایسے ادارے کو زکوٰۃ دی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، ایسی صورت میں زکوٰۃ دوبارہ ادا

(= معارف السنن ابواب الطہارۃ تحت حدیث ولا صدقۃ من غلول الخ ط: المکتبۃ البنوریۃ، بنوری تاؤن کراچی .

(۱) ولا یخرج عن العہدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء . الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲ .

(۲) قال فی البحر: و اشار المصنف الی انه لا یخرج بعزل ما وجب عن العہدۃ بل لابد من الاداء الی الفقیر. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱. کتاب الزکاۃ ط: سعید. درمع رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۷۰. کتاب الزکاۃ ط: سعید. ویشرط ان یکون الصرف تملیکا لا اباحۃ، شامی ج: ۲ ص: ۲۲۲. تنارخانیۃ ج: ۲ ص: ۲۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹ .

کردینی چاہئے۔ (۱)

فوجی کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر کافروں کے ساتھ جنگ میں مسلمان فوجی زخمی ہو گئے، اور وہ غریب ہیں زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کیلئے زکوٰۃ کی نقد رقم بھیجنا یا سامان خرید کر بھیجنا جائز ہوگا۔ (۲)
اور اگر فوجی زکوٰۃ کے مستحق نہیں بلکہ مالدار ہیں تو ایسے فوجیوں کیلئے زکوٰۃ کی رقم یا سامان سے مدد کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

☆..... اگر زخمی فوجیوں میں غریب اور مالدار دونوں قسم کے فوجی ہیں اور زکوٰۃ کی رقم صرف غریب فوجیوں کو ملے گی اسکا یقین نہیں تو ایسی صورت میں زکوٰۃ کی رقم نہ دی جائے بلکہ نقلی صدقات کی رقم دی جائے۔ (۵)

- (۱) قال فی البحر و اشار المصنف الی انه یخرج بعزل ما وجب عن العہدة بل لا بد من الاداء الی الفقیر لما فی الخانیة لو افرز من النصاب خمسة ثم ضاعت لاتسقط عنه الزکاة ولومات بعد افرزها كانت الخمسة میراثا عنه . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۷۰، کتاب الزکاة ط: سعید.
- (۲) ویجوز دفعها الی من یملک اقل من النصاب وان کان صحیحا مکنسبا کذا فی الزاہدی. عالمگیری کتاب الزکاة الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹. ط: رشیدیہ . بدائع ج: ۲ ص: ۲۸۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰. شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹.
- (۳) قال فی البحر: وغنی یملک نصابا ای لایجوز الدفع له لحديث معاذ المشهور خذها من اغنیائهم و ردھا فی فقرائهم . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۴. باب المصرف ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۷، باب المصرف ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۷، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی الیه ط: سعید.
- (۴) ومنها ان یکون مسلما فلا یجوز صرف الزکاة الی الکافر بلا خلاف لحديث معاذ رضی اللہ عنه خذها من اغنیائهم و ردھا فی فقرائهم أمر بوضع الزکاة فی فقراء من یؤخذ من اغنیائهم و هم المسلمون فلا یجوز وضعها فی غیرهم . بدائع الصنائع کتاب الزکاة فصل واما الذی یرجع الی المؤدی الیه ج: ۲ ص: ۴۹. ط: سعید. الدر المختار کتاب الزکاة باب المصرف ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصرف کوئنه . تناخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲ من توضیح الزکاة فیہ .
- (۵) قال فی البدائع واما صدقة التطوع فیجوز صرفها الی الغنی لانها تجری مجری الهبة . =

فیس میں زکوٰۃ دے کر واپس لینا

اگر مدرسہ کی آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہیں، تو زکوٰۃ کی رقم سے اخراجات پورا کرنے کی صورت یہ ہے کہ طلباء کی فیس مقرر کر دی جائے اور جو طلبہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں ان کو زکوٰۃ کی مد سے وظیفہ دیا جائے، پھر فیس کی مد میں وصول کر لی جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اسکے بعد یہ رقم تنخواہ وغیرہ میں خرچ کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

فیکٹری بند ہوگئی

☆..... اگر کسی وجہ سے فیکٹری بند ہوگئی ہے تو اس کی زمین، مشینری اور مکان اور دفتر کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر فیکٹری میں خام یا تیار مال پڑا ہوا ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر بند فیکٹری کو فروخت کر دیا تو فروخت کرنے کے بعد جو رقم ملے گی اس سے سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اگر وہ رقم قرضہ وغیرہ منہا کرنے کے بعد نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ (۳)

☆..... اگر فیکٹری بند ہونے کے بعد فروخت کرنے کی نیت کی، اور اب تک فروخت نہیں ہوئی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

= بدائع ج: ۲ ص: ۴۷، ط: سعید. تناخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۴. من توضع الزكاة فيه. ادارة القرآن (۱) والحيلة في الجواز في هذا ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يامر به بعد ذلك بالصرف الى هذا الوجه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذا القرب. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصروف. درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۵، باب المصروف ط: سعید. تناخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزكاة فيه. ادارة القرآن .

(۳) قال في البدائع: اذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره من ثياب البذلة..... فان الدين يصرف الى مال الزكاة سواء كان من جنس الدين اولا. بدائع ج: ۲ ص: ۸، فصل في شرائط الفرضية ط: سعید. الدرالمحتار شامی ج: ۲ ص: ۲۶۴. كتاب الزكاة ط: سعید.

(۴) قال القدوري وآلات الصناعات الذين يعملون بها وظروف الأمتعة لا يجب فيها =



قادیا نی کو زکوٰۃ دینا

قادیا نی کافر ہیں، بلکہ دوسرے کفار سے بھی بدتر ہیں، اور آستین کے سانپ ہیں اور کافر کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، قادیانی کو زکوٰۃ دینا سخت گناہ ہے، اور زکوٰۃ ادا نہ ہوگی، بلکہ ان کو کسی قسم کا بھی صدقہ دینا جائز نہیں۔ (۱)

قبرستان قبضہ کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا

اگر کسی شہر میں قبرستان غیر مسلموں کے قبضہ میں آگئے ہیں اور ان میں نہایت بے ادبی ہوتی ہے، تو ان کو چھڑانے کے لئے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا بلکہ زکوٰۃ

= الزکاۃ لانہا غیر معدة للتجارة، المحيط البرهانی کتاب الزکاۃ، بیان زکاۃ عروض التجارة ج: ۳ ص: ۱۶۶. ادارة القرآن، کراچی. الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳، البزازیہ علی ہامش الہندیہ، ج: ۴ ص: ۸۴، کوئٹہ. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۵، کتاب الزکاۃ ۵. و اموال التجارة قسماں مال التجارة وضعا هو الحجران و مال التجارة جعلًا و هوكل مايشترى للتجارة. تناخانية ج: ۲ ص: ۲۱۸. ادارة القرآن. قال الشيخ وهبة الزحيلي: زکاۃ العمارة والمصانع لا تجب الزکاۃ فی عينها وانما فی ريعها و غلتها او ارباحها. الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۸۶۴، المبحث الخامس ط: ادار الفكر بیروت.

(۱) قال فی البدائع: ومنها ان يكون مسلما فلا يجوز صرف الزکاۃ الى الكافر بلا خلاف لحدیث معاذ خذها من أغنيائهم و ردها فی فقرائهم وهم المسلمون فلا يجوز وضعها فی غیرهم و اما ماسوی الزکاۃ فلا شک فی ان صرفها الى فقراء المسلمین افضل. بدائع الصناع ج: ۲ ص: ۴۹، فصل اما الذي يرجع الى المؤدی اليه، درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۵۱، باب المصرف ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصرف ط: رشیدیہ. کوئٹہ. أجمع العلماء علی أن شاتم النبی ﷺ والمنتقص له كافر، مجموعہ رسائل ابن عابدين ج: ۱ ص: ۳۱۶، سہیل اکیڈمی.

کے علاوہ دوسری مدت میں سے دیں۔ (۱)

قبرستان کے لئے زکوٰۃ دینا

☆..... زکوٰۃ کی رقم سے قبرستان کے لئے زمین خریدنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوتی، ہاں یہ صورت ہو سکتی ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو دیدے اور اسکو مالک بنا دے پھر اس کو مشورہ دیا جائے کہ وہ اس روپیہ سے زمین خرید کر قبرستان کے لئے وقف کر دے، اگر وہ خوشی سے ایسا کرے گا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، ثواب بھی ملے گا اور قبرستان بھی بن جائے گا۔ (۲)

☆..... قبرستان کی تعمیر پر زکوٰۃ کا پیسہ صرف کرنا درست نہیں ہے۔ (۳)

قبرستان کے لئے زکوٰۃ سے زمین خریدنا

زکوٰۃ کی رقم سے قبرستان کی زمین خریدنا، یا زکوٰۃ کی رقم سے پرانے قبرستان کی مرمت کرنا جائز نہیں ہے، قبرستان کیلئے نقلی صدقہ، چندہ اور عطیہ کی رقم استعمال کریں۔ (۴)

(۱) ويشترط ان يكون الصرف تملিকা لا اباحة كما مر ولا يصرف الي بناء نحو مسجد و لا الي كفن ميت وقضاء دينه قوله نحو مسجد ، كبناء القناطير والسقايات واصلاح الطرقات و كرى الانهار، والحج والجهاد و كل مالاتمليك فيه ، كتاب الزكاة باب المصرف ، الدر المختار مع الرد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۴، ط: سعيد. وفي البحر: قوله وبناء مسجد وتكفين ميت وقضاء دينه وشراء قن ليعتق (بالجر بالعطف على ذمی والضمير في دينه للميت وعدم الجواز لانعدام التملیک الذي هو الركن في الاربعة الخ. البحر الرائق كتاب الزكاة باب المصرف ج: ۲ ص: ۲۴۳، ط: سعيد. تناخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزكاة فيه. ادارة القرآن .

(۲) قال في البحر: والحيلة لمن اراد ذلك ان يتصدق بنوى الزكاة على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف إلى هذه الوجوه فيكون لصاحب المال ثواب الصدقة ولذلك الفقير ثواب هذا الصرف. تناخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزكاة فيه. ادارة القرآن. درمع الرد ج: ۲ ص: ۴۵، باب المصرف. والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف ط: سعيد.

(۳) قال في الدر: ويشترط ان يكون الصرف تملিকা لا يصرف الي بناء مسجد وكفن ميت درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۴، باب المصرف ط: سعيد، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۲، باب المصرف ط: سعيد، تناخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، ادارة القرآن .

قحط سالی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ممنوع قوم الزکوٰۃ الا ابتلاهم اللہ بالسنين: (۱)
”جو قوم زکوٰۃ نہیں نکالتی اللہ تعالیٰ اسے قحط سالی یعنی ضروریات زندگی کی گرانی میں
بتلا کر دیتے ہیں۔“

قرآن شریف زکوٰۃ کی رقم سے تقسیم کرنا

قرآن شریف زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر غریب بچوں اور بڑوں کو مالک بنا کر دینا جائز
ہے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور صدقہ جاریہ کا ثواب ملے گا، اور ڈبل ثواب ملے گا۔ (۲)

قرض

اگر کوئی شخص مالدار ہے لیکن اسپر قرض ہے، تو قانون یہ ہے کہ قرض کو منہا
کرنے کے بعد دیکھا جائے گا اگر بقیہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو زکوٰۃ
واجب ہوگی اور اگر بقیہ رقم نصاب کی مقدار سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) جمع الفوائد کتاب الزکاۃ ووجوبها واثم تاركها . ج: ۱ ص: ۳۷۸، ط: ادارة القرآن .
الترغيب والترهيب للمنذرى ، كتاب الصدقات ، الترغيب من منع الزكاه و ما جاء في زكاة
الحلى ج: ۱ ص: ۲۳ . ط: مصطفى البابی ، مصر .

(۲) و جاز دفع القيمة في زكاة وعشرو خراج و فطرة و نذر . شامی کتاب الزکاۃ ج: ۲ ص:
۲۸۵، ہندیہ کتاب الزکاۃ مسائل شتی . ج: ۱ ص: ۱۸۱ . ط: رشیدیہ . قال فی البحر لان
الزکاۃ يجب فيها تمليك المال . البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاۃ ط: سعید . و اما الاطعام
ان دفع الطعام اليه بيده يجوز ايضا لوجود ركنه وهو التمليك . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱،
ط: سعید . رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، کتاب الزکاۃ ط: سعید . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۹،
فصل فی ركن الزکاۃ ط: سعید .

(۳) اذا كان على الرجل دين وله مال الزكاة وغيره فان الدين يصرف الى مال الزكاة سواء
كان من جنس الدين اولا . بدائع ج: ۲ ص: ۸، فصل فی شرائط الفرضية ط: سعید . شامی ج: ۲
ص: ۲۶۲ . البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲، ط: سعید .

اس قرض سے حقوق اللہ (اللہ کا حق) مستثنیٰ ہیں یعنی بندوں پر اللہ تعالیٰ کے جو قرض ہیں مثلاً کفارے، صدقہ فطر سفر حج کا خرچہ وغیرہ، ان کو نصاب سے وضع نہیں کیا جائے گا، ان کے ساتھ ہی پورے نصاب کی زکوٰۃ نکالنا لازم ہے۔ (۱)

البتہ بندوں کے حقوق کو وضع کیا جائے گا، اگر وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں البتہ مہر کے بارے میں کچھ تفصیل ہے اور وہ مہر کے عنوان میں دیکھ لیں۔ (۲)

قرض

☆..... شریعت کی زبان میں جو رقم یا چیز کسی کے ذمہ باقی ہو اسے ”دین“ کہتے ہیں اور ”دین“ کی چار قسمیں ہیں۔

☆..... ”دین قوی“ وہ قرض جو کسی شخص کو دیا گیا ہو، یا تاجر نے سامان تجارت فروخت کیا، اور اسکی قیمت باقی ہے، اب تک وصول نہیں ہوئی اس کو ”دین قوی“ کہتے ہیں۔

اگر ایسی رقم کُل کی کُل ایک ساتھ وصول ہو جائے، تو سب کی زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی اور اگر کئی سالوں کے بعد وصول ہوئی تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے ادا کر دینا لازم ہوگا۔

اور اگر یہ رقم تھوڑی تھوڑی وصول ہوئی، اور وصول شدہ رقم چاندی کے نصاب کے پانچویں حصہ کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو وصول شدہ رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ

(۱) واما الديون التي لا مطالب لها من جهة العبادات كالنذور والكفارات وصدق الفطر لا يمنع وجوب الزكاة لان اثرها في حق احكام الآخرة وهو الثواب بالاداء. بدائع ج: ۲ ص: ۸، ط: سعيد، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، كتاب الزكاة ط: سعيد، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۱، كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۲) وسبب افتراضها ملك نصاب حولي تام فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد سواء كان لله..... او العبد ولو كفالة او مؤجلا فلو صدق زوجته المؤجل للفراق ونفقة لزمته بقضاء اورضاء. درمع الرد ج ۲ ص: ۲۶۰، ط: سعيد.

ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر وصول شدہ رقم چاندی کے نصاب کے پانچواں حصہ سے کم ہے پھر اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... ”دین وسط“ یہ ہے کہ کسی نے ایسا سامان فروخت کر دیا ہے جو اصلاً تجارت کے لئے نہیں تھا، اور اسکی قیمت باقی ہے اب تک وصول نہیں ہوئی تو اس باقی رقم کو ”دین وسط“ کہتے ہیں۔

”دین وسط“ کا حکم یہ ہے کہ جب چاندی کے نصاب کے برابر رقم وصول ہو جائے گی تو فروخت کے دن سے ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی اگر ایسی رقم وصول ہونے میں مثلاً تین سال لگ گئے تو نصاب سے زیادہ ہونے کی صورت میں گذشتہ تین سالوں کی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔

اگر نصاب سے کم تھوڑی تھوڑی رقم وصول ہوتی رہی کبھی سو، کبھی دو سو وغیرہ تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... ”دین ضعیف“ ایسی رقمیں جو کسی مال کے بدلے میں باقی نہ ہوں، جیسے مہر کی رقم کہ وہ کسی مال کے عوض میں باقی نہیں بلکہ عورت کی عصمت کا معاوضہ ہے ایسی رقم پر زکوٰۃ اس وقت واجب ہوگی جب رقم پر قبضہ ہو، اور قبضہ کے بعد ایک سال

(۱) قال فی البدائع: اما الدین القوی فهو الذی وجب بدلا عن مال التجارة کضمن عرض التجارة او غلة مال التجارة ولا خلاف فی وجوب الزکاة فیہ الا انه لا یخاطب بآداء شیء من زکاة ماضی مالم یقبض اربعین درهما فکلما قبض اربعین درهما ادى درهما واحدا. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، فصل اما الشرائط التي ترجع الی المال ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۵، باب زکاة المال مطلب فی وجوب الزکاة فی دین المرصد ط: سعید، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشیدیہ.

(۲) واما الدین الوسط فما وجب له بدلا عن مال لیس للتجارة کضمن ثياب البذلة والمهنة لاتجب مالم یقبض نصابا و یعتبرلما مضی من التحول فی صحیح الروایة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة ط: سعید، البدائع الصناع ج: ۲ ص: ۱۰، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۵، ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشیدیہ.

رہائی دلانے کیلئے اپنے مال دیتے ہیں۔

قرض بتلا کر زکوٰۃ دینا

☆..... اگر کسی آدمی کو قرض کہہ کر زکوٰۃ دیدی تو زکوٰۃ ادا ہو جائیگی یعنی زبان سے تو قرض کہا لیکن دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت کی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی چاہے مستحق آدمی اس کو قرض ہی سمجھ لے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (۱)

☆..... اگر کوئی غریب آدمی آپ کے پاس قرض مانگنے آیا، اور آپ کو معلوم ہے کہ وہ اتنا غریب ہے کہ وہ قرض کی رقم کبھی بھی ادا نہیں کر سکے گا، اسکے پاس کوئی ذرائع نہیں ہیں یا وہ قرض لیکر ادا کرتا ہی نہیں ہے لیکن وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے تو اسکو قرض کے نام سے زکوٰۃ دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی (یعنی زبان سے قرض کہے اور دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت کرے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی)۔ (۲)

☆..... مستحق زکوٰۃ فقیر بہت غیرت مند ہے، اگر زکوٰۃ کہہ کر رقم دی جائے گی تو وہ نہیں لے گا، اور اگر قرض کہہ کر رقم دی جائے گی تو لے لے گا، تو اس صورت میں دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے زبان سے قرض کہہ کر دینا جائز ہوگا اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، البتہ اگر وہ بعد میں ادا کرنا چاہے تو کہہ دے کہ معاف کر دیا اور وہ رقم نہ لے تاکہ اسکو اطمینان اور سکون حاصل ہو جائے۔ (۳)

قرض تھوڑا تھوڑا وصول ہو

☆..... اگر قرض کی رقم تھوڑی تھوڑی وصول ہو تو جتنی رقم وصول ہوئی ہے اسکی زکوٰۃ ادا کر دے اگر وصول ہونے میں چند سال گزر گئے تو گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ

(۳، ۲، ۱) فی الدر المختار مع الرد: (نوی الزکاة إلامه سماه قرضا جاز) فی الأصح لأن العبرة للقلب لا للسان. شامی ج: ۶ ص: ۳۳. مسائل شتی کتاب الخنثی (ط: ایچ ایم سعید) فی الفتاویٰ الہندیہ: ومن أعطی مسکینا دراهم وسمها ہبۃ أوقرضا ونوی الزکاة فإنه تجزیہ وهو الأصح. ج: ۱ ص: ۱۷۱، کتاب الزکاة، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲، کتاب الزکاة ط: سعید.

حساب کر کے ادا کر دے۔ (۱)

قرض جو دیا گیا ہے اسکی زکوٰۃ

☆..... جو رقم قرض کے طور پر کسی کو دی ہے اگر وہ تنہا یا دوسرے موجود روپے یا سونا چاندی یا مال تجارت کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو قرض دینے والے پر اسکی زکوٰۃ واجب ہے، (۲) البتہ زکوٰۃ ادا کرنا قرض وصول ہونے کے بعد لازم ہوگا، اگر قرض وصول ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی وصول ہونے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ دوبارہ دینا لازم نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... وہ قرض جسکے بدلے میں کوئی چیز رہن رکھی ہوئی ہے اور وہ قرض جسکے عوض میں کوئی چیز رہن رکھی ہوئی نہ ہو دونوں کا حکم برابر ہے، دونوں کی زکوٰۃ وصول ہونے کے بعد لازم ہوتی ہے باقی پہلے دیدے تو بھی ادا ہو جائے گی۔ (۴)

(۱) واما بعد قبضه فتنجب زكاته فيما مضى كالدین القوی. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰۹، ط: سعید. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۷، ط: سعید.

(۲) قال فی البحر عندهما الدیون کلها سواء تجب الزكاة قبل القبض وکلما قبض شیئا زکاہ قل او کثرو لو کان له مائتا درہم دین فاستفاد فی خلال الحول مائة درہم فانه یضم المستفاد الی الدین فی حوله واذ اتم الحول علی الدین لایلزمه الاداء من المستفاد مالم یقبض اربعین درہما و عندہما یلزمہ وان لم یقبض منه شیئا. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۸، ط: سعید. وفی البدائع: و ذکر الکرخی أن هذا إذا لم یکن له مال سوی الدین فاما إذا کان له مال سوی الدین فمما قبض منه فهو بمنزلة المستفاد فیضم الی ما عنده والله اعلم. ج: ۲ ص: ۱۱۱ کتاب الزکاة ط: سعید.

(۳) یجوز تعجیل الزکاة بعد ملک النصاب ولا یجوز قبله، کذا فی الخلاصة ج: ۱ ص: ۱۷۶، کتاب الزکاة درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۳، ط: سعید، باب زکاة الغنم، ط: سعید

(۴) فمما وجب بدلا عما هو مال التجارة فحکمه عند أبي حنيفة أن یكون نصابا قبل القبض تجب فیہ الزکاة ولكن لا یجب الاداء مالم یقبض منه اربعین درہما تثار خانیة ج: ۲ ص: ۲۹۹، الفصل الثانی عشر فی زکاة الدیون. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، ط: سعید البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، سعید. وقوی وهو ما یجب بدلا عن سلع التجارة إذا قبض اربعین زکی لما مضی، کذا فی الزاهدی ج: ۱ ص: ۱۷۵، کتاب الزکاة، البدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۰، سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۵، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، سعید.

قرضِ حسنہ کی زکوٰۃ

☆..... جو رقم کسی کو قرضِ حسنہ کے طور پر دی ہے اگر وہ تہا یا دوسرے روپے وغیرہ کے ساتھ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو رقم وصول ہونے کے بعد اسکی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا (۱) اگر وصول ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا چاہے تو ادا کر سکتا ہے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر قرضِ حسنہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور تین سال کے بعد رقم وصول ہوئی ہے اور تین سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کی تو تین سال کی زکوٰۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

قرض دی ہوئی رقم میں زکوٰۃ کی نیت کرنا

☆..... اگر کوئی غریب آدمی قرض لی ہوئی رقم واپس نہیں کر پارہا ہے، اور واپسی کی امید بھی نہیں ہے، اب اگر قرض دینے والا آدمی قرض دی ہوئی رقم کو زکوٰۃ کی نیت کر کے چھوڑ دے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، (۴) کیونکہ قرض کی رقم دیتے وقت زکوٰۃ ادا کرنے کی نیت نہیں تھی اور قرض کی رقم کو زکوٰۃ کی نیت سے پہلے سے الگ بھی نہیں کی گئی، حالانکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے ان دونوں شرطوں سے کسی ایک شرط کا پایا جانا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۵)

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۴۰. (۲) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۳۰.

(۳) واما بعد قبضہ فتجب زکاتہ فیما مضی کالدين القوی. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۹، ط: سعید.

(۴) اذا وهب الدين من المديون بعد الحول ينوی به الزکوة إن كان المديون غنيا لا يجوز و یضمن الواهب قدر الزکوة استحسانا ، وإن كان المديون فقيرا فوهب الدين ينوی به زکوة مال عين عند الواهب لا يسقط عنه ذلك المال ، وكذا لو نوى دين آخر على غيره . خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۴۴، جنس آخر فی هبة الدين ، كتاب الزکوة .

(۵) وأما شرط أدائها فنية مقارنة للأداء أولعزل ماوجب ، هكذا فی الكنز ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزکوة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعید. تناخانية ج: ۲ ص: ۲۹۹.

☆..... اگر قرض کی رقم وصول کرنے کے بعد زکوٰۃ کی نیت سے دیدے تو زکوٰۃ

ادا ہو جائے گی۔ (۱)

قرض قسطوں میں وصول ہو

اگر قرض کی رقم قسطوں میں وصول ہو، تو جس قدر وصول ہو جائے اسکی زکوٰۃ ادا کرتا رہے (۲) اور اگر ایک دفعہ کل قرض کی رقم کی زکوٰۃ دے دے خواہ پوری رقم وصول ہونے سے پہلے دیدے یا بعد میں، تو یہ بھی درست ہے۔ (۳)

قرض کو زکوٰۃ میں وضع کرنا

اگر کوئی شخص قرض لیکر ادا نہیں کر رہا ہے، اور قرض دینے والے نے اسکو زکوٰۃ میں حساب کر لیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، یا قرض کو زکوٰۃ کا حساب کر کے معاف کر دیا تو بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، (۴) کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے رقم دیتے وقت زکوٰۃ دینے کی نیت ہونا یا زکوٰۃ دینے کی نیت سے پہلے رقم کو الگ کرنا ضروری ہے، اور قرض دیتے وقت نہ زکوٰۃ دینے کی نیت ہوتی ہے نہ زکوٰۃ کی نیت سے رقم کو الگ کیا جاتا ہے، اس لئے قرض کو زکوٰۃ میں وضع کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۵)

(۱) ایضا

(۲) أما علی قولہما فالذیون کلہا سواء وہی نصاب کلہ تجب فیہ الزکاة قبل القبض إذا حال الحول لکن لایجب الاداء قبل القبض وإذا قبض شیئاً منہ یجب الاداء بقدر ما قبض قليلاً کان أو کثیراً الخ ج: ۲ ص: ۳۰۰. التاتارخانیة، کتاب الزکاة. زکاة الدین. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷. ط: ایچ ایم سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۰، سعید.

(۳) ایضا، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج: ۶ ص: ۷۸، دارالاشاعت.

(۴) وفي رد المحتار: واعلم ان اداء الدين والعين يجوز واداء الدين عن العين وعن دين اداء الدين عن العين وعن الدين سيقبض لایجوز وفي الشامیه وفي صورتین لایجوز: الاولى اداء الدين عن العين كجعله مافی ذاة مديونه زکاة لماله الحاضر..... الثانية اداء دين عن دين سيقبض كما تقدم الخ. درمع الشامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، ۲۷۱، کتاب الزکاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱. خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۴۴.

(۵) وشرط ادائها نية مقارنة للأداء أو لعزل ما وجب (البحرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰. هدايه ج: ۱ =

البتہ قرض کی رقم کو زکوٰۃ میں شمار کرنے کی صورت یہ ہے کہ قرض دینے والا آدمی اپنی زکوٰۃ کی رقم مقرض کو دیدے پھر قرض کی وصولی کی بابت واپس لے لے تو قرض بھی وصول ہو جائے گا اور زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۱)

اگر مقرض کو زکوٰۃ کی رقم دینے کے بعد وہ قرض میں واپس نہ کرے تو زبردستی واپس لینا جائز ہوگا، اور اگر واپس نہ کرنے کا خطرہ ہو تو مقرض سے کہا جائے کہ کسی کو اپنی طرف سے زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے اس سے قرض ادا کرنے کا وکیل بنائے، اور وکیل زکوٰۃ کی رقم وصول کر کے مقرض کا قرض ادا کر دے۔ (۲)

قرض کی زکوٰۃ کس پر

جو رقم کسی کو قرض کے طور پر دی گئی اسکی زکوٰۃ قرض دینے والے کے ذمہ ہے قرض لینے والے کے ذمہ نہیں لہذا رقم وصول ہونے کے بعد قرض دینے والا زکوٰۃ ادا کرے، (۳) اگر قرض وصول ہونے میں ایک سال سے زیادہ لگ گیا تو گزشتہ

= ص: ۱۸۸. کتاب الزکاة ط: مکتبۃ شرکتہ علمية . الفتاوی التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۶۵، کتاب الزکاة ، اداء الزکاة والنية فيه ، الهندية ج: ۱ ص: ۱۷۰ ، کتاب الزکاة ط: رشیدیہ کوئٹہ (۱) فی الأشباه والنظائر: من له علی فقیرین وأراد جعله عن زکوٰۃ العین فالحيلة أن يتصدق علیه ثم يأخذہ منه عن دينه ، وهو أفضل من غيره . ص: ۳۹۷ ، الفصل الثالث فی الزکوٰۃ ، کتاب الحیل . شامی ، کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۲۷۱ ، ط: ایچ ایم سعید . کفایة المفتی ج: ۲ ص: ۳۰۰ ، کتاب الزکاة والصدقات ط: دارالاشاعت . والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱ ، والحيلة فی الجواز أن يتصدق علیه بخمسة دراهم عین بنوی عن زکوٰۃ المأتین ثم يأخذها قضاء عن دينه فيجوز ويحل له ذلك . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳ ، کتاب الزکاة فصل: وأما الذي يرجع الى المؤدی . شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹ .

(۲) وفي الأشباه والنظائر: ولو امتنع المديون من دفعه له مديده ويأخذہ منه ، لكونه ظفر بجنس حقه ؛ فإن مانعه دفعه إلى القاضي فيكلفه قضاء الدين أو يوكل المديون خادماً الدائن بقبض الزکاة ثم بقضاء دينه فيقبض الوكيل صار ملكاً للموكل . ص: ۳۹۷ ، ۳۹۸ ، الفن الخامس ، الحیل الفصل الثالث فی الزکاة ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۷۱ ، کتاب الزکاة ط: سعید .

(۳) کفایة المفتی ج: ۲ ص: ۲۶۶ ، کتاب الزکاة والصدقات . ط: دارالاشاعت .

سالوں کی زکوٰۃ بھی حساب کر کے دیدے۔ (۱)

قرض کے نام سے زکوٰۃ دینا

مستحق زکوٰۃ آدمی کو زکوٰۃ کی رقم قرض کہہ کر دینا جائز ہے، (۲) بشرطیکہ دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت ہو یا اس رقم کو پہلے سے زکوٰۃ کی نیت سے الگ کیا گیا ہو، اور دل میں وہ رقم واپس لینے کی نیت اور ارادہ نہ ہو۔ (۳)

اگر ایسی صورت میں مستحق آدمی اتنی رقم بعد میں واپس کرے تو واپس لینا جائز نہیں ہوگا کیونکہ زکوٰۃ ادا ہو گئی تھی، ایسی حالت میں یہ کہے کہ میں نے قرض معاف کر دیا، وہ رقم ہدیہ اور گفٹ کے نام سے اسی آدمی کو دوبارہ دے دے۔

قرض لیکر تجارت کی

اگر کسی کے پاس ذاتی سرمایہ، سونا چاندی وغیرہ نہیں ہے اس نے کسی سے قرض لیکر کاروبار شروع کیا تو اس پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی جب تک کہ قرض کی رقم کو منہا کرنے کے بعد نصاب کے برابر رقم نہ ہو اور سال نہ گزرے، ہاں اگر نصاب کے برابر رقم ہونے کے بعد ایک سال گزر گیا تو زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱) وفي الرد المحتار ولو كان الدين على مقرملى فوصل الى ملكه لزم زكاة ماضى (رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۶، كتاب الزكاة . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶ . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹، ط: سعيد. تاتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۹۹، الفصل الثالث عشر .
(۲) ومن اعطى مسكينا دراهم وسمها هبة أو قرضا ونوى الزكاة فإنه تجزئى وهو الأصح . هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة ، ط: رشيديه . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۲، كتاب الزكاة ط: سعيد. فتاوى تاتارخانيه ج: ۲ ص: ۲۶۴، الفصل السابع . ادارة القرآن .
(۳) (ومنها فراغ المال عن الدين) قال أصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة سواء كان الدين للعباد كالقرض و ثمن المبيع أوله تعالى كدين الزكاة . ج: ۱ ص: ۱۷۲، كتاب الزكاة . وفي الجوهر النيرة : قوله وان كان ماله اكثر من الدين زكى الفاضل اذا بلغ نصابا ، كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۴۸، ط: مير محمد كتب خانہ . بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۶، فصل فى شرائط الفرضية ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲ .
شامى ج: ۲ ص: ۲۶۰ . (فلازكاة على مكاتب =

قرض لیکر کاروبار کیا

اگر کسی نے قرض لیکر کاروبار کیا یا دکان کھولی، تو سال پورا ہونے کے بعد جتنی مالیت کا سامان قابل فروخت موجود ہے اسکی قیمت میں سے قرض کی رقم منہا کر کے باقی ماندہ رقم میں نقدی وغیرہ جمع کر کے مجموعی رقم میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگر یہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۱)

قرض مانگا زکوٰۃ دیدی

اگر کسی مستحق زکوٰۃ غریب آدمی نے قرض مانگا، اور معلوم ہے کہ وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے تو قرض دینے والے نے قرض کے نام سے زکوٰۃ کاروبار دیدیا، اور دل میں زکوٰۃ کی نیت کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی، البتہ بعد میں اگر یہ آدمی رقم واپس کرے تو وہ رقم واپس لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۲)

قرض معاف کرنے پر زکوٰۃ کا حکم

☆..... اگر قرض لینے والا غریب ہے، اور قرض دینے والے نے ایک سال پورا

=.....) (ومدیون للعبد بقدر دينه) فيزكى الزائد، ان بلغ نصابا. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۳، كتاب الزكاة، ط: سعيد. فتاوى دارالعلوم ديوبند ج: ۶ ص: ۱۰۵. أما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم فتجب فيها الزكاة، بدائع: ۲ ص: ۲۰، فصل في اموال التجارة .

(۱) أما شرائط وجوبها..... ومنها الفراغ عن الدين قال اصحابنا رحمهم الله تعالى كل دين له مطالب من جهة العباد يمنع وجوب الزكاة سواء كان الدين للعباد كالقرض و ثمن المبيع . عالمگیری كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۳، ط: رشيدية. بدائع ج: ۲ ص: ۶، فصل في شرائط القرضية . وأيضاً ومديون للعبد بقدر دينه فيزكى الزائد ان بلغ نصابا. الدرر المعرف كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۶۳ . ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعيد. الجوهرة النيرة ج: ۱ ص: ۱۴۸، كتاب الزكاة . ط: مير محمد كتب خانہ .

(۲) ومن أعطى مسكينا دراهم وسمها هبة أو قرضا ونوى الزكاة فأنها تجزيه وهو الاصح ، هكذا في البحر الرائق. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة . ط: رشيدية. البحر =

ہونے کے بعد اپنا قرض مقروض کو معاف کر دیا ہے، تو گذشتہ ایک سال کی زکوٰۃ بھی معاف ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... اور اگر قرض لینے والا غریب نہیں تھا بلکہ مالدار تھا اور قرض دینے والے نے ایک سال گزرنے کے بعد اپنا قرض معاف کر دیا تو زکوٰۃ معاف نہیں ہوگی بلکہ زکوٰۃ دینا لازم ہوگا کیونکہ مالدار آدمی کو معاف کرنا گویا کہ اپنے مال کو خود ہلاک کر دینا ہے، سال گزرنے کے بعد مال کو خود ہلاک کر دینے کی صورت میں زکوٰۃ ساقط نہیں ہوتی، اور غریب کو معاف کر دینا اپنے مال کو خود ہلاک کرنا نہیں کیونکہ اس سے ملنے کی امید نہیں اس لئے دونوں کے حکم میں فرق ہے۔ (۲)

قرض معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی

کسی غریب آدمی کا قرض زکوٰۃ کی نیت سے معاف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، (۳) البتہ قرض کی رقم کو زکوٰۃ میں وضع کرنا چاہے تو اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ قرض دینے والا قرض کے برابر رقم زکوٰۃ کی نیت سے اس غریب آدمی کو دیدے پھر اس کے بعد قرض کی مد میں واپس لے لے تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی وصول ہو جائے گا، دونوں کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ (۴)

= ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۶۲، الفصل السابع. ادارة القرآن .
(۱) ولو كان له دين على فقير فابراه عنه سقط عنه زكاته نوى به عن الزكوة اولاً لأنه كالهلاك ، عالمگیری، كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۱. ط: رشيديه . قال في البحر: وفي المحيط يكون المديون معسراً اما لو كان موسراً فهو استهلاك وهو تقييد حسن. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۹، ۲۱۱،
(۲) ولو كان من عليه الدين غنيا فوهبه منه بعد الحول ففي رواية الجامع يضمن قدر الزكوة وهو الاصح . عالمگیری، كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: رشيديه . قال في البحر: لو كان غنيا فوهبه بعد الحول ففيه روايتان اصحهما الضمان. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: سعید .
(۳) وان كان المديون فقيراً فوهب الدين ينوي به زكاة مال عين الواهب لا تسقط عنه زكاة ذلك المال . فتاوى بزايه على هامش الهنديه . فصل في هبة الدين من المديون بنية الزكاة . ج: ۱ ص: ۲۶۳ . ط: ماجديه كويته .
(۴) (وحيلة الجواز) فيما إذا كان له دين على معسروا راد أن يجعله زكاة عن عين عنده =

قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو

☆..... قرض میں دی گئی رقم کی زکوٰۃ وصول ہونے کے بعد ادا کرنا واجب ہے، لہذا جو رقم وصول ہونے کی امید نہیں اسکی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں۔ ہاں جب وصول ہو جائے گی تو گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ بھی حساب کر کے دیدے۔ (۱)

☆..... جس قرض کی وصولیابی کی امید نہیں تھی اور وہ وصول ہو گیا، تو پچھلے تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے دیدے۔ اگر یکمشت ادا کر سکتا ہے بہتر ورنہ قسط کر کے ادا کر دے۔ (۲)

☆..... قرض دینے والے کو اپنا قرض وصول ہونے کی امید نہ ہو، یا وصول ہونے میں تردد ہے، ٹال مٹول کر رہا ہے تو ایسے قرض کی زکوٰۃ وصول ہونے سے پہلے ادا کرنا لازم نہیں بلکہ وصول ہونے کے بعد ادا کرنا لازم ہے، اور جتنا وصول ہوتا رہے گا اتنے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے اور گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ اس پر واجب نہیں۔ (۳)

(امداد الفتاویٰ ج: ۲ ص: ۳۳ کتاب الزکاۃ والصدقات مکتبہ دارالعلوم کراچی)

= (قوله أن يعطى مديونه الفقير زكاته ثم يأخذها عن دينه. رد المحتار على الدر المختار كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۷۱، ط: سعيد. بدائع الصنائع كتاب الزكاة فصل وأما الذي يرجع الى المؤدى ج: ۲ ص: ۴۳.

(۱) وقوى وهو ما يجب بدلا عن سلع التجارة اذا قبض أربعين زكى لما مضى كذا في الزاهدى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵. ط: رشيدية. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷.

(۲) ويشترط أن يتمكن من الاستمناء بكون المال في يده أو يدناثبه فان لم يتمكن من الاستمناء فلا زكاة عليه وذلك مثل مال الضمار، كذا في التبيين وهو كل ما بقى أصله في ملكه ولكن زال عن يده زوالا لا يرجع عوده في الغالب كذا في المحيط ومن مال الضمار الدين المجحود..... وان كان الدين على مفلس فلسه القاضي فوصل اليه بعد سنين كان عليه زكاة ماضى في قول ابى حنيفة وأبى يوسف رحمهما الله تعالى، هندية.

كتاب الزكاة الباب الاول الخ ج: ۱ ص: ۱۷۴، ۱۷۵، ط: المكتبة الحقانية. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، ط: سعيد، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۰.

(۳) ومنها الملك المطلق فلا تجب الزكاة في مال الضمار وكذا دين المجحود، بدائع =

قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے طلبہ کو زکوٰۃ دینا

جو طلبہ مدرسہ کے قوانین کی پابندی نہیں کرتے، اور باقاعدہ حاضر بھی نہیں رہتے لیکن مدرسہ والوں نے ان کو مدرسہ سے خارج نہیں کیا، اور وہ غریب ہیں زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا۔ (۱)

قیدیوں کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر قیدی مسلمان ہیں، غریب محتاج ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر زکوٰۃ کی رقم سے مستحق قیدیوں کو کھانا کھلانا چاہے تو زکوٰۃ سے تیار کیا گیا کھانا قیدیوں کو دے کر مالک بنا دیں پھر وہ کھائیں تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور اگر کھانا ان کے ہاتھ میں دے کر مالک نہیں بنایا گیا بلکہ بیٹھا کر کھانا کھلایا گیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

= ج: ۲ ص: ۹، فصل اما شرائط التي ترجع الى المال، وفي البحر: فلو صار في يده بعد ذلك فلا بد له من حول جديد لعدم الشرط وهو النمو، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، ط: سعيد.

(۱) وبهذا التعليل يقوى مانسب للواقعات من ان طالب العلم يجوز له اخذ الزكاة ولو غنيا اذا فرغ نفسه لأفادة العلم واستفادته لعجزه عن الكسب والحاجة داعية الى ما لا بد منه. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۲۰، ط: سعيد. قال المحقق والوجه تقييده بالفقير فيكون طلب العلم مرخصا لجواز سؤاله من الزكاة وغيرها وان كان قادرا على الكسب اذ بدون له لا يحل له السؤال. ج: ۲ ص: ۳۲۰، ط: سعيد. "في سبيل الله" قيل الحاج وقيل طلبه العلم قال المحقق فالتفسير بطلب العلم وجيه خصوصا. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۲۳، ط: سعيد. باب المصرف.

(۲) قال في البحر قوله: هو الفقير والمسكين يجوز دفع الزكاة الى من يملك مادون النصاب او قدر نصاب غير نام وهو مستغرق في الحاجة. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۰، باب المصرف ط: سعيد. هندي ج: ۱ ص: ۱۸۷، الباب السابع في المصارف ط: رشيدية. در مع رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف ط: سعيد.

(۳) فلو اطعم يتيما ناويا الزكاة لا يجزيه الا اذا دفع اليه المطعوم لأنه بالدفع اليه بنية الزكاة يملكه فيصير آكلا من ملكه بخلاف ما اذا اطعمه معه ولا يخفى أنه يشترط كونه فقيرا. =

☆..... قیدیوں کو نفلی صدقات سے کھانا کھلانا جائز ہے، اس میں غریب اور مالدار کا امتیاز کرنا لازم نہیں۔ (۱)

قیدیوں کی رہائی کے لئے زکوٰۃ دینا

☆..... اگر مسلمان قیدی غریب ہے، رہائی حاصل کرنے کیلئے پیسے نہیں ہیں تو مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے مسلمان قیدیوں کو زکوٰۃ دیدیں تاکہ وہ اس پیسے سے رہائی حاصل کر سکیں (۲) جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وفی الرقاب. توبہ آیت: ۶۰

☆..... اگر مسلمان قیدی ایسے قید خانہ میں قید ہے کہ وہاں قیدی سے ڈائریکٹ رابطہ کرنا مشکل ہے، اور باہر کے لوگ اس کو پیسہ دیکر چھڑا سکتے ہیں تو ایسی صورت میں زکوٰۃ دینے کی صورت میں تملیک کرا کر دیں تاکہ زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے، اور قیدی بھی رہائی حاصل کرے۔ (۳)

= رد المحتار علی الدر المختار ج: ۲ ص: ۲۵۷، کتاب الزکاة، الفتاوی التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۵، ط: ادارة القرآن، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاة ط: سعید.
 (۱) قال فی البدائع: واما صدقة التطوع فيجوز صرفها الى الغنى لانها تجرى مجرى الهبة بدائع ج: ۲ ص: ۴۷، فصل اما الذي يرجع الى المؤدى اليه. ط: سعید، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۴، من توضع الزکاة فيه. ادارة القرآن. البحر ج: ۲ ص: ۳۴۲، باب المصرف.
 (۲) قال فی البحر: قوله المكاتب ای يعان المكاتب فی فك رقبتة وهو المراد بقوله تعالى و فی الرقاب وهو منقول عن الحسن البصرى وغيره..... فمال الرقاب يملكه السادة و المكاتبون لا يحصل فی ايديهم شيئ..... وانما جاز دفع الزکاة الى المكاتب لان الدفع اليه تملیک. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۱، باب المصرف ط: سعید، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۶۹، من توضع الزکاة فيه. ادارة القرآن. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۱ المصرف، ط: سعید.
 (۳) قال فی الدر: ان الحيلة ان يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الاشياء. درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۵، باب المصرف ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن.

☆..... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورہ بقرہ کی آیت: ۱۷۷ میں یہ بھی حکم دیا کہ جو لوگ اللہ پر، قیامت کے دن آنے پر، فرشتوں پر، اور تمام آسمانی کتابوں پر اور تمام انبیاء کرام پر ایمان لائیں وہ مال کو محبوب ہونے کے باوجود رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو، اور گردنیں چھڑانے میں دیں۔ ایسے مسلمان قیدیوں کو بھی رہائی کرانے کے لئے پیسے دیں جو کافروں کے ہاتھ میں گرفتار ہیں، یا قیدیوں کے فدیہ دینے میں اپنا مال خرچ کریں، اور اس میں حکم عام ہے صرف زکوٰۃ پر اکتفا نہ کریں بلکہ غیر زکوٰۃ سے بھی دیں۔ (۱)

قیمت

☆..... ”قیمت فروخت“ سے مراد وہ قیمت ہے جس قیمت پر دکاندار کسٹمر کو مال فروخت کرتے ہیں، اور اس میں قیمت خرید پر نفع بھی شامل ہوتا ہے۔

☆..... ”قیمت خرید“ سے مراد وہ قیمت ہے جس قیمت پر دکاندار مال خریدتے ہیں

☆..... زکوٰۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے قیمت خرید کا اعتبار نہیں ہے۔ (۲)

☆..... اور قیمت فروخت میں اس بازار کی قیمت معتبر ہے جس بازار میں وہ

(۱) قال فی البحر: قوله والمکاتب ای یعان المکاتب فی فک رقبتہ وهو المراد بقوله تعالیٰ وفي الرقاب فمال الرقاب یملکہ السادة والمکاتبون لایحصل فی ایدیہم شیء والغارمون یصرف نصیہم لاریاب الدیون وكذلك فی سبیل اللہ تعالیٰ وابن السبیل مندرج فی سبیل اللہ..... البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۶۹. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۱، باب المصرف. ﴿ولکن البرمن امن بالله والیوم الاخر والمملکة و الکتب والنیین . واتی المال علی حبه ذوی القربی والیتمی والمسکین وابن السبیل . و السائلین و فی الرقاب الاية﴾. سورة البقرة آیت: ۱۷۷ .

(۲) وذكر محمد فی الرقیات انه یقوم فی البلد الذی حال الحول علی المتناع بما یتعارفه اهل ذلك البلد نقدا فیما بینہم یعنی غالب نقد ذلك البلد. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۸، زکاة عروض التجارة. ادارة القرآن. یقوم التاجر العروض أو البضاع التجارية فی کل عام بحسب سعرها فی وقت إخراج الزکاة لایحسب سعر شرائها. الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۷۹۲، ط: دار الفکر.

مال موجود ہے۔ (۱)

قیمت بڑھ کر نصاب کو پہنچ گئی

☆..... اگر کسی شخص کے پاس صرف کوئی تجارتی مال ہے (سونا، چاندی، نقد رقم وغیرہ کچھ نہیں) مگر اسکی قیمت نصاب سے کم ہے، پھر چند روز کے بعد مہنگائی کی وجہ سے قیمت بڑھ گئی اور تجارتی مال کی قیمت نصاب کے برابر ہو گئی، تو جس وقت سے قیمت بڑھ کر نصاب کے برابر ہو گئی اسی وقت سے اس کے سال کی ابتداء سمجھی جائے گی۔ (۲)

☆..... ہر چیز کا نفع جو سال کے اندر حاصل ہوتا ہے، اس کو اصل کے ساتھ ملا لیا جائے گا اور سال کے آخر میں جب اصل رقم کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی نفع کی زکوٰۃ بھی ادا کرنا لازم ہوگا اگرچہ نفع کی رقم پر سال پورا نہ بھی گزرا ہو۔ (۳)

قیمت خرید کے اعتبار سے زکوٰۃ دی

☆..... زکوٰۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے، قیمت خرید کا نہیں، لہذا اگر کسی

(۱) يقوم في البلد الذي المال فيه ولو في مفازة ففي أقرب الأمصار إليه. الدر مع الرد، باب زكاة الغنم ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: سعيد. وهكذا في الهندية: ويقومها المالك في البلد الذي فيه المال حتى لو بعث عبدا للتجارة الى بلد آخر فحال الحول تعتبر قيمته في ذلك البلد ولو كان في مفازة تعتبر قيمته في أقرب الأمصار الى ذلك الموضوع. هندية ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثاني في العروض ط: رشيديه، كويته. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۸، زكاة عروض التجارة، ادارة القرآن. الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۷۹۲، دار الفکر.

(۲) قال في البحر: يجب ربع العشر في عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدهما. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸. باب زكاة المال ط: سعيد شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. قال في البدائع: و منها الحول في بعض الاموال ان اصل النصاب وهو النصاب الموجود في اول الحول يشترط له الحول لقوله عليه السلام لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳. فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال. ط: سعيد.

(۳) ومن كان له نصاب فاستفاد في أثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وذكاه..... ثم انما يضم المستفاد عندنا الى اصل المال اذا كان الاصل نصابا. فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵. ط: رشيديه. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، اما شرائط التي ترجع الى المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲. فصل في الغنم.

نے قیمت خرید کے حساب سے زکوٰۃ دی تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

(الف) قیمت خرید، قیمت فروخت کے موافق ہے دونوں میں کوئی فرق نہیں تو اس صورت میں قیمت خرید کے اعتبار سے زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

(ب) اگر قیمت خرید قیمت فروخت سے زیادہ ہے تو اس صورت میں قیمت خرید کے اعتبار سے زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

(ج) اگر قیمت فروخت قیمت خرید سے زیادہ ہے، عام طور پر قیمت فروخت زیادہ ہوتی ہے تو اس صورت میں قیمت خرید کے اعتبار سے زکوٰۃ دینے کی صورت میں پوری زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی بلکہ قیمت فروخت کے اعتبار سے جتنی رقم کی زکوٰۃ نہیں دی گئی اتنی رقم کی زکوٰۃ مزید ادا کر دے تو پوری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی ورنہ پوری زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اس لئے ہمیشہ قیمت فروخت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرے۔ (۲)

☆..... مثلاً کسی تاجر نے ایک ہزار کے حساب سے مال خریدا اور وہ مال بازار میں دو ہزار کے حساب سے فروخت کرے گا تو زکوٰۃ دو ہزار قیمت کے حساب سے نکالنا ضروری ہوگا، ایک ہزار کے حساب سے دینا کافی نہیں ہوگا۔ (۳)

قیمت فروخت پر زکوٰۃ ہے

زکوٰۃ قیمت خرید پر واجب نہیں بلکہ قیمت فروخت پر واجب ہے لہذا سال

- (۱) وفي شرح الطحاوی ولوازادات قيمتها قبل الحول تعتبر قيمتها وقت الوجوب بالاجماع تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲، زكاة عروض التجارة. ادارة القرآن .
- (۲) قال في البدائع: وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتها يوم الاداء. بدائع ج: ۲ ص: ۲۲. فصل في صفة الواجب في اموال التجارة ط: سعيد. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثاني في العروض ط: رشیدیہ .
- (۳) في التاتارخانية: فان لم يؤد حتى تغير سعر الحنطة الى زيادة وصارت تساوي اربع مائة فان ادى من عين الحنطة ادى ربع العشر خمسة اقفزة بالاتفاق وان ادى من القيمة عندهما يودی عشرة دراهم قيمتها يوم الاداء. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲، زكاة عروض التجارة .

پورا ہونے کے بعد مارکیٹ میں جو قیمت فروخت ہوگی اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، مثلاً ایک آدمی نے تجارت کے لئے مال خریدا اور قیمت خرید ایک لاکھ ہے اور اس مال کو ایک لاکھ دس ہزار میں فروخت کیا، تو ایک لاکھ دس ہزار سے زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۱)

قیمت فروخت کا اعتبار ہے

سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ دیتے وقت مال تجارت کی جو قیمت بازار میں ہے اسی قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اسی قیمت کو قیمت فروخت کہتے ہیں، اور زکوٰۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے، قیمت خرید کا نہیں۔ (۲)

مثلاً کوئی چیز ایک لاکھ میں خریدی اور دیرٹھ لاکھ میں فروخت کی تو زکوٰۃ دیرٹھ لاکھ پر آئے گی ایک لاکھ پر نہیں، اسی طرح اگر ایک لاکھ کی چیز پچاس ہزار کی ہوگی تو زکوٰۃ پچاس ہزار پر آئے گی ایک لاکھ پر نہیں۔

اسی طرح کوئی چیز ایک لاکھ میں خریدی اور وہ ابھی تک فروخت نہیں ہوئی اور سال مکمل ہونے پر اسکی قیمت دو لاکھ ہوگی تو زکوٰۃ دو لاکھ پر ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳) اور اگر سال مکمل ہونے پر اس کی قیمت پچاس ہزار ہوگی تو زکوٰۃ پچاس ہزار پر ادا کرنا لازم ہوگا ایک لاکھ پر نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں قیمت فروخت کا اعتبار ہے، قیمت خرید کا نہیں۔ (۴)

(۱) قال فی الدر: وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالوا يوم الاداء . قال المحقق وفي المحيط و يعتبر يوم الأداء بالاجماع وهو الاصح فهو تصحيح للقول الثاني الموافق لقولهما وعليه فاعتبار يوم الاداء يكون متفقاً عليه عنده وعندهما . رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۶، باب زكاة الغنم ط: سعيد. هندیه ج: ۱ ص: ۱۸۰، الفصل الثاني في العروض ط: رشيديه .

(۲) ايضاً

(۳) فان لم يود حتى تغير سعر الحنطة الى زيادة وصارت تساوي اربع مائة ان ادى من القيمة عندهما يودى عشرة دراهم قيمتها يوم الاداء . تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۲،

☆..... دوسرے الفاظ میں جو قیمت بازار کے موافق ہے اسکے اعتبار سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کریں۔ (۱)



کارخانہ

☆..... اگر کارخانہ ایسا ہے کہ اس میں تجارت اور خرید و فروخت کا کام نہیں ہوتا، صرف اجرت لیکر لوگوں کا کام کیا جاتا ہے، مثلاً گارمینٹس کا کارخانہ ہے لوگوں سے آرڈر لیکر مال تیار کر دیتا ہے یا لوگوں کا آٹا پیس کر دیتا ہے، یا آرڈر لیکر جوتا یا بیگ وغیرہ بنا دیتا ہے، تو ان صورتوں میں صرف آمدنی ہی پر زکوٰۃ واجب ہوگی کارخانہ یا اسکے اوزار اور مشینوں کی قیمتوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر کارخانہ ایسا ہے کہ اس میں تجارت بھی کی جاتی ہے، چیزیں خرید کر تیار کی جاتی ہیں اور فروخت کی جاتی ہیں، اس صورت میں اخراجات نکالنے کے بعد سال بھر کی آمدنی کے علاوہ خام اور تیار شدہ مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی، (۳) البتہ کارخانہ کی عمارت فرنیچر، اوزار اور مشینوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

(۱) (۳) فان تغير سعر الحنطة الى نقصان وصارت تساوي مائة ان ادى من القيمة عندهما بودی درهمين ونصفا قيمتها يوم الاداء. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۲، زكاة عروض التجارة. ادارة القرآن.

(۲) زكاة العمارات والمصانع ونحوها لاتجب الزكاة في عينها وانما في ريعها وغلتها او ارباحها. الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۸۶۴، المبحث الخامس ط: دار الفكر بيروت. قال في الدر: وكذلك آلات المحترفين..... وان حال الحول اى لم ينوبها التجارة بل امسكه لحرفته. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۵، كتاب الزكاة ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۳، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ط: سعيد.

(۳) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب، الفصل الثاني في العروض، عالمگیری. كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيديه.

☆..... کارخانوں کے حصص پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، جب کہ ان کے حصص کی مقدار نصاب کی مقدار کے برابر ہو، (۲) یا دوسری قابل زکوٰۃ چیزوں کو ملا کر نصاب پورا ہو جاتا ہو۔

☆..... اگر کسی نے کوئی کارخانہ اس لئے خریدا ہے کہ اس کو قیمت بڑھنے پر فروخت کر دیا تو وہ مال تجارت میں داخل ہو جائے گا اور کارخانہ اور اسکے اندر موجود تمام اوزار اور مشینوں کی قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆..... ملوں کا بھی یہی حکم ہے۔

☆..... اگر کسی وجہ سے کارخانہ بند ہو گیا، یا بند کر دیا تو کارخانہ اور مشینوں کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، ہاں فروخت کرنے کی صورت میں قیمت کی رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۴)

کارخانہ کی مشین

☆..... کارخانہ کے مشینوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے (۵) البتہ کارخانہ کی آمدنی اور مصنوعات پر زکوٰۃ واجب ہے، اور سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہے۔ (۶)

☆..... کارخانوں میں جو مشینیں وغیرہ فٹ ہیں وہ مال تجارت نہیں اس لئے

(۱) ومنها فراغ المال فليس في دور السككى.... زكاة.... كذلك آلات المحترفين. عالمگیر ی، کتاب الزکاة، ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۵، ۲۶۶. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، ط: سعید.

(۲) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۳

(۳) والأصل ماعد الحجرين والسوائيم إنما يزكى بنية التجارة. الدر المختار شامی، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۷۳، ط: سعید، کراچی.

(۴) انظر الرقم: ۱

(۵) ومنها كون النصاب ناميا، ج: ۱ ص: ۱۷۴. ط: ماجدیہ کوئٹہ.

(۶) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۳

ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۱)

لیکن ان میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اس طرح جو خام مال کارخانوں میں سامان تیار کرنے کے لئے رکھا ہے اسپر بھی زکوٰۃ واجب ہے خام مال اور تیار شدہ مال سب کی قیمت لگا کر اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۲)

کاشت

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پھلوں سبزیوں، ترکاریوں اور مویشیوں کے چارے میں بھی جس کو کاشت کیا جاتا ہو عشر واجب ہے (۳)، زرعی پیداوار میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، صرف عشر واجب ہے۔ (۴)

کافر کو غلطی سے زکوٰۃ دیدی

اگر کسی نے کسی کو غریب اور مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دیدی، پھر معلوم ہوا کہ وہ غیر ذمی کافر ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، زکوٰۃ پھر دوبارہ ادا کرے۔ (۵)
نوٹ: اور غیر ذمی کافر وہ ہے جو دارالاسلام کے شہری حقوق نہ رکھتا ہو۔

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۳

(۲) ایضا

(۳) ويجب العشر عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فی کل ماتخرجه الارض.... من الحبوب والبقول.... والباذنجان، ج: ۱ ص: ۱۸۶، باب العشر، فتاویٰ عالمگیری. وهكذا فی الخانیة علی هامش الہندیہ ج: ۱ ص: ۲۷۶، فصل فی العشر. لو استمنى بقوائم الخلاف والحشیش والقصب..... وكان یقطعه ویبعه یجب فیہ العشر کذا فی محیط السرخسی، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۶ الباب السادس فی زکاة الزرع والثمار، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۴) وإذا ثبت أنه لاسبیل إلى اجتماع العشر والزکاة.... فایجاب العشر.... اولی، بدائع، فصل: اما زکاة الزرع والثمار، ج: ۲ ص: ۵۳، ط: سعید.

(۵) دفع بتحرل من یظن مصرفا (فبان انه..... حربی ولومستاننا أعادها، شامی ج: ۲ ص: ۳۵۲، کتاب الزکاة باب المصرف.

کافروں کی تعلیم گاہوں میں زکوٰۃ دینا

غیر مسلم کافروں کی تعلیم گاہوں میں زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوٰۃ مسلمان فقیر و غریب کو دینا ضروری ہے، غیر مسلموں کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۱)

کان

☆..... زمیں کے اندر کانوں میں جو قدرتی خزانے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں: (۲)

(الف) آگ کی گرمی اور حرارت سے پگھلنے والی دھاتیں جیسے سونا، چاندی، لوہا، رانگ، تانبا، کانسی وغیرہ، اگر کان سے یہ دھاتیں برآمد ہوں تو ان میں سے پانچواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنا واجب ہوگا، اور باقی چار حصے برآمد کرنے والا اپنے پاس رکھ سکے گا، پھر اسکے بعد کے حکم کیلئے ہر دھات کا حکم اس عنوان کے تحت دیکھ لیں۔ (۳)

(ب) بننے والی چیزیں جیسے گندھک، نمک، تیل، پٹرول وغیرہ ان چیزوں کو نکالنے کے بعد نکالنے والے پر زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے (۴) باقی تجارت کرنے کی صورت میں آمدنی پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔

(ج) وہ چیزیں جو آگ سے پگھلنے والی اور پتلی نہ ہوں جیسے چونا، گچ، کوئلہ،

(۱) فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ. عالمگیری کتاب الزکاۃ ج: ۱ ص: ۱۷۰، ماجدیہ، رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. واما الحربی المستامن فلا یجوز دفع الزکاۃ و الصدقة الواجبة الیه بالاجماع، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصرف. واما اهل الذمة فلا یجوز صرف الزکاۃ الیہم بالاتفاق.

(۲) ماتخرج من المعادن ثلاثة. منطع بالنار و مانع و ماليس منطع و لامائع. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۴، الباب الخامس فی المعادن و الرکاز.

(۳) اما المنطع كالذهب والفضة.... فیہ الخمس. أيضا.

(۴) واما المانع كالقیر و النفط و الملح.... فلا شیء فیہا. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۵. أيضا.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿۳۶۲﴾
 جواہر یا قوت وغیرہ، ان چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں (۱) البتہ تجارت کرنے کی صورت
 میں سالانہ آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)
 ☆..... اگر کوئی شخص ”کان“ کنی کا ٹھیکہ لے تو کان سے جو مقدار برآمد کرے گا
 اسکا وہی مالک ہوگا۔ (۳)

کانسی

”کانسی“ اور تانبے کا حکم ایک ہے لہذا ”تانبہ“ کو دیکھ لیں۔

کپڑا

اگر پہننے کے کپڑے پر سونا اور چاندی کے تار وغیرہ سے کام کیا گیا ہے تو اس
 صورت میں اس کام میں سے جتنی چاندی یا سونا نکل سکتا ہے اس کا اندازہ کر کے زکوٰۃ
 کے مال میں شامل کرنا اور اسکی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۴)

(۱) ومالیس بمنطبع ولما نبع كالنورة والجص والجواهر والیواقیت فلاشی فیہا . عالمگیری ،
 ج: ۱ ص: ۱۸۵ . الباب الخامس فی المعادن والركاز وهكذا فی الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲
 ص: ۷۷۷ ، المطلب الثاني زكاة المعادن والركاز ط: دارالفکر، دمشق . قال فی التارخانیة و
 لایخمس فی الفیروزج وكذا فی الیاقوت والزمرد والكحل والمغرة والزرنيخ والنورة ، تارخانیة
 ج: ۲ ص: ۳۴۲ ، كتاب المعادن والركاز، ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة ، رد المحتار ج: ۲
 ص: ۳۲۲ . باب الركاز ط: ایچ ایم سعید ، والبحر ج: ۲ ص: ۲۳۴ ، باب الركاز ط: سعید .
 (۲) الزكاة واجبة فی عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا ، فصل فی العروض
 ، فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹ ، ماجدیہ . درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸ ، ط: ایچ ایم سعید . باب زكاة
 المال ، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰ ، فصل فی اموال التجارة ط: سعید . البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸ .
 (۳) واذا استاجر اجراء للعمل فی المعدن فالمصايب للمستاجر لأنهم يعملون له ، البحر الرائق
 ج: ۲ ص: ۲۳۴ ، باب الركاز . واما المستعير اذا زرع فعليه العشر دون صاحب الارض ،
 تارخانیة، ج: ۲ ص: ۳۳۰ ، كتاب العشر . ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة . هكذا فی البحر
 ج: ۲ ص: ۲۳۷ ، باب العشر ط: سعید .
 (۴) قال فی البحر وتضم قيمة العروض الی الثمنین والذهب الی الفضة قيمة ، البحر الرائق ج: ۲
 ص: ۲۳۰ ، باب زكاة المال ، ط: سعید ، وبدائع ج: ۲ ص: ۲۱ ، فصل فی اموال التجارة ط: سعید ، =

کپڑے

☆ استعمال کے کپڑوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، چاہے کتنے ہی زیادہ قیمتی ہوں۔ (۱)
☆..... البتہ تجارت کی نیت سے لئے گئے کپڑے پر زکوٰۃ واجب ہوگی،
اگر کپڑے کی قیمت فروخت کم سے کم نصاب کے برابر ہے یا دوسرے چیزوں کے
ساتھ نصاب کی قیمت تک پہنچ جاتی ہے۔ (۲)

کتابیں زکوٰۃ کی رقم سے خرید کر وقف کرنا

زکوٰۃ کی رقم سے کتابیں خرید کر دینی مدارس یا کتب خانہ کیلئے وقف کرنا درست
نہیں اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے
تملیک شرط ہے، اسکے بغیر زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۳)
ہاں یہ صورت ہو سکتی ہے کہ کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو کتابیں مالک بنا کر دیدیں اگر
وہ مالک ہونے کے بعد اپنی خوشی سے مدرسہ یا کتب خانہ کے لئے وقف کر دے تو
درست ہو جائے گا۔ (۴)

= عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳.

(۱) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فليس في..... وثياب البدن زكاة، كتاب
الزكاة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، ماجديه، وهكذا في البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶ وشرط
فراغه عن الحاجة الاصلية..... والثياب المحتاج اليها لدفع الحر والبرد. بدائع ج: ۲ ص:
۱۱. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۲ كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۲) واما اموال التجارة فقديرو النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشيء فيها مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم.
وكذا يضم بعض اموال التجارة الى البعض في تكميل النصاب. بدائع ج: ۲ ص: ۲۱: ط: سعيد.
(۳) قال في البحر لان الزكاة يجب فيها تملك المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة ط:
سعيد. وعدم الجواز لانعدام التملك الذي هو الركن، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف ط:
سعيد. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، الباب الاول.

(۴) وحيلة التكفين بها التصديق على فقير ثم هو يكفن فيكون الثواب لهما وكذا في تعمير
المسجد، الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۱، كتاب الزكاة ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. باب
المصرف، ط: سعيد وكذا في التارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، باب من توضع الزكاة فيه =

کراکری پر زکوٰۃ

☆..... اگر کراکری کے سامان مثلاً برتن، شامیانے، فرنیچر یا سائیکلیں وغیرہ یا اور کوئی سامان کرایہ پر دینے کیلئے خریدا اور کرایہ پر چلاتا رہا تو ان چیزوں پر زکوٰۃ فرض نہیں، کیونکہ کرایہ پر چلانے سے مال مال تجارت نہیں بنتا اور اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی، (۱) البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور سال گزر جائے تو اس رقم پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔

☆..... اگر کراکری کا سامان تجارت کے لئے ہے اور اسکی قیمت فروخت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گزرنے پر اسکی قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

کرایہ

اگر زکوٰۃ کا سامان کسی قریب یا دور دراز علاقے میں گاڑی وغیرہ کے ذریعہ مستحق لوگوں کیلئے بھیجا جا رہا ہے تو اس کا کرایہ زکوٰۃ کی رقم سے دینا جائز نہیں کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے زکوٰۃ کی رقم مستحق آدمی کو بلا عوض مالک بنا کر دینا ضروری ہے، اور اگر زکوٰۃ کا سامان اور رقم کسی مستحق یا اس کے وکیل کو مالک بنا کر دیدیا گیا تو وہ کرایہ دے کر سامان لے جاسکتا ہے۔ (۳)

= ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية .

(۱) ولو اشترى قدورا من صفر يمسكها ويؤجرها لاتجب فيها الزكاة، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰، فصل فی العروض ط: ماجدیہ کوئٹہ، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۴۱، زکاة عروض التجارة . اذا اشترى دارا او عبدا للتجارة فأجره خرج من ان يكون للتجارة لانه لما أجره فقد قصد الغلة فخرج عن حكم التجارة، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۳۹، زکاة عروض التجارة .

(۲) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا، عالمگیری، فصل فی العروض ج: ۱ ص: ۱۷۹ ماجدیہ . قال فی البحر: يجب ربع العشر فی عروض التجارة إذا بلغت نصابا من احدهما ج: ۲ ص: ۲۲۸ ط: سعید،

(۳) هي تملك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير غير هاشمي مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى ای لاجل امثال امره تعالى، شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶، =

کرایہ پر چلانے کے لئے مکان خریدنا

اگر مکان کرایہ پر دینے کیلئے خریدا، اور کرایہ کی رقم بھی محفوظ ہے تو اس صورت میں مکان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، (۱) البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال پورا ہونے کے بعد کرایہ کی رقم سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ اور اگر کرایہ کی رقم محفوظ نہیں ہے خرچ ہوگئی ہے یا کچھ محفوظ ہے لیکن نصاب سے کم ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

کرایہ پر استعمال ہونے والا سامان

کرایہ پر استعمال ہونے والے سامان کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے (۳) البتہ آمدنی پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے

= ۲۵۸، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، الباب الاول، ط: رشیدیہ.

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۱. قال الدكتور وهبة الزحيلي: اتجه راس المال في الوقت الحاضر لتشغيله في نواح من الاستثمارات غير الارض والتجارة وذلك عن طريق اقامة المباني او العمارات بقصد الكراء.....تتشارك كلها في صفة واحدة هي انها لاتجب الزكاة في عينها وانما في ريعها وغلتها او ارباحها. الفقه الاسلامي وأدلته ج: ۲ ص: ۸۶۴، كتاب الزكاة، المبحث الخامس، ط: دار الفكر بيروت.

(۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، كتاب الزكاة ط: ماجديه. قال في البحر: وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية؛ لان المال المشغول بها كالمعدوم..... فقد صرح فان من معه دراهم وامسكها بنية صرفها الي حاجته الاصلية لاتجب الزكاة اذا حال الحول وهي عنده، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲.

(۳) ولو اشترى قدورا من صفر يمسكها ويؤجرها لاتجب فيها الزكاة، عالمگیری، فصل في العروض، ج: ۱ ص: ۱۸۰. تثارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۱، زكاة عروض التجارة، ادارة القرآن. قال وهبة الزحيلي: اتجه راس المال في الوقت الحاضر لتشغيله في نواح من الاستثمارات غير الارض والتجارة وذلك عن طريق اقامة المباني او العمارات بقصد الكراء.....تتشارك كلها في صفة واحدة هي انها لاتجب الزكاة في عينها وانما في ريعها وغلتها او ارباحها. الفقه الاسلامي وأدلته ج: ۲ ص: ۸۶۴، كتاب الزكاة، المبحث الخامس، ط: دار الفكر بيروت.

زیادہ ہے، کیونکہ یہ چیزیں نامی یعنی نفع دینے والی بن گئی ہیں۔ (۱)

کرایہ پردینے کے لئے سامان خریدنا

اگر کسی نے بیس ہزار یا اس سے زائد روپے کے برتن، فرنیچر، شامیانے یا گاڑیاں وغیرہ یا کوئی اور سامان کرایہ پردینے کے لئے خریدا اور کرایہ پر چلاتا رہا، تو ان چیزوں کی مالیت پر بھی زکوٰۃ فرض نہیں، کیونکہ کرایہ پر چلانے سے تجارت کا مال نہیں ہوتا، البتہ کرایہ سے جو روپیہ حاصل ہوگا اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہے تو ایک سال گزرنے پر اس روپے پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۲)

کرایہ پر مخصوص ہے

اگر کوئی چیز کرایہ کیلئے مخصوص کر دی گئی ہے تو اس کی مالیت پر زکوٰۃ فرض نہیں البتہ کرایہ کی رقم اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۳)

کرایہ کی رقم پیشگی دیدی

اگر کوئی چیز کرایہ پر لی، اور چار پانچ سال کا کرایہ پیشگی دیدیا، تو کرایہ ادا کرنے والے پر اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں ہے، کیونکہ کرایہ کی رقم پیشگی ادا کرنے کے

(۱) ومنها كون النصاب ناميا حقيقة بالتوالد والتناسل والتجارة... عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۴ ط: ماجدیه. قال في البدائع: ومنها كون المال ناميا؛ لأن معنى الزكاة هو النماء لا يحصل الا من المال النامي وانما معنى به كون المال معدا للاستمناء بالتجارة..... والتجارة سبب لحصول الربح فيقام السبب مقام المسبب، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱، فصل اما الشرائط ترجع الى المال ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲.

(۲) أيضا

(۳) أيضا. ومنها الملك التام وهو ما اجتماع فيه الملك واليد. عالمگیری، كتاب الزكاة، ج: ۱ ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۲ ص: ۹. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿۳۶۷﴾
 بعد کرایہ دار کی ملکیت ختم ہوگئی، اور کرایہ پردینے والے کی ملکیت ثابت ہوگئی، لہذا
 اب اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری کرایہ پردینے والے مالک پر ہے۔ (۱)
 (اگر وہ رقم نصاب کے برابر ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے
 اور سال پورا ہونے تک وہ رقم موجود رہے، ہاں اگر وہ رقم سال پورا ہونے سے پہلے
 خرچ ہوگئی تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی)۔ (۲)

کفن میں زکوٰۃ صرف کرنا

میت کے کفن میں زکوٰۃ کی رقم صرف کرنا، اور زکوٰۃ کی رقم سے کفن خریدنا جائز
 نہیں ہے۔ (۳)

کمپنی میں رقم جمع کی

اگر کسی نے جائز طریقے سے جائز کاروبار کرنے والی کمپنی میں کاروبار کھلنے
 رقم جمع کی، اور وہ رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے،
 تو اس صورت میں رقم جمع کرنے والے آدمی پر لازم ہوگا کہ سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ

(۱) ومنها كون المال نصابا. عالمگیری، كتاب الزكاة، ج: ۱ ص: ۱۷۲. قال في البدائع
 : ومنها الملك المطلق وهو ان يكون مملوكا له رقبه ويدا. ج: ۲ ص: ۹. ط: سعيد. درمع الرد
 ج: ۲ ص: ۲۵۹، كتاب الزكاة ط: سعيد.

(۲) و اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها
 مائتي درهم، فتجب فيها الزكاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹. شامی ج: ۲
 ص: ۲۹۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. و کمال النصاب شرط وجوب الزكاة وهذا الشرط يعتبر في
 اول الحول وفي آخره لافي خلاله. بدائع، ج: ۲ ص: ۱۵، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹.

(۳) ولا يجوز أن يكفن بها ميت، الباب السابع في المصارف، عالمگیری، ج: ۱ ص: ۱۸۸،
 ط: ماجدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳ باب المصرف ط: سعيد. تناخانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۲. ادارة
 القرآن. وهكذا في الدر المختار، لا يصرف (إلى بناء) نحو (مسجد) لا إلى (كفن ميت
 وقضاء دينه)..... لعدم التملك وهو الركن. وفي الشامية: (ولا إلى كفن ميت) لعدم صحة
 التملك منه، ج: ۲ ص: ۳۴۴. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۷، ط: رشیدیہ.

کمپنیوں کی زکوٰۃ

- ☆ کمپنیوں کی زکوٰۃ میں اختیار ہے، اجتماع اور افراد دونوں صورتیں جائز ہیں۔
- ☆..... جو کمپنیاں مکمل طور پر سرکاری ہیں ان کے کسی حصے پر زکوٰۃ واجب نہیں، کیونکہ سرکاری اموال پر کسی کی شخصی ملکیت نہیں۔ (۱)
- ☆..... غیر سرکاری کمپنیوں کے حصوں پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۲)
- ☆..... اور اگر نیم سرکاری کمپنی ہے تو سرکاری حصے پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، (۳) اور غیر سرکاری حصے پر زکوٰۃ واجب ہوگی کیونکہ وہ شخصی ملکیت ہے، اور شخصی ملکیت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (۴)

کمیشن پر زکوٰۃ کا چندہ وصول کرنا

☆..... چندہ یا زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے کمیشن پر سفیر مقرر کرنا جائز نہیں، (۵)

- (۱) ومنها كون النصاب ناميا..... فالخلقى الذهب والفضة لانهما لا يصلحان للانتفاع بأعيانهما فى دفع الحوائج الاصلية فتجب فيهما نوى التجارة اولم ينو اصلا، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۴. الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتهما نصابا، عالمگیری كتاب الزكاة، الفصل الثانى فى العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹. ط: ماجديه. شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. فمنها الملك فلا تجب الزكاة فى سوائهم الوقف والخيل المسبلة لعدم الملك، بدائع، فصل اما الشرائط التى ترجع الى المال، ج: ۲ ص: ۹، ط: سعيد. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۷. باب السائمة ط: سعيد.
- (۲) الزكاة واجبة فى عروض التجارة، عالمگیری، الفصل الثانى فى عروض التجارة، ج: ۱ ص: ۱۷۹. ط: ماجديه. شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸.
- (۳) انظر الرقم: ۱
- (۴) ومنها الملك..... الخ بدائع ج: ۲ ص: ۹، ط: سعيد. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۲. شامى ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعيد.
- (۵) دفع الزكاة إلى صبيان اقاربه..... جاز إلا إذا نص على التعويض، الدرمع الرد، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳۵۶. والبحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعيد. هندیه ج: ۱ ص: ۱۹۰. المصارف.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿ ۳۶۹ ﴾
مدارس کو جو زکوٰۃ دی جاتی ہے اگر وہ صحیح مصرف پر خرچ کریں گے تو زکوٰۃ ادا ہوگی ورنہ نہیں (۱)، اس لئے زکوٰۃ صرف انہی مدارس کو دی جائے جن کے بارے میں اطمینان ہو کہ وہ ٹھیک مصرف پر خرچ کرتے ہیں۔

☆..... اگر مدرسہ کے چندہ کرنے کیلئے تنخواہ دار ملازم ہے تو اس کی اچھی کارکردگی کی وجہ سے تنخواہ کے علاوہ بطور انعام فی صد کمیشن دینا جائز ہے، لیکن زکوٰۃ کے پیسے سے کمیشن دینا جائز نہیں (۲)، بلکہ زکوٰۃ کا پیسہ مدرسہ میں جمع کرنا لازم ہے، اور یہ انعام مدرسہ اپنے امدادی فنڈ میں سے دے سکتا ہے۔
اور اگر تنخواہ دار ملازم نہیں ہے تو کمیشن پر چندہ کرنا جائز نہیں ہے (۳) اجرت معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اجارہ فاسد ہے۔ (۴)

کنگن آگ کے پہنائے جائیں گے

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کے ہاتھ میں سونے کے کنگن دیکھے تو ان سے پوچھا کہ ان کی زکوٰۃ دیتی ہو یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ”نہیں“ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ پسند ہے کہ اس کے بدلے میں تم کو آگ کے کنگن پہنائے

(۱) لا یرصرف (الی بناء) نحو مسجد ولا الی کفن میت وقضاء دینہ، الدرمع الرد، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج: ۲، ص: ۳۴۴، ط: سعید. والبحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۴۳. قال فی الہندیۃ: ولونوی الزکاة بما یدفع المعلم الی الخلیفۃ ولم یرسأجرہ ان کان الخلیفۃ بحال لو لم یدفعہ یعلم الصبیان ایضا، اجزأه والا فلا، ہندیہ باب المصرف، ج: ۱، ص: ۱۹۰، رشیدیہ، کوئٹہ. تنارخانیۃ ج: ۲، ص: ۲۷۸، باب من توضع الزکاة فیہ، ط: ادارۃ القرآن، وفی التنارخانیۃ لا یجوز صرفہا الی من فرغ نفسہ، لعمل المسلمین نحو القضاة و المفتین والمؤذنین و المعلمین، تنارخانیۃ کتاب المعادن ج: ۲، ص: ۳۴۴، ط: ادارۃ القرآن.

(۲) دفع الزکاة الی صبیان اقاربه إلا إذا نص علی التعویض. الدرمع الرد، باب المصرف ج: ۲، ص: ۳۵۶، ط: سعید. البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱. ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۹۰.

(۳) ایضا

(۴) الفساد..... وقد یكون لجهالة البدل. (الباب الخامس عشر فی بیان ما یجوز من الاجارة ومالا یجوز، عالمگیری، کتاب الاجارة، ج: ۲، ص: ۴۳۹، ط: ماجدیہ.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
 ﴿۳۷۰﴾
 جائیں؟ انہوں نے عرض کیا ”نہیں“ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔
 (ترمذی ص: ۱)

کنویں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگانا

کنویں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے کنویں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگائی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۲)

کولڈ اسٹور

☆..... اگر زمین سے پیداوار اور پھل حاصل کرنے والے نے عشر ادا کرنے کے بعد پیداوار اور پھلوں کو کولڈ اسٹور میں رکھ کر محفوظ کر لیا اور اس پر چند سال گزر گئے تو اس صورت میں ان چیزوں پر دوبارہ زکوٰۃ یا عشر لازم نہیں ہوگا، کیونکہ عشر میں سال گزرنے کی قید نہیں ہے۔ (۳)

☆..... اگر کسی نے تجارت کی نیت سے مذکورہ چیزیں خرید کر کولڈ اسٹور میں محفوظ کر لی ہیں تو اس صورت میں مال تجارت ہونے کی وجہ سے سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (اگر مالیت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو)۔ (۴)

(۱) فقال لهما رسول الله ﷺ اتحبان أن يسور كما الله لسوارين من نارقالنالا قال فادياز كوته . سنن ترمذی، ابواب الزكاة باب ماجاء في زكاة الحلي، ج: ۱ ص: ۱۳۸ .
 (۲) ولا يجوز أن يبنى بالزكاة المسجد..... وكذا كرى الانهار، عالمگیری، باب المصرف ج: ۱ ص: ۱۸۹، درمختار مع الردج: ۲ ص: ۲۷۱، ط: سعيد. البحر الرائق باب المصرف، ج: ۲ ص: ۲۳۳. تتارخانيه، ج: ۲ ص: ۳۳۲، ۲۷۲، ط: ادارة القرآن.
 (۳) بلا شرط نصاب وبلا شرط بقاء وحولان حول لان فيه معنى المؤنة، حتى لو اخرجت الارض مرارا وجب في كل مرة، ولان العشر في الخارج حقيقة فينكر بتكرره وكذا خارج المقاسمة؛ لأنه في الخارج، شامی ج: ۲ ص: ۳۶۶، باب العشر. بدائع ج: ۲ ص: ۶۲.
 (۴) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا، عالمگیری، الفصل الثاني في العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰.

کھاد

☆..... زمیں کیلئے جو کھاد خرید کر رکھ لی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۱)
☆..... جو کھاد فروخت کرنے کی نیت سے خرید کر رکھ لی جاتی ہے وہ مال تجارت ہے، اگر قیمت فروخت نصاب کے برابر ہے یا خریدار صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا واجب ہے۔ (۲)

کھانا پکا کر کھلانا

زکوٰۃ کی رقم سے کھانا پکا کر غریبوں کو بیٹھا کر کھلانے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے زکوٰۃ کی چیزیں غریبوں کو مالک بنا کر دینا شرط ہے، بیٹھا کر کھلانے سے مالک نہیں ہوتا اس لئے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ (۳)
ہاں اگر زکوٰۃ کی رقم سے پکایا ہوا کھانا غریبوں کو مالک بنا کر دیدیا جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اس کی صورت یہ ہے کہ کھانا پیکٹ بنا کر غریبوں کو دیدیا جائے، یا ان کے برتنوں میں دیدیا جائے تو وہ مالک ہو جائیں گے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۴)

(۱) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية، عالمگیری، كتاب الزكاة، ج: ۱، ص: ۱۷۲.
ط: ماجدیه . شامی ج: ۲، ص: ۲۶۲. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۲.
(۲) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۴. قال في البدائع واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم، فلاشئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم فتجب فيها الزكاة، وسواء كان مال التجارة عروضاً وعقاراً او شيئاً مما يكال او يوزن لان الوجوب في اموال التجارة تعلق بالمعنى وهو المالية والقيمة. بدائع، فصل في اموال التجارة ج: ۲، ص: ۲۰.
(۳) ولواطعمه عنده ناويا الزكاة لا تكفي. فتاوى شامی، باب المصرف، ج: ۲، ص: ۳۴۴، ط: سعيد. قال في البحر: لان الزكاة يجب فيها تملك المال لوعال يتيما فجعل يكسوه و يطعمه وجعله من زكاة ماله فالكسوة تجوز..... وأما الاطعام ان دفع الطعام اليه بيده يجوز ايضا لهذه العلة وان لم يدفع اليه وياكل اليتيم لم يجوز لانعدام الركن وهو التملك، البحر ج: ۲، ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامی ج: ۲، ص: ۲۵۷.
(۴) قوله تملكها، فلايكفي فيها الاطعام إلا بطريق التملك، شامی ج: ۲، ص: ۳۴۴، ۳۵۷، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۱، ط: سعيد.

اور مدارس والوں کیلئے آسان صورت یہ ہے کہ مستحق طلبہ کو زکوٰۃ کی رقم دیدی جائے اور ہدایت کی جائے کہ کھانے کی فیس ادا کر دیں پھر وہ رقم واپس جمع ہونے کے بعد کھلانے میں خرچ کی جائے تو زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور طلباء کو کھانا بھی مل جائے گا۔ (۱)

کھڑے کھیت کو فروخت کر دیا

اگر کھڑے کھیت کو تیار ہونے سے پہلے فروخت کر دیا، تو اس کا عشر خریدار پر واجب ہوگا، اور اگر دانہ پک جانے کے بعد بیچا تو اس کا عشر بیچنے والے کے ذمہ لازم ہوگا۔ (۲)

کھوٹ

سونے کے زیور میں جو کھوٹ ملا دیتے ہیں وہ سونے کے وزن میں شمار ہوتا ہے، اس کھوٹ ملے سونے کی بازار میں جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ (۳) (اگر زیور نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا کم ہے لیکن دوسرے اموال زکوٰۃ سے ملکر نصاب کے برابر ہو جاتا ہے اور سال بھی پورا ہو گیا ہے) (۴)۔

(۱) وقدمنا أن الحيلة أن يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الاشياء، الدر مع الرد، باب المصرف، ج: ۲، ص: ۳۲۵، ۲۷۱، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۳۳، ط: سعيد. تتارخانية ج: ۲، ص: ۲۷۲ ط: ادارة القرآن .

(۲) ولوباع الدرع إن قبل إدراكه فالعشر على المشتري ولو بعده فعلى البائع، الدر مع الرد، كتاب الزكاة ج: ۲، ص: ۳۳۳.

(۳) فإن كان الغالب هو الفضة فهي كالدرهم الخالصة وحكم الذهب المغشوش كالفضة المغشوشة، عالمگیری الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض، ج: ۱، ص: ۱۷۹. در مع الرد ج: ۲، ص: ۳۰۱، باب زكاة المال ط: سعيد. البحر ج: ۲، ص: ۲۲۸.

(۴) وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة. ايضا. البحر ج: ۲، ص: ۲۳۰، باب زكاة المال ط: سعيد. شامی ج: ۲، ص: ۳۰۳. بدائع ج: ۲، ص: ۱۹. تتارخانية ج: ۲، ص: ۲۳۲.

کھیت

- ☆..... اگر کھیت عشری زمین پر ہے تو پیداوار پر عشر لازم ہوگا۔ (۱)
- ☆..... عشر اس کھیتی میں بھی ہے جو جانوروں کے چارہ کے لئے ہے۔ (۲)
- ☆..... اگر کھیت کو پکنے سے پہلے پہلے کاٹ کر جانوروں کو کھلا دیا تو عشر واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر کھڑے کھیت کو تیار ہونے سے پہلے فروخت کر دیا گیا تو اس کا عشر خریدار پر لازم ہوگا، اور اگر دانہ پک جانے کے بعد فروخت کیا ہے تو اس کا عشر فروخت کرنے والے کے ذمہ ہوگا۔ (۴)

کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ

کھیت کی قیمت پر زکوٰۃ نہیں ہے، اگر زمین عشری ہے تو اسکی پیداوار پر عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہوگا، اگر زمین عشری نہیں تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ (۵)

(۱) ويجب العشر في..... ارض غير الخراج، باب العشر، الدر المختار مع الرد، ج: ۲، ص: ۳۲۵، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۳۶.

(۲) قال في البدائع: ومنها أن يكون الخراج من الأرض مما يقصد بزراعتها نماء الأرض وتستغل بها عادة..... ويجب في قصب السكر وقصب الذريرة لأنه يطلب بهما نماء الأرض توجد شرط الوجوب. بدائع ج: ۲، ص: ۵۸، فصل في شرائط المحلية. الدر مع الرد ج: ۲، ص: ۳۲۶. باب العشر. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۳۷.

(۳) قال في البدائع واما سبب فرضيته فالارض النامية بالخراج حقيقة حتى لو اصاب الخراج آفة فهلك لا يجب فيه العشر في الارض العشرية. بدائع ج: ۲، ص: ۵۴. البحر ج: ۲، ص: ۲۳۶.

(۴) قال في البدائع: ولوباع الارض العشرية وفيها زرع قد ادرك مع زرعها اوباع الزرع خاصة فعشره على البائع دون المشتري، وان تركه حتى ادرك فعشره على المشتري، بدائع فصل في شرائط الفرضية، ج: ۲، ص: ۵۷. ط: سعيد.

(۵) انظر الرقم: ۱.

کیش کا نصاب

☆..... اگر کسی آدمی کے پاس سونا اور چاندی نہیں صرف نقد رقم ہے تو اس کا نصاب یہ ہے کہ کیش رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو نصاب پورا ہو جائے گا ایک سال مکمل ہونے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ کی نیت سے فقیروں کو دینا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کسی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ نقد رقم ہے اور نصاب سے کم سونا ہے تو سال مکمل ہونے پر نقد رقم اور سونا دونوں چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور سونے کی قیمت کو نقد رقم کے ساتھ جمع کر کے مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ (۲)

☆..... اگر کیش رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال مکمل ہونے پر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے چاہے وہ اس رقم کو کسی کاروبار میں لگا کر بڑھائے یا اپنے پاس یا بینک میں جمع رکھے ہر صورت میں سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے کیونکہ کیش رقم کا مقصد اس کو کاروبار وغیرہ میں لگا کر بڑھانا ہے نہ کہ جمع کر کے بیکار چھوڑ دے، بلکہ اس کو کاروبار، زمین جائیداد وغیرہ کی خرید و فروخت میں لگائے تاکہ ملک قوم اور اپنی ذات کے لئے فائدہ مند ثابت ہو اور زکوٰۃ دینا بھاری نہ ہو، ورنہ رقم جمع کر کے رکھنے والا خود

(۱) تجب فی کل مائتی درہم خمسة درہم وفي كل عشرين مثقال ذهب نصف مثقال، عالمگیری، فصل فی زکاۃ الذهب والفضة، ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: ماجدیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زکاۃ المال ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۹۵.

(۲) وتضم قيمة العروض الى الثمنين ايضا، عالمگیری فصل فی زکاۃ الذهب والفضة ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: ماجدیہ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۰، باب زکاۃ المال، درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۰۳، باب زکاۃ المال، ط: سعید بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، فصل فی اموال التجارة ط: سعید، تنار خانہ ج: ۲ ص: ۲۳۲، باب زکاۃ المال، ادارة القرآن.

قصور وار ہوگا، شریعت نہیں لہذا ہر حال میں زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

(گ)

گارمنٹس

”کارخانہ“ کو دیکھیں۔

گاڑی

☆..... گاڑی خواہ موٹر سائیکل ہو یا کاریا بس ہو یا کوچ، ٹرک ہو یا ٹرالر، سوزو کی ہو یا ٹیکسی غرض کہ کسی قسم کی بھی گاڑی ہو اگر ذاتی استعمال کے لئے ہے یا سامان منتقل کرنے کے لئے تو ان گاڑیوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

☆..... گاڑی خواہ کسی قسم کی بھی ہو اگر ذاتی استعمال کے لئے نہیں بلکہ تجارت کیلئے ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۳)

☆..... اگر گاڑی تجارت اور ذاتی استعمال کیلئے نہیں بلکہ کرایہ پر دی جاتی ہے تو

(۱) قال فی البدائع واما اموال التجارة فنقدیر النصاب فیها بقیمتها من الدنانیر والدراهم فلاشی فیها مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم أو عشرين مثقالا من ذهب فتجب فیها الزکاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل فی اموال التجارة، ط: ایچ ایم سعید، الدر مع الردج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زکاة المال ط: ایچ ایم سعید، تنارخانیة، ج: ۲ ص: ۳۳۲ و ۳۳۶، کتاب الزکاة باب زکاة المال، ط: ادارة القرآن، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۵.

(۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية فلیس فی دور السكنی ودواب الركوب زکاة، کتاب الزکاة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، کتاب الزکاة ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲، کتاب الزکاة، ط: سعید، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱

(۳) ومنها کون النصاب نامیا حقیقة والتوالد والتناسل والتجارة وينقسم کل واحد الی قسمین خلقي وفعلی فالخلقی الذهب والفضة ... والفعلی ماسواهما ویكون الاستمناة فیہ بنیة التجارة او الاسامة، عالمگیری کتاب الزکاة ج: ۱ ص: ۱۷۲، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۳، کتاب الزکاة، ط: سعید.

اس صورت میں گاڑی کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی (۱) البتہ کرایہ کی رقم اگر چاندی کے نصاب کے برابر ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں کرایہ کی بچی ہوئی رقم سے سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر گاڑی کو آمدنی کے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تو اس صورت میں بھی گاڑی کی اصل قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی (۲) بلکہ آمدنی کی رقم اگر موجود ہے اور وہ چاندی کے نصاب کے برابر ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ آمدنی سے بچی ہوئی رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر آمدنی کی رقم باقی نہیں رہتی بلکہ خرچ ہو جاتی ہے تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر گاڑی بک کرنے کے بعد رقم جمع کرادی لیکن اب تک گاڑی نہیں ملی اس درمیان میں سال مکمل ہو گیا تو جمع کردہ رقم سے بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱) ولو اشترى قدورا من صفر يمسكها ويؤاجرها لاتجب فيها الزكاة ، عالمگیری ، ج: ۱ ص: ۱۸۰ ، ط: ماجديه . تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۱ ، زكاة عروض التجارة ط: ادارة القرآن .
 (۲) زكاة العمارات والمصانع او العمارات بقصد الكراء والمصانع المعدة للانتاج لاتجب الزكاة في عينها وانما في ريعها وغلتها او ارباحها ، الفقه الاسلامي وأدلته ، ج: ۲ ص: ۸۶۴ ، المبحث الخامس ط: دار الفكر .
 (۳) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، ج: ۱ ص: ۱۷۲ ، ط: ماجديه . شامي ج: ۲ ص: ۲۶۲ . البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶ ، كتاب الزكاة ، ط: سعيد . اذا اشترى جوائز بعشرة آلاف درهم ليؤاجرها من الناس فحال عليها الحول فلا زكاة فيها لانه اشترىها للغلة للتجارة ، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۱ ، زكاة عروض التجارة ، ط: ادارة القرآن ،
 (۴) منها كون المال فاضلا عن الحاجة الاصلية لان به يتحقق الغنا ومعنى النعمة وهو النعم و به يحصل الاداء عن طيب النفس اذ المال المحتاج اليه حاجة اصلية لا يكون صاحبه غنيا عنه ، بدائع ، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ، ج: ۲ ص: ۱۱۱ ط: سعيد . هندي ج: ۱ ص: ۱۷۲ ، ط: رشيديه . البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶ ط: سعيد . رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲ ، ط: سعيد .

گاڑی خریدنے کے لئے رقم جمع کی ہے

☆..... اگر کسی نے گاڑی خریدنے کے لئے رقم جمع کی اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور اس پر سال گذر گیا اور اب تک گاڑی نہیں لی تو اس رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

☆..... اور اگر مذکورہ رقم سے سال مکمل ہونے سے پہلے ذاتی استعمال کے لئے گاڑی خرید لی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، (۲) ہاں اگر نصاب کے برابر رقم رہے گی تو اس صورت میں سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

گاڑی کے کرایہ کی رقم پر زکوٰۃ

☆ کرایہ پردی گئی گاڑی سے جو نفع حاصل ہوتا ہے اگر وہ نصاب تک پہنچ جائے تو سال گذرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ فرض ہوگی، کرایہ پردی گئی گاڑیوں کی اصل قیمت پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نفع حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اور ذریعہ پر زکوٰۃ نہیں آتی۔ (۴)

گائے کی زکوٰۃ

☆..... ۲۹ گائے تک زکوٰۃ نہیں ہے۔ (۵)

(۱) ایضا

- (۲) ومنها فراغ المال عن حاجته الاصلية، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: ماجدیه .
البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، بدائع ج: ۲ ص: ۱۱۱ .
(۳) وملک نصاب حولی فارغ عن الدين وحوائجه الاصلية نام ولو تقدیرا لأنه علیه السلام قدر السبب به والزيادة فاضل عن الحاجة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، کتاب الزکاة ط: سعید، درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعید .
(۴) ولواشتری قدورا من صفریمسکها ویؤاجرھا لاتجب فیھا الزکاة، عالمگیری فصل فی العروض، ج: ۱ ص: ۱۸۰، ط: ماجدیه . تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۴۱ العمارات بقصد الكراء لاتجب الزکاة فی عینھا وانما فی ارباحھا، الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۸۶۳، دارالفکر، بیروت .
(۵) لیس فی اقل من ثلاثین من البقر صدقة فاذا كانت ثلاثین سائمة ففيها تبیع وتبیعة، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۷، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۵ .

۳۰ سے ۳۹ تک ایک گائے یا ایک سال کا بچھڑا، (۱)

۴۰ سے ۵۹ تک دو سالہ گائے،

۶۰ میں ایک ایک سال کے دو بچھڑے،

پھر جب ۶۰ سے زیادہ ہو جائیں گے تو ہر تیس پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس میں دو سالہ گائے، (۲) مثلاً ستر گائے ہو جائیں تو انہیں تیس پر ایک سالہ بچھڑا اور چالیس پر ایک دو سالہ گائے، کیونکہ ستر گائے میں ایک تیس کا نصاب ہے اور ایک چالیس کا، اور ۸۰ میں دو سالہ دو گائے، کیونکہ اس میں چالیس کے دو نصاب ہیں، اور ۹۰ میں ایک ایک سال کے تین بچھڑے، کیونکہ نوے گائے میں تیس کے تین نصاب ہیں۔ اور ۱۰۰ میں ایک سالہ دو بچھڑے اور دو سالہ ایک گائے، کیونکہ سو میں تیس کے دو نصاب اور چالیس کا ایک نصاب ہے۔ (۳)

☆..... جہاں دونوں نصابوں کا نتیجہ مختلف ہو وہاں جس نصاب کے حساب سے بھی زکوٰۃ ادا کرے گا زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، مثلاً ایک سو بیس گائے ہیں تو انہیں تیس کے چار نصاب اور چالیس کے تین نصاب ہیں اگر تیس کے حساب سے ایک ایک سال کے چار بچے زکوٰۃ میں دیدیں یا چالیس کے حساب سے دو دو سال کے تین بچے زکوٰۃ میں دیدیں دونوں صحیح ہیں۔ (۴)

(۱) وفي أربعين مسن او مسنة وهي التي طعنت في الثالثة .

(۲) وبعد الستين يعتبر الاربعينات والثلاثيات فيجب في كل اربعين مسنة او مسن وفي كل ثلاثين تبیع او تبیعة ففي سبعين مسن وتبیع وفي ثمانين مسنتان وفي تسعين ثلاثة أتبعه وفي مائة مسنة وتبیعتان ، عالمگیری الفصل الثالث في زكاة البقر ج: ۱ ص: ۱۷۷ ط: ماجديه البحر ج: ۲ ص: ۲۱۵، باب صدقة البقر، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۰، باب زكاة البقر ط: سعید. (۳) انظر الرقم : ۱ .

(۴) فإن احتمل تقدير المسنة والتبعية فهو مخير كمائة وعشرين مثلاً إن شاء أدى ثلاث مسنة وإن شاء أدى اربعة أتبعه كذا في التبيين . الفصل الثالث في زكاة البقر. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۸ ط: رشيديه .

- ☆..... ساٹھ گائے کے بعد ہر دہائی سے نصاب بدلتا رہے گا، دہائی سے کم بڑھے تو زکوٰۃ میں زیادتی نہیں ہوگی، وہی زکوٰۃ دینی ہوگی جو اس سے پہلے دی جاتی تھی۔ (۱)
- ☆..... گائے اور بھینس دونوں ایک ہی قسم میں ہیں، دونوں کا نصاب ایک ہے، اگر دونوں کے ملانے سے نصاب پورا ہوتا ہو تو دونوں کو ملا کر زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔
- البتہ زکوٰۃ میں وہی جانور دیا جائے گا جسکی تعداد زیادہ ہو۔ (۲)
- ☆..... اگر گائے تجارت کی نیت سے خریدی ہے تو وہ مال تجارت کے حکم میں ہو جائے گی اور مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

گدھا

- گدھوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے البتہ اگر تجارت کے لئے رکھے ہیں تو تجارتی مال ہونے کی وجہ سے اگر قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا زیادہ ہوگی تو سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

- (۱) وبعد الستين يعتبر الاربعينات والثلاثيات فيجب في كل اربعين مسنة او مسن وفي كل ثلاثين تباع او تبعة ففى سبعين مسن وتبيع وفي ثمانين مسنتان وفي تسعين ثلاثة أتبعة هندية ج: ۱ ص: ۱۷۷، تثارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۲، صدقة السوائم البقر، ادارة القرآن.
- (۲) والجاموس كالبقرة عند الإختلاط يجب ضم بعضها إلى بعض لتكميل النصاب ثم تؤخذ الزكاة من أغلبها إن كان بعضها أكثر من بعض. هندية، ج: ۱ ص: ۱۷۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۵، باب صدقة البقر ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۰. باب زكاة البقر، ط: سعيد.
- (۳) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب، عالمگیری، الفصل الثاني في العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيدية. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعيد.
- (۴) وهكذا في البحر الرائق: ولا شئ في الخيل ولا في الحمير..... إلا أن تكون للتجارة لأن الزكاة حينئذ تتعلق بالمالية كسائر أموال التجارة، (البحر الرائق، كتاب الزكاة، فصل في الغنم، ج: ۲ ص: ۲۱۷، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۸۲، باب زكاة الغنم، سعيد، هندية ج: ۱ ص: ۱۷۸، ط: رشيدية.

گذشتہ زمانے کا عشر

اگر کسی کے ذمہ میں گذشتہ زمانے کا عشر باقی ہے، اور اس نے اب تک عشر ادا نہیں کیا تو وہ ساقط نہیں ہوگا بلکہ گذشتہ زمانے کا عشر ادا کرنا واجب ہے، مرنے لگے تو وصیت واجب ہے۔ (۱)

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ

☆..... اگر کسی صاحب نصاب آدمی نے گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کی، تو وہ زکوٰۃ معاف نہیں ہوگی، بلکہ وہ زکوٰۃ اسکے ذمہ میں ہے، لہذا گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ حساب کر کے ادا کرنا لازم ہے ورنہ آخرت میں پکڑ ہوگی۔

اب سابقہ زکوٰۃ ادا کرنے کی صورت یہ ہے کہ گذشتہ سالوں میں ہر سال کتنی رقم تھی یا نصاب کی مالیت کی مقدار کیا تھی معلوم ہے تو اس حساب سے ہر سال کی رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے۔

اور اگر گذشتہ سالوں کی رقم یا نصاب کی مالیت کی مقدار معلوم نہیں تو اندازہ لگا کر تعیین کرے کہ گذشتہ سالوں میں سے ہر سال کتنی رقم تھی یا نصاب کی مالیت کی مقدار کیا تھی اور اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے۔

جہاں تک ممکن ہو اس بات کی کوشش کرے کہ اندازہ لگاتے وقت کم اندازہ نہ کرے بلکہ کچھ زیادہ ہی لگائے تاکہ زکوٰۃ ذمہ میں نہ رہ جائے۔

☆..... اگر رقم یا نصاب کی مالیت کا اندازہ لگانا مشکل ہے تو اس صورت میں اتنا

(۱) (من علیہ عشر..... ومات أخذ من تركته وفي رواية لا) بل يسقط بالموت والأول ظاہر الروایة، الدر المختار مع الرد باب العشر ج: ۲ ص: ۳۳۲، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷. بدائع ج: ۲ ص: ۵۳.

(۲) قال فی البدائع اذا كان لرجل مائتدرهم او عشرون مثقال ذهب فلم يؤد زكاته سنتين يزكى السنة الاولى وكذا هكذا في مال التجارة وكذا في السوائم، بدائع ج: ۲ ص: ۷ فصل واما شرائط الفرضية ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۰، كتاب الزكاة، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۴

معلوم کر لے کہ کتنے سال کی زکوٰۃ باقی ہے، مثلاً اندازہ یہ ہوا کہ دس سال کی زکوٰۃ ذمہ میں باقی ہے تو موجودہ مال سے دس دفعہ زکوٰۃ نکالی جائے اگر آخر تک مال نصاب سے کم نہ ہو مثلاً ایک لاکھ کی رقم دس سال سے ہے اور دس سال تک زکوٰۃ ادا نہیں کی تو سب سے پہلے پہلے سال کے لئے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالے تو ڈھائی ہزار روپیہ زکوٰۃ میں نکل گیا پھر اسکے بعد دوسرے سال کے لئے بقیہ ۹۷۵۰۰ سے دوبارہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالی تو ۲۴۳۷/۵۰ روپے زکوٰۃ میں نکل گئے، پھر تیسرے سال کیلئے ۹۵۰۶۲/۵۰ روپے تیسری دفعہ زکوٰۃ نکالے تو ۶۱۴/۵۶۱۳ روپے زکوٰۃ میں نکل گئے اس طرح دس سالوں کی زکوٰۃ نکال لے اور ادا کر دے، چاہے اکٹھے دیدے یا قسط وار دیدے دونوں صورتیں درست ہیں، باقی جتنی جلدی ادا کر سکے بہتر کیونکہ موت کا پتہ نہیں۔ (۱)

گذشتہ سال کی زکوٰۃ ادا نہیں کی

☆..... اگر گذشتہ سال زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ زکوٰۃ معاف نہیں ہوگی بلکہ وہ ادا کرنا

لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر گذشتہ سال زکوٰۃ ادا نہیں کی، دوسرا سال شروع ہو گیا تو نئے سال کا حساب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس تاریخ کو پہلا سال ختم ہوا، اس دن جتنی مالیت تھی اس پر پہلے سال کی زکوٰۃ فرض ہوگی، اگلے دن سے دوسرا سال شروع سمجھا جائے گا۔ (۳)

(۱) ایضاً

(۲) وسبب افتراضها ملک نصاب حولی تام فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد، قال المحقق قوله لحوالنه عليه ای لان حولان الحول علی النصاب شرط لكونه سبباً..... رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹، کتاب الزکاة ط: سعید. قال فی البحر: والمراد بكونه حولیا ان يتم الحول علیه هوفی ملكه لقوله علیه السلام لا زکاة فی مال حتی یحول علیه الحول، البحر، کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۲۰۳ ط: سعید. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۲.

(۳) (قوله کزکوٰۃ) فلو کان له نصاب حال علیه حولان فلم یزکة فیها لا زکوٰۃ فی الحول الثانی، بدائع ج: ۲ ص: ۲۶۰، کتاب الزکاة ط: سعید. اذا کان لرجل مائتادرم او عشرون مثقال ذهب فلم یؤد زکوٰۃ سنتین یزکی السنة الاولى الخ بدائع ج: ۲ ص: ۷ ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴، کتاب الزکاة ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰.

گروی رکھی ہوئی چیز کی زکوٰۃ

گروی یعنی رہن دی ہوئی چیز کی زکوٰۃ نہ رہن دینے والے پر ہے اور نہ رہن رکھنے والے پر ہے۔ (۱)

گفٹ کے نام سے زکوٰۃ دینا

مستحق زکوٰۃ آدمی کو گفٹ کے نام سے زکوٰۃ دینا جائز ہے، بشرطیکہ دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت ہو۔ (۲)

گنجا سانپ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من اتاه الله مالا فلم يودزكوته مثل له ماله يوم القيمة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيمة ثم ياخذ بلهزمته يعني بشدقيه ثم يقول انامالك انا كنزك. (۳)

”جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا، اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی، تو قیامت کے دن اس کے مال کو بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا کر اس کی گردن میں لپیٹا جائے گا، پھر وہ اس کے دونوں جبرے نوچے گا اور کہے گا میں ہی تیرا مال ہوں میں ہی تیرا خزانہ ہوں۔“

(۱) (قوله ولا في مرهون) لاعلى المرتهن لعدم ملك الرقبة ولا على الراهن لعدم اليد ا شامى ج: ۲ ص: ۲۶۳، مطلب فى زكاة المبيع وفاء، ط: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۲، كتاب الزكاة ط: رشیدیہ .

(۲) ومن اعطى مسكينا دراهم سمها هبة او قرضا ونوى الزكاة فانها تجزىة وهو الاصح . هندیہ ، كتاب الزكاة ، ج: ۱ ص: ۱۷۱ . البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲ ، كتاب الزكاة ط: سعيد .

(۳) بخارى ج: ۱ ص: ۱۸۸ باب اثم مانع الزكاة . قديمى كتب كانه . مسلم شريف ج: ۱ ص: ۳۲۰ ، باب اثم مانع الزكاة ، قديمى كتب خانہ ، مشكوة شريف ص: ۱۵۵ ، كتاب الزكاة ، قديمى كتب خانہ .

گھاس

جو گھاس کسی اور پیداوار کے تابع ہو کر کسی کھیت میں ہو، اس سے پیداوار مقصود نہیں تو اس پر عشر لازم نہیں۔ (۱)

گھٹی بڑھتی رقم کا حکم

☆..... زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے سال کے اول اور آخر میں نصاب کا پورا ہونا شرط ہے اگر سال کے درمیان میں رقم نصاب سے کم ہو جائے اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک شخص سال کے شروع میں پچاس ہزار روپے کا مالک تھا، تین مہینے کے بعد اس کے پاس پانچ ہزار روپے رہ گئے، پھر چھ مہینے کے بعد ستر ہزار روپے ہو گئے، اور سال کے ختم پر اسی ہزار روپے کا مالک تھا تو سال پورا ہونے کے وقت اس پر اسی ہزار روپے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور سال کے درمیان میں جو رقم گھٹی اور بڑھتی رہی اس کا اعتبار نہیں۔ (۲)

☆..... سال کے اول و آخر میں مالدار صاحب نصاب ہو، اور سال کے درمیان میں مال یا رقم نصاب کی مقدار سے کم رہ جائے، تب بھی زکوٰۃ واجب ہے تھوڑے دن کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی، (۳) البتہ اگر کل مال یا سب رقم ختم ہوگئی کچھ باقی نہ رہا، اسکے بعد پھر مال ملا یا رقم ملی، تو جب سے پھر ملا ہے تب سے سال کا حساب دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ (۴)

(۱) وكذا لا عشر فيما هوتايع للارض كالنحل والاشجار لانه بمنزلة جزء الارض لانه يتبعها في البيع الخ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸، درمع الرد ج: ۲ ص: ۳۲۷، باب العشر ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۵۸، فصل واما شرائط المحلية ط: سعيد.

(۲) وشرط كمال النصاب في طرفي الحول فلا يضر نقصانه بينهما، تنوير الابصار شامی، باب زكاة المال، ج: ۲ ص: ۳۰۲، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹، باب زكاة المال.

(۳) قال في البدائع هلاك النصاب في خلال الحول يقطع حكم الحول حتى لو استفاد في =

☆..... کسی کے پاس نصاب کے برابر سونا، یا چاندی یا رقم یا مال تجارت تھا، پھر سال گزرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا یا چاندی یا کچھ رقم اور مل گئی تو بعد میں ملنے والی چیزوں کا حساب الگ شمار نہیں ہوگا، بلکہ جب شروع کے نصاب کا سال پورا ہوگا تو یہ سمجھا جائے گا کہ بعد میں ملی ہوئی چیزوں کا سال بھی پورا ہو گیا، تو ان تمام چیزوں کی زکوٰۃ ادا کی جائے گی۔ (۱)

گھر کا سامان

گھر کے سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ یہ ضرورت میں داخل ہے اور ضرورت کے سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ (۲)

گھر کے مصارف وغیرہ

☆..... جو رقم سال مکمل ہونے سے پہلے گھر کے مصارف اور دیگر ضروریات میں خرچ ہو جاتی ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۳)

= ذلك الحول نصابا يستأنف له الحول لقول النبي ﷺ لا زكاة في مال حتى يحول عليه الحول والهالك ما حال عليه الحول. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۲، باب زكاة المال، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۹۹. (۱) ويضم مستفاد عن جنس نصاب اليه لان النبي ﷺ اوجب في خمس وعشرين من الابل بنت مخاض الى خمس وثلاثين فاذا زادت واحدة ففيها بنت لبون من غير فصل بين الزيادة في اول الحول اوفى اثائه ولانه عند المجانسة يتعسر التمييز فيعسر اعتبار الحول لكل مستفاد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲. ودرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۸، باب زكاة الغنم ط: سعيد. وبدائع ج: ۲ ص: ۱۳، فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ط: سعيد. (۲) ولا في ثياب البدن وأثاث المنزل ودور السكنى ونحوها الخ الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۶۵. مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱، ط: سعيد. (۳) (ومنها فراغ المال) عن حاجته الاصلية فليس في دور السكنى و ثياب البدن وأثاث المنازل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة، عالمگیری، ج: ۱ ص: ۱۷۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲ كتاب الزكاة ط: سعيد. =

گھوڑا

گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، ہاں اگر گھوڑے تجارتی ہیں تو ان پر تجارتی نوعیت کی زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی اگر ان کی بازاری قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی تو سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور زکوٰۃ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد نکالی جائے گی۔ (۱)

گیس

☆..... اگر گیس کا کاروبار ہے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے اسپر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

☆..... اگر زمین سے گیس نکلی ہے تو اسپر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی اسپر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

= بدائع ج: ۲ ص: ۱۱ ط: سعید.

(۱) (قوله ولا شيء في خيل سائمة)..... وقيد بالسائمة لأنها محل الخلاف، أما التي نوى بها التجارة فتجب فيها زكاة التجارة اتفاقاً، شامی باب زكاة الغنم، ج: ۲ ص: ۲۸۲، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۶، فصل في الغنم ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۳۳، فصل في حكم الخيل ط: سعید. هنديہ ج: ۱ ص: ۷۸، الفصل الخامس فيما لا تجب فيه الزكاة ط: رشيدية (۲) قال في الهنديه: الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصاباً من الورق والذهب، عالمگیری ج: ۱ ص: ۷۹، الفصل الثاني في العروض ط: رشيدية. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال، ط: سعید. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال ط: سعید. تارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۰، الفصل الثاني.

(۳) زكاة العمارات والمصانع لا تجب الزكاة في عينها وانما في ارباحها. الفقه الاسلامي وادلته، ج: ۲ ص: ۸۶۳، المبحث الخامس ط: دار الفكر.

(۲ و ۳) (وما اشتراه لها) اي للتجارة (كان لها) لمقارنة النية بعقد التجارة. شامی، لان الشرط في التجارة مقارنتها لعقدها، الدرمع الرد ج: ۲ ص: ۲۷۲، كتاب الزكاة، ط: سعید.



لا وارث میت کے لئے چندہ کرنا

لا وارث میت کی تجہیز و تکفین کیلئے چندہ کرنا جائز ہے، لیکن اس میں زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے لا وارث مردہ کی تجہیز و تکفین کیلئے زکوٰۃ کی رقم دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے مستحق آدمی کا زندہ ہونا شرط ہے، مردہ آدمی زکوٰۃ کا مستحق نہیں۔ (۱)

لڑکی کو زکوٰۃ دینا

اپنی لڑکی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

لڑکی کے لئے سونا وغیرہ خریدا

☆..... اگر لڑکی نابالغ ہے اسکو دینے کیلئے سونا، چاندی، یا زیور خرید کے رکھا، اور باپ نابالغ لڑکی کو ان چیزوں کا مالک سمجھتا ہے تو ان چیزوں پر زکوٰۃ واجب نہیں کیونکہ لڑکی ابھی تک بالغ نہیں نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ (۳)

☆..... اگر ماں یا باپ نے بالغ لڑکی کیلئے سونا چاندی یا زیور خریدا ہے، اور وہ

(۱) ولايجوز أن يكفن بها ميت ولا يقضى بها دين الميت كذا في التبيين، عالمگیری، ج: ۱ ص: ۱۸۸. وهكذا في الفتاوى التتارخانية: ولا يبني بها قبر، ولا يقضى بها دين ميت..... ولا يكفن ميتا. (تتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، كتاب الزكاة من توضع الزكاة فيه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصروف ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۲۶ ط: سعيد.

(۲) ولا يدفع الى اصله وإن علا وفرعه وإن سفل كذا في الكافي، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب المصروف ط: رشیدیہ. بدائع ج: ۲ ص: ۴۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ۲۴۳. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶

(۳) (و شرط وجوبها) ای افتراضها (العقل والبلوغ والاسلام والحریة الخ) مجمع الانهر كتاب الزكاة، ج: ۱ ص: ۱۹۱. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، كتاب الزكاة ط: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۲، كتاب الزكاة ط: رشیدیہ. درمع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۸ ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۶۴، سعيد.

نصاب کے برابر ہے اور ماں باپ نے ان چیزوں کو اپنے پاس رکھا ہوا ہے، لڑکی کو ابھی مالک بنا کر قبضہ نہیں دیا تو ابھی تک ان چیزوں میں لڑکی کی ملکیت نہیں آئی، کیونکہ ملکیت ثابت ہونے کے لئے قبضہ دینا ضروری ہے، اور یہاں قبضہ نہیں دیا گیا، لہذا ان چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرنا خریدار یعنی ماں باپ یا ان دونوں میں سے جس نے خریدا ہے زکوٰۃ اسکے ذمہ ادا کرنا لازم ہے بالغ لڑکی پر نہیں۔ (۱)

☆..... اگر والدین نے یا اس میں سے کسی ایک نے بالغ لڑکی کے لئے سونا وغیرہ خرید کر لڑکی کو قبضہ دیدیا پھر اس سے لیکر امانت کے طور پر محفوظ کر لیا تو ان چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرنا والدین یا ان میں سے کسی ایک پر لازم نہیں ہوگا، البتہ مذکورہ سونا وغیرہ لڑکی کی ملکیت میں آنے کے بعد جب ایک سال گزر جائے گا تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اس لڑکی کے ذمہ زکوٰۃ واجب ہو جائے گی اب چاہے زکوٰۃ وہ لڑکی ادا کرے یا اسکی اجازت سے والد ادا کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

لڑکیوں کا نکاح حوائجِ اصلیہ میں داخل ہے

جب تک لڑکیوں کا نکاح نہیں ہوتا ہے تب تک ان کا نفقہ اور ضروری خرچہ دینا اور نکاح کرنا باپ کے ذمہ ہے، لہذا یہ اخراجات حوائجِ اصلیہ میں داخل ہیں البتہ لڑکیوں کی شادیوں کے رسمی اخراجات حوائجِ اصلیہ میں داخل نہیں ہیں اور وہ زکوٰۃ واجب ہونے کے مانع نہیں۔ (۳)

(۱) لاتتم الہیة الابالقبض الكامل الدر مع الرد ج: ۵: ص: ۶۹۰، ط: سعید. لم یختلفوا ان الحلی اذا كان فی ملک الرجل تجب فیہ الزکوٰۃ فكذا لک اذا كان فی ملک المرأة كالدراهم والدنانیر وایضا لا یختلف حکم الرجل والمرأة فیما یلزمها من الزکوٰۃ فوجب ان لا یختلف فی الحلی اه احکام القرآن ج: ۳: ص: ۱۳۳، باب زکاۃ الحلی، ط: سهیل اکیڈمی .
(۲) لاتتم الہیة الابالقبض الكامل الدر مع الرد ج: ۵: ص: ۶۹۰، ط: سعید. ومنها کون المال نصابا، عالمگیری ج: ۱: ص: ۱۷۲. ومنها حولان الحول علی المال عالمگیری ج: ۱: ص: ۱۷۵ .
البحر ج: ۲: ص: ۲۰۲. شامی ج: ۲: ص: ۲۵۹. بدائع ج: ۲: ص: ۱۱. ط: سعید.
(۳) ونفقة الاناث واجبة مطلقا علی الآباء مالهم یتزوجن اذا لم یکن لهن مال کذا فی =

لڑکی کو شادی میں دینے کے لئے سامان خرید کے رکھا

لڑکی کی شادی کے لئے سونا، چاندی، اور زیورات کے علاوہ جو سامان خرید کے رکھا جاتا ہے ان پر زکوٰۃ نہیں کیونکہ یہ مال تجارت نہیں ہے، مثلاً برتن، فرنیچ، واشنگ مشین، سلائی مشین، کپڑے، اور گھر کا ضروری سامان خرید کے رکھا ہے تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۱)

لڑکی کے لئے زیور بنا کر رکھا

☆..... جو زیور لڑکیوں کی شادی کیلئے بنا کر رکھا جاتا ہے، اگر لڑکی کو اس کا مالک بنا دیا ہے یعنی تحریری یا زبانی طور پر کہہ دیا کہ یہ زیور فلاں لڑکی... کا ہے تو وہ لڑکی جب تک بالغ نہیں ہوگی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، باپ پر اس لئے نہیں کہ وہ مالک نہیں، اور لڑکی پر اس لئے نہیں ہوگی کہ وہ بالغ نہیں ہے، نابالغ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔ (۲)

ہاں جب لڑکی بالغ ہو جائے گی تو سال گزرنے کے بعد اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی، چاہے وہ لڑکی خود زکوٰۃ ادا کرے یا اس کی طرف سے اجازت لیکر باپ ادا کرے دونوں صورتیں درست ہیں۔ (۳)

= الخلاصة، عالمگیری، باب النفقة، ج: ۱ ص: ۵۶۳. فصل ونفقة اولاد الصغار علی الاب، فتح القدیر ج: ۴ ص: ۲۱۷، ط: رشیدیہ.

(۱) فلیس فی دورالسکنی وثیاب البدن واثاث المنزل ودواب الركوب وعبید الخدمة وسلاح الاستعمال زکوٰۃ، فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ ج: ۱ ص: ۱۷۲.

(۲) لاتتم الهبة الا بالقبض الكامل، الدرمع الردج: ۵ ص: ۶۹۰، ط: سعید. (ومنها العقل و البلوغ) فلیس الزکاۃ علی صبی ومجنون الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیہ، البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸.

(۳) وكذا الصبی اذا بلغ يعتبر ابتداء الحول من وقت بلوغه هكذا فی التبيين. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیہ، كوئته. ردالمحتار ج: ۲ ص: ۲۵۸، ط: سعید. البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ط: سعید.

☆..... اور اگر زیور لڑکیوں کی شادی کس لئے بنا کر رکھا ہے لیکن تحریری یا زبانی طور پر لڑکی کو مالک نہیں بنایا تو اس صورت میں زیور بنا کر رکھنے والے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر زیور لڑکیوں کی شادی کے لئے بنا کر رکھا ہے اور وہ لڑکیاں بالغ ہیں تو لڑکیوں کو ان زیورات کا مالک بنانے کے لئے ان کے ہاتھ میں ایک دفعہ دینا لازم ہوگا ورنہ قبضہ کے بغیر ملکیت ثابت نہیں ہوگی، اور جب تک قبضہ میں نہیں دیا جائے گا بنا کر رکھنے والا اس کا مالک ہوگا بالغ لڑکیاں نہیں اس میں زکوٰۃ بنا کر رکھنے والے پر فرض ہوگی لڑکیوں پر نہیں۔ (۲)

اور اگر لڑکیوں کے قبضہ میں دیدیا اور اسکے بعد سال پورا ہو گیا تو اس صورت میں لڑکیوں پر زکوٰۃ واجب ہوگی، چاہے وہ دیدیں یا ان کی طرف سے اجازت لیکر کوئی اور دیدے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۳)

لڑکیوں کے نام سونا کر دیا

☆..... اگر کسی نے لڑکیوں کی شادی کے لئے سونا لیکر رکھا ہے، اور اس نے سونے کا مالک اپنی لڑکیوں کو بنا دیا ہے، تو ان کے بالغ ہونے تک ان پر زکوٰۃ واجب

- (۱) (ومنها الملك التام) وهو ما اجتمع فيه الملك واليد واما اذا وجد الملك دون اليد كالصداق وقبل القبض أو وجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لاتبج فيه الزكاة كذا في السراج الوهاج، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳. بدائع ج: ۲ ص: ۹ فصل اما الشرائط التي ترجع الى المال ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹.
- (۲) الزكاة واجبة على الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول، الملك التام ان يكون ملكه ثابتا من جميع الوجوه. تناخانية ج: ۲ ص: ۲۱۷، كتاب الزكاة، ط: ادارة القرآن. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۲، كتاب الزكاة ط: رشيديه. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱. ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷. ط: سعيد.
- (۳) ولاتتم الهبة الا بالقبض الكامل. الدر مع الرد ج: ۵ ص: ۲۹۰، كتاب الهبة، ط: سعيد.

نہیں ہوگی (۱)، بالغ ہونے کے بعد ان میں جو صاحب نصاب ہوں سال گزرنے کے بعد ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی، چاہے زکوٰۃ وہ ادا کریں یا ان کی اجازت سے والد ادا کرے دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگر والد ادا نہیں کریگا تو لڑکیوں کے لئے اپنی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۲)

☆ اور اگر باپ نے لڑکیوں کو سونے کا مالک نہیں بنایا تو اس صورت میں باپ مالک ہے سالانہ باپ کیلئے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا اگر باپ صاحب نصاب ہے۔ (۳)

☆..... جو سونا یا زیور لڑکیوں کے نام کر دیا جاتا ہے یعنی یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ فلاں زیور فلاں لڑکی کا ہے تو وہ لڑکی اس زیور کی مالک ہو جائے گی، اور اگر اس طرح اعلان نہیں کیا گیا بلکہ لڑکیوں کو شادی میں دینے کی نیت سے خرید کے رکھا ہے تو لڑکیاں ان زیورات کی مالک نہیں ہیں، ایسے زیورات کی زکوٰۃ باپ کے ذمہ ہے اگر باپ صاحب نصاب ہے۔ (۴)

لڑکے کو زکوٰۃ دینا

اپنے حقیقی لڑکے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۵)

(۱) قوله عقل وبلوغ الخ فلا تجب علی مجنون، وصبی، لانها عبادة محضة وليسا مخاطبين بها الخ. شامی، کتاب الزکاة، مطلب فی احکام المعتوه، ج: ۲، ص: ۲۵۸. ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۲. ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۲. ط: سعید بدائع ج: ۲، ص: ۴. فصل اما شرائط الفرضية.

(۲ و ۳) الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملکا تاما وحال علیہ الحول، تنارخانیة ج: ۲، ص: ۲۱۷، ط: ادارة القرآن. فتح القدیر، کتاب الزکاة ج: ۲، ص: ۲۱۲. ط: رشیدیہ.

(۳) لم یختلفوا ان الحلی اذا کان فی ملک الرجل تجب فیہ الزکوٰۃ فکذلک اذا کان فی ملک المرأة کالدراهم والدنانیر وایضا لا یختلف حکم الرجل والمرأة فیما یلزمها من الزکوٰۃ فوجب ان لا یختلفا فی الحلی اه احکام القرآن، ج: ۳، ص: ۱۳۳. بب زکوٰۃ الحلی، سہیل اکیڈمی. لاتتم الهبة الا بالقبض الكامل، الدر المختار شامی ج: ۵، ص: ۶۹۰، کتاب الهبة.

(۵) والالی ولاد... ای أصله وان علا کابویہ واجدادہ وجداته من قبلہما وفرعہ وان سفلی. شامی، باب المصروف، ج: ۲، ص: ۲۳۳. البحر ج: ۲، ص: ۲۰۱. ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۸۸. بدائع ج: ۲، ص: ۲۹.

لکڑیاں

جلانے کے قابل لکڑیوں میں عشر واجب نہیں ہے۔ (۱)

لوہا

☆..... اگر لوہا کان سے نکالا ہے، تو نکالنے کے بعد پانچواں حصہ یعنی ۲۰% فیصد زکوٰۃ کے طور پر ادا کرنا واجب ہوگا اور باقی چار حصے یعنی ۸۰% فیصد اپنے استعمال میں رکھنا جائز ہوگا (۲)، اور باقی چار حصے فروخت کرنے کی صورت میں آمدنی پر زکوٰۃ واجب ہوگی، فروخت کرنے سے پہلے نہیں۔ (۳)

☆..... اگر کوئی شخص بازار سے لوہا خرید کر کاروبار کرتا ہے تو یہ مال تجارت ہے اور مال تجارت کی مالیت اگر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، یا دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر نصاب کے برابر ہو جاتا ہے تو اس صورت میں سالانہ جو لوہا دکان اور گودام میں موجود ہوگا اسکی قیمت فروخت اور کیش رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۴)

(۱) ومنها ان يكون الخارج من الارض مما يقصد بزراعته نماء الارض وتشتغل الارض به عادة فلاعشر في الحطب والحشيش والقصب الفارسي الخ، بدائع الصنائع، فصل واما شرائط المحلية، ج: ۲ ص: ۵۸. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۸، باب العشر ط: سعيد. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۲۷، باب العشر ط: سعيد.

(۲) الركاز هو مال مركوز تحت ارض..... معدن خلقى خلقه الله تعالى..... لأنه الذى يخمس وجد مسلم..... معدن نقد ونحو حديد وهو كل جامد ينطبع بالنار... الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۱۸، باب الركاز ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۲، باب الركاز ط: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۲، الباب الخامس فى المعادن والركاز، ط: رشیدیہ، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۳۹، كتاب المعادن والركاز، ط: ادارة القرآن.

(۳) زكاة العمارات والمصانع لاتجب الزكاة فى عينها، وانما فى ارباحها، الفقه الاسلامى وادلته ج: ۲ ص: ۸۶۲، المبحث الخامس ط: دار الفكر، بيروت.

(۴) الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ماكانت إذا بلغت قيمتها نصابا، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۸، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، فصل فى العروض. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸، باب زكاة المال ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل واما اموال التجارة. ط: سعيد.

(م)

ماسی

☆..... اگر ماسی، مسلمان ہے، غریب اور محتاج ہے، نصاب کی مالک نہیں تو اس کو تنخواہ کے علاوہ محتاج ہونے کی بنا پر زکوٰۃ سے مدد کرنا جائز ہے۔ (۱)

☆..... اگر ”ماسی“ مسلمان نہیں عیسائی ہندو وغیرہ ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں (۲) کیونکہ زکوٰۃ کا مستحق ہونے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے اگر کسی نے جان بوجھ کر غیر مسلم ”ماسی“ کو زکوٰۃ دی ہے تو اتنی زکوٰۃ دوبارہ مسلمان فقیروں کو دینا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

مال پر زکوٰۃ کب فرض ہوتی ہے

نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ مال کے مالک ہوتے ہی زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی بلکہ پورا سال اس میں سے جتنا چاہے جہاں چاہے خرچ کرتا رہے، سال کے آخر میں کھانے پینے اور تمام اخراجات پورا کرنے کے بعد جتنا مال باقی بچ کر رہے گا اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اسپر زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اس سے ڈھائی فیصد

(۱) ويجوز دفعها الي من يملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مكنسبا كذا في الزاهدی، ہندیہ، الباب السابع في المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۹، بدائع ج: ۲ ص: ۲۸: ط: سعید.

البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصروف ط: سعید. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۹، ط: سعید.

(۲) وشرعا (تمليك جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير الخ) الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۶. فتاوى دارالعلوم ديوبند ج: ۶ ص: ۱۸۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشیدیہ. وهكذا في التارخانية: ولا يجوز ان يدفع الزكاة الى ذمی، وفي الخانية: ولا إلى حربی..... فالجملة في هذا أن جنس الصدقة يجوز صرفها الى المسلم ولا يجوز صرفها الى الحربی، وأما اهل الذمة لا يجوز صرف الزكاة اليهم بالاتفاق، تارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۳، ۲۷۴، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۹، ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: رشیدیہ.

شامی ج: ۲ ص: ۳۵۱، باب المصروف.

زکوٰۃ کے طور پر نکال کر مستحق لوگوں کو دینا لازم ہوگا۔ (۱)

اور اگر سال پورا ہونے سے پہلے سارا مال خرچ کر دیا، یا خرچ کرنے کے بعد جو مال باقی رہا ہے وہ نصاب سے کم ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ (۲)

مال تجارت

مال تجارت وہ مال ہے جو فروخت کرنے کی نیت سے لیا ہو، اس کا نصاب بھی وہی ہے جو نقد روپیے کا نصاب ہے، یعنی کل مال کی قیمت اگر ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سال گزرنے کے بعد اسپر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہوگا۔ (۳)

مال تجارت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ

☆.....تجارت کے مال کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب صاحب نصاب آدمی کا سال مکمل ہو، تو جس دن سال مکمل ہو اس دن تمام اموال تجارت کی قیمت،

(۱) وفي فتح القدير: الزكاة واجبة على الحر البالغ المسلم اذا ملك نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول..... والمراد بالواجب الفرض. فتح القدير، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۱۱۲، ط: المكتبة الرشيدية، وهكذا في الفتاوى التتارخانية: ج: ۲ ص: ۲۱۷. روى مالك والنسائي عن نافع أن رسول الله ﷺ قال: من استفاد مالا فلا زكاة عليه حتى يحول عليه الحول..... وليس في مال زكاة حتى يحول عليه الحول، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۳. كتاب الزكاة ط: رشيدية.

(۲) قال في البدائع: كمال النصاب شرط وجوب الزكاة فلا تجب الزكاة فيما دون النصاب لانها لا تجب الا على الغنى..... ومادون النصاب لا يفضل عن الحاجة الاصلية. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۱۵. ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۷.

(۳) قال في البدائع وأما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدراهم فلا شيء قيمتها مائتي درهم فتجب فيها الزكاة. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰. فصل في اموال التجارة ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال ط: سعيد. هندي ج: ۱ ص: ۱۷۹، الفصل الثاني في العروض، ط: رشيدية. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۹۸. باب زكاة المال، ط: سعيد.

قیمت فروخت کے اعتبار سے معلوم کر کے جمع کر لیں، اس طرح سال کے دوران جو نفع ہوا اور وہ موجود ہے اسکو بھی مال کی قیمت میں شامل کر لیں، نیز تجارت کے علاوہ کسی اور جائز ذریعہ سے جو مال حاصل ہوا مثلاً وراثت یا ہبہ کی صورت میں اس کو بھی جمع کر لیں ان سب کے مجموعہ سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالیں۔ (۱)

☆.....نقدی، سونا، چاندی اور تجارتی سامان کی قیمت فروخت کو متعین کرنے کے بعد واجب الاداء قرض کو منہا کر کے بقیہ رقم میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دیں۔ (۲)

☆.....کسی کے پاس کچھ سونا کچھ چاندی اور کچھ روپیہ اور کچھ مال تجارت ہے، لیکن الگ الگ ان میں سے کوئی چیز نصاب کے برابر نہیں، تو اس صورت میں سب کو ملا کر دیکھا جائے اگر ان تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر مجموعی قیمت اس سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) يقوم التاجر العروض او البضائع التجارية في آخر كل عام بحسب سعرها في وقت اخراج الزكاة لا بحسب سعر شرائها ويخرج الزكاة المطلوبة وتضم السلع التجارية بعضها الى بعض عند التقويم ولو اختلفت اجناسها كتياب وجلود ومواد تموينية وتجب الزكاة بلا خلاف في قيمة العروض لافي عينها..... وواجب التجارة هوربع عشر القيمة كالنقد باتفاق العلماء ، الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۹۲، ط: دار الفكر، بيروت. قال الحنفية يضم الربح الناتج عن التجارة... والمال المستفاد من غير التجارة كالارث والهبة الى اصل راس المال اذا كان مالكا للنصاب ، ويزكى الجميع في تمام الحول ، الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۹۵. ثالثا تقويم العروض ، دار الفكر.

(۲) اذا كان على الرجل دين فله مال الزكاة وغيره.... فان الدين يصرف الى مال الزكاة سواء من جنس الدين ام لا، بدائع ج: ۲ ص: ۸، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۴. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۴، ط: سعيد.

(۳) قال في البحر: وتضم قيمة العروض الى الثمنين والذهب الى الفضة قيمة ، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۳، باب زكاة المال ، ط: سعيد. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: رشيدیه. بدائع ج: ۲ ص: ۱۹. اما مقدار الواجب .

مال تجارت میں قیمت خرید یا لاگت کا حساب

مال تجارت میں زکوٰۃ نکالنے کے لئے اپنی خرید یا لاگت کا حساب لگانا کافی نہیں، بلکہ قیمت فروخت کے حساب سے زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے مثلاً کسی نے کچھ مال تاجرانہ قیمت سے خریدا یا اپنے کارخانہ سے مال تیار کیا، اور وہ ایک ہزار روپے میں اس کو پڑ گیا مگر بازار میں وہ دو ہزار کا ہے، تو زکوٰۃ دو ہزار کے حساب سے نکالنا لازم ہوگی، ایک ہزار کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنے سے پوری زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

مال جہاں ہے وہاں کی قیمت کا اعتبار ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی میں مال زکوٰۃ کی قیمت وہاں کی معتبر ہے جہاں مال موجود ہے، جہاں زکوٰۃ دینے والا موجود ہے وہاں کی قیمت کا اعتبار نہیں ہے، مثلاً زید سعودی عرب میں رہتا ہے، اور اس کا مال کراچی میں ہے تو کراچی کی قیمت کا اعتبار ہوگا سعودی عرب کا نہیں اس طرح اگر زید لاہور میں ہے اور مال کراچی میں تو کراچی کی قیمت کے اعتبار سے زکوٰۃ نکالی جائے گی لاہور کی قیمت کے اعتبار سے نہیں۔ (۲)

(۱) يقوم التاجر العروض في اخر كل عام بحسب سعرها في وقت اخراج الزكاة لا بحسب سعر شرائها ويخرج الزكاة المطلوبة، الفقه الاسلامي وادلته، ج: ۲، ص: ۷۹۲، ط: دار الفکر.
(۲) وفي الهنديه: ويقومها المالك في البلد الذي فيه المال حتى لو بعث عبدا للتجارة إلى بلد آخر فحال الحول تعتبر قيمته في ذلك البلد ولو كان في مفاضة تعتبر قيمته في أقرب الامصار إلى ذلك الموضوع. هنديه، كتاب الزكاة، الفصل الثاني في العروض، ج: ۱، ص: ۱۸۰. و هكذا في الهنديه: ثم المعتبر في الزكاة مكان المال حتى لو كان هو في بلد وماله في بلد آخر يفرق في موضع المال..... وعليه الفتوى، هنديه، باب المصارف، ج: ۱، ص: ۱۹۰، ط: رشيديه. تناخانية ج: ۲، ص: ۲۳۸، زكاة عروض التجارة، البحار الرائق، ج: ۲، ص: ۲۲۹، باب زكاة المال، ط: سعيد. شامی ج: ۲، ص: ۳۰۰، باب زكاة المال.

مالدار اولاد والی بیوہ کو زکوٰۃ دینا

اگر کوئی عورت بیوہ ہے، اور اسکی اولاد برسر روزگار مالدار ہے، تو اس بیوہ کے اخراجات اس کی اولاد کے ذمہ ہیں (۱)، لیکن اگر وہ عورت غریب ہے، اور لڑکے ماں کی امداد نہیں کرتے یا تھوڑی بہت کرتے ہیں جو اس کی روزمرہ کی ضروریات کیلئے کافی نہیں ہے تو اسکو زکوٰۃ دینا اور اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ (۲)

مالدار بیوی کا شوہر

اگر بیوی مالدار ہے اور شوہر غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اسکو زکوٰۃ دینا جائز ہے بیوی مالدار ہونے کی وجہ سے غریب شوہر کو زکوٰۃ دینا منع نہیں ہے۔

مالدار تھا فقیر ہو گیا

اگر کوئی شخص پہلے مالدار تھا لیکن اب کسی وجہ سے فقیر بن گیا، یا اتنا زیادہ مقروض ہو گیا کہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا۔ (۳)

اس لئے مالداروں کو غریبوں کا خیال رکھنا چاہئے تاکہ اللہ کی نعمت کا شکر ادا ہو ورنہ حالت بدلنے میں دیر نہیں لگتی اللہ چاہے تو وزیر اعظم کو اسیر اعظم بنا سکتا ہے تخت و

(۱) والام اذا كانت فقيرة فانه يلزم الابن نفقتها وان كان معسرا، ہندیہ، الفصل الخامس فی نفقة ذوی الارحام، ج: ۱ ص: ۵۶۵۔ یجبر الولد الموسر علی نفقة الابوين المعسرین مسلمین کانا اوذمین، ہندیہ ج: ۱ ص: ۵۶۴۔ ط: رشیدیہ۔

(۲) ويجوز دفعها الی من اقل من النصاب الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاة باب المصارف۔ بدائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعید۔ البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصروف ط: سعید۔ رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصروف ط: سعید۔ ط:

(۳) والدفع الی من علیه الدين أولى من الدفع الی الفقير کذا فی المضمرة، عالمگیری، الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۳، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۰۔ فان كان علیه دين فلا باس بان يتصدق علیه قدر دينه وزيادة مادون المائتين وكذا اذا كان له عيال يحتاج الی نفقتهم وكسوتهم، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعید۔ البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۴، تنارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۶۹، من توضع الزکاة فیہ۔

تاج کے مالک کو ایک ایک نوالہ کے لئے در در گھر گھر کا محتاج بنا سکتا ہے۔

مالدار ضرورت مند کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر کسی نے اپنا روپیہ پیسہ لوگوں کو قرض دے رکھا ہے، جو کسی میعاد پر ہی وصول ہوگا اور اس دوران اس کو اخراجات کے لئے پیسے کی ضرورت ہو، اور اسکے پاس پیسے وغیرہ نہ ہوں تو اس وقت اس آدمی کے لئے اتنی زکوٰۃ لینا جائز ہوگا جو اپنے قرض کی میعاد پوری ہونے تک اس کے اخراجات کو کافی ہو۔ (۱)

☆..... اگر قرض غیر میعاد ہی ہے، اور جس کو اس نے قرض دیا ہے، وہ محتاج اور غریب ہے اور اس آدمی کے پاس اخراجات کیلئے پیسے وغیرہ نہیں ہیں تو اس وقت اس آدمی کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہوگا، کیونکہ وہ اس وقت مسافر کے مانند ہو جائے گا۔ (۲)

☆..... اگر قرض دار پیسے والا آدمی ہے اور اس کے قرض کو تسلیم کرتا ہے، تو اب اس مالدار ضرورت مند آدمی کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

☆..... اگر وہ قرض دار قرض کو تسلیم نہ کرے، اور قرض کے گواہ موجود ہیں اور وہ عادل ہیں، تو اس صورت میں بھی اس آدمی کیلئے زکوٰۃ لینا جائز نہیں ہوگا اور اگر گواہ عادل نہیں ہیں تو اس صورت میں مذکورہ آدمی کے لئے اس وقت تک زکوٰۃ لینا جائز نہیں

(۱) لابس بان يعطى من الزكاة من له مسكن وما يثاثر به في منزله وخادم وفرس وسلاح، بدائع ج: ۲، ص: ۴۸، ط: سعيد. البحر، ج: ۲، ص: ۲۴۴. والذي له دين مؤجل على انسان اذا احتيج الى النفقة يجوز له ان ياخذ من الزكاة قدر كفايته الى حلول الاجل، البحر ج: ۲، ص: ۲۴۰، باب المصرف ط: سعيد.

(۲) واما قوله تعالى وابن سبيل فهو الغريب المنقطع عن ماله وان كان غنيا في وطنه لانه فقير في الحال، بدائع ج: ۲، ص: ۴۶، فصل اما الذي يرجع الى المؤدى، ط: سعيد، تنارخانيه ج: ۲، ص: ۲۷۰. وان كان الدين غير مؤجل فان كان من عليه الدين معسرا يجوز له اخذ الزكاة لانه بمنزلة ابن سبيل، البحر ج: ۲، ص: ۲۴۰، باب المصرف، ط: سعيد.

(۳) وان كان المديون موسرا معترفا لا يحل له اخذ الزكاة، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۴۰، ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲، ص: ۲۷۰. الفصل الثامن.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿۳۹۸﴾
 ہوگا جب تک کہ یہ شخص عدالت سے رجوع کر کے دعویٰ نہ کرے اور حج قرض دار سے
 اس کے انکار پر قسم نہ لے، قرض دار کے قسم کھانے کے بعد اسے زکوٰۃ لینا جائز ہوگا۔
 (عالمگیری ج: ۴، ص: ۴۰)۔ (۱)

مالدار فقیر کو زکوٰۃ دینا

نام نہاد فقراء جو مالدار صاحب نصاب ہیں، اور لوگوں کو معلوم ہے، تو ان کو زکوٰۃ
 صدقہ فطر، اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں ہوگا، ہاں اگر کسی کو فقیروں کی اصلی حالت
 معلوم نہیں مستحق سمجھ کر زکوٰۃ وغیرہ دیدی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، فقیروں کی حالت معلوم
 ہونے کے بعد دوبارہ زکوٰۃ دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

مالدار فقیر ہو گیا

حالت بدلنے میں دیر نہیں لگتی، سیلاب اور زلزلہ آگیا، آگ لگ گئی، دشمنوں کا
 قبضہ ہو گیا، مال غرق ہو گیا، کاروبار خراب ہو گیا، ناگہانی آفت یا مصیبت آگئی یا بیماری
 میں اتنا خرچہ ہو گیا ساری جمع پونجی ختم ہو گئی، اور مالدار مفلس اور غریب ہو گیا، اگر

(۱) وكذا اذا كان جاحدا وله عليه بينة عادلة وان لم تكن بينة عادلة لايحل له اخذ الزكاة
 مالم يرفع الامر الى القاضى فيحلفه فاذا حلف بعد ذلك يحل له اخذ الزكاة ، البحر الرائق
 ج: ۲، ص: ۲۴۰، ط: سعيد. هندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۵. تنار خانیا ج: ۲، ص: ۳۰۴. بدائع ج: ۲، ص: ۹
 (۲) دفع بتحر لمن يظن مصرفا الى قوله وان بان غناه او كونه ذميا الى ان قال لا يعيد لانه اتى
 بما فى وسعه ، شامى ج: ۲، ص: ۳۵۲، ۳۵۳. بدائع ج: ۲، ص: ۵. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۷. شك
 فى امره وتحرى ووقع تحريه على انه محل الصدقة فدفع اليه جاز بالاجماع اورآه فى صف
 الفقراء او على زى الفقر آء فدفع فان ظهر انه كان محلا جاز واما اذا ظهر انه لم يكن محلا بان
 ظهر انه غنى او هاشمى يجوز وتسقط عنه الزكاة ، بدائع ج: ۲، ص: ۵۰. ط: سعيد. قال فى
 البحر: لو دفع بتحر فبان انه غنى او هاشمى صح لحديث البخارى لك مانويت يازيد، ولك
 ما اخذت يامعن ، حين دفعها زيد الى ولده ، و ليس المراد بالتحرى الاجتهاد بل غلبة الظن
 بانه مصرف بعد الشك فى كونه مصرفا، البحر ج: ۲، ص: ۲۴۷. ط: سعيد. شامى ج: ۲، ص:
 ۳۵۳. هندیہ ج: ۱، ص: ۱۸۹-۱۹۰.

گذشتہ زمانے میں معزز اور مالدار تھا لیکن اب کچھ نہیں، تو ایسے آدمی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مالداروں کو چاہئے کہ ہمیشہ غریبوں کا خیال رکھیں تاکہ اللہ کی رحمت بھی ان پر قائم دائم ہو، ورنہ رحمت کا سلسلہ بند ہو جائے تو آدمی راستہ پر آجاتا ہے، پھر اسکو احساس ہوتا ہے زندگی میں غریبوں کی کس طرح حق تلفی کی۔ (۱)

مالدار کتنا خرچ کریں

شریعت میں مالداروں کو جو خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس میں کوئی حد مقرر نہیں ہے، بلکہ اپنی ضروریات سے جو فاضل اور زائد مال ہے، جس کے بغیر ان کے کام بند نہ ہوں وہ سب ضرورت مندوں پر خرچ کر دینا شریعت کا اصل منشاء ہے، لیکن ظاہر ہے اسکی ہمت ہر ایک نہیں کر سکتا تھا، اسلئے اس کو لازمی تو نہیں قرار دیا لیکن پسند اسی کو کیا ہے اور ترغیب بھی اسی کی دی کہ جتنا مال اپنی ضرورت سے زائد ہو وہ سب راہ خدا میں خرچ کر دو۔

یسئلونک ماذا ینفقون ، قل العفو . بقرہ آیت ۲۱۹

مالدار کو زکوٰۃ دینا

مالدار صاحب نصاب آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۲)

(۱) منها الفقیر وهو من له ادنی شیء وهو ما دون النصاب او قدر نصاب غیر نام وهو مستغرق فی الحاجة فلا یخرجه عن الفقر ملک نصب کثیرة غیر نامیة اذا كانت مستغرقة بالحاجة ، فتاویٰ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ط: رشیدیہ . بدائع ج: ۲ ص: ۲۳۳. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۹، شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹. تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۶۷. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۲. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصروف .

(۲) ولا یجوز دفع الزکاة الی من یملک نصابا ای مال کان دنانیراً ودرہام أو سوائم أو عروضاً للتجارة أو لغير التجارة فاضلاعن حاجته فی جمیع السنة، الفتاویٰ الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاة الباب السابع فی المصارف. تنار خانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۵. البحر =

مالدار کی اولاد

اگر مالدار باپ کی بالغ اولاد غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے اور اگر اولاد بالغ نہیں تو مالدار باپ کی نابالغ اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۱)

مالدار کی بیوی کو زکوٰۃ دینا

اگر مالدار آدمی کی بیوی غریب ہے، زکوٰۃ کی مستحق ہے، اور شوہر اس کو خرچہ نہیں دیتا تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

مالدار کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینا

مالدار صاحب نصاب آدمی کے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ کی رقم سے وظیفہ دینا جائز نہیں۔ (۳)

= ج: ۲ ص: ۲۲۲. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۷. قوله وغنی یملک نصابا قال فی البحر ای لایجوز الدفع له لحديث معاذ المشهور خذها من اغنيائهم وردها في فقرائهم. رد المحتار ج ۲ ص: ۳۲۶. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲. باب المصرف، ط: سعيد.

(۱) ولا يعطى منها غنيا ولا ولد غنى اذا كان صغيرا، فان كان كبيرا فقيرا جاز الدفع اليه. الفتاوى التتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، كتاب الزكاة، من توضع الزكاة فيه. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۶. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۹. بدائع ج: ۲ ص: ۲۷۲. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۹. قال فی البدائع: واما ولد الغنى ان كان كبيرا فقيرا يجوز لانه لا يعد غنيا بمال ابيه فكان كالاجنبي، بدائع ج: ۲ ص: ۳۷۰. ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۰.

(۲) قال ابو حنيفة ومحمد: يجوز الدفع إلى امرأة الغنى إذا كانت فقيرا. وفي الخانية فرض لها النفقة أولم يفرض وفي الظهيرية وهو الأصح وعن أبي يوسف انه لا يعطى امرأة الغنى اذا قضى لها بالنفقة. الفتاوى التتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۳. كتاب الزكاة، من توضع الزكاة فيه. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۹. بدائع ج: ۲ ص: ۳۷۰. قال فی البدائع ولودفع الى امرأة فقيرة فزوجها غنى جاز لان المرأة لاتعد غنية بغناء زوجها. بدائع ج: ۲ ص: ۳۷۰. ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۵۰. باب المصرف ط: سعيد.

(۳) ولا يدفع إلى مملوك غنى لأن المملك واقع لمولاه ولا إلى ولد غنى اذا كان صغيرا لأنه يعد غنيا ببسار أبيه، الهدايه مع فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۱. باب من يجوز دفع الصدقة اليه ومن لایجوز. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۸. كتاب الزكاة، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۹. قال فی البدائع واما ولد الغنى فان كان صغيرا لم يجز الدفع اليه وان كان فقيرا لان الولد الصغير يعد غنيا =

مالدار کے والدین

اگر مالدار اولاد کے والدین غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں لوگوں کیلئے مالدار کے والدین کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

مالدار ہونے کی امید پر پیشگی زکوٰۃ دیدی

اگر کوئی شخص فی الحال مالدار صاحب نصاب نہیں، بلکہ کہیں سے مال ملنے کی امید پر مال ملنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دی، تو یہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی جب نصاب کے برابر یا اس سے زائد مال مل جائے اور اس پر سال گزر جائے تو دوبارہ زکوٰۃ دینا فرض ہے۔ (۲)

مال کی سپلائی پر زکوٰۃ

اگر کوئی شخص مال ادھار لیکر سپلائی کرتا ہے، تو اس کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ سال پورا ہونے کے بعد اس کے پاس مال تجارت، سونا، چاندی، اور وہ قرضے جو لوگوں کے ذمہ ہیں سب کو جمع کر لے، پھر اس مجموعی رقم سے قرضہ جات منہا کر دے، پھر اس کے بعد چھٹی مالیت باقی رہے اس میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کر دے۔ (۳)

= بغناء ابیہ، بدائع ج: ۲ ص: ۴۷، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۹. ط: سعید.

(۱) ويجوز صرفها الى الأب المعسر وإن كان ابنه موسرا كذا في شرح الطحاوی، الفتاویٰ الہندیہ، ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف. تناخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۳. قال فی البدائع: وكذا يجوز الدفع الى فقير له ابن غني وان كان يجب عليه نفقته، بدائع ج: ۲ ص: ۴۷، فصل اما الذي يرجع الى المودى اليه ط: سعید.

(۲) اما اذا عجل الزکاة ثم كمل النصاب بعد التعجيل فما عجل لا يكون زکوة وانما كان تطوعا، الفتاویٰ التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۵۴. کتاب الزکاة، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۶. تعجيل الزکاة. قال فی البحر: قيد بقوله ذونصاب لانه لو عجل قبل ان يملك تمامه ثم تم الحول على النصاب لا يصح. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۴، ط: سعید.

(۳) وان كان ماله اكثر من دينه زكى الفاضل اذا بلغ نصابا، الہدایہ مع فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۸. کتاب الزکوة، ثم اذا كان على الرجل دين وله مال الزکاة وغيره من عبيد الخدمۃ فان الدين يصرف الى مال الزکاة عندنا سواء كان من جنس الدين أولا، بدائع ج: ۲ ص: ۸، کتاب الزکاة. اما شرائط =

مالدار کے مال سے اجازت کے بغیر زکوٰۃ لینا

اگر کسی آدمی پر زکوٰۃ واجب ہے مگر وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، تو کسی مستحق زکوٰۃ محتاج کو یہ اجازت نہیں کہ مالدار آدمی کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے زکوٰۃ کی نیت سے کچھ رقم لے لے، اگر کسی محتاج آدمی نے ایسا کیا ہے تو مالک کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اس سے اپنا مال یا رقم واپس لے لے، اگر فی الحال اس آدمی کے پاس مال موجود ہے، ورنہ اجازت کے بغیر مال لینے والا محتاج اس رقم کا ضامن ہوگا اور اس کو اتنی رقم ادا کرنی ہوگی۔ (۱)

مال دوسرے کے قبضہ میں رہا

☆..... اگر کسی کا مال یا رقم مثلاً دس سال سے والدین یا بھائی کے قبضہ میں رہی، اور اب دس سال کے بعد سارا مال اس کو مل گیا تو اس صورت میں مال ملنے کے بعد جب ایک سال پورا ہو جائے گا تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوگی گذشتہ دس سال کی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی (کیونکہ یہ دین ضعیف کے حکم ہے)۔ (۲)

☆..... اگر والد کے انتقال کے بعد اسکے ترکہ پر کسی ایک بیٹے نے قبضہ کر رکھا ہے اور اس نے بھائی اور بہنوں کے مطالبہ پر ترکہ کو تقسیم نہیں کیا تو اس پر مثلاً دس سال گذر گئے پھر ترکہ تقسیم کیا تو اب جن بھائی اور بہنوں کو دس سال کے بعد رقم ملی ہے ان

= الفرضیة .شامی ج: ۲ ص: ۲۶۳ . البحر ج: ۲ ص: ۲۰۳، ط: سعید.

(۱) وإذا وجبت الزكاة على رجل وهو لا يؤديها لايحل للفقير أن يأخذ من ماله بغير علمه وإن أخذ كان لصاحب المال أن يستردها إن كان قائما وإن كان هالكا يضمن لأن الحق ليس لهذا الفقير بعينه، التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۸۶، كتاب الزكاة، المسائل المتعلقة بمعطي الزكاة . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید.

(۲) وأما الدين الضعيف فهو الذي وجب له بدلا عن شيء سواء وجب له بغير صنعه ولا زكاة فيه مالم يقبض كله ويحول عليه الحول بعد القبض، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، كتاب الزكاة، مراتب الديون، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۳. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵. هنديہ ج: ۱ ص: ۱۷۵.

کو گذشتہ دس سال کی زکوٰۃ دینا لازم نہیں بلکہ رقم ملنے کے بعد جب سال پورا ہو جائے گا یا پہلے سے صاحب نصاب ہے اس اعتبار سے سال پورا ہو جائے پھر اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

مال ضمار

”قرض“ کے عنوان کے ۴ کو دیکھیں۔

مالک کو اطلاع دیئے بغیر زکوٰۃ دیدی

جس آدمی پر زکوٰۃ واجب ہے، اگر اس کے گھر کے افراد نے زکوٰۃ کی نیت سے کسی مستحق آدمی کو کچھ رقم دیدی تو اسکی دو صورتیں ہیں اگر مذکورہ صاحب نصاب آدمی نے پہلے سے اپنے گھر کے لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت دیدی تھی تو اس صورت میں گھر کے لوگوں نے زکوٰۃ کی نیت سے جو رقم دی ہے وہ زکوٰۃ میں ادا ہوگی۔ (۲)

اور اگر مذکورہ صاحب آدمی نے پہلے سے گھر کے لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، اور گھر کے لوگوں نے زکوٰۃ کی نیت سے فقیروں کو کچھ رقم دی ہے اور وہ رقم اب تک اس فقیر کے پاس موجود ہے اس نے خرچ نہیں کی ہے اور مالک نے

(۱) وأما الدين الاضعف ما يملكه بغير فعل كالميراث والوصية فحكمه حكم الضعيف وهذا اذا لم يكن مال سواه اما اذا كان له مال بلغ نصابا فيقدر ما أخذ قليلا كان أو كثيرا يضم الى ما عنده ويزكى النصاب وما ضم اليه جميعا. تاتارخانية، كتاب الزكاة، زكاة الديون ج: ۲ ص: ۳۰۱. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷. كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۵. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰.

(۲) رجل امر رجلا أن يؤدي عنه زكاة ماله فأداهما قال يجوز عنه ولا يرجع على الامر بما أدى. من أدى زكاة مال غيره من مال نفسه بأمر من عليه الزكاة جاز بخلاف ما إذا أدى بغير امره ثم أجاز. التاتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۸۴، كتاب الزكاة، المسائل المتعلقة بمعطي الزكاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۱. قال في البحر: وانما تشترط النية لدفع المزاحم كما اذا دفع بلانية ثم حضرته النية والمال قائم في يد الفقير فانه يجزيه بخلاف ما اذا نوى بعد هلاكه ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰. كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿ ۲۰۴ ﴾
 زکوٰۃ کی نیت کی تو نیت صحیح ہوگی اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر وہ رقم فقیر کے پاس
 نہیں بلکہ اس نے خرچ کر دی ہے اور مالک نے اب زکوٰۃ کی نیت کی تو اس نیت کا
 اعتبار نہیں ہوگا اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی البتہ صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (۱)

مالک ہونا

☆..... ”مالک“ ہونے سے مراد قبضے میں ہونا۔ (۲)
 ☆..... اگر کوئی شخص کسی چیز کا مالک ہو، لیکن وہ چیز ابھی تک قبضے میں نہیں آئی،
 تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، جیسے عورت کا مہر جب تک اسکے قبضہ میں نہیں آئے گا،
 اس کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)
 ☆..... اگر کوئی کسی مال پر قابض ہے مالک نہیں اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں
 جیسے مقروض کہ مال اس کے قبضہ میں ہوتا ہے لیکن وہ مالک نہیں ہوتا بلکہ مالک کوئی اور
 ہوتا ہے تو اس صورت میں مقروض کے ذمہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی بلکہ قرض دینے

(۱) (و شرط صحة ادائها نية مقارنة له) ای للاداء (ولو) كانت المقارنة (حكما) كما لو دفع
 بلانية ثم نوى والمال قائم في يد الفقير وفي حاشية ابن عابدين بخلاف ما اذا نوى بعد هلاكه
 بحر، (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۶۸ ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص:
 ۲۱۰. رجل أدى زكاة غيره عن مال ذلك الغير فجازاه المالك فإن كان المال قائما في يد
 الفقير جاز وإلا فلا. الفتاوى الهندية ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، البحر ج: ۲ ص: ۱۱۰،
 تارخانية ج: ۲ ص: ۲۸۲. وإن تصدق بمال المتصدق عنه وقف على إجازته فإن أجاز والمال
 قائم جاز عن الزكاة وإن كان المال هالكا جاز عن التطوع ولم يجز عن الزكاة. بدائع، كتاب
 الزكاة، ج: ۲ ص: ۳۱.

(۲) المراد بالملك التام المملوك رقبة ويدا، (رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹، كتاب الزكاة
 ووجوب الزكاة وظيفة الملك المطلق وعلى هذا يخرج قول أبي حنيفة في الدين الذي
 وجب للإنسان لا بد لا عن شيء (الي) أوجب بدلا عما ليس بمال أصلا كالمهر للمرأة على
 الزوج، أنه لا تجب الزكاة فيه، بدائع، كتاب الزكاة، ج: ۲ ص: ۱۰۹ و ۱۰، ط: سعيد. هندية ج: ۱
 ص: ۱۷۳. ومنها الملك المطلق وهو أن يكون مملوكا رقبة ويدا الخ.

مال کی سادے زکوٰۃ میں

☆..... اگر کل مال عمدہ ہے تو زکوٰۃ میں عمدہ مال دینا چاہئے، اور اگر سب مال خراب ہے تو خراب مال دیا جائے، اور اگر کچھ مال عمدہ ہے اور کچھ خراب ہے، تو زکوٰۃ میں متوسط اور درمیانے درجہ کا مال دینا چاہئے۔ (۲)

☆..... اگر اعلیٰ درجہ کے مال کی زکوٰۃ ادنیٰ درجہ کی چیزوں سے دی تو اس میں جس قدر کمی ہوئی ہے اس کے بدلے میں قیمت دیدی جائے تاکہ زکوٰۃ میں کمی نہ رہ جائے۔ (۳)

☆..... اگر ادنیٰ درجہ کے چیزوں کی زکوٰۃ اعلیٰ درجہ کے چیزوں سے دی ہے تو اس میں جس قدر زیادتی ہوئی اس کی قیمت وضع کر سکتے ہیں۔ (۴)

(۱) ومنها ان لا يكون عليه دين مطالب به من جهة العباد عندنا فان كان فانه يمنع وجوب الزكاة بقدره حالاً كان او مؤجلاً. بدائع ج: ۲ ص: ۶، فصل اما شرائط الفرضية ط: سعيد. قال في موضع آخر: ان مال الزكاة مشغول بحاجة الدين فكان ملحقاً بالعدم، بدائع ج: ۲ ص: ۸، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۷. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲.

(۲) والمصدق لا يأخذ الا الوسط وهو اعلی الادنى وأدنى الاعلى ولو كله جيداً فجيد، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۷، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم. قال في البدائع فان كان من جنسه يراعى فيه صفة الواجب من الجيد والوسط والردى، بدائع ج: ۲ ص: ۴۱ تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۳. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۶.

(۳) قال في البدائع: فان ادى المنصوص عليه من الشاة ونحو ذلك يراعى فيه صفة الواجب وهو ان يكون وسطاً فلا يجوز الردى الاعلى طريق التقويم فيقدر قيمته وعليه التكميل لانه لم يؤد الواجب. بدائع ج: ۲ ص: ۴۱. فصل اما الذى يرجع الى المؤدى.

(۴) ولو ادى الجيد جاز لانه ادى الواجب وزيادة وان ادى القيمة ادى قيمة الوسط فان ادى قيمة الردى لا يجوز الا بقدر قيمته وعليه التكميل، بدائع ج: ۲ ص: ۴۱، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۷. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۳.

مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے

☆.....جس مال کی قیمت بدلتی رہتی ہے، بلکہ بعض وقت قیمت خرید سے بھی کم ہو جاتی ہے اور مال فروخت ہونے کی کوئی صورت نہیں ہوتی، تو اسکی زکوٰۃ دینے کی صورت یہ ہے کہ جس وقت مذکورہ مال پر سال مکمل ہوگا اس وقت بازار میں اس مال کی جو قیمت ہوگی (۱) اس کا حساب کر کے ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں ادا کر دیں، یا اس مال کا چالیسواں حصہ دیدیں۔ (۲)

☆..... اور مال کی قیمت وہ لگائی جائے گی جو اس شہر میں رائج ہے اگر اس شہر کے بازار میں وہ چیز نہیں ہے تو قریب والے شہر کی قیمت کے اعتبار سے حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کر دی جائے۔ (۳)

(۱) وتعتبر القيمة يوم الوجوب وقالا يوم الأداء وفي السوائم يوم الأداء اجماعا وهو الاصح ، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۶، كتاب الزكاة ، باب زكاة الغنم ، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰ . البحر ج: ۲ ص: ۲۲۱ . بدائع ج: ۲ ص: ۲۲ . تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۸ ، زكاة عروض التجارة . (۲) وفي الولوالجية يقوم يوم حال عليها الحول بالغة ما بلغت بعد ان كانت قيمتها في أول الحول مائتين ويزكي مائتي درهم خمسة دراهم ، تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۸ . زكاة عروض التجارة .

(۳) ويقوم في البلد الذي المال فيه ولو في مفازة ففي اقرب الأمصار إليه ، فتح ، الدر المختار مع الرد ج: ۲ ص: ۲۸۶ ، كتاب الزكاة ، باب زكاة الغنم ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹ . تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۸ . هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۰ و ذكر محمد في الرقيات أنه يقوم في البلد الذي حال الحول على المتاع بما يتعارفه أهل ذلك البلد نقدا فيما بينهم يعني غالب نقد ذلك البلد ولا ينظر الى موضع الشراء ولا إلى موضع المالك وقت حولان الحول ، التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۸ ، كتاب الزكاة ، زكاة عروض التجارة ، ط: ادارة القرآن . البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹ . قال في البدائع : وانما له ولاية النقل الى القيمة يوم الاداء فيعتبر قيمتها يوم الاداء ، بدائع ج: ۲ ص: ۲۲ . ط: سعيد .

مال محفوظ

☆..... بنی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرو، اپنے بیماروں کا صدقہ سے علاج کرو، اور مصائب کے طوفان کا دعاء و تضرع سے مقابلہ کرو۔ (۱)

☆..... ایک اور حدیث میں ہے کہ جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی اس نے اسکے شر کو دور کر دیا۔ مجمع الزوائد ج ۳/ص ۶۳- (۲)

☆..... ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، قیامت میں اس کا مال گنجه سانپ کی شکل میں آئے گا اور اسکی گردن سے لپٹ کر گلے کا طوق بن جائے گا۔ (نسائی ص: ۳۳۳)۔

جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال عطا کیا ہو اور وہ اسکی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہو تو وہ سانپ بن کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، تیرا خزانہ ہوں۔ اور اسکے منہ کے دونوں اطراف میں کاٹا رہے گا، اسکو برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔

آج اگر کسی گھر میں اچانک سانپ نکل آتا ہے، تو خوف و دہشت کی وجہ سے سب نکل کر بھاگ جاتے ہیں کل قیامت کے دن کیا ہوگا اور کیسے برداشت کیا جائے گا۔ (۳)

(۱) عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ حضوا اموالكم بالزكاة وداووا مرضاكم بالصدقة واعدوا للبلاء الدعاء، رواه الطبراني في الاوسط والكبير، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج: ۳ ص: ۶۳، ۶۴، باب فرض الزكاة ط: درالكتاب العربي، بيروت.

(۲) عن جابر قال قال رجل من القوم يا رسول الله أريت ان ادی الرجل زكاة ماله فقال رسول الله ﷺ من ادی زكاة ماله فقد ذهب عنه شره. رواه الطبراني في الاوسط، مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج: ۳ ص: ۶۳، كتاب الزكاة باب فرض الزكاة ط: درالكتاب العربي، بيروت. عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ: إذا أدیت زکوة مالک فقد قضیت ما علیک، ابن ماجه ج: ۱ ص: ۱۲۸. قديمی

(۳) عن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ ما من رجل له مال لا يؤدي حق ماله الا جعل له طوقا في عنقه شجاع اقرع وهو يفر منه وهو يتبعه ثم قرأ مصداقه من كتاب الله عز وجل "ولا يحسبن =

مال مخلوط

☆..... اگر کل مال حرام ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے بلکہ کل مال واپس کرنا لازم ہے اگر واپس کرنا ممکن ہے، اور اگر واپس کرنا ممکن نہیں تو ثواب کی نیت کے بغیر مال صدقہ کر دینا لازم ہے۔ (۱)

☆..... اور اگر مال حرام اور حلال سے مخلوط ہے، اور حلال غالب ہے تو دونوں کے مجموعہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی، جیسا کہ غصب کردہ مال کو اپنے مال کے ساتھ مخلوط کر دے تو غصب کردہ مال پر بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ (۲)

در مختار میں ہے : ولو خلط السلطان المال المغصوب بماله ملكه

فتجب الزکوٰۃ فيه . ج: ۲ ص: ۲۹۰

☆..... اور اگر حرام غالب ہے تو حلال کی زکوٰۃ ادا کریں اور حرام کو واپس کر دیں اگر ممکن ہے، اور اگر مالک نہ ملے تو ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوٰۃ آدمی کو صدقہ کر دیں۔ (۳)

= الذين ييخولون بما اتاهم الله من فضله هو خير لهم بل هو شر لهم . سيوطون ما يخلوا به يوم القيامة . سنن نسائي باب التغليظ في حبس الزكاة ط: قديمي كنيخانه ج: ۱ ص: ۳۳۳. وابن ماجه ج: ۱ ص: ۱۲۸. ط: قديمي كتب خانه . في رواية قال رسول الله ﷺ من اتاه الله مالا فلم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان ياخذ بلهزمته يوم القيامة فيقول انا ملك انا كنزك ثم تلا هذه الاية . نسائي ج: ۱ ص: ۳۳۳. باب مانع زكاة ماله ، ط: قديمي . (۱) في القنية لو كان الخبيث نصابا لا يلزمه الزكاة ؛ لأن الكل واجب التصديق عليه فلا يفيد ايجاب الصدقة ببعضه ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۹۱. كتاب الزكاة . ولو بلغ المال الخبيث نصابا لا يجب فيه الزكاة لان الكل واجب التصديق ، البزازه على هامش الهنديه، ج: ۴ ص: ۸۶، كتاب الزكاة .

(۲) في فتح القدير وغيره لا يخرج عن ملك النصاب المذكور ما ملك بسبب خبيث ولذا قالوا لو ان سلطانا غصب مالا وخلطه صار ملكا له حتى وجبت عليه الزكاة ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۵، كتاب الزكاة ط: سعيد، شامي ج: ۲ ص: ۲۹۰، باب زكاة الغنم .

(۳) وهذا إذا كان له مال غير ما استهلكه بالخلط منفصل عنه يوفى دينه وإلا فلا زكاة الخ الدر المختار شامي ج: ۲ ص: ۲۹۱ .

مال مشترکہ کی زکوٰۃ

اگر کسی گھر میں متعدد افراد ہیں، اور سب نے ملکر خوشی سے ایک آدمی کو مختار بنایا ہے، اور اس کو سب کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنے کا اختیار دیا ہے، تو اس آدمی کو سب کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت ہوگی اور زکوٰۃ سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی اور ثواب سب کو ملے گا۔ (۱)

اور اگر تمام افراد نے زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں دی تو اس آدمی کے لئے سب کی طرف سے مشترکہ طور پر زکوٰۃ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ہر صاحب نصاب آدمی کو اپنی اپنی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

مال ہلاک ہو جاتا ہے

☆..... جب کسی آدمی پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے تو خدائی کھاتے میں خود بخود اس مال کا چالیسواں حصہ علیحدہ مستحق کے نام لکھ دیا جاتا ہے، اب جب زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے تو گویا کہ غریبوں کی زکوٰۃ اپنے مال میں دوبارہ شامل کر لی۔ اور زکوٰۃ کا مال جس مال میں بھی شامل ہوتا ہے اس کو ہلاک کر دیتا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ماخالطت الزکوٰۃ مالا قط الا اهلكتہ: (مشکوٰۃ ج: ۱ ص ۱۵۷)

(۱) قال فی البحر: كما اذا وكل رجلا بدفع زكاة ماله ونوى المالك عند الدفع الى الوكيل فدفع الوكيل بلانية فانه يجزيه، لان المعبرانية الامر لانه المؤدى حقيقة، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۱، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰. وفي المنتقى: رجل امر رجلا أن يؤدي عنه زكاة ماله فأداها، قال: يجوز عنه ولا يرجع على الأمر بما أدى، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۸۴. الفصل التاسع.

(۲) ولو أدى زكاة غيره بغير امره فبلغه فجاز لم يجز لأنها وجدت نفاذا على المتصدق لأنها ملكه ولم يصبر نائبا عن غيره فنفتت عليه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۹. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۸۴، الفصل التاسع.

ماموں

اگر ماموں غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

ماموں کی اولاد

اگر ماموں کی اولاد (ماموں زاد بھائی بہن) غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

ماں سید ہے

اگر کسی شخص کی صرف ماں سید ہے، باپ سید نہیں، اور وہ غریب ہے نصاب کا مالک نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے، کیونکہ نسب باپ کی طرف سے ثابت ہوتا ہے، ماں کی طرف سے نہیں، اس لئے صرف ماں سید ہونے سے بیٹا یا بیٹی سید نہیں ہوگی۔ (۳)

ماں کو زکوٰۃ دینا

اپنی ماں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۴)

(۱) قال فی فتح القدير: وسائر القربات غير الولاد يجوز الدفع اليهم وهو ولي لما فيه من الصلة مع الصدقة كالاخوة والاخوات..... والاحوال والخالات، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۹، باب المصروف ط: رشيدية. وبدائع ج: ۲ ص: ۵۰، شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. ط: سعيد.

(۲) قال فی البحر: و اشار الى ان الدفع الى كل قريب ليس باصل ولا فرع جائز، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷، ط: سعيد.

(۳) ويؤخذ من هذا أن من كانت أمها علوية مثلا وأبوها عجمي يكون العجمي كفوا لها وان كان لها شرف ما؛ لأن النسب للأبء ولهذا جاز دفع الزكاة إليها، فلا يعتبر التفاوت بينهما من جهة شرف الام. رد المحتار ج: ۳ ص: ۸۷، كتاب النكاح، باب الكفاءة.

(۴) ولا يعطى من الزكاة والدا وإن علا ولا ولدا وإن سفلا، وفي الخانية من قبل المذكور والانا، التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۱، كتاب الزكاة من توضع الزكاة فيه. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶. هنديہ ج: ۱ ص: ۱۸۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. باب المصروف.

مبلغین کو زکوٰۃ کی رقم سے وظائف دینا

☆..... زکوٰۃ کی رقم سے مبلغین کو وظیفہ اور تنخواہ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کیلئے تملیک ضروری ہے، اور تنخواہ میں زکوٰۃ دینے کی صورت میں تملیک نہیں ہوتی۔ (۱)
☆..... زکوٰۃ کی رقم سے وظیفہ دینے کی شرط پر مبلغین کا تقرر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

متر و کہ مال کی زکوٰۃ ورثاء پر ہے

☆..... میت کا متر و کہ مال ابھی وارثوں پر تقسیم نہیں ہوا، امین کے تحویل میں ہے، اور سب وارث بالغ ہیں، بعض کے حصے مقرر ہوئے اور بعض کے ابھی مقرر نہیں ہوئے، اس مناقشہ میں پورا سال گذر گیا تو اگر مال سونا چاندی یا نقد رقم ہے اور ہر وارث کا حصہ نصاب تک پہنچ جاتا ہے تو ہر وارث پر اپنے اپنے حصے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اس عرصہ میں چند سال گذر گئے تو گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی لازم ہوگا، اگر ورثاء نابالغ ہیں تو ان پر واجب نہیں ہوگی۔ (۲)
☆..... اگر جائیداد وغیرہ ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) قال فی البحر: وعدم الجواز لانعدام التملیک الذی هو الرکن فیہا، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، ط: سعید. ولونوی الزکاة بما یدفع المعلم الی الخلیفة ولم یستأجره إن کان الخلیفة بحال لولم یدفعه یعلم الصبیان ایضا جزاءہ والافلا، وکذا ما یدفعه الی الخدم من الرجال و النساء فی الاعیاد وغیرها بنیة الزکاة کذا فی معراج الدرایة. الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰، الباب السابع فی المصارف. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۸. معارف القرآن ج: ۴ ص: ۳۹۹، سورة التوبة، آیت: ۶، ط: ادارة المعارف. معارف القرآن کاندھلوی ج: ۳ ص: ۳۶۶، مکتبہ عثمانیہ.

(۲) ان الزکاة تجب فی النقد کیفما کان امسکہ للنماء أو للنفقة الخ البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲.

(۳) وأما المائع کالقیر والنفط ومالیس بمنطبع ولا مائع کالنورة والحص والجواهر و البواقیت فلا شئ فیہا کذا فی التہذیب، الہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۵، کتاب الزکاة، الباب الخامس فی المعادن والروکاز. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۳۲۱. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۱. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۶.

مٹی کا تیل

☆..... اگر تجارت کیلئے مٹی کا تیل خرید کر رکھا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔
☆..... اگر کان سے مٹی کا تیل نکلا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۱)

مجاہد

مجاہدین دین کے محافظ ہیں، اسلامی ممالک کی سرحدوں کے محافظ ہیں، مسلمانوں کے جان و مال عزت و آبرو کے محافظ ہیں، مساجد اور دینی اداروں کے محافظ ہیں اگر یہ نہیں ہوں گے تو کفار آسانی سے مسلمانوں کے ممالک پر قابض ہو جائیں گے دین ختم کر دیں گے، مساجد کو شراب خانہ میں تبدیل کر دیں گے مدارس کو سینما گھر میں بدل دیں گے، قرآن مجید کو جلائیں گے، اور گٹر میں پھینکیں گے، دینی کتابوں کو دریا میں ڈال دیں گے، دینداروں کو زندہ دفن کر دیں گے جیسا کہ روس اور چنگیز خان نے کیا ہے، گذرے ہوئے حالات سے سبق لینا چاہئے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جو واقعی مجاہد ہیں دل کھول کر ان کی مدد کریں اور آخرت میں کامیابی حاصل کریں۔ (۲)

(۱) الزکاة واجبة فی عروض التجارة کائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب کذا فی الهدایه، الھندیہ، کتاب الزکاة، الباب الثالث فی الذهب ج: ۱ ص: ۱۷۹۔ البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸۔ شامی ج: ۲ ص: ۲۲۸۔ تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷۔ بدائع ج: ۲ ص: ۲۰۔ فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۵، ط: رشیدیہ۔

(۲) قال ابن عابدین فی حاشیة البحر: ومنقطع الغزاة وابن السبیل فیدفع الی کلھم اوالی صنف وفی المبسوط لایجوز دفع الزکاة الی من یملک نصابا الا الی طالب العلم والغازی والمنقطع۔ منحة الخالق علی هامش البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲، باب المصرف، ط: سعید۔ رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۳۰، باب المصرف ط: سعید۔ قال فی الھدایہ ولا یصرف الی اغنیاء الغزاة عندنا، لان المصرف هو الفقراء و ذکر تلک الخمسة فی التجنیس فقال لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة الغازی والعامل علیہا،..... و ذکر فی المصابیح وفی رواية وابن سبیل فان قیل قوله وفی سبیل اللہ مکرر سواء كان منقطع الغزاة او منقطع الحاج لانه اما ان يكون له فی وطنه مال او لا فان كان فهو ابن سبیل وان لم یکن فهو فقیر، فمن این يكون العدد سبعة اجیب بانه فقیر =

مجاہدین کو دہشت گرد کہنا

اگر مجاہدین غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں، تو ان کو زکوٰۃ دینا یا زکوٰۃ کی رقم سے جنگی سامان، استعمال کے کپڑے، جوتے، بستر اور گرم کپڑے وغیرہ دینا جائز ہے، بلکہ کافر اور ان کے اتحادیوں کے خلاف جہاد جاری رہنے کی صورت میں زکوٰۃ کے لئے مجاہدین کو ترجیح دینا چاہئے۔

مجاہدین کو یہودیوں اور عیسائیوں کی تقلید میں ”دہشت گرد کہنا جائز نہیں کیونکہ دونوں جہان میں سب سے بڑے مجاہد مدنی آقا ﷺ ہیں اس کے بعد خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کرام مجاہد ہیں۔“

اگر کافر اور ان کے اتحادیوں کے خلاف جہاد کرنے والوں کو ”دہشت گرد“ کہنا جائز ہو تو نبی کریم ﷺ کو سب سے بڑا ”دہشت گرد“ کہنا لازم آئے گا (نعوذ باللہ) اور بشمول حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت حسنؓ حضرت حسینؓ حضرت خالد بن ولیدؓ تمام صحابہ کرام، محمد بن قاسم، طارق بن زیاد وغیرہم سب کو ”دہشت گرد“ کہنا لازم آئے گا کیونکہ ان حضرات نے کافر اور ان کے اتحادیوں کے خلاف جنگ کی ہے، اور جو شخص ایسے لوگوں کو دہشت گرد کہے گا وہ دائرۃ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ (۱)

= لا انه ازداد فيه شيء اخر سوى الفقر وهو الانقطاع في عبادة الله من جهاد أو حج فلذلك
غايير الفقير المطلق ويظهر اثر التغير في حكم آخر وهو زيادة التحريض والترغيب في رعاية
جانبه، عناية في هامش فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۵، ط: رشيدية .
(۱) رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مجاہد اعظم تھے، لہذا جو لوگ مجاہدین کو دہشت گرد کہتے ہیں وہ حضور ﷺ اور صحابہ کرامؓ کو نعوذ باللہ دہشت گرد کہتے ہیں اور جو ایسا کہے وہ کافر ہیں اگرچہ وہ اسلام کا مدعی ہوں، جیسا کہ محقق علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں: قال محمد بن سحنون اجمع العلماء في كفره وشاتم النبي ﷺ والمنتقص له كافر والوعيد جار عليه، بعداب الله له ومن شك في كفره وعذابه كفر، عن اسحاق بن راهويه احد الأئمة الاعلام قال اجمع المسلمون =

مجاہدین کو زکوٰۃ دینا

☆.....سورہ توبہ کی آیت ۶۰ میں ” فی سبیل اللہ “ سے بے سرو سامان مجاہدین کی اعانت اور مدد کرنا مراد ہے، مطلب یہ ہے کہ مجاہد غازی فقیروں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے تاکہ وہ اس مال سے ہتھیار اور جہاد کا سامان خرید سکیں (۱)، اور جہاد کیلئے سفر کر سکیں، البتہ جو مجاہد مالدار ہے، نصاب کا مالک ہے اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

☆.....موجودہ زمانہ میں عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف صلیبی جنگ شروع کر رکھی ہے، اور مسلمانوں کے ممالک پر قبضہ کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے مال و

= ان من سب اللہ تعالیٰ اوسب رسولہ ﷺ اودفع شیئا مما انزل اللہ تعالیٰ او قتل نبیا من انبیاء اللہ عزوجل انه کافر بذلک وان کان مقرا بكل ما انزل اللہ تعالیٰ . فاما الدلیل علی کفرہ : فالکتاب والسنة والاجماع والقیاس . اما الكتاب : فقوله تعالیٰ : ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعدلہم عذابا مہینا، قوله تعالیٰ والذین یوذون رسول اللہ فلہم عذاب الیم . فہذہ الایت تدل علی کفرہ وقتلہ والاذی ہوالشر الخفیف فان زاد کان ضرا کذا . ومن السنة : مارواہ القاضی عیاض ان رسول اللہ ﷺ قال من سب نبیا فاقتلوه ، ومن سب اصحابی فاضربوہ . وأما القیاس : فلان المرتد ثبت قتله بالاجماع ، والنصوص المتظاہرة ومنها قوله ﷺ : من بدل دینہ فاقتلوا والسب مرتد مبدل لدینہ . مجموعہ رسائل ابن عابدین : ج : ۱ ص : ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ ط : سہیل اکیدمی ، لاہور . قال المحقق فی رد المحتار : قال ابو بکر بن منذر : اجمع عوام اهل العلم ان من سب النبی ﷺ یقتل و حاصلہ انہ نقل الاجماع علی کفر الساب ، رد المحتار ج : ۴ ص : ۲۳۱ و ۲۳۲ ، مطلب مہم فی حکم سب الانبیاء ، ط : سعید .

(۱) وفي الدر المختار علی رد المحتار : وفي سبیل اللہ وهو منقطع الغزاة ، ج : ۲ ص : ۳۴۳ ، کتاب الزکاة ، باب المصرف . وأما قوله فی سبیل اللہ ، قال القدوری فی کتابہ : قال أبو یوسف المراد به فقراء الغزاة الخ . وفي المضمرة والصحيح قول ابی یوسف : لأن الطاعات کلہا فی سبیل اللہ إلا أن عند الإطلاق يفہم منه الغزاة ، التاتارخانیة ج : ۲ ص : ۲۷۰ ، کتاب الزکاة من توضع فیہ الزکاة . الفقه الاسلامی وادلته ج : ۲ ص : ۸۷۴ . وأما قوله وفي سبیل اللہ عبارة عن جمیع القرب فیدخل فیہ کل من سعی فی طاعة اللہ وسبیل الخیرات اذا کان محتاجا وقال ابو یوسف المراد منه فقراء الغزاة لان سبیل اللہ اذا اطلق فی عرف الشرع یراد به ذلك ، وان کان غنیا فلا يجوز الا عند اعتبار حدوث الحاجة ، بدائع ج : ۲ ص : ۴۶ ، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی ط : سعید .

جانیداد پر اجارہ داری قائم کر رہے ہیں، ماں بہنوں کو اذیت اور تکلیفیں دے دے کر عزت اور عصمت کو لوٹ رہے ہیں اور بے دردی سے قتل کر رہے ہیں، قرآن مجید کی بے حرمتی کر رہے ہیں ہاتھ روم کے گٹر میں قرآن مجید کو پھینک رہے ہیں (نعوذ باللہ) کعبۃ اللہ پر حملہ کرنے کا عزم ظاہر کر رہے ہیں۔

ایسی صورت میں مسلمانوں کو چاہئے کہ مجاہدین کی خوب مدد کریں ورنہ وہ دن دور نہیں ہوگا کہ یہ عیسائی ہمارے گھر، ہمارے کاروبار، ہمارے بنگلے اور ہماری ہر چیز کے مالک ہو جائیں گے اور فرعون کی طرح ہر خسیس کام کے لئے مسلمانوں کو جانوروں کی طرح استعمال کریں گے۔ (۱)

مجنون

”پاگل“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

مچھلی

جو مچھلی سمندر یا ندی وغیرہ سے پکڑی جاتی ہے، اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، (۲) ہاں اگر مچھلی کی تجارت کی جائے گی تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور فروخت کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ولاتلقوا بأیدیکم الی التهلکة . آیت : ۱۹۵ ، سورة البقرة .

(۲) الزکاة واجبة فی عروض التجارة ، التاتارخانیة ، ج : ۲ ، ص : ۲۳۷ ، کتاب الزکاة ، زکاة عروض التجارة . فتح القدیر ج : ۲ ، ص : ۱۶۵ . ہندیہ ج : ۱ ، ص : ۱۷۹ . تاتارخانیة ج : ۲ ، ص : ۲۳۷ .

(۳) الزکاة واجبة فی عروض التجارة ، التاتارخانیة ، ج : ۲ ، ص : ۲۳۷ ، کتاب الزکاة ، زکاة عروض التجارة . قال فی البدائع : واما اموال التجارة فتقدر بالنصاب فیہا بقیمتها من الدنانیر والدراہم فلاشیئ فیہا مال م تبلغ قیمتہا مائتی درہم او عشرين مثقالا من ذهب فتجب فیہا الزکاة ، بدائع ج : ۲ ، ص : ۲۰ ، شامی ج : ۲ ، ص : ۲۹۸ ، ط : سعید . البحر ج : ۲ ، ص : ۲۲۸ .

مچھلی کا فارم

مچھلی کے فارم کی زمین، تالاب، مکان اور متعلقہ سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مچھلی کے فارم سے مچھلی فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی حاصل ہوگی سالانہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی۔ (۱)

مختلف مدت کاروپہ یکجا جمع کرنا

☆..... زکوٰۃ صدقہ فطر اور کفارہ اور فدیہ کی رقم کو عام عطیات کی رقم کے ساتھ خلط ملط کر کے یکجا جمع کر کے رکھنا درست نہیں ہے بلکہ صدقات واجبہ اور صدقات نافلہ کو الگ الگ رکھا جائے تاکہ خلط ملط نہ ہوں۔ (۲)

☆..... اسی طرح اگر مدرسہ اور مسجد کا چندہ الگ الگ نام سے جمع کیا جاتا ہے تو ان رقم کو الگ الگ کر کے رکھنا چاہئے یکجا جمع کر کے رکھنا درست نہیں ہوگا۔ (۳)

مخلوط النسل جانور

☆..... جو جانور کسی دیسی اور جنگلی جانور سے مل کر پیدا ہوں، تو اگر ان کی ماں

(۱) و لیس فی دور السکنی و ثیاب البدن الخ زکاة..... علی هذا کتب العلم لأهلها والایات المحترفين، وفي فتح القدير: المراد بها ما لا يستهلك عينه في الانتفاع، الهدایه مع فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۱، کتاب الزکاة، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶. قال فی البدائع: واما آلات الصناع وظروف امتعة التجارة لاتكون مال التجارة لأنها لاتباع مع الامتعة عادة، بدائع ج: ۲ ص: ۱۳، ط: سعید. قال فی البحر: ان الزکاة تجب فی النقد کیفما کان امسکه للنماء اوللنفقه ومن آلات الحرفة الصابون، والحرض للغسال للبقال..... وشرط ان یكون النصاب نامیا والنماء الزیادة وفي الشرع نوعان: حقیقی وتقديری. فالحقیقی الزیادة بالتوالد والتجارات. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، کتاب الزکاة، ط: سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱۱. اما الشرائط التي ترجع الی المال. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۳. ط: رشیدیہ. (۲، ۳) ذکرُوا أنه یجب علیه ان یجعل لكل نوع منها بیتا یخصه ولا یختلط ببعضه بعض الخ شامی ج: ۲ ص: ۳۳۷، ط: سعید.

دیسی ہے تو وہ دیسی جانور کے حکم میں ہوں گے، اور شریعت کے قانون کے مطابق ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر ماں جنگلی ہے تو وہ جنگلی جانور کے حکم میں ہوں گے، مثلاً بکری اور ہرن سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ بکری کے حکم میں ہے، اور نیل گائے اور گائے سے کوئی جانور پیدا ہو تو وہ گائے کے حکم میں ہے۔ (۱)

اور جو جانور جنگلی جانور کے حکم میں ہوں گے ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی ہاں اگر تجارت کی نیت سے رکھا ہے تو مال تجارت ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی اگر قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس صورت میں سالانہ مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

(۱) والمتولد بين الغنم والظباء يعتبر فيه الأم فان كانت غنما وجبت فيه الزكاة ويكمل به النصاب والا فلا، وكذا المتولد بين البقر الاهلي والوحشي كذا في محيط السرخسي، الهندية ج: ۱ ص: ۱۷۸، كتاب الزكاة، الباب الثاني، الفصل الخامس. منها أن يكون الجنس فيه واحدا..... وسواء كان متولدا من الأهلي، أو من أهلي ووحشي بعد أن كان الأم أهليا كالمتولد من الشاة والطبي اذا كان أمه شاة، والمتولد من البقر الأهلي والوحشي اذا كان أمه أهلية فتجب فيه الزكاة ويكمل به النصاب عندنا، بدائع كتاب الزكاة، صفة نصاب السائمة ج: ۲ ص: ۳۰، ط: سعيد. قال في البحر: ان الشرع ورد بنصابها باسم الابل والبقر والغنم و اسم الجنس يتناول جميع الانواع باى صفة كانت كاسم الحيوان وسواء كان متولدا من الاهليين او من اهلي والوحشي اذا كانت امه اهلية فتجب فيه الزكاة، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۳، الفصل الاول. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۴. باب صدقة السوائم، ط: سعيد (۲) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب كذا في الهداية، هندية ج: ۱ ص: ۱۷۹، كتاب الزكاة، الباب الثالث. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۸. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۶۵. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. واما صفة نصاب السائمة فله صفات منها ان يكون معدا للاسامة لما ذكرنا ان مال الزكاة هو المال النامي وهو المعد للاستمناء فان اسميت للحمل اوللركوب اوللحم فلازكاة فيها ولو اسميت للبيع والتجارة ففيها زكاة مال التجارة، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰، ط: سعيد.

مدارس کے سفراء عالمین میں داخل نہیں

مدارس کے سفراء عالمین میں داخل نہیں کیونکہ یہ حضرات اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے مامور نہیں (۱)، لہذا سفراء کرام کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا جائز نہیں، اور سفراء کے لئے زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ لینا بھی جائز نہیں۔

مدارس کے طلباء زیادہ مستحق ہیں

☆..... ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ دینی و مذہبی تعلیم سب سے افضل ہے، اور نہایت ضروری ہے۔

☆..... دینی مدارس کے غریب طلباء کو زکوٰۃ دینے میں شریعت کی ترویج اور اشاعت ہے، کیونکہ دین و شریعت کے حامل یہی طلباء ہیں، انہیں کے ذریعہ نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت ظہور فرما ہے، قیامت کے دن شریعت ہی کی پوچھ گوچھ ہوگی، جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے بچنا شریعت پر عمل کرنے سے وابستہ ہے، تمام کائنات میں سب سے افضل انبیاء علیہم السلام نے شریعت کے احکام پر عمل کرنے کی دعوت دی، اور شریعت کے احکام کی پابندی پر ہی آخرت کی نجات کو موقوف رکھا ہے، اور انبیاء علیہم السلام کو بھیجنے کا مقصد شریعت کی تبلیغ ہی ہے۔

لہذا اسکول کالج میں پڑھنے والے طلباء کو اس کا لرشب یا امداد اور وظیفہ کے طور پر زکوٰۃ دینے سے دینی مدارس کے غریب طلباء کو زکوٰۃ دینا زیادہ بہتر اور زیادہ اجر کا باعث ہے، کیونکہ اس میں زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ صدقہ جاریہ بھی اور دین کی ترویج اور تبلیغ بھی ہے، یہ تمام فضیلتیں کسی اور جگہ زکوٰۃ دینے سے حاصل نہیں ہوتی ہیں۔

(۱) معارف القرآن ج: ۴ ص: ۳۹۹، سورة التوبہ، آیت: ۶، ط: ادارة المعارف، معارف القرآن كاندھلوی ج: ۳ ص: ۳۶۶. واما العاملون: فهم الذين نصبهم الإمام لاستيفاء صدقات المواشي، فيعطيهن مما في يده، الخ، تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۶۸، من توضع الزكاة. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۱. شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصروف، ط: سعید.

☆..... نیز یہ کہ اسکولوں، کالجوں کو سرکاری ایڈ، امداد اور حمایت حاصل ہے، اس کے برخلاف دینی مدارس کا مد نظر ظاہری اسباب کے اعتبار سے اہل خیر مسلمانوں کی امداد پر ہے ان کو نہ حکومت سے امداد ملتی ہے نہ یہ لیتے ہیں، ورنہ امداد لینے کی صورت میں نصاب اور نظام میں حکومت مداخلت کر کے دینی مدارس کا حلیہ بگاڑ دیتی ہے جیسا کہ بنگلہ دیش کے سرکاری بریلوی مدارس اور دنیا کی سب سے قدیم جامعہ تینس کے جامعہ زیتونیا کی مثال دنیا کے سامنے موجود ہے، نام مدرسہ کا ہے لیکن نصاب اسکول کالج اور یونیورسٹی کا ہے مخلوط تعلیم ہے، اکثر طلباء کلین شیوہوتے ہیں، سرپرٹو پی بھی نہیں ہوتی ہے، نماز کی پابندی نہیں کرتے، انگریزی بال رکھتے ہیں اور انگریزی لباس پہنتے ہیں، رشوت دیکر ملازمت لینی ہوتی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ (۱)

اب ہر مسلمان آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ زکوٰۃ کہاں اور کس کو دینی چاہئے۔ (۲)

☆..... دینی مدارس اسلام کے قلعے ہیں، ان کو مالی امداد کے ذریعہ مضبوط کر کے باقی رکھنا دین کی بقاء ہے، ورنہ جب دین اسلام کی تعلیم دینے والا کوئی نہیں

(۱) عن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، رواہ البخاری . وقال الطیبی ای خیر الناس باعتبار التعلیم والتعلیم من تعلم القرآن وعلمہ . مرقاة المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج: ۴ ص: ۶۱۱، کتاب فضائل القرآن . قال فی الدر: و بہذا التعلیل یقوی مانسب للواقعات من أن طالب العلم یجوز لہ اخذ الزکاة ولو غنیا اذا فرغ نفسه لافادۃ العلم واستفادته لعجزہ عن الکسب والحاجة داعیة الی مالابد منه . قال المحقق فی الرد: وفی المبسوط لا یجوز دفع الزکاة الی من یملک نصابا الا الی طالب العلم والغازی لقولہ ﷺ یجوز دفع الزکاة لطالب العلم وان کان لہ نفقة اربعین سنة . ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۴۰، باب المصروف ط: سعید . ومنحة الخالق علی هامش البحر ج: ۲ ص: ۲۴۲، باب المصروف ط: سعید . قال فی الہندیہ: التصدق علی الفقیر العالم افضل من التصدق علی الجاہل ، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۷، الباب السابع فی المصارف ط: رشیدیہ . شامی ج: ۲ ص: ۳۵۴ .

(۳) التصدق علی الفقیر العالم افضل من التصدق علی الجاہل ، عالمگیری الباب السابع فی المصروف ، ج: ۱ ص: ۱۸۷، ط: ماجدیہ . شامی ج: ۲ ص: ۳۵۴ . باب المصروف .

ہوگا تو دین کیسے باقی رہے گا۔

اس لئے موجودہ زمانہ میں یہود، نصاریٰ، امریکہ، برطانیہ وغیرہ کی کوشش ہے کہ دین و اسلام کے قلعے دینی مدارس کو ختم کر دیا جائے، اگر ختم کرنا ممکن نہ ہو تو کم سے کم نصاب اور نظام کو بدل کر بے دین بنا دیا جائے۔

☆..... اگر مسلمان دینی مدارس اور ان میں پڑھانے والے طلباء اساتذہ، خادم اور کارکنوں کو نظر انداز کر کے ان کو بے بسی اور بے کسی کے عالم میں چھوڑ دیں گے تو آخرت میں پکڑ ہوگی (ان تنصروا اللہ ینصرکم)۔ (۱)

مدرسہ کی تعمیر زکوٰۃ کی رقم سے

زکوٰۃ کی رقم سے مدرسہ کی تعمیر کرنا اور کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ زکوٰۃ میں فقراء کی تملیک شرط ہے، اور یہاں تملیک نہیں ہوتی۔ (۲)

مدرسہ کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا

مدرسہ کی تعمیر میں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، البتہ شدید مجبوری کی صورت میں حیلہ تملیک کر کے تعمیر میں خرچ کرنا جائز ہے۔ (۳)

(۱) سورة محمد، آیت نمبر: ۷

(۲) اما تفسیرھا فھي تملیک المال من فقیر مسلم، عالمگیری، الباب الاول، کتاب الزکاۃ ج: ۱ ص: ۷۰ ط: رشیدیہ. وفي الشامیة: ويشترط ان يكون الصرف (تملیکاً) لا اباحة كما مر (لا) بصرف (الی بناء) وهو الرکن، وفي الرد: قوله: نحو مسجد) کبناء القناطر والسقایات واصلاح الطرقات وکری الانهار والحج والجهاد وکل مالا تملیک فيه، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳۲۲ ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف، ط: سعید. تاتارخانیة، ج: ۲ ص: ۲۷۲ ط: ادارة القرآن.

(۳) وفي الدر: وقد منان الحيلة ان يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الاشياء. وفي الرد: قوله ان الحيلة) ای فی الدفع الی هذه الاشياء مع صحة الزکاۃ، (قوله: ثم يأمره الخ) ويكون له ثواب الزکاۃ وللفقير ثواب هذه القرب، بحر. فتاوی شامیہ، کتاب الزکاۃ، باب المصرف، ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزکاۃ فيه، ط: ادارة القرآن. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف.

مدرسہ کے بقاء کے لئے زکوٰۃ لینا

مدرسہ میں فی الحال زکوٰۃ کے پیسوں کی ضرورت نہیں ہے، البتہ مدرسہ کی بقاء، ترقی اور استحکام کے پیش نظر بطور پیشگی زکوٰۃ کی رقم لینا جائز ہے۔ (۱)

مدرسہ کے روپے کا حکم

مدرسہ کاروپہ مہتمم صاحب کے پاس امانت ہے، اس کو اپنے ذاتی کام میں صرف کرنا جائز نہیں، اگر ذاتی کام میں صرف کرے گا تو وہ اس کے ذمہ قرض ہو جائے گا اس کا ضمان ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

مدرسہ میں زکوٰۃ کی مد نہیں

اگر مدرسہ میں زکوٰۃ کی مد نہیں تو وہاں زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایسے مدرسہ میں زکوٰۃ دے گا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

مدرسین کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا

مدرسین کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی رقم بلا عوض (مفت)

(۱) (قوله اذا وكله الفقراء) لأنه كلما قبض شيئا ملكوه وصار خالطا مالهم بعضه ببعض ووقع زكاة عن الدافع، لكن بشرط ان لا يبلغ المال الذي بيد الوكيل نصابا، فلو بلغه وعلم به الدافع لم يجزه إذا كان الآخذ وكيلا عن الفقير كما في البحر عن الظهيرية . قلت : وهذا إذا كان الفقير واحدا ، فلو كانوا متعددين لا بد ان يبلغ لكل واحد نصابا لان مافي يد الوكيل مشترك بينهم الخ ، شامى ج: ۲ ص: ۲۶۹ ، كتاب الزكاة .

(۲) اذا كان عند رجل ودیعة دراهم أو دنانیر أو شيئا من المكيل أو الموزون وانفق شيئا منها في حاجته حتى صار ضامنا لما انفق . عالمگیری، كتاب الودیعة ، الباب الرابع فيما يكون تضييعا للودیعة وما لا يكون ، ج: ۴ ص: ۳۲۸ ، ط: مكتبة ماجديه .

(۳) اما اذا شك ولم يتحرر أو تحرى ودفع وفي اكبر رأيه أنه ليس بمصرف لا يجزيه الا اذا علم انه فقير فيجزيه ، البناءه في شرح الهدايه ، كتاب الزكاة ، باب من يجوز دفع الصدقات ، ج: ۲ ص: ۲۰۹ ، ۲۱۰ . ط: مكتبة حقانيه ، ملتان . البحر ج: ۲ ص: ۲۴۷ ، باب المصرف ط: سعيد . شامى ج: ۲ ص: ۳۵۲ . باب المصرف ، ط: سعيد .

میں) مالک بنا کر دینا ضروری ہے، ہاں اگر مدرسہ غریب علاقہ میں ہے، علاقے کے لوگ تنخواہ کی رقم کا انتظام کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے تو ایسی مجبوری کی صورت میں بقدر ضرورت زکوٰۃ کی رقم لیکر شرعی حیلہ کر کے مدرسین کی تنخواہ میں دینے کی گنجائش ہوگی۔ (۱)

مدفون رقم کا حکم

جو روپیہ زمین میں مدفون ہے، اور اس سے کسی قسم کا نفع نہیں ہوتا ہے، لیکن دفن کی جگہ وغیرہ سب معلوم ہے، اور وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ اس رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہے۔ (۲)

مدرسہ میں زکوٰۃ کی رقم جمع ہے

اگر کسی مدرسہ میں پہلے سے زکوٰۃ کی رقم جمع ہے، تو وہاں مزید زکوٰۃ کی رقم دینا منع نہیں ہے البتہ ایسے مدارس میں زکوٰۃ دینا زیادہ بہتر ہے جہاں زیادہ ضرورت ہے۔ (۳)

(۱) والحیلة فی الجواز فی هذا ان یتصدق بمقدار زکاتہ علی فقیر ثم یأمره بعد ذلك بالصرف الی هذه الوجوه ، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۵. تنار خانہ ج: ۲ ص: ۲۷۲. قال محمد فی کتاب الزکاة من الاصل فی قوله تعالیٰ انما الصدقات للفقراء لانه لا یجوز صرفها الی من فرغ نفسه لعمل المسلمین نحو القضاة والمفتین والمؤذنین والمعلمین. تنار خانہ ج: ۲ ص: ۳۴۴، کتاب المعادن، ط: ادارة القرآن.

(۲) فإن کان مدفونا فی البیت تجب فیہ الزکاة بالاجماع، وفي المدفون فی الکرم و الدار الکبیرة اختلاف المشائخ احتجا بعمومات الزکوة من غیر فصل ولان وجوب الزکاة یعتمد الملک دون الید بدلیل ابن السبیل فإنه تجب الزکوة فی ماله وان کانت یدہ فائتة لقیام ملکہ، (بدائع الصنائع، فصل فی الشرائط التي ترجع الی المال، ج: ۲ ص: ۹. ط: سعید. وان کان مدفونا فی ارضه أو کرمه قیل تجب الزکوة لان حفر جمیع الارض المملوکه له ممکن، عالمگیری الباب الاول، ج: ۱ ص: ۷۴، ط: رشیدیہ.

(۳) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۱

مدہوش

اگر مدہوش آدمی صاحب نصاب ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

مذہب کے لحاظ کے بغیر زکوٰۃ دینا

زکوٰۃ کی رقم مذہب کے لحاظ کے بغیر عام محتاج، معذور، سیلاب زدگان یا زلزلہ زدگان وغیرہ کو دینا جائز نہیں ہے۔ بلکہ زکوٰۃ کی رقم یا سامان وغیرہ صرف مسلمان فقیر و غریب کو مالک بنا کر دینا ضروری ہے (۲)، غیر مسلم کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، (۳) اس لئے زکوٰۃ کی رقم جہاں غیر مسلم کو بھی پہنچنے کا خطرہ ہو وہاں پہلے زکوٰۃ کی رقم یا سامان میں حیلہ تملیک کر لیا جائے (۴)، اور پھر وہاں تقسیم کیا جائے تاکہ زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے اور مدد بھی۔

مرتد کو زکوٰۃ دینا

جو مسلمان دائرۃ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا ہے (اللہ کی پناہ) وہ اسلام کی نظر میں زندہ رہنے کے قابل نہیں، یا وہ مسلمان ہو جائے یا تین دن کے بعد شہادت و غیرہ دور کرنے کے باوجود توبہ کر کے مسلمان نہ ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے اور اگر عورت

(۱) وتجب علی المغمی علیہ وإن استوعب الاغماء حولا كاملا، عالمگیری، الباب الاول، ج: ۱، ص: ۱۷۲، ط: ماجدیہ۔ رد المحتار، مطلب فی احکام المعنوی، ج: ۲، ص: ۲۵۹، ط: سعید۔ البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۰۳، ط: سعید۔

(۲) اما تفسیرھا فھي تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه، عالمگیری، الباب الاول، ج: ۱، ص: ۱۷۰، ط: ماجدیہ۔ الدر مع الرد ج: ۲، ص: ۲۵۷، کتاب الزکاة، ط: سعید۔ والبحر ج: ۲، ص: ۲۰۱، ط: سعید۔

(۳) وفي مراقی الفلاح: ولا یصح دفعھا لکافر، کتاب الزکاة، باب المصرف، ص: ۷۲۰، ط: قدیمی کتب خانہ۔ رد المحتار ج: ۲، ص: ۳۵۱، باب المصرف، ط: سعید۔ البحر ج: ۲، ص: ۲۲۲۔ باب المصرف بدائع ج: ۲، ص: ۴۸، فصل اما الذی یرجع الی المؤدی الیہ، سعید۔

(۴) ان الحیلة ان یتصدق علی الفقیر ثم یأمره بفعل هذه الاشياء، الدر المختار مع الرد ج: ۲ =

ہے تو اس کو توبہ نہ کرنے کی صورت میں موت تک قید میں رکھا جائے، اس لئے مرد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۱)

مرجان

مرجان یا مرجان کے بنے ہوئے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں ہاں اگر تجارت کے لئے ہے تو سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

مردہ کا قرض زکوٰۃ سے ادا کرنا

اگر میت کے ذمہ قرض ہے تو اس قرض کو زکوٰۃ کی رقم سے براہ راست ادا نہیں کیا جاسکتا، ہاں اگر اس کے وارث غریب اور زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو مالک بنا کر دیا جاسکتا ہے، تاکہ وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک ہو کر اپنی رضا مندی کے ساتھ اس رقم سے میت کا قرض ادا کر دیں، اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی ادا ہو جائے گا اور میت کو نجات مل جائے گی۔ (۳)

= ص: ۳۴۵، باب المصروف، ط: سعید. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۳، ط: سعید. تنارخانیة ج: ۲، ص: ۲۷۲، (۱) ومنه ان يكون مسلما فلا يجوز صرف الزكاة الى الكافر بلا خلاف، بدائع ج: ۲، ص: ۴۹، ط: سعید. طحطاوی علی مرقی الفلاح ص: ۷۲۰، باب المصروف. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۲. باب المصروف. شامی ج: ۲، ص: ۳۵۲. باب المصروف. (۲) واما البواقیت واللالی والجواهر فلا زکوة فیها وان كانت حلیا الا ان تكون للتجارة، عالمگیری، الباب الثانی فی زکوة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثانی فی العروض، ج: ۱، ص: ۱۸۰، ط: ماجدیہ. الدر مع الرد ج: ۲، ص: ۲۷۳. باب الزکاة. (۳) قال فی البحر: لومات من علیه الزکاة لا تؤخذ من ترکته لفقده شرط صحتها وهو النیة، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱، ط: سعید. وحیلة الجواز ان يعطى المديون الفقير خمسة زکاة ثم يأخذها منه قضاء عن دينه، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة، الدر مع الرد ج: ۲، ص: ۲۷۱، کتاب الزکاة، ط: سعید. ويشترط ان يكون الصرف (تمليكا) لا اباحة كما مر (لا) يصرف (إلى بناء) نحو (مسجد و) لا إلى (كفن ميت وقضاء دينه)..... لعدم التمليك وهو الركن. الدر المختار علی هامش الفتاوى الشامیه، کتاب الزکاة، باب المصروف، ج: ۲، ص: ۳۴۲، ۳۴۵، ط: سعید. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۳. تنارخانیة ج: ۲، ص: ۲۷۲. هندیہ ج: ۱، ص: ۱۸۸. الباب السابع فی المصارف.

مرغی فارم

☆..... مرغی فارم کی زمین، مکان، اور متعلقہ سامان پر زکوٰۃ واجب نہیں (۱)
البتہ اگر مرغیاں اور چوزے خریدتے وقت بیچنے کی نیت تھی تو یہ مال تجارت ہے سالانہ
قیمت فروخت پر زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی جس دن سال مکمل ہوگا اس دن مرغیوں کی
جو مالیت ہوگی اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اور مرغیوں کو فروخت کرنے کے بعد آمدنی میں سے جو رقم باقی رہے گی
اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

☆..... مرغی ادھار پر فروخت کرنے کے بعد اب تک جو رقم وصول نہیں ہوئی اس
پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، البتہ زکوٰۃ ادا کرنا اس وقت لازم ہوگا جب رقم وصول ہوگی
، وصولی سے پہلے دینا چاہے تو دے سکتا ہے (۴)، اگر وصولی میں چند سال گزر گئے
تو گزشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ دینا لازم ہوگا۔ (۵)

(۱) وفي الهداية: وليس في دور السكنى..... وعلى هذا كتب العلم والالت المحترفين لما قلنا، وفي البناية: (والآت المحترفين لما قلنا) اشارة ماقلنا من قوله لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية، والالت المحترفين مثل قدور الطباخين والصباعين و قوارير العطارين وآلات النجارين وظروف الامتعة، البناية شرح الهداية، كتاب الزكاة، ج: ۲، ص: ۱۹، ط: حقانيه، ملتان. البحر ج: ۲، ص: ۲۰۶. شامی ج: ۲، ص: ۲۶۲. هنديہ ج: ۱، ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۲، ص: ۱۳. سعيد. (۲) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۹، البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۲۸، ط: سعيد. شامی ج: ۲، ص: ۲۹۸، ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲، ص: ۲۳۷، ط: ادارة القرآن. بدائع ج: ۲، ص: ۲۰، ط: سعيد. (۳) ومنها كون المال نصابا، عالمگیری ج: ۱، ص: ۱۷۲. بدائع ج: ۲، ص: ۱۶. شامی ج: ۲، ص: ۲۵۹. البحر ج: ۲، ص: ۲۰۲، ط: سعيد. (۴) (ولو عجل ذونصاب) زكاته (لسنين أو لنصب صح) لوجوب السبب وفي رد المحتار: (قوله لوجوب السبب) أي سبب الوجوب وهو ملك النصاب النامي فيجوز التعجيل لسنة أو أكثر، الدر المختار مع رد المحتار، كتاب الزكاة، باب زكاة الغنم، ج: ۲، ص: ۲۹۳، ط: سعيد. (۵) (و) اعلم: ان الديون عند الامام ثلاثة: قوى ومتوسط وضعيف، (وتجب) زكاتها اذا تم نصابا وحوال الحول لكن لا فوراً بل (عند قبض اربعين درهما من الديون) القوى كقرض (وبدل مال تجارة)..... =

☆..... اگر مرغی فارم میں مرغیاں اس نیت سے خریدی ہیں کہ صرف چوزے یا انڈے فروخت کرے گا تو اس صورت میں مرغی کی مالیت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی (۱)، البتہ چوزے اور انڈے فروخت کرنے کے بعد جو آمدنی حاصل ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اگر آمدنی کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی۔ (۲)

مزدوری

☆..... مزدور مزدوری کی رقم وصول ہونے کے بعد مالک ہوتا ہے اس سے پہلے نہیں، اس لئے مزدوری کی رقم وصول ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ جب مزدوری کی رقم وصول ہو جائے تو دو صورتیں ہیں:

☆..... اگر مزدور پہلے سے صاحب نصاب ہے تو جب مزدور کی زکوٰۃ کا سال پورا ہوگا تو اس وقت مزدوری کی جتنی رقم وصول ہو جائے گی اس کی زکوٰۃ بھی ادا کرے اور جو رقم آئندہ سال وصول ہوگی اس کی زکوٰۃ آئندہ سال ادا کرے۔ (۳)

= ويعتبر ماضی من الحول قبل القبض فی الاصح ، الدر المختار علی هامش رد المحتار ، باب زکوٰۃ المال ، ج: ۲ ، ص: ۳۰۵ ، ط: سعید . البحر ج: ۲ ، ص: ۲۰۷ ، ط: سعید . ہندیہ ج: ۱ ، ص: ۱۷۵ . بدائع ج: ۲ ، ص: ۱۰ .

(۱) وفي الهدایة: وليس فی دور السكنی..... وعلی هذا كتب العلم واللات المحترفين لما قلنا، وفي البناية: (والآلات المحترفين لما قلنا) اشارة ما قلنا من قوله لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية ، واللات المحترفين مثل قدور الطباخين والصباغين وقوارير العطارين وآلات التجارين وظروف الامتعة، البناية شرح الهدایة ، كتاب الزكاة ، ج: ۲ ، ص: ۱۹ ، ط: حقانيه، البحر ج: ۲ ، ص: ۲۰۶ . شامی ج: ۲ ، ص: ۲۶۲ . ہندیہ ج: ۱ ، ص: ۱۷۲ . بدائع ج: ۲ ، ص: ۱۳ ، ط: سعید .

(۲) (ومنها كون المال نصابا) فلاتجب فی اقل منه ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، الباب الاول فی تفسیرها ، ج: ۱ ، ص: ۱۷۲ ، ط: مکتبہ ماجدیہ . وشرط وجوب ادائها حولان الحول علی النصاب الاصلی، مراقی الفلاح علی هامش حاشیة الطحطاوی ، كتاب الزكاة ، ص: ۱۲ . ط: مکتبہ حقانیہ ، ملتان .

(۳) ومن كان له نصاب فاستفاد فی اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الی ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاً، وبای وجه استفاد ضمه سواء كان بمیراث أو غیر ذلك ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، الباب الاول فی تفسیرها ، ج: ۱ ، ص: ۱۷۵ ، ط: ماجدیہ ، کوئٹہ . =

☆..... اور اگر مزدور پہلے سے صاحب نصاب نہیں تو مزدوری کی رقم نصاب کے برابر وصول ہونے کے بعد جب سال پورا ہوگا تو زکوٰۃ دینا لازم ہوگا ورنہ نہیں۔ (۱)

مساجد پر قبضہ و اگزار کرانے کے لئے زکوٰۃ دینا

اگر کسی شہر میں مساجد غیر مسلموں کے قبضہ میں آگئی ہیں، اور ان میں نہایت بے ادبی ہوتی ہے، تو ایسی مساجد کو کافروں کے قبضہ سے چھڑانے کے لئے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو بلا معاوضہ دیکر مالک بنا دیا جائے۔ (۲)

مسافر پر زکوٰۃ

اگر مسافر صاحب نصاب ہے تو سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ نکالنا اس پر بھی لازم ہے مسافر ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوگی (۳)، کیونکہ وہ اپنے نائب کے ذریعہ اپنے مال پر تصرف کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔

مسافر خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا

مسافر خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں، اگر کسی نے تملیک کے بغیر مسافر خانہ

= بدائع ج: ۲ ص: ۱۳. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹. ولو آجر عبده أوداره بنصاب ان لم يكونا للتجارة لاتجب مالم يحل الحول بعد القبض وان كان للتجارة كان حكمه كالقوى، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۸. كتاب الزكاة، ط: سعيد.

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۲

(۲) ہی تملیک جزء مال عینہ الشارح من مسلم فقیر غیر ہاشمی و لامولاه مع قطع المنفعة عن المملک من کل وجه، الدر المختار مع شرحہ رد المحتار، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۵۶، ط: سعید. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشیدیہ. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. قال فی التاتاریخانیة: قال محمد فی قوله تعالى: ﴿انما الصدقات للفقراء﴾ لانه لا يجوز صرفها الى عمارة المساجد والقناطر، تاتاریخانیة ج: ۲ ص: ۳۴۴، کتاب المعادن، ط: ادارة القرآن.

(۳) وسببه ملک نصاب حولی تام فارغ عن دین له مطالب من جهة العباد، الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۵۹، ط: سعید. و ملک نصاب حولی فارغ عن الدین =

کی تعمیر میں زکوٰۃ لگائی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

مسافر کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر مسافر کے پاس نصاب کے برابر مال یا رقم نہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا اور

اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر مسافر کے گھر میں پیسے موجود ہیں لیکن سفر میں اس کے پاس پیسے نہیں اور گھر سے فوری طور پر منگوانے کی بھی کوئی صورت نہیں، اور جہاں خود موجود ہے وہاں کسی دوست احباب سے قرض کے طور پر لینے کی بھی کوئی صورت نہیں، تو ایسے مسافر کو زکوٰۃ دینا اور اس کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہوگا۔ (۳)

مستحق آدمی کو پیشگی زکوٰۃ دی اور وہ بعد میں مستحق نہ رہا

☆..... اگر کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو پیشگی زکوٰۃ دیدی تھی اور وہ شخص سال پورا

ہونے سے پہلے مالدار بن گیا، یا اس کا انتقال ہو گیا، یا مرتد ہو گیا، تو جو زکوٰۃ اس کو دی گئی تھی وہ ادا ہوگئی۔ (۴)

= و حاجتہ الاصلیة نام ولو تقدیرا، البحر الرائق، کتاب الزکاة ج: ۲ ص: ۳۵۵، ط: دارالکتب، بیروت. کل من یكون مسافرا یسمى ابن السبیل وهو غنی بمكانه حتی تجب الزکاة فی ماله ویؤمر بالأداء اذا وصلت الیه یدہ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۲، باب المصرف، ط: سعید.

(۱) ولا یجوز ان ینبئ بالزکاة المسجد و کذا القناطر والسقایات واصلاح الطرقات و کرى الانهار والحج وکل مال التملیک فیہ، عالمگیری، کتاب الزکاة، باب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: ماجدیہ، کوئٹہ. الفتاوی الشامیہ، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳۴۴، ط: سعید. تنار خانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصرف، سعید.

(۲) ومنها: ابن السبیل وهو الغریب المنقطع عن ماله جاز الاخذ من الزکوٰۃ قدر حاجتہ، عالمگیری، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: ماجدیہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۲، باب المصرف ط: سعید. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۴۳. وابن السبیل و هو کل من له مال لامعه سواء کان هو فی غیر وطنه او فی وطنه، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۳، باب المصرف ط: سعید.

(۳) أيضا

(۴) اذا شک و تحری فوق فی اکبر رأیه انه محل الصدقة فدفع الیه أو سأل منه فدفع أو آه =

☆..... مستحق آدمی کو جس وقت زکوٰۃ دی جاتی ہے اس وقت کا اعتبار ہے بعد میں کچھ بھی ہو جائے اس کا اعتبار نہیں ہے۔

مستحق رشتہ دار کو زکوٰۃ دینے میں دہرا ثواب

مستحق زکوٰۃ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے میں دو ثواب ملتے ہیں: ایک زکوٰۃ ادا کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا ثواب ملتا ہے۔ (۱)

مستحق طلباء کی آمد کی امید پر زکوٰۃ لینا

اگر مدرسہ میں فی الحال غریب طلباء نہیں ہیں تو مستقبل کی امید پر زکوٰۃ نہیں لینا چاہئے، ہاں اگر فی الحال غریب مستحق طلباء موجود ہیں لیکن ان کے لئے رقم ناکافی ہونے کی وجہ سے کھانے کا انتظام نہیں، اور وہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اس کا انتظام کریں تو اس صورت میں زکوٰۃ کی رقم جمع کرنے کی اجازت ہوگی۔ (۲)

= فی صف الفقراء فدفع فان ظهر انه محل الصدقة جاز بالاجماع وكذا ان لم يظهر حاله عنده واما اذا ظهر انه غني أو هاشمي أو كافر أو مولى الهاشمي فإنه يجوز وتسقط عنه الزكاة ، الفتاوى العالمگیریه ، كتاب الزكاة ، الباب السابع فى المصارف ج: ۱ ص: ۱۹۰ ، ط: ماجديه . البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۷ ، باب المصرف ، ط: سعيد .

(۱) وقيد بأصله وفرعه لان من سواهم من القرابة يجوز الدفع لهم وهوولى لما فيه من الصلة مع الصدقة كالأخوة والأخوات الفقراء ، البحر الرائق ، كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ج: ۲ ص: ۲۲۳ ، ط: سعيد . وقيد بالولاد لجوازه لقبية الاقارب كالأخوة والاعمام بل هم أولى لأنه صلة وصدقة ، شامى ، كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ج: ۲ ص: ۳۲۶ ، ط: سعيد .

(۲) وكذا ولو كان معيلاً جازان يعطى له مقدار مالوزع على عياله يصيب كل واحد منهم دون المأتين . الفتاوى العالمگیریه ، كتاب الزكاة ، الباب السابع فى المصارف ، ج: ۱ ص: ۱۸۸ ، ط: ماجديه . وفى الدر المختار: ان طالب العلم يجوز له اخذ الزكاة ، وفى رد المحتار: قلت: و هو كذلك والاوجه تقييده بالفقير ، ويكون طلب العلم مرخص الجواز سؤاله من الزكاة وغيرها وان كان قادراً على الكسب اذ بدونه لا يحل له السؤال كما سيأتى ، شامى ، كتاب الزكاة ، باب المصرف ج: ۱ ص: ۳۲۰ ، ط: سعيد .

مستحق کو زکوٰۃ دے کر غیر مستحق پر خرچ کروانا

مثلاً اگر بھائی غریب ہے، زکوٰۃ کا مستحق ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے (۱)، مگر اس سے یہ فرمائش کرنا کہ وہ باپ پر خرچ کرے، یہ درست نہیں، جب بھائی نے بھائی کو زکوٰۃ دیدی تو وہ اس کی ملکیت ہوگئی، اب وہ اس کا جو چاہے کرے۔ (۲) اور اگر بھائی کو زکوٰۃ دینا مقصود نہیں بلکہ والد کو زکوٰۃ دینا مقصود ہے، اور بھائی محض وکیل ہے، تو بھائی کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

مستحق کی تصدیق کرنا

رشتہ دار، احباب اور اقارب جو ظاہر کے اعتبار سے زکوٰۃ کے مستحق نظر آتے ہیں اور دل بھی مانتا ہے کہ یہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا مزید تصدیق کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) وقید بالولاد لجوازہ لبقیة الاقارب کالاحوة والاعمام..... بل ہم اولی لأنه صلة وصدقة، شامی، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج: ۲، ص: ۳۲۶، ط: سعید.

(۲) وفي الدر: وقد منا ان الحيلة ان يتصدق على الفقير ثم يأمره بفعل هذه الاشياء وهل له يخالف امره؟ لم أره والظاهر نعم. وفي الشامية: (قوله والظاهر نعم) البحث لصاحب النهر و قال: لانه مقتضى صحة التملك قال الرحمتي. والظاهر انه لا شبهة فيه لانه ملكه اياه عن زكاة ماله، وشرط عليه شرطا فاسدا والهبة والصدقة لا يفسد ان بالشرط الفاسد. شامی، کتاب الزکاة، باب المصرف، ج: ۲، ص: ۳۲۵، ۳۲۶، ط: سعید.

(۳) قوله: (واصله وان علا وفرعه وان سفل) بالجراى لا يجوز الدفع الى ابيه وجده وان علا، البحر الرائق كتاب الزکاة، باب المصرف، ج: ۲، ص: ۲۳۳، ط: سعید. شامی، ج: ۲، ص: ۳۲۶.

(۴) اذا شك وتحرى فوقع فى اكبر رايه انه محل الصدقة فدفع اليه أو سأل منه فدفع أو رآه فى صف الفقراء فدفع فان ظهر انه محل الصدقة جاز بالاجماع، عالمگیریه، کتاب الزکاة، الباب السابع فى المصارف، ج: ۱، ص: ۱۹۰، ط: ماجديه. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۳۷، باب المصرف، ط: سعید.

مستحق کے حالات کی تفتیش ضروری نہیں

جو شخص اپنے آپ کو اپنے قول یا عمل سے مستحق زکوٰۃ حاجت مند ظاہر کرے اور صدقات وغیرہ کا سوال کرے یا اسکے ظاہری حال سے یہ گمان غالب ہو کہ یہ شخص حقیقت میں فقیر حاجت مند ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے مزید حقیقی حالات کی تحقیق اور تفتیش کی ضرورت نہیں۔ (۱)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کچھ لوگ نہایت شکستہ حال آئے، آپ ﷺ نے ان کے لئے لوگوں سے صدقات وغیرہ جمع کرنے کیلئے فرمایا، کافی مقدار جمع ہوگئی تو ان کو دیدی گئی، آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کے اندرونی حالات کی تحقیق کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ (۲)

(۱) ایضاً

(۲) واذا دفعها ولم يخطر بباله انه مصرف أم لافهو على الجواز الا اذا تبين انه غير مصرف واذا دفعها اليه وهو شاك ولم يتحرأ وتحري ولم يظهر له انه مصرف أو غلب على ظنه انه ليس بمصرف فهو على الفساد الا اذا تبين له مصرف ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، الباب السابع في المصرف ، ج: ۱ ص: ۱۹۰ ط: ماجديه ، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸ ، باب المصرف ، ط: سعيد . الرابعة والعشرون فان جاء وادعى وصفا من الارصاف هل يقبل ، قوله ام لا ويقال له اثبت ماتقول فاما الدين فلا بد ان يشتهه واما سائر الصفات فظاهر الحال يشهد له ويكتفى به فيها و الدليل على ذلك حديثان صحيحان اخرجهما اهل الصحيح وهو ظاهر القرآن روى مسلم عن جرير عن ابيه قال كنا عند النبي ﷺ في صدر النهار قال فجاء قوم حفاة عراة مجتأبي النماء والعباء متقلدى السيوف عامتهم من مضربل كلهم من مضرفتمعروجه رسول الله ﷺ لما راي بهم من الفاقة فدخل ثم خرج فأمر بلالاً فاذا ن واقام فصلى ثم خطب فقال ”يا ايها الناس اتقوا ربكم الذى خلقكم“ الاية، الى قوله رقيباً والاية التى فى الحشر ”والتنظر نفس ما قدمت لغد“ ، تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع بره حتى قال ولو بشق تمره قال فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت قال ثم تابع الناس حتى راي كومي من طعام وثياب حتى رايته وجه رسول الله ﷺ يتهلل كأنه مذهبة فقال رسول الله ﷺ من سن فى الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجرم من عمل بها بعده من غير ان ينقص من اجورهم شئ الخ ، فاكتفى رسول الله ﷺ بظاهر حالهم وحث على الصدقة =

مستحق ہے یا نہیں معلوم نہیں اس کو زکوٰۃ دینا

اگر مدرسہ کے مہتمم کو معلوم نہیں کہ مدرسہ کے طلبہ کے والدین یا پرورش کرنے والے صاحب نصاب ہیں یا نہیں تو ایسے طلبہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، بلکہ زکوٰۃ سے امداد کرنے کے لئے معلوم کرنا ضروری ہے، ہاں اگر طالب علم داخلہ فارم میں لکھدے کہ میں غریب ہوں، امداد کا مستحق ہوں، یا زبانی کہدے کہ میں غریب ہوں اور میرے والدین بھی غریب ہیں تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا۔ (۱)

مسجد کی تعمیر میں زکوٰۃ صرف کرنا

مسجد کی تعمیر میں زکوٰۃ کی رقم خرچ کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ مسجد زکوٰۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے۔ (۲)

مسجد کے لئے حیلہ تملیک کرنا

مسجد کے لئے حیلہ تملیک کرنا مناسب نہیں ہے تاہم اگر مسجد غریب اور پسماندہ علاقے میں ہے اور علاقے کے لوگوں میں زکوٰۃ کے علاوہ عطیات کے مددات سے مسجد کی ضرورت پورا کرنے کی استطاعت نہیں ہے تو اس مجبوری کی بنا پر حیلہ تملیک کی گنجائش ہوگی۔

اور حیلہ کی صورت یہ ہوگی کہ کوئی غریب آدمی کسی سے قرض لیکر مسجد کی ضرورت کو

= ولم يطلب منهم بينة ولا استقصى هل عندهم مال ام لا، الجامع لاحكام القرآن المعروف بتفسير القرطبي ج: ۸ ص: ۱۸۷، سورة التوبة، آیت: ۶۰، ط: الهيئة المصرية العامة للكتاب، ط: ۱۹۸۷. معارف القرآن ج: ۳ ص: ۲۱۲، ط: ادارة القرآن.

(۱) أيضا

(۲) ولا يجوز ان يبني بالزكاة المسجد..... و كل ما لا تملیک فيه، ہندیہ، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: ماجدیہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، ط: سعید. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن.

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
 پورا کرنے کے لئے پیسہ دیدے اور اس غریب کو قرض اتارنے کے لئے زکوٰۃ کی رقم
 دیدے۔ (۱)

مسجد میں زکوٰۃ دینا

مسجد کی تعمیر اور سامان کے لئے زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

مسجد کی تعمیر زکوٰۃ کی رقم سے

زکوٰۃ کی رقم سے مسجد کی تعمیر کرنا درست نہیں کیونکہ زکوٰۃ میں فقراء کی تملیک شرط
 ہے اور یہاں تملیک نہیں ہوئی۔ (۳)

مسکین

☆ جو شخص نصاب کا مالک نہیں، اور وہ محتاج ہے، اس کو فقیر و مسکین کہتے ہیں۔ (۴)
 ☆..... اصطلاح میں مسکین اسے کہا جاتا ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو، بالکل

بد حال ہو۔ (۵)

(۱) والحيلة في الجواز ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى
 هذا الوجه، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف ط: سعيد. الدر مع الرد ج: ۲ ص:
 ۳۴۵، باب المصرف ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، ط: ادارة القرآن.
 (۲) ويشترط ان يكون الصرف (تمليكا) لا اباحة كما مر (لا) يصرف (ال بناء) نحو (مسجد و)
 لعدم التملك وهو الركن، الدر المختار على صدر رد المحتار، كتاب الزكاة، باب المصرف،
 ج: ۲ ص: ۳۴۵، ط: سعيد. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹. قال
 في البحر: لان الزكاة يجب فيها تملك المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعيد. وعدم الجواز
 لانعدام التملك الذي هو الركن في الاربعة، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف، ط: سعيد.
 (۴) والاصل: ان الفقير والمسكين كل واحد منهما اسم يبنى عن الحاجة الا ان حاجة المسكين
 اشد، بدائع الصنائع، كتاب الزكاة، فصل في الذي يرجع الى المؤدى اليه، ج: ۲ ص: ۴۳،
 البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف ط: سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف.
 (۵) وفي الدر المختار: (ومسكين من لاشئ له) على المذهب، لقوله تعالى: "أومسكينا
 ذامترية"، وفي رد المحتار: (قوله على المذهب) من أنه اسوأ حالا من الفقير، الفتاوى الشامية،
 باب المصرف، ج: ۲ ص: ۳۳۹، ط: سعيد.

☆..... مسکین وہ ہے جس کے پاس ایسے وسائل نہیں جس سے وہ مالدار ہو جائے اور وہ اپنے فقر و غربت کو ظاہر نہیں کرتا تا کہ لوگ خیرات دیں اور وہ خود سوال کرنے کیلئے بھیک مانگنے کے لئے کھڑا نہیں ہوتا۔ (۱)

اردو زبان میں مسکین اور فقیر ایک ہی معنی میں بولا جاتا ہے، یعنی جو زکوٰۃ کا مستحق ہے وہ مسکین بھی ہے اور فقیر بھی۔ (۲)

☆..... قوم کے ایسے افراد جن پر وسائل معیشت کی تنگی کی وجہ سے معیشت کے دروازے بند ہو رہے ہیں، پوری کوشش کے باوجود نہ تو ملازمت اور نوکری ملتی ہے، نہ ذریعہ معاش کا کوئی انتظام ہے، ایسے افراد ”مسکین“ میں داخل ہیں ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

☆..... قوم کے ایسے افراد جو خوش حال تھے لیکن کاروبار یا ذریعہ معاش کی خرابی

(۱) قال النبی ﷺ ليس المسكين الذي ترده التمرة والتمرتان ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف واقرؤا ان شئتم يعني قوله : لايسألون الناس الحافا، صحيح البخارى ، كتاب التفسير، باب قول الله تعالى : ”لايسألون الناس الحافا“، ج: ۲، ص: ۶۵۱، ط: قديمي كتب خانة. وماروى ابوهريرة رضى الله عنه عن النبي ﷺ انه قال : ليس المسكين الطواف الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمر والتمرتان . قيل فما المسكين يارسول الله؟ قال : الذي لايجد مايعنيه ولايفطن به فيتصدق عليه ولايقوم ، فيسأل الناس ، فهو محمول على ان الذي يسأل وان كان عندكم مسكينا فإن الذي لايسأل ولايفطن به اشد مسكنا من هذا . بدائع ، كتاب الزكاة ، فصل فى الذي يرجع الى المؤدى اليه ، ج: ۲، ص: ۴۳، ط: سعيد .

(۲) وقال ابن الاعرابى : المسكين هو الفقير، وهو الذى لاشئ له ، القاموس الفقهى ، حرف السين ، ص: ۱۷۸، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية ، كراچي .

(۳) ويجوز دفعها الى من يملك اقل من النصاب ، وان كان صحيحا مكتسبا ، هندية ، كتاب الزكاة ، الباب السابع فى المصارف ، ج: ۱، ص: ۱۸۹، ط: ماجديه . بدائع الصنائع ج: ۲، ص: ۴۸، ط: سعيد. البحار الرائق ج: ۲، ص: ۲۴۰، باب المصرف، ط: سعيد. شامى ج: ۲، ص: ۳۳۹، و ذكر فى الفتاوى فيمن له حوائت ودور لليلة لكن غلتها لا تكفيه و عياله انه فقير ويحل له أخذ الصدقة عند محمد رحمه الله تعالى . الفتاوى الشامية ، كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ج: ۲، ص: ۳۳۸، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲، ص: ۴۸، ط: سعيد. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۴ .

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿۲۳۵﴾
 کی وجہ سے یا کسی اور ناگہانی آفت یا مصیبت کی وجہ سے مفلس اور محتاج ہو گئے ہیں،
 اگر سابقہ زمانہ کے اعتبار سے مالدار اور معزز سمجھے جاتے تھے لیکن اب وہ حال نہیں بلکہ
 حالت یکسر الٹ ہو گئی ہے تو وہ مسکین میں داخل ہیں، ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

مسلمانوں کی زمین

اگر زمین عشری ہے یا خراجی معلوم نہیں تو احتیاطاً خیر و برکت کے حصول کیلئے عشر
 یا نصف عشر نکال کر فقراء یا دینی مدارس کے غریب طلباء کو دیدینا چاہئے، کیونکہ زمین
 کے بارے میں مسلمانوں کی اصل ذمہ داری عشر ادا کرنا ہے، لہذا اشتباہ کی حالت میں
 عشر نکالنا ہی احتیاط ہے تاکہ آخرت میں گرفت اور مواخذہ کا خطرہ باقی نہ رہے۔ (۲)

مشترکہ مال پر زکوٰۃ

☆..... اگر چند افراد کے درمیان مال مشترک ہے، اور مال کو تقسیم کرنے کی
 صورت میں ہر شریک کے حصے میں نصاب کے برابر مال آتا ہے تو سال پورا ہونے
 کے بعد ہر شریک کیلئے اپنے اپنے حصے کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا (۳)، البتہ اگر سب کی

(۱) ایضاً

(۲) قلت: ولا يخفى مافيه لانهم قد صرحوا بأن فرضية العشر ثابتة بالكتاب والسنة و
 الاجماع، والمعقول وبأنه زكوة الثمار والزرور وبأنه يجب في الارض الغير الخراجية وبأنه
 يجب فيما ليس بعشري ولا خراجي كالمفاوز والجبال وبأن سبب وجوبه الأرض النامية
 بالخارج حقيقة بأنه يجب في ارض الصبي والمجنون والمكاتب لانه مؤنة الارض، الفتاوى
 الشامية، كتاب الجهاد، باب العشر والخراج، ج: ۲ ص ۸۷، ط: سعيد. وعلى فرض سقوط
 الخراج لا يسقط العشر فان الارض المعدة للاستغلال لا تخلو من احدى الوظائف لما ذكرنا
 من مسألة الدار، الفتاوى الشامية، كتاب الزكوة، باب العشر، ج: ۲ ص: ۳۲، ط: سعيد.
 بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۵۷، فصل في شرائط المحلية ط: سعيد.

(۳) الزكاة واجبة على الحر البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملكا تاما وحال عليه الحول الملك
 التام ان يكون ملكه ثابتا من جميع الوجوه، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۱، كتاب الزكاة، ط: ادارة
 القرآن. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، ط: رشیدیہ. قوله: (وملك نصاب حولي فارغ عن الدين
 حوائجه الاصلية نام ولوتقدیرا) لانه عليه الصلوة والسلام قدر السبب به، البحر الرائق، =

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿۲۳۶﴾

طرف سے کسی ایک شریک کو اجتماعی طور پر زکوٰۃ ادا کرنے کیلئے وکیل بنایا جائے گا تو اس وکیل کے لئے اجتماعی طور پر سب کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہوگا۔ (۱)

اور اگر مشترکہ افراد میں سے کسی ایک فرد کو اجتماعی طور پر سب کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت نہیں تو ایک شریک کیلئے سب کی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنا جائز نہیں ہوگا (۲) بلکہ اس صورت میں ہر شریک اپنے اپنے حصے کی زکوٰۃ ادا کرے۔

☆..... اگر مشترکہ مال کو تقسیم کرنے کے بعد ہر ایک شریک کے حصے میں نصاب کے برابر مال نہیں آتا بلکہ اس سے کم آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس زکوٰۃ واجب ہونے والی کوئی اور چیز نہیں ہے تو اس صورت میں ان شرکاء میں سے کسی شریک پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

مشک

مشک پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے (۴)، البتہ اگر اس سے تجارت کی جائے گی، اور اسکی قیمت فروخت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہوگی تو سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۵)

= کتاب الزکاة، ج: ۲، ص: ۲۵۲، ط: سعید. الدر مع الردج: ۲، ص: ۲۵۹، ط: سعید.

(۱) اذا وكل في اداء الزكاة أجرته النية عند الدفع الى الوكيل، الفتاوى العالمگیریه، كتاب الزکوة، الباب الاول في تفسیرها، ج: ۱، ص: ۱۷۱، ط: ماجدیہ. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۰.

(۲) ولو ادى زكاة غيره بغير امره فبلغه فجازلم يجز لانها وجدت نفاذا على المتصدق، لانها ملكه ولم يصير نائبا عن غيره فنفذت عليه، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۰، كتاب الزکاة، ط: سعید. شامی ج: ۲، ص: ۲۶۹. كتاب الزکاة، ط: سعید.

(۳) (ومنها كون المال نصابا) فلاتجب في اقل منه، الفتاوى العالمگیریه، كتاب الزکوة، الباب الاول في تفسیرها، ج: ۱، ص: ۱۷۲، ط: ماجدیہ. بدائع ج: ۲، ص: ۱۱، ط: سعید.

(۴) ولا زكاة في الخضر..... لافي المسك والزهر كالورد والبنفسج والنرجس و اللينوفر. الفقه الاسلامی وادلتہ، كتاب الزکاة، المطلب الرابع زکاة الزرع والثمار، ج: ۲، ص: ۸۰۸، ط: دار الفکر، بیروت.

(۵) الزکاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق و الذهب، الفتاوى العالمگیریه، كتاب الزکاة، الباب الثالث في زکوة الذهب والفضة و=

مشینری

☆..... اگر مشینری تجارتی ہے تو اسکی مالیت یعنی قیمت فروخت پر سالانہ زکوٰۃ فرض ہے، اگر قیمت نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۱)
☆..... اگر مشینری تجارتی نہیں بلکہ استعمال کی ہیں تو ان کی مالیت پر زکوٰۃ فرض نہیں (۲) البتہ آمدنی پر سالانہ زکوٰۃ فرض ہوگی اگر آمدنی نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۳)

مصنوعی اعضاء پر زکوٰۃ

☆..... اگر مصنوعی اعضاء سونا چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کے بنے ہوئے ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

☆..... اگر مصنوعی اعضاء جیسے ناک، کان اور دانت وغیرہ سونا یا چاندی کے بنے ہوئے ہیں اور اس کو انسان کے جسم میں اس طرح لگایا گیا ہے کہ فکس ہو گیا ہے الگ کرنا ممکن نہیں تو جسم کے حکم میں ہونے کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

= العروض، ج: ۱ ص: ۱۷۹، ط: ماجدیہ. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل فی اموال التجارة ط: سعید. تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۳۷. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۵.
(۱) یجب ربع العشر فی عروض التجارة اذا بلغت نصابا من احدھم، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، باب زكاة المال ط: سعید. سواء كان مال التجارة عروضاً او عقاراً او شیناً مما یكالم او یوزن، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. شامی ج: ۲ ص: ۲۳۷. تنار خانیا ج: ۲ ص: ۲۳۷.
(۲) وفي الهدایة: وليست فی دور السكنی..... وعلى هذا كتب العلم والآت المحترفين لما قلنا، وفي البناية: (والآت المحترفين لما قلنا) اشارة الى ما قلنا من قوله لانها مشغولة بالحاجة الاصلية وليست بنامية وآلات المحترفين مثل قدور الطباخين والصباغين وقوارير العطارين وآلات النجارين وظروف الامتعة، البناية فی شرح الهدایة، كتاب الزكاة، ج: ۴ ص: ۱۹، حقانیہ، ملتان. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶.
(۳) زكاة العمارات والمصانع لاتجب الزكاة فی عینها وانما فی ریعها وغلثها او ارباحها، الفقه الاسلامی وادلته ج: ۲ ص: ۸۶۴. المبحث الخامس، ط: دار الفکر، بیروت.

اور اگر سونا اور چاندی کے مصنوعی اعضاء کو اس طرح جسم میں لگایا گیا ہے کہ الگ کرنا چاہے تو آسانی سے الگ کر کے دوبارہ لگایا جاسکتا ہے تو یہ زیورات کے حکم میں ہو جائیں گے، جس طرح زیورات پر زکوٰۃ واجب ہوگی اسی طرح ایسے مصنوعی اعضاء پر بھی سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی اگر وہ صاحب نصاب ہے یا مصنوعی اعضاء نصاب کے برابر ہیں۔ (۱)

مضاربت والے کاروبار کی زکوٰۃ

☆..... مضاربت والے کاروبار میں لگی ہوئی رقم میں سے اصل رقم کی زکوٰۃ اس کے مالک کے ذمہ ہے، اور اس کے ذمہ منافع کے اس حصہ کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی واجب ہے جو اسے ملے گا۔ (۲)

اور جو نفع پر کام کرتا ہے اگر اس کا نفع نصاب کی مقدار کو پہنچے اور اس پر سال بھی گزر جائے تو اپنے حصے کی زکوٰۃ ادا کرنا اس پر بھی لازم ہوگی۔ (۳)

(۱) سوال: اکثر لوگ دانت سونے کے تاروں سے بندھوا لیتے ہیں یا کھوکھلے دانت کے اندر سونا بھرا لیتے ہیں سونے کی ناک، بنوا کر چہرہ پر لگاتے ہیں اور یہ ناک بلا حرج جدا بھی ہو سکتی ہے لیکن دانت میں سے اس طرح سونا جدا نہیں ہو سکتا سوال یہ ہے کہ آیا صاحب نصاب پر اس سونے میں بھی زکوٰۃ واجب ہوگی؟
الجواب: فی الدر المختار بعد عد الجزئیات المتعددة التي لافيها الزكوة مانصه: لعدم النمو، وفي رد المحتار: لانه متمكن من الزيادة..... الخ، الدر المختار على صدر رد المحتار، كتاب الزكوة، ج: ۲، ص: ۲۶۶، ط: سعيد.

اس تغلیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ناک میں تو زکوٰۃ واجب ہے اور جو سونا دانت میں لگایا بھرا ہے اس میں واجب نہیں۔ واللہ اعلم۔ امداد الفتاویٰ، کتاب الزکوٰۃ والصدقات، ج: ۲، ص: ۴۹، ط: مکتبہ دارالعلوم، کراچی۔

(۲) یزکی رب المال (المالک) رأس المال وحصته من الربح .
(۳) یزکی العامل حصته من الربح على النحو الآتی عند الفقهاء، قال ابو حنیفة رحمه الله: یزکی کل واحد من المالک والعامل بحسب حظه أو نصیبه کل سنة، الفقه الاسلامی وادلته، کتاب الزکاة، المطلب الثالث زکاة عروض التجارة، سادسا، زکاة شركة المضاربة، ج: ۲، ص: ۷۹۹، ط: دار الفکر والبحر الرائق، ج: ۲، ص: ۲۳۷، باب العشر، ط: سعید. بدائع ج: ۲، ص: ۵۶، فصل فی شرائط الفرضیة، ط: سعید.

اگر نفع پر کام کرنے والا پہلے سے صاحب نصاب ہے تو اپنے نصاب پر سال مکمل ہونے پر نفع کی رقم کی بھی زکوٰۃ ادا کر دے چاہے نفع پر سال مکمل بھی نہ ہوا ہو۔ (۱)

☆..... جب کسی کاروبار کے لئے مال دیا جائے، اور نفع میں حصہ رکھا جائے مثلاً اس کاروبار میں جو نفع ہوگا اس نفع کا آدھا حصہ یاد و تہائی کاروبار کرنے والے کو اور آدھا نفع یا ایک تہائی پیسہ لگانے والے کو تو یہ مضارب ہے۔ (۲)

مطلقہ بیوی کو زکوٰۃ دینا

مطلقہ بیوی کو عدت گزرنے کے بعد زکوٰۃ دینا جائز ہے اگر مطلقہ بیوی غریب اور زکوٰۃ کی مستحق ہے۔ (۳)

معمولی آمدنی والے کو زکوٰۃ دینا

اگر کسی کی آمدنی کم ہے اور وہ اس کے لئے کافی نہ ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ کا مستحق

(۱) ومن كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول ما لامن جنسه ضمنه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه أو لا وبأى وجه استفاد ضمنه سواء كان بميراث أو هبة أو غير ذلك ، عالمگیری ، كتاب الزكاة ، الباب الاول في تفسيرها ج: ۱ ص: ۹۷ ، ط: ماجديه . البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲ ، فصل في الغنم ط: سعيد . بدائع ج: ۲ ص: ۱۳ ، ط: سعيد .

(۲) واما ركن العقد فالايجاب والقبول وذلك بالفاظ تدل عليهما فالايجاب هو لفظ المضاربة والمقارضة والمعاملة وما يؤدى معانى هذه الالفاظ بأن يقول رب المال: خذ هذا المال مضاربة على ان مارزق الله أو اطعم الله تعالى منه من ربح فهو بيننا على كذا من نصف أو ربع أو ثلث أو غير ذلك من الاجزاء المعلومة أو يقول المضارب أخذت أو رضيت أو قبلت ونحو ذلك فيتم الركن بينهما . بدائع ، كتاب المضاربة ، فصل اما ركن العقد ج: ۶ ص: ۷۹ .

(۳) قال في الفتح: والافضل في صرفها ان يصرّفها الى اخوته الفقراء ثم اولادهم ثم ذوى ارحامه ثم جيرانه ثم اهل سكتته ثم اهل مصره ، فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۱۷ ، باب المصرف ط: رشيديه . البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳ . شامى ج: ۲ ص: ۳۲۶ . قال في البحر: هي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمى بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱ ، كتاب الزكاة ، ط: سعيد . شامى ج: ۲ ص: ۲۵۶ . هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۰ . ط: رشيديه

ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۱)

مفقود مال کا حکم

☆..... اگر کسی آدمی کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ زیور، نقد رقم یا مال تجارت وغیرہ ایک سال یا دو سال تک رہا اور اس نے اب تک زکوٰۃ ادا نہیں کی اور وہ مال از خود گم ہو گیا تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ساقط ہو جائے گی۔ (۲)

اور اگر گم ہونے کے بعد مل گیا تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر سال مکمل ہونے کے بعد ملا ہے تو گزشتہ ایام کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

باقی آئندہ کے لئے زکوٰۃ کب واجب ہوگی اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس آدمی کے پاس پہلے سے گم شدہ نصاب کے علاوہ دوسرا کوئی نصاب ہے، تو اس کے ساتھ اس کی زکوٰۃ بھی ادا کرے۔

اور اگر اس آدمی کے پاس مال وغیرہ گم ہونے کے بعد پہلے سے اور کوئی نصاب نہیں تو اس صورت میں گم شدہ مال ملنے کے بعد جب ایک سال پورا ہوگا تو زکوٰۃ

(۱) ویجوز دفعها الی من یملک اقل من النصاب وان کان صحیحاً مکنسباً کذا فی الزاہدی، عالمگیری، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف، ج: ۱ ص: ۱۸۹، ط: کوئٹہ امداد الفتاوی ج: ۲ ص: ۲۲، قال فی البدائع: وکذا اذا کان له عیال یحتاج الی نفقتهم و کسوتهم، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۴.

(۲) وان هلك المال بعد وجوب الزکاة سقطت الزکوة، عالمگیری، کتاب الزکاة، الباب الثالث فی زکوة الذهب والفضة والعروض، ج: ۱ ص: ۱۱۰، ط: کوئٹہ، قال فی البدائع: منها مقدور الانتفاع به مع قیام اصل الملك کالمال المفقود والمال الساقط فی البحر وماروی مرفوعاً عن علی انه لا زکاة فی مال الضمار ولان المال اذا لم یکن مقدور الانتفاع به فی حق المالك لا یكون المالك به غنیا ولا زکاة علی غیر الغنی بالحديث، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۹، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۶، ط: سعید.

واجب ہوگی اس سے پہلے نہیں۔ (۱)

☆..... اگر گم شدہ مال سال کے اندر مل گیا تو اس صورت میں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس آدمی کے پاس گم شدہ مال کے علاوہ اس قسم کا اور مال ہے یا نہیں اگر نہیں تو گم شدہ مال ملنے کے بعد جب ایک سال گزر جائے گا تو زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر اور مال بھی ہے اور دونوں ملکر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جاتے ہیں تو گم شدہ مال کی زکوٰۃ بھی باقی مال کے ساتھ دی جائے گی۔ (۲)

و شرط کمال النصاب فی طرفی الحول فلا یضر نقصانہ بینہما، فلو
ہلک کلہ بطل الحول. درمختار، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲، ط: سعید

مقدمہ کرنے کے بعد رقم وصول ہوئی

عدالت میں مقدمہ کرنے کے بعد رقم وصول ہوئی تو وصول ہونے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی سابقہ زمانہ کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

(۱) قال فی البحر: ولو ضاع المال الاول فانه يستقل الحول علی المستفاد منه منذ ملكه فإن وجد درهما من دراهم قبل الحول بیوم ضمه الی ماعنده فیزکی کل لان بالضیاع لا ینعدم اصل الملک وانما تنعدم یدہ وتصرفه فاذا ارتفع ذلك قبل کمال الحول کان الضیاع لم یکن، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۲۲، فصل فی الغنم ط: سعید.

(۲) قال فی البحر: ونقصان النصاب فی الحول لا یضران کمال فی طرفیه لانه یشق اعتبار الکمال فی اثناہ اما لا ید منه فی ابتداءه للانعقاد وتحقیق الغناء فی انتہائہ للوجوب و شرط الکمال فی الطرفین لنقصانہ فی الحول لان نقصانہ بعد الحول من حیث القیمة لا یسقط شیئا من الزکاة، البحر: ج: ۲ ص: ۲۲۹، باب زکاة المال، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵. ط: سعید.

(۳) قال فی البدائع: ومنها الملک المطلق وهو ان یشترک مملو کارقبة ویدا فلا تجب الزکاة فی المال الضمار وتفسیر المال الضمار هو کل مال غیر مقدور الانتفاع به مع قیام اصل الملک والمال الذی اخذه السلطان مصادرة، بدائع ج: ۲ ص: ۹، فصل اما الشرائط التي ترجع الی المال، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: رشیدیہ.

مقدمہ میں زکوٰۃ دینا

- ☆..... اگر صاحب مقدمہ غریب ہے، زکوٰۃ کا مستحق ہے اور حق پر ہے، تو اس کو مقدمہ کے خرچہ کے لئے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز ہوگا۔ (۱)
- طریقہ یہ ہے کہ زکوٰۃ کی رقم اس آدمی کے ہاتھ میں دی جائے پھر اس کے بعد وہ اپنے مقدمہ میں خرچ کرے۔ اگر برادری یا پنچائیت والے خود جمع کر کے صاحب مقدمہ کے ہاتھ میں دیئے بغیر خود خرچ کریں گے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں تملیک نہیں ہوئی۔ (۲)
- ☆..... اگر صاحب مقدمہ زکوٰۃ کا مستحق نہیں تو اس کو مقدمہ کے خرچہ کے لئے زکوٰۃ کی رقم دینا جائز نہیں ہوگا۔ (۳)

مقروض پر زکوٰۃ

اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہیں، اور اتنے ہی روپے کا وہ مقروض بھی ہے، تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں، چاہے وہ ایک لاکھ روپے پورے سال اس کے پاس رکھے رہیں، کیونکہ قرض کی رقم منہا کرنے کے بعد نصاب کے برابر روپے باقی نہیں رہتے۔ اور اگر کسی کے پاس ایک لاکھ روپے ہیں اور اس پر پچاس ہزار روپے کا قرض

(۱) قال فی البدائع: ولو كان الفقير قويا مكتسبا يحل له اخذ الصدقة، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۲۸، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰. شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹. باب المصروف.

(۲) قال فی البحر: والحيلة في الجواز في هذا ان يتصدق بمقدار زكاته على فقير ثم يأمره بعد ذلك بالصرف الى هذا الوجه فيكون لصاحب المال ثواب الزكاة وللفقير ثواب هذه القرب كذا في المحيط، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، باب المصروف، ط: سعيد. قال فی البحر: وعدم الجواز لانعدام التملیک الذي هو الركن في هذا، البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳، ط: سعيد، وفتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۸، باب المصروف ط: رشيدیه. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۵. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲. ط: ادارة القرآن.

(۳) قال فی البحر: قوله وغني يملك نصابا ای لا يجوز الدفع له لحديث معاذ المشهور خذها من اغنيائهم وردھا فی فقرائهم. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۴، باب المصروف، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۷. باب المصروف.

ہے تو پچاس ہزار قرض کی بابت منہا کرنے بعد پچاس ہزار روپے باقی رہ جاتے ہیں، اور وہ نصاب کے برابر ہیں لہذا پچاس ہزار پر زکوٰۃ فرض ہوگی، ایک سال پورا ہونے پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

مقروض تاجر کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر کوئی تاجر اتفاق سے قرض دار ہو گیا اور ساری جمع پونجی ختم ہو گئی تو اس

کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

☆..... اگر مقروض تاجر کی بیوی کی ملکیت میں زیور ہے، مقروض تاجر کی ملکیت میں نہیں تو اس صورت میں بھی مقروض تاجر کو زکوٰۃ دینا جائز ہوگا، بیوی کے زیور کی وجہ سے شوہر کو مال دار نہیں سمجھا جائے گا۔ (۳)

☆..... اگر کوئی شخص بیس ہزار کا مقروض ہے اور اس کے پاس دس ہزار

موجود ہیں تو اس صورت میں دس ہزار کی زکوٰۃ دینے کی اجازت ہوگی۔ (۴)

(۱) ومن كان عليه دين يحيط لماله فلا زكوة عليه، فان كان ماله اكثر من دينه زكى الفاضل اذا بلغ نصابا لفراغه عن الحاجة الاصلية، كتاب الزكاة، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۱۷، ط: رشيديه. ومنها ان لا يكون عليه دين مطالب به من جهة العباد فان كان فانه يمنع وجوب الزكاة بقدره حالاً كان او مؤجلاً، بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۶، فصل اما شرائط الفرضية، ط: سعيد. ماروى عن عثمان انه خطب في شهر رمضان وقال الا ان شهر زكاتكم قد حضر فمن كان له مال وعليه دين فليحسب ماله بما عليه ثم لينزك بقية ماله، بدائع ج: ۲ ص: ۶، ط: سعيد. والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴، كتاب الزكاة ط: سعيد. شامى ج: ۲ ص: ۲۶۰.

(۲) قال في البدائع: فان كان عليه دين فلا باس بان يتصدق عليه قدر دينه وزيادة مادون المائتين، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعيد. قال في الدر: ومديون لا يملك نصاباً فاضلاً عن دينه وفي الظهيرية الدفع للمديون اولى منه للفقير، قال المحقق في الرد، والغرام من لزمه دين ولا يملك نصاباً فاضلاً عن دينه او كان له مال على الناس ولا يمكنه اخذه، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۳، باب المصرف، ط: سعيد، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب السابع، باب المصارف ط: رشيديه.

البحر ج: ۲ ص: ۲۴۲. باب المصرف.

(۳) انظر رقم: ۲

(۴) انظر رقم: ۲

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا ﴿ ۲۳۳ ﴾

☆..... اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میرے ذمہ اتنا قرض ہے، اسکی ادائیگی کے لئے مجھے زکوٰۃ کی رقم دے دی جائے تو اس قرض کا ثبوت اس سے طلب کرنا چاہے۔

معارف القرآن - ج ۴ - ص ۲۱۲

مقروض کو زکوٰۃ دے کر اپنا قرض وصول کرنا

☆..... اگر مقروض غریب اور مفلس ہے، قرض واپس کرنے کی استطاعت نہیں ہے، تو قرض دینے والے کے لئے اپنی زکوٰۃ کی رقم مقروض کو دیکر واپس قرض میں وصول کر لینا جائز ہوگا، اس طرح زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی اور قرض بھی وصول ہو جائے گا۔ (۱)

☆..... اگر کسی نے مقروض کو زکوٰۃ کی رقم دی، تو قرض دینے والا اس سے اپنا قرضہ مانگے، اگر دیدے بہتر ورنہ جبراً چھین کر لینا بھی جائز ہوگا۔

☆..... اگر قرض دینے والے کو یہ خطرہ ہو کہ مقروض کے ہاتھ میں زکوٰۃ کی رقم پہنچنے کے بعد قرض کے نام سے واپس نہیں دے گا، یا فرار ہو جائے گا، تو اس صورت میں قرض دینے والا مقروض کو زکوٰۃ کی رقم دے کر فوراً قرض کے نام سے واپس لے لے اور ٹال مٹول کرنے والے مقروض سے اپنا قرض زبردستی وصول کرنا بھی جائز ہے۔ یا تو قرض لینے والا قرض دینے والے کے کسی خادم یا ملازم کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے وکیل بنائے، وہ وکیل مقروض کی طرف سے قبضہ کرے، پھر مقروض کی طرف سے قرض ادا کرنے کا وکیل بن کر قرض کے نام سے قرض دینے والے کو دیدے تو اس

(۱) وفى ردالمحتار: واعلم ان اداء الدين عن الدين والعين عن العين وعن الدين يجوز واداء الدين عن العين وعن دين سيقبض، وحيلة الجواز أن يعطى مديونه الفقير زكاته ثم ياخذها عن دينه، شامى، كتاب الزكاة ج: ۲ ص: ۲۷۱، ط: سعيد. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۴۳، فصل اما الذى يرجع الى المؤدى. ط: سعيد.

طرح زکوٰۃ اور قرض دونوں ادا ہو جائیں گے۔ (۱)

مقروض منکر ہو گیا

اگر مقروض قرض لینے کے بعد منکر ہو گیا، اور قرض دینے والے کے پاس گواہ اور کوئی تحریری ثبوت بھی نہیں تو اس صورت میں قرض وصول ہونے سے پہلے اس کی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی، اور وصول ہونے کے بعد بھی گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، بلکہ وصول ہونے کے بعد جب ایک سال گزر جائے گا یا صاحب نصاب ہونے کی صورت میں سال پورا ہوگا تو زکوٰۃ لازم ہوگی۔ (۲)

مقروض نے قرض کی رقم کی زکوٰۃ دیدی

قرض لینے والے آدمی نے قرض دینے والے آدمی کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ ادا کر دی تو قرض دینے والے آدمی کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

اور اگر قرض دینے والے آدمی کی اجازت سے زکوٰۃ ادا کر دی تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور قرض کی رقم واپس کرتے وقت زکوٰۃ میں دی گئی رقم وضع کرنا لازم ہوگا ورنہ مقروض کے ذمہ اپنی طرف سے زکوٰۃ ادا کرنے کی شرط لگانے کی صورت میں سود

(۱) وحيلة الجواز أن يعطى مديونه الفقير زكاته ثم يأخذها عن دينه ، ولو امتنع المديون مد يده وأخذها لكونه ظفر بجنس حقه ، الدر المختار . وفي الشامية : والحيلة إذا خاف ذلك مافي الاشباه : وهو أن يوكل المديون خادماً الدائن بقبض الزكاة ثم بقضاء دينه ، فقبض الوكيل صار ملكاً للمؤكل الخ ، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۱ . بدائع ج: ۲ ص: ۲۳ . ط: سعید .
(۲) قال في البحر : وانما الحق في التعليل عن اللو اجي من انه بمنزلة الهالك بعد الوجوب ومال الضمار هو الدين المجحود والمغصوب اذا لم يكن عليهما بينة فان كان عليهما بينة وجبت الزكاة ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷ ، كتاب الزكاة ، ط: سعید .
(۳) قال في البحر : ولو ادى زكاة غيره بغير امره فبلغه فاجاز لم يجز لانها وجدت نفاذا على المتصدق لانها ملكه ولم يصرنائبا عن غيره فنفتت عليه . البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰ ، كتاب الزكاة ، ط: سعید . شامی ج: ۲۶۹ .

مکان

- ☆..... رہائش کے مکان پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ (۲)
- ☆..... اگر رہائش کی نیت سے مکان خریدا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ (۳)
- ☆..... اور اگر مکان تجارت کی نیت سے خریدا ہے تو اس پر سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی اور زکوٰۃ موجودہ مارکیٹ قیمت پر واجب ہوگی قیمت خریدا اصل سرمایہ پر نہیں۔ (۴)
- ☆..... اگر پیسہ محفوظ کرنے کیلئے مکان لیا ہے اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۵)
- ☆..... اگر کسی نے مکان اس نیت سے خریدا ہے کہ بیٹے، بیٹیوں کی شادی کے وقت ان کو دیدیگا تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۶)

- (۱) قال فی التاتارخارنیة: الا اذا وجد الاذن او اجاز المالکان اه ای اجاز قبل الدفع الی الفقیر و لو ادى زکوٰۃ غیرہ بغیر امرہ فیلغہ فاجاز لم یجز لانها وجدت نفاذا علی المتصدق لانها ملکہ رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹. قال فی البحر: ولو تصدق عنه بأمره جاز، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰ ط: سعید.
- (۲) ولا زکوٰۃ فی ثياب البدن..... واثاث المنزل ودور السكنی ونحوها، الدر المع الرد، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۶۵. قال فی البحر: وشرط فراغه عن الحاجة الاصلیة لان المال المشغول بها کالمعدوم کالنفقة ودور السكنی صارت کالمعدومة، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱.
- (۳) أيضا
- (۴) وقيمة العروض للتجارة تضم الی الثمنین لان الكل للتجارة وضعوا جعلاً، الدر المختار شامی، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۳۰۳. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰. قال فی البدائع: واما اموال التجارة فنقدیر النصاب فیها بقیمتها من الدنانیر والدراهم فلاشئ مالم تبلغ قیمتها مائتی درهم او عشرين مثقالاً من ذهب فتجب فیها الزکاة سواء كان مال التجارة عروضاً او عقاراً او شیناً مما یکال لان الوجوب فی اموال التجارة تعلق بالمعنی وهو المالیه والقيمة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعید.
- (۵) اذا امسکه لینفق منه کل ما یحتاجه فحال الحول وقد بقی معه منه نصاب فانه یزکی ذلك الباقی انکان قصده الانفاق منه فی المستقبل لعدم استحقاقه صرفه الی حوائجه الاصلیة وقت حولان الحول. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲، ط: سعید.
- (۶) ولا زکوٰۃ ودار السكنی ونحوها الدر المختار کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۶۵. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶. کتاب الزکاة، ط: سعید.

☆..... اگر مکان لیکر کرایہ پر چڑھادیا تو مکان کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی البتہ اگر کرایہ کی رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے یا دوسری چیزوں کے ساتھ ملکر نصاب کے برابر ہے تو سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

مکان خریدنے کے بعد فروخت کرنے کا ارادہ کیا

رہائش کی نیت سے مکان لیا لیکن خریدنے کے بعد پسند نہیں آیا اور فروخت کرنے کا ارادہ کیا، تو جب تک فروخت نہیں ہوگا زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

مکان خریدنے کے بعد رقم جمع کی

☆..... اگر کسی آدمی کے پاس مکان نہیں ہے، اور اس نے مکان خریدنے کے لئے رقم جمع کی اور اب تک اس نے مکان نہیں خریدا، اور سال گزر گیا، اور وہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، تو اس رقم پر زکوٰۃ واجب ہوگی، اور ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

☆..... اور اگر رقم جمع کی اور سال پورا ہونے سے پہلے مکان خرید لیا اور نصاب کے برابر رقم جمع نہیں تھی تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۴)

(۱) قال فی الدر: و لافی ثياب البدن و دور السکنی و نحوها اذا لم تنو التجارة قال فی الرد: ای کالحوانیت و العقارات، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۵، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶. سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۱۱۱. ط: سعید.

(۲) (ثم) مانوا للخدمة (لا یصیر للتجارة) وإن نواه لها مال مبیعہ بجنس مافیہ الزکاة، و الفرق ان التجارة عمل فلا یتیم بمجرد النية، الدر المختار، شامی ج: ۲ ص: ۲۷۲، کتاب الزکاة، ط: سعید. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۴، ط: رشیدیہ.

(۳) الزکوٰۃ واجبة علی الحر العاقل..... اذا ملک نصابا ملکا تاما و حال علیہ الحول، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، کتاب الزکاة، ط: رشیدیہ. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۷. ط: ادارة القرآن.

(۴) (ومنها کون المال نصابا) فلا تجب فی أقل منه، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲، ط: سعید.

مکان کا سودا کیا رقم ادا کر دی

اگر مکان کا سودا کیا رقم ادا کر دی، اور اب تک مکان پر قبضہ نہیں ہوا تو اس صورت میں جو رقم ادا کی گئی اس کی زکوٰۃ کا حکم یہ ہے اگر مشتری نے سالانہ اپنی زکوٰۃ ادا کرنے سے قبل مکان کی قیمت ادا کر دی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اور اگر مشتری نے نصاب کا سال مکمل ہونے کے بعد مکان کی قیمت ادا کی تو اس سے زکوٰۃ ساقط نہیں ہوگی بلکہ قیمت کی بابت جتنی رقم ادا کی ہے اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

مل

مل کی مشینوں پر زکوٰۃ فرض نہیں، لیکن اس میں جو مال تیار ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ فرض ہے، اسی طرح جو خام مال ہیں سامان تیار کرنے کیلئے رکھا ہے اس پر بھی زکوٰۃ فرض ہے، خام مال اور تیار شدہ مال سب کی قیمت لگا کر اس کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۲)

(۱) (وشرطه) أى شرط افتراض ادائها (حولان الحول) وهو فى ملكه (وثمنية المال كالدراهم والدنانير) لتعينهما للتجارة بأصل الخلقة ،فتلزم الزكاة كيفما أمسكهما ولو للنفقة . الدرالمختار، شامى ج ۲: ص ۲۶۷، كتاب الزكاة . البحر ج: ۲: ص ۲۰۲ .

(۲) وكذلك آلات المحترفين الا مايبقى اثرعينه اى سواء كانت مما لاتستهلك عليه فى الانتفاع او تستهلك لكن هذا منه ما لايبقى اثرعينه ومنه مايبقى فلازكاة فى الاولين و فى الاخير الزكاة اذا حال عليه الحول ،ردالمحتار ج: ۲: ص ۲۶۵، ط: سعيد . قال فى البدائع : واما آلات الصناع وظروف امتعة التجارة فلا تكون مال التجارة لانها لاتتبع مع الامتعة عادة و الحاصل ان كان شيئا يبقى اثره فى المعمول فيه كالصبغ والزعفران فانه مال التجارة ؛ لأن الاجريكون مقابلة ذلك الاثر وذلك الاثر مال قائم وان كان شيئا لايبقى اثره فى المعمول فيه مثل الصابون والاشنان فلا يكون مال التجارة لان عينها تتلف ولم ينتقل اثرها الى الثوب المغسول بدائع : ۲: ص ۱۳، ط: سعيد . شامى ج: ۲: ص ۲۶۲ . البحر ج: ۲: ص ۲۰۶ .

اتجه راس المال فى الوقت الحاضر لتشغيله فى نواح من الاستثمارات غير الارض والتجارة وذلك عن طريق اقامة المباني او العمارات بقصد الكراء والمصانع المعدة للانتاج =

ملازمین کو زکوٰۃ کا کھانا دینا

اگر ملازمین کو تقرری کے وقت تنخواہ کے ساتھ ساتھ کھانا دینے کی بھی شرط تھی تو اس صورت میں ملازمین کو زکوٰۃ کی رقم سے پکایا ہوا کھانا دینا، یا زکوٰۃ کی رقم سے کھانے کا انتظام کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ یہ بھی تنخواہ کا ایک حصہ ہے اور زکوٰۃ کی رقم سے تنخواہ دینا جائز نہیں ہے۔ (۱)

اور اگر ملازمین کی تقرری کے وقت کھانا دینے کی شرط نہیں تھی اور ملازمین زکوٰۃ کے مستحق ہیں تو ان کو زکوٰۃ کی رقم سے کھانا دینا جائز ہوگا بشرطیکہ کھانا ان کے ہاتھ میں الگ کر کے دیدیا جائے۔ (۲)

اور اگر اس صورت میں ملازمین زکوٰۃ کے مستحق نہیں تو ان کو زکوٰۃ کی رقم سے کھانا دینا جائز نہیں ہوگا، اور اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

ملاوٹی اشیاء

ملاوٹی اشیاء میں اس دھات کا اعتبار ہے جس کی مقدار زیادہ ہے، خواہ سونا ہو یا چاندی یا کوئی اور دھات، لہذا سونے کیساتھ چاندی ملی ہوئی اشیاء میں اگر سونا زیادہ

= وتشترک کلہا فی صفة واحدة ہی انہا لاتجب الزکاة فی عینہا وانما فی ریعہا وغلنتہا اوارباحہا، الفقہ الاسلامی وادلثہ، ج: ۲، ص: ۸۶۴، المبحث الخامس، ط: دارالفکر.

(۱) ويشترط ان يكون الصرف تمليكا لاإباحة كما مر لايسرف الى بناء نحو مسجد ولاالخ الدرالمختار شامی ج: ۲، ص: ۳۴۴، ط: سعيد. ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۸۹. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۳.

معارف القرآن ج: ۴، ص: ۳۹۹، سورة التوبة آیت: ۶، بدائع ج: ۲، ص: ۳۹. إدارة المعارف. معارف القرآن كاندھلوی ج: ۳، ص: ۳۶۶، مكتبہ عثمانیہ

(۲) ويجوز دفعها الى من يملك اقل من النصاب، ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۸۹. البحر ج: ۲، ص: ۲۴۰.

(۳) انظر رقم: ۱، وقال في البحر: هي تمليك المال من فقير مسلم. بشرط قطع المنفعة عن المملك من كل وجه لله تعالى، البحر ج: ۲، ص: ۲۰۱. كتاب الزكاة، ط: سعيد. شامی ج: ۲، ص: ۲۵۶. ہندیہ ج: ۱، ص: ۱۷۰، الباب الاول، ط: رشیدیہ.

ہے تو سونے کے مطابق زکوٰۃ ادا کی جائے گی، اور اس پوری چیز کو سونا تصور کیا جائے گا، اور اگر چاندی کی مقدار زیادہ ہے تو چاندی تصور کیا جائے گا اگر نصاب پورا ہو تو سالانہ زکوٰۃ نکالی جائے گی، اور اگر نصاب پورا نہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

ملحد کو زکوٰۃ دینا

جو شخص اللہ ورسول اور آخرت کا منکر ہے وہ ملحد ہے، وہ اسلام اور مسلمانوں کا دشمن ہے، ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ ایسے آدمی کو زکوٰۃ دینا دین دشمنی میں تعاون کرنا ہے، اور یہ جائز نہیں: ولا تعاونوا علی الأثم والعدوان (پ ۶ سورة المائدة آیت ۲). (۲)

ممانی

اگر مامی غریب ہے، نصاب کی مالک نہیں ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

منت کی رقم

☆..... اگر کسی نے زبان سے نذر یا منت کے لفظ کے ساتھ یہ کہا کہ مثلاً آمدنی کا تیسرا حصہ اللہ کے نام نذر کروں گا، اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس (۱) قال فی البدائع: فاما اذا كانت مغشوشة فان كان الغالب هو الفضة فكذلك لان الغش فيها مغمور مستهلك، بدائع ج: ۲ ص: ۱۷، ط: سعید. قال فی البحر: ان الدرهم اذا كانت مغشوشة فان كان الغالب وهو الفضة فهي كالدرهم الخالصة وحکم الذهب المغشوش كالفضة المغشوشة، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۳۰۰، ط: سعید.

(۲) هي تملك المال من فقير مسلم..... واحترز بالفقير الموصوف عن الغني والكافر، البحر: ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰. قال فی البدائع: ومنها ان يكون مسلما فلا يجوز صرف الزكاة الى الكافر بلا خلاف، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعید. تملیک جزء مال عينه الشارع من مسلم فقير، الخ الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۶.

(۳) وقيد باصله وفرعه لان من سواهم من القرابة يجوز الدفع لهم وهو ولي لما فيه من الصلة =

پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی، البتہ الگ سے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ، اسی رقم کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ کی نیت سے دے سکتا ہے، اور ساڑھے ستانوے فیصد نذر کی مد میں صدقہ کر دے۔ (۱)

☆..... اگر اس قسم کی کل رقم زکوٰۃ کی نیت کے بغیر فقیر کو دیدی، اور یہ تیسرے حصے کی رقم الگ متعین تھی تو اس صورت میں زکوٰۃ اور نذر دونوں ادا ہو گئے۔ (۲)

منافع

☆..... تجارت میں سال کے درمیان میں جو منافع ہوتا ہے سال کے ختم ہونے پر اصل کے ساتھ منافع کی زکوٰۃ نکالنا بھی فرض ہے اگرچہ منافع کی رقم پر سال پورا نہ ہوا ہو کیونکہ منافع کی رقم اصل رقم کی تابع ہے، جب اصل پر سال گزر گیا گویا کہ منافع پر بھی سال گزر گیا۔

☆..... سال گزرنے پر اصل اور منافع کے مجموعہ رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔ (۳)

= مع الصدقة كالاخوة... والاعوال والنخالات الفقراء، البحر: ج ۲: ص: ۲۴۳، ط: سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۵۰. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۶. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۱۷، ط: رشیدیہ.

(۱) قال فی البحر: ودين النذر لا يمنع، بيانه: له ما تادهم نذر بان يتصدق بمائة منها وحال الحول سقط النذر بقدر درهمين ونصف ويتصدق للنذر بسبعة وتسعين ونصف ولو تصدق بمائة منها للنذر يقع درهمان ونصف عن الزكاة لانه متعين بتعيين الله فلا يبطل بتعيينه لغيره، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴، كتاب الزكاة، ط: سعید.

(۲) ومن تصدق بجميع نصابه ولا ينوي الزكاة سقط فرضها، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، وهكذا في البدائع ج: ۲ ص: ۴. فصل في شرائط الفرضية ط: سعید. رجل اعطى رجلا دراهم ليتصدق بها تطوعا او قال له تصدق بها عن كفارة أيماني..... ثم تصدق المأمور بها جاز عن زكاة ماله، خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۴۳، ط: رشیدیہ.

(۳) قال في البدائع: والمستفاد في الحول ان كان من جنسه فاما ان كان حاصلًا بسببه كالربح او حاصلًا بسببه يضم الى الاصل ويربى بحول الاصل بالاجماع لان ذلك تبع للاصل في الملك لكونه تبعًا له في سبب الملك فيكون تبعًا في الحول، بدائع ج: ۲ ص: ۱۴. ط: سعید. والبحر: ج: ۲ ص: ۲۲۲، فصل في الغنم، ط: سعید.

منکر زکوٰۃ کا حکم

☆..... زکوٰۃ اور اسکی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ توبہ استغفار کر کے ایمان کی تجدید کرے اگر شادی شدہ ہے تو نکاح کی بھی تجدید کرے اور اگر صاحب نصاب ہے تو زکوٰۃ بھی دے ورنہ حکومت وقت اس کو قتل کر دے۔ (۱)

☆..... اگر کوئی شخص زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے بلکہ ادائیگی سے انکار کرتا ہے تو حکومت کو اس سے جنگ کرنے کا حکم دیا ہے۔ (۲)

نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد زکوٰۃ نہ دینے پر اصرار کرنے والے عربوں کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ کا اعلان کیا اور تمام صحابہ کرام نے اس موقف کی تائید کی اور آپ کے ساتھ زکوٰۃ نہ دینے والے لوگوں کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے۔ (۳)

(۱) واما صفتها فهي فريضة محكمة يكفر جاحدا ويقتل مانعها هكذا في المحيط ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰ ط: ماجديه . قال الشيخ وهبة الزحيلي : واجمع المسلمون في جميع الاعصار على وجوب الزكاة واتفق الصحابة على قتال مانعها فمن انكر فرضيتها كفر وارتد ان كان مسلما ناشئا ببلاد الاسلام بين اهل العلم وتجري عليه احكام المرتدين و يستتاب ثلاثا فان تاب والاقتل ، قال في موضع اخر فان كان مانع الزكاة جاحدا لوجوبها فقد كفر وقتل كما يقتل المرتد لان وجوب الزكاة معلوم من دين الله ضرورة فمن جحد وجوبها فقد كذب الله تعالى وكذب رسول ﷺ فحكم بكفره . الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص : ۴۳۴، ۴۳۵ . الفصل الاول الزكاة ، ط: دار الفكر .

(۲) وتقاتل الجماعة مانعة الزكاة جحودا كما فعل الصحابة في عهد الخليفة الاول ابي بكر رضي الله عنه قال ابوبكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكاة فان الزكاة حق المال والله لومنعوني عننا فاكفونا يؤدونها الى رسول الله ﷺ لقاتلتهم على منعها وبناء عليه قال العلماء بالاتفاق اذا منع واحدا وجمع الزكاة وامتنعوا بالقتال وجب على الامام قتالهم وان منعها جهلا بوجوبها او بخلا بها لم يكفر ، الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۴۳۵، ط: دار الفكر .

(۳) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال لما توفي النبي ﷺ استخلف ابوبكر بعده وكفر من =

☆..... زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جنگ کی وجہ یہ ہے کہ معاشرے کے کمزور افراد اور فقراء و مساکین کے حقوق ضائع نہ ہوں، اور یہ دین اسلام کی خصوصیت ہے ورنہ دنیا کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا رہا ہے کہ معاشرہ کے طاقتور طبقے کمزور طبقوں کے حقوق کھاتے ہے جبکہ حکام اور امراء مالداروں کی حمایت کرتے ہیں غریبوں کی نہیں۔ (۱)

منی آرڈر سے زکوٰۃ بھیجنا

☆..... زکوٰۃ کی رقم منی آرڈر سے بھیجنا جائز ہے، کیونکہ یہ مجبوری ہے، اور اس صورت میں رقم کی تبدیلی کی وجہ سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوئی اثر نہیں پڑے گا البتہ منی آرڈر کی فیس زکوٰۃ سے ادا کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اپنے جیب سے یا چندہ اور عطیات کی مدد سے ادا کرنا ہوگا۔ (۲)

☆..... اگر خود زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی رقم منی آرڈر کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیج رہا ہے۔ تو منی آرڈر کی فیس اپنے پاس سے الگ دے۔
☆..... اگر منی آرڈر کے ذریعہ رقم بھیجنے کے بعد رقم نہیں پہنچی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

= كفر من العرب قال عمر بن الخطاب... فقال ابو بكر والله لأقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة الخ، مشكوة ج: ۱ ص: ۱۵۷ ط: قديمي .
(۱) قال في البدائع: واما المعقول فمن وجوه احدها ان اداء الزكاة من باب اعانة الضعيف واغاثة اللهياف واقدار العاجز وتقويته على اداء ما افترض الله عليه من التوحيد والعبادات والوسيلة الى اداء المفروض مفروض والثاني ان الزكاة تطهر نفس المؤدى... ترك الشح والضن اذا النفس مجبولة على الضن بالمال فتعود السماحة وتتراض لاداء الامانات و ايصال الحقوق الى مستحقيها الخ، بدائع ج: ۲ ص: ۳، كتاب الزكاة، ط: سعيد .
(۲) فتاوى دارالعلوم ديوبند، مؤلفه: مفتي اعظم مفتي عزيز الرحمن صاحب، كتاب الزكاة، ج: ۶ ص: ۸۰، ط: دارالاشاعت .
(۳) ولا يخرج عن العهدة بالعزل بل بالأداء للفقراء، الدر المختار شامى ج: ۲ ص: ۲۷۰ .
البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد .

منی آرڈر فیس

اگر زکوٰۃ کی رقم منی آرڈر کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی گئی تو منی آرڈر کی فیس زکوٰۃ بھیجنے والا برداشت کریگا، منی آرڈر فیس کو زکوٰۃ کی رقم سے وضع کرنا درست نہیں، ورنہ پوری زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور فیس کے برابر رقم مزید زکوٰۃ کی نیت سے ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

موبائیل فون

☆..... اگر موبائیل استعمال کا ہے تو اسکی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)
☆..... اگر موبائیل استعمال کے لئے نہیں بلکہ تجارت کے لئے ہے اور اسکی قیمت فروخت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، یا دوسری چیزوں کیساتھ ملکر چاندی کے نصاب کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو جاتی ہے تو سالانہ زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگی اور زکوٰۃ ڈھائی فیصد ہے۔ (۳)

(۱) ولا یخرج عن العہدۃ بالعزل بل بالاداء للفقراء، الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۰۔ البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰۔ یہ مسلم ہے کہ منی آرڈر فیس فقراء کو نہیں ملتی، اس لئے فیس کی رقم زکوٰۃ میں شمار نہیں ہوگی۔ قال فی البحر: وشرط فراغه عن الحاجة الاصلیة لان المال المشغول بها کالمعدوم کالنفقة ودورالسکنی والثیاب المحتاج الیہا، واثاث المنزل، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، کتاب الزکاة، ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۶۲، ط: رشیدیہ۔

(۲) ولا زکوٰۃ فی ثیاب البدن واثاث المنزل، کتاب الزکاة، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۵۔ قال فی البدائع: واما اموال التجارة فتقدر النصاب فیہا بقیمتها من الدنانیر والدراہم فلاشیئ فیہا مالم تبلغ قیمتها مائتی درہم فتجب فیہا الزکاة سواء کان مال التجارة عروضاً او عقاراً.... وكذا یضم بعض اموال التجارة الی البعض فی تکمیل النصاب، واذ کان تقدیر النصاب من اموال التجارة بقیمتها من الذهب والفضة هوان تبلغ قیمتها مقدار نصاب من الذهب والفضة فلا بد من التقویم حتی یعرف مقدار النصاب، بدائع ج: ۲ ص: ۲۱۰، فصل واما اموال التجارة۔ شامی ج: ۲ ص: ۲۹۵۔ البحر ج: ۲ ص: ۲۲۵۔

(۳) وقیمة العروض للتجارة تضم الی الثمنین لان الكل للتجارة وضعا وجعلا، الدرالمختار شامی ج: ۲ ص: ۳۰۳، کتاب الزکاة۔ البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۵۔

موت کے معاوضہ پر دیت کی رقم ملی

اگر گاڑی وغیرہ کے اکیڈنٹ میں کسی کا انتقال ہو گیا، اور گاڑی والے یا کمپنی نے جان کے معاوضہ میں دیت کی رقم دی، اور رقم کو تقسیم کرنے کے بعد تمام وارثوں کے حصے میں نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ رقم آئی تو اس صورت میں جو وارث نابالغ ہیں ان کے حصے کی رقم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی (۱)۔ البتہ جب نابالغ وارث بالغ ہو جائیں گے تو بالغ ہونے کے بعد جب ایک سال پورا ہو جائے گا تو زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر وارث بالغ ہیں، اور یہ رقم ملنے کے بعد نصاب کے مالک ہوتے ہیں تو ایک سال پورا ہونے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

اور اگر بالغ وارث پہلے سے صاحب نصاب ہے اور اس کو اب دیت کی رقم بھی ملی تو جب سابقہ نصاب پر سال پورا ہو جائے گا تو دیت کی رقم سے بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

موتی

☆..... اگر موتی تجارت کے لئے نہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۴)

- (۱) ومنها البلوغ عندنا فلا تجب علی الصبی وهوان الزکاة عبادة عندنا والصبی لیس من اهل وجوب العبادة فلا تجب علیه كما لا یجب علیه الصوم والصلوة، بدائع واما شرائط الفرضية، ج: ۲ ص: ۲، ط: سعید. هكذا فی فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۵، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸. البحر الرئق ج: ۲ ص: ۲۰۲، ط: سعید.
- (۲) الزکوٰۃ واجبة علی الحر العاقل..... اذا ملک نصابا ملکاتاما اوحال علیه الحول، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، کتاب الزکاة، ط: رشیدیہ. تنار حانیة ج: ۲ ص: ۱۱۷، ط: ادارة القرآن.
- (۳) قال فی البدائع: وهكذا یضم بعض اموال التجارة الی البعض فی تکمیل النصاب، بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، فصل فی اموال التجارة، ط: سعید.
- (۴) قال فی الهدایة: ولا خمس فی اللؤلؤ والعنبر یعنی اذا استخراجا من البحر وهذا لان =

☆..... اگر موتی تجارت کے لئے ہیں اور قیمت نصاب کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہے یا موتی کا مالک پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ موتی کی قیمت فروخت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اصلی موتیوں کے ہر پر زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں اگر تجارت کے لئے ہو تو پھر نصاب کے برابر ہونے کی صورت میں سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

موذن کو زکوٰۃ دینا

☆..... اگر موذن غریب ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے، یا مقروض ہے، تو اسکو غریب اور زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دینا اور موذن کے لئے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

☆..... موذن کو اجرت کے طور پر زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ اجرت کی شرط کے بغیر غریب ہونے کی صورت میں مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۳)

=العنبر حشيش واللؤلؤ ماء مطر الربيع يقع في الصدف فيصير لؤلؤا: ولا شئ في الماء ولا فيما يؤخذ من الحيوان، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۸۵، باب المعادن والركازط: رشیدیہ . وھندیہ ج: ۱ ص: ۱۸۵، ط: رشیدیہ .

(۱) قال في البدائع: واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها من الدنانير والدرهم فلا شئ فيها مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم سواء كان مال التجارة عروضا وعقارا، بدائع، ج: ۲ ص: ۲۰، ط: سعید.

(۲) قال في الدر: لازكاة في اللآلی والجواهر وان ساوت الفاء، كاللؤلؤ والياقوت والزمرد الا ان يكون للتجارة والاصل ان ماعدا الحجرين والسوائم انما يزكى بنية التجارة بشرط عدم المانع المؤدى الى الشئ وشرط مقارنتها لعقد التجارة، الدر مع رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۷۳، كتاب الزكاة، ط: سعید. عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹. قال في البحر: والمراد بالحلى هنا ماتتحلى به المرأة من ذهب وفضة ولا يدخل الجوهر واللؤلؤ فانه ماتتحلى به المرأة مطلقا، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۶، ط: سعید.

(۳) ويجوز دفعها الى من يملك اقل من النصاب وان كان صحيحا مكتسبا، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۰. شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف، ط: سعید.

موزگا

موزگا پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، ہاں اگر موزگا سے تجارت کی جائے گی تو زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۱)

مہتمم طلباء کا وکیل ہے

دینی مدارس کے مہتمم طلباء کے وکیل ہیں، مالداروں کے وکیل نہیں ہیں، کیونکہ مدرسہ کے طلباء نے جب اسکے اہتمام کو تسلیم کر لیا تو گویا یہ کہہ دیا کہ آپ ہمارے واسطے مالداروں سے زکوٰۃ وغیرہ وصول کر کے ہماری ضروریات میں صرف کر دیں، لہذا زکوٰۃ کی رقم مہتمم صاحب یا اس کے نمائندے کے پاس جمع ہوتے ہی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی (۲) البتہ مہتمم صاحب پر ضروری ہوگا کہ وہ زکوٰۃ کی رقم صرف طلباء کی ضروریات مثلاً کھانا پینا کپڑا وظیفہ اور علاج وغیرہ میں خرچ کریں، تنخواہ، تعمیر، بل وغیرہ میں خرچ نہ کریں۔

مہتمم یا اس کے نائب سے زکوٰۃ کی رقم گم ہوگئی

اگر زکوٰۃ کی رقم مہتمم صاحب یا ان کے نائب کو ملنے کے بعد مکمل طور پر حفاظت کے باوجود کسی ناگہانی حادثے یا کسی اور وجہ سے تلف ہو جائے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی

(۱) صفحہ گذشتہ کا حوالہ نمبر: ۳

(۲) قوله اذا وكله الفقراء) لانه كلما قبض شيئا ملكوه وصار خالطا مالهم بعضه ببعض و وقع الزكاة عن الدافع الخ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹. معارف القرآن ج: ۲ ص: ۳۹۹، سورة التوبة، آيت: ۶، ادارة القرآن، معارف القرآن كاندهلوى ج: ۳ ص: ۳۶۶، مكتبة عثمانية . قال فى البحر: وبه يعلم حكم من يجمع للفقراء ومحلّه ما اذا لم يوكلوه فان كان وكيلا من جانب الفقراء و اشار المصنف الى انه لا يخرج بعزل ما وجب عن العهدة بل لا بد من الاداء الى الفقير. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعيد.

- ضمان نہیں آئے گا کیونکہ یہ طلباء کے وکیل ہیں اور وکیل کا قبضہ موکل کا قبضہ ہے۔ (۱)
- البتہ حفاظت میں کوتاہی کی تو مہتمم یا اس کے نائب پر ضمان آئے گا۔ (۲)

مہر

- ☆..... مہر وصول ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۲)
- ☆..... مہر کی رقم یا زیور وصول ہونے کے بعد اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد زکوٰۃ بیوی کے ذمہ لازم ہوگی، چاہے بیوی دیدے یا اسکی اجازت سے اس کا شوہر دیدے۔ (۳)
- ☆..... اگر کسی عورت کو نکاح کے بعد پورا مہر مل گیا اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے اور ایک سال تک اس کے قبضے میں رہے، اور اسکے بعد اس کا شوہر نخستی اور خلوت صحیح سے پہلے اس عورت کو طلاق دیدے، اور دئے ہوئے مہر میں سے آدھا مہر واپس لے لے (نخستی سے پہلے طلاق دینے کی صورت میں عورت کو مقررہ مہر کا آدھا ملتا ہے) تو اگر وہ مہر نقد رقم یا سونا چاندی کی قسم سے ہے تو اس عورت کو پورے

(۱) قال فی البحر: وہ یعلم حکم من یجمع للفقراء ومحلہ ما اذا لم یوکلوه فان کان وکیلا من جانب الفقراء فلا ضمان علیہ، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۸۶، کتاب الزکاة، ط: ادارة القرآن .

(۲) قال فی البدائع: واما اللدین الضعیف فهو الذی وجب له بدلا عن شیء او وجب بدلا عما لیس بمال کالمہر ولا زکاة فیہ مال ینقبض کلہ ویحول علیہ الحول بعد القبض، بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۶، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۳. ط: رشیدیہ .

(۳) وضعیف وهو بدل مالیس بمال کالمہر، قال فی البحر: وفي الضعیف لاتجب مال ینقبض نصابا ویحول الحول بعد القبض علیہ، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة، ط: سعید. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۲۳، ط: رشیدیہ. الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا ملک نصابا ملکاتاما وحال علیہ الحول، فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، کتاب الزکاة، ط: مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۱۱۷ .

مہر کی زکوٰۃ دینا ہوگی، اور اگر وہ نقد یا سونا چاندی کی قسم سے نہیں تو اس صورت میں پورے مہر کی زکوٰۃ ادا کرنا لازم نہیں ہوگی بلکہ آدھے مہر کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (۱)

مہر کی رقم کو شوہر اپنے نصاب سے وضع کرے یا نہ کرے

☆..... مہر کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مہر موبجل: جو فوری طور پر ادا کرنا واجب نہیں۔

☆..... مہر معجل: جس وقت بھی بیوی مہر طلب کرے شوہر کے لئے ادا کرنا

ضروری ہے۔ (۲)

☆..... اگر مرد کے ذمہ مہر موبجل ہو یعنی فوری طور پر ادا کرنا لازم نہ ہو، اور اس کی ادائیگی کا ارادہ نہ ہو تو یہ مہر شوہر کے نصاب سے وضع نہیں کیا جائے گا، اور کل رقم سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگی (۳)، مثلاً کسی کے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہے اور پچاس ہزار مہر موبجل اس کے ذمہ ہے، تو یہ شخص پورے ایک لاکھ روپے سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرے گا، یہ نہیں کہ پچاس ہزار روپیہ مہر کے قرض میں وضع کر دے

(۱) قال فی الدر: ویجب علی المرأة زکاة نصف مہر من نقد مرد و بعد مضی الحول من الف کانت قبضته مہرائم ردت النصف لطلاق قبل الدخول بها فتزکی کل لما تقرران التقود لاتتبعین فی العقود والفسوخ. قال فی الرد: صورتها تزوج امرأة بالف وقبضتها وحال الحول ثم طلقها قبل الدخول فعليها رد نصفها اتفاقا لكن زکاة النصف المردود لاتسقط عنها (قوله من نقد) هو الذهب او الفضة احترازا عما لو كان المہر سائمة او عرضا ففی المحيط انها تزکی النصف لانه استحق علیها نصف عین النصاب والاستحقاق بمنزلة الهلاک، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۷ ط: سعید.

(۲) ولها منعه من الوطاء والسفر بها ولو بعد وطاء وخلوة رضیتهما لأخذ ما بین تعجیلہ أو قدر ما یعجل لمثلها عرفا إن لم یؤجل کله، تنویر الابصار، شامی ج: ۳ ص: ۱۴۳، باب المہر، مطلب فی بیان مہر المثل.

(۳) قال فی البحر: قبل المہر المؤجل لا یمنع لانه غیر مطالب به عادة بخلاف المعجل، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴ ط: سعید. بدائع الصنائع ج: ۲ ص: ۶ ط: سعید. فصل فی شرائط الفرضیة. ولو کان علی الرجل مہر مؤجل لامرأته وهو لا یریدہ أداءه لا یجعل مانعا من الزکاة، (خلاصة الفتاوی، ج: ۱ ص: ۲۴۰، کتاب الزکاة، الفصل السادس فی الدیون ومسائلها. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۱.

اور باقی پچاس ہزار کی زکوٰۃ دے تو درست نہیں ہوگا اور پوری رقم کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔
☆..... شوہر کے ذمہ مہر ادا کرنا واجب ہے، اگر وہ معجل ہے یعنی جس وقت بھی بیوی طلب کرے اس کا ادا کرنا ضروری ہے، یا مہر موجل ہے یعنی فوری ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن شوہر خود ہی مہر کو ادا کرنے کی فکر اور کوشش میں لگا ہوا ہے اور جمع کر رہا ہے تاکہ ادا کر دے تو ایسے قرض کو نصاب سے وضع کر دیا جائے گا (۱)، اس صورت میں اگر مہر کی رقم کو وضع کرنے کے بعد بقیہ رقم نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی، اور اگر بقیہ رقم نصاب سے کم ہے اور زکوٰۃ واجب ہونے والی دوسری چیزیں بھی نہیں ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔

☆..... اور اگر شوہر کو مہر موجل ادا کرنے کی فکر نہیں اور اس کے لئے کوشش بھی نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ ادا کرنا ہی نہیں چاہتا تو اس صورت میں مہر کی رقم کو نصاب سے وضع نہیں کیا جائے گا (۲) اور پوری رقم سے زکوٰۃ نکالی جائے گی، باقی مہر ادا نہ کرنے کی فکر مناسب نہیں کیونکہ اگر مہر زندگی میں ادا نہیں کرے گا موت کے بعد ترکہ سے ادا کیا جائے گا۔ (۳)

(۱) قال فی البدائع: ومنہا ان لایکون علیہ دین مطالب بہ من جهة العباد وعلی هذا یخرج مہر المرأة فانہ یمنع وجوب الزکاة، معجلا کان او مؤجلا لانہا اذا طالبتہ، یواخذ بہ بدائع ج: ۲ ص: ۶، ط: سعید. فصل فی شرائط الفرضیة، والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۴، کتاب الزکاة، ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۶۰.

(۲) قال فی البدائع: وقال بعضهم ان کان الزوج علی عزم من قضائه یمنع وان لم یکن علی عزم القضاء لایمنع لانه لا یعد دینا، بدائع ج: ۲ ص: ۶، ط: سعید. والبحر الرائق، ج: ۲ ص: ۲۰۴، ط: سعید. وذكر البزدوی فی شرح الجامع الکبیر: قال مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ فی رجل علیہ مہر مؤجل لإمرأته وهو لا یرید أداءه لا یجعل مانعا من الزکاة لعدم المطالبة فی العادة وإنه حسن ایضا، هكذا فی جواهر الفتاوی، فتاوی عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۷۱، کتاب الزکاة، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشرائطها، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۱.

(۳) والمہر یتأكد بأحد معان ثلاثة الدخول والخلوۃ الصحیحۃ وموت أحد الزوجین سواء کان مسمى أو مہر المثل الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۳۰۳، باب المہر، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی فیما یتأكد بہ المہر والمتعۃ.

مہر میں ملی ہوئی زمین کا حکم

☆..... اگر بیوی کو مہر کی عوض میں زمین ملی تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)
☆..... اگر بیوی نے مہر کی رقم کے عوض میں شوہر سے زمین خریدی ہے اور خریدتے وقت تجارت کی نیت سے لی ہے تو اس صورت میں سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ فرض ہوگی اگر اسکی قیمت فروخت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ہے۔ (۲)

مہر والی عورت کو زکوٰۃ دینا

ایک عورت کا مہر نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے، لیکن اس کا شوہر بہت زیادہ غریب ہے، اور انہیں کر سکتا، اور عورت بھی غریب ہے، تو ایسی عورت کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا جائز ہے اور اگر اس کا شوہر امیر ہے لیکن مہر نہیں دیتا، یا اس عورت نے اپنا مہر معاف کر دیا ہے اور وہ عورت غریب ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا درست ہے۔
لیکن جس عورت کو یہ امید ہو کہ جب وہ اپنے شوہر سے مہر مانگے گی شوہر مہر ادا کر دیگا، تو ایسی عورت کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے۔ (۳)

(۱) ومنها فراغ المال عن حاجته الأصلية (الی) اذا لم يكن للتجارة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۳، كتاب الزکوٰۃ، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشراؤها . وشرط فراغه عن الحاجة الاصلية ؛ لان المال المشغول بها كالمعدوم كالنفقة ودور السكنى، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۶، ط: سعيد. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۲ و ۲۶۵ ط: سعيد.
(۲) الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت إذا بلغت قيمتها نصابا من الورق أو الذهب وتشتتر نية التجارة ليثبت الإعداد، فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۶۵، كتاب الزكاة، باب زکوٰۃ المال بدائع ج: ۲ ص: ۲۰، فصل في اموال التجارة، ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷.
(۳) ولودفع الی أخته ولها علی زوجها مہربیلغ نصابا ان كان الزوج مليا مقرا ولو طلبت لا يمتنع عن الاداء لا يجوز وان كان فقيرا أو غنيا إلا أنه لا يعطى لو طلبت جازا لغيرها و يجوز دفع الزکوٰۃ الی فقيرة زوجها موسر عند ابی حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى فرض لها النفقة أولم تفرض، خلاصة لفتاوى، ج: ۱ ص: ۲۴۲، كتاب الزكاة، الفصل الثامن في أداء الزکوٰۃ، =

مہر وصول نہیں ہوا

- ☆..... اگر شوہر نے عورت کا مہر ادا نہیں کیا تو مہر وصول ہونے سے پہلے بیوی کے ذمہ زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)
- ☆..... اگر مہر وصول ہو گیا اور عورت صاحب نصاب ہے تو سالانہ مہر کی رقم اور زیور کی بھی زکوٰۃ ادا کرے۔ (۲)
- ☆ مہر وصول ہونے کے بعد گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

مہر میں جو زیور دیا گیا

جو زیور عورت کو مہر میں دیا گیا ہے، اس کی مالک بیوی ہے شوہر نہیں، اس لئے زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بیوی پر ہے شوہر پر نہیں، ہاں اگر شوہر بیوی کی اجازت سے ادا کر دیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اگر شوہر ادا نہیں کرے گا تو بیوی کیلئے ادا کرنا لازم

= جنس آخر. ویدفع الی امرأة غنی اذا كانت فقیرة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۹، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف. بدائع ج: ۲ ص: ۴۷.

(۱) ومنها الملك التام وهو ما جمع فيه الملك واليد وأما إذا وجد الملك دون اليد كالصداق قبل القبض او وجد اليد دون الملك كملك المكاتب والمديون لا تجب فيه الزکوة کذا فی السراج الوهاج، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۲، کتاب الزکاة، الباب الاول فی تفسیرها وصفتها وشراؤها، ط: رشیدیہ. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹.

(۲) وضعیف کبدل مال لیس بمال وهو المهر وبدل الخلع ودم العمدة والكتابة والسعاية و انما یخاطب بأداء زکوٰۃه إذا قبض مائتین وحال علیها الحول بعد القبض، خلاصة الفتاوی، ج: ۱ ص: ۲۳۸، کتاب الزکاة، الفصل السادس فی الدیون ومسائلها، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۷، کتاب الزکاة، ط: سعید. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰. وعند قبض مائتین مع حولان الحول بعده ای بعد القبض من دین ضعیف و هو بدل غیر مال کمهر و دية وبدل كتابة و خلع إلا إذا كان عنده ما یضم الی الدین الضعیف، الفتاوی الشامی ج: ۲ ص: ۳۰۶، کتاب الزکاة، مطلب فی وجوب الزکوٰۃ فی دین المرصد.

(۳) وهذا غیر صحیح فی الدین الضعیف لأنه لا تجب زکاته إلا بعد قبض نصاب وحولان الحول علیہ بعد القبض فقبله لا تجب، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۰۷، کتاب زکاة، مطلب فی وجوب الزکوٰۃ فی دین المرصد. بدائع ج: ۲ ص: ۱۰، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۷.

ہوگا ورنہ قبر اور آخرت میں عذاب ہوگا۔ (۱)

میت کے مال سے زکوٰۃ وصول کرنا

☆..... میت کے مال سے زکوٰۃ وصول کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی درست ہونے کیلئے نیت کرنا شرط ہے (۲)، اور میت موت کے بعد زکوٰۃ دینے کی نیت نہیں کر سکتی ہے۔ (۳)

☆..... ہاں اگر میت نے زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کی تھی تو ایک تہائی مال سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر ورثاء بالغ ہیں ایک تہائی سے زیادہ سے دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں تو ثواب ملے گا اور میت پر احسان ہوگا۔ (۳)

مینڈھے کی زکوٰۃ

”بکریوں کی زکوٰۃ“ کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) وتجب عند قبض أربعين درهما من الدين وبدل مال التجارة ومائتين منه بغيرها ومائتين مع حولان الحول بعده من بدل غير مال الخ، تنوير الابصار شامی ج: ۲ ص: ۳۰۶، کتاب الزکاة، مطلب فی وجوب الزکوٰۃ فی ذین المرصد.

(۲-۳) وشرط صحة أدائها نية مقارنة له أى للأداء ولو كانت المقارنة حكما الخ، الشامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، کتاب الزکاة، مطلب فی زکوٰۃ ثمن المبيع وفاء، ط: سعيد. وإلی أنه لومات من عليه الزکوٰۃ لاتؤخذ من تركته لفقد شرط صحتها وهو النية الا إذا أوصى بها فتعتبر من الثلث كسائر التبرعات، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة. عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان رجلا قال یارسول اللہ ان امی توفیت افینفعا ان تصدقت عنها قال نعم فان لی مخرفا فاشهدک انی قد صدقت به عنها، الترمذی ج: ۱ ص: ۱۴۵، ابواب الزکاة، باب ماجاء فی الصدقة عن الميت.

(ن)

نابالغ طالب علم

اگر طلبہ نابالغ ہیں، اور ان کے والدین مالدار ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے (۱)، اس لئے نابالغ بچوں کو زکوٰۃ دینے سے پہلے ماں باپ مالدار ہیں یا نہیں اس کی تحقیق کر لینی چاہئے۔ (۲)

ہاں اگر طلبہ نابالغ ہیں اور والدین مالدار ہیں، لیکن والدین بچے کا خرچہ نہیں دیتے تو اس صورت میں نابالغ طلبہ کو بھی زکوٰۃ دینے کی اجازت ہوگی۔ (۳)

نابالغ کو زکوٰۃ دینا

اگر باپ غریب ہے زکوٰۃ کا مستحق ہے، لیکن ماں مالدار صاحب نصاب ہے تو ایسے غریب باپ کے نابالغ محتاج بچوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۴)

(۱) ولالی طفله ای الغنی فینصرف إلى البالغ ولو ذكرا صحیحا قہستانی، فافاد أن المراد بالطفل غیر البالغ ذكرا كان أو انثی فی عیال أبیه أولا علی الاصح لما أنه يعد غنیا بغناه، رد المحتار ج: ۲ ص: ۳۴۹، کتاب الزکاة، مطلب فی الحوائج الاصلیة. قال فی البدائع واما ولد الغنی فان كان صغیرا لم یجز الدفع الیه وان كان فقیرا لامال له لان الولد الصغیر يعد غنیا بغناء أبیه، بدائع ج: ۲ ص: ۴۷، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳. تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲.

(۲) حتی لو دفع بلا تحرم یجز ان أخطأ ای تبین له أنه غیر مصرف، الشامی ج: ۲ ص: ۳۵۳، کتاب الزکاة، مطلب فی الحوائج الاصلیة. وإذا دفعها إلیه وهو شاک ولم یتحر أو تحری ولم یظهر له أنه مصرف أو غلب علی ظنه أنه لیس بمصرف فهو علی الفساد، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۹۰، کتاب الزکاة، الباب السابع فی المصارف.

(۳) قد ذکرنا علی قول أبی حنیفة یجزو الدفع إلى أولاد الأغنیاء إذا كانوا فقراء صغارا كانت الأولاد أو كبارا (الی) إذا كان الاب یوسع علیهم فی النفقة لایجزو الدفع الیهم وإن كانوا كبارا، التاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲، کتاب الزکاة، الفصل الثامن فی المسائل المتعلقة بمن توضع فیہ الزکوٰۃ.

(۴) وهو یفید أن الدفع لولد الغنیة جائز إذا لایعد غنیا بغنی أمه ولو لم یکن له أب وقد صرح به فی القنیة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۴۶، کتاب الزکاة، باب المصارف.

نا جائز اولاد کو زکوٰۃ دینا

☆..... زانی کیلئے اپنے اس بیٹے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں جو زنا سے پیدا ہوا ہے
(۱)، اس طرح اس بیٹے کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے جس کے نسب کا وہ انکار کر چکا ہے
(۲)، البتہ اس لڑکے کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جو ایسی عورت کا لڑکا ہے جس کے شوہر کو لوگ
جانتے پہچانتے ہیں۔ (۳)

☆..... شادی کے بعد چھ ماہ سے پہلے بچہ کی ولادت ہوئی، وہ شرعاً حرامی ہے
مگر جس کے نطفہ سے وہ بچہ ہے وہ شخص اس بچہ کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دے سکتا اگر زکوٰۃ دی
تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگی (۴)۔

نا جائز کاموں میں خرچ کرنے والے فقیروں کو زکوٰۃ دینا

جن فقیروں کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ خیرات کو لیکر ناجائز
کاموں میں صرف کرتے ہیں، ایسے فقیروں کو زکوٰۃ اور خیرات دینا ناجائز اور گناہ ہے
کیونکہ یہ گناہ کے کاموں میں مدد کرنا ہے، اور گناہ کے کاموں میں مدد کرنا جائز نہیں۔

(۱) كما لا يجوز دفع زكاة الزاني لولده منه اى من الزنى، الشامى ج: ۲ ص: ۳۵۴، كتاب
الزكاة، مطلب فى الحوائج الاصلية .

(۲) وفى الجامع الكبير: لا يعطى الرجل زكاته ولده الذى نفاه، التاتارخانية، ج: ۲ ص:
۲۷۱، كتاب الزكاة، الفصل الثامن فى المسائل المتعلقة بمن توضع فيه الزكاة . وكذا الذى
نفاه كولد أم الولد إذا نفاه كذا فى البحر ومثله المنفى باللعان كما يأتى فى بابہ وهل مثله ولد
قنته إذا سكت عنه أو نفاه فليراجع، الشامى ج: ۲ ص: ۳۵۴، كتاب الزكاة، مطلب فى
الحوائج الاصلية .

(۳) وكذا الذى نفاه احتياطاً إلا إذا كان الولد من ذات زوج معروف، الشامى ج: ۲ ص:
۳۵۴، كتاب الزكاة، مطلب فى الحوائج الاصلية .

(۴) ولا يعطى للولد المنفى ولا المخلوق من مائه بالزنا كذا فى التمرتاشى، عالمگیری ج: ۱
ص: ۱۸۸، كتاب الزكاة، الباب السابع فى المصارف . ولود دفع الزانى لا يجوز عندنا، الشامى
ج: ۲ ص: ۳۵۴، كتاب الزكاة، مطلب فى الحوائج الاصلية .

زکوٰۃ کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا
قرآن کریم میں ہے:

﴿۴۶۶﴾

ولاتعاونوا علی الائم والعدوان: سورة مائده آیت ۲. (۱).

نانا

اپنے نانا کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، پڑنا نانا کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (۲)

نانی کو زکوٰۃ دینا

اپنی نانی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، پڑنا نانی کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۳)

ناواقف کو زکوٰۃ کی تقسیم کا ذمہ دار بنانا

جو شخص زکوٰۃ کی تقسیم کے مسائل سے واقف نہیں، مستحق اور غیر مستحق کا عالم نہیں
ایسے آدمی کو زکوٰۃ کی تقسیم کے لئے ذمہ دار بنانا درست نہیں ہے، کیونکہ شریعت کے
خلاف تقسیم کرنے کی صورت میں زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

www.e-iqra.com

(۱) ” فأطعموا طعامکم الاتقیاء “ الحدیث ”أطعموا“ جزاء شرط محذوف أى إذا كان حکم الايمان حکم الآخية فقووا الوسائل بینکم وبينه وأطعموا الخ وروی : لا تأکل الاطعام تقى ولا یأکل طعامک إلا تقى ،مرقاۃ المفاتیح ، ج: ۸ ص: ۷۹، کتاب الأطعمة ، الفصل الثانی (۳، ۲) ولا الی والدیہ وأجداده وجداته وان علو من قبل الالباء والامهات ، الفتاوی القاضی خان ، ج: ۱ ص: ۱۲۸، کتاب الزکاة ، فصل فیمن یوضع فیہ الزکوۃ ، مصرف الزکوۃ . ولا الی من بینہما ولاد أى بینہ وبين المدفوع الیہ (الی) أى أصله وإن علا كأبویہ وأجداده وجداته من قبلہما وفرعه وان سفل ، الشامی ج: ۲ ص: ۳۴۶، کتاب الزکاة ، باب المصرف . البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. قال فی البدائع : ومنها ان لا تكون منافع الاملاک متصله بین المؤدی وبين المؤدی الیہ لان ذلك یمنع وقوع الاداء تملیكا من الفقیر من کل وجه بل یكون صرفا الی نفسه من وجه وعلى هذا یخرج الدفع الی الوالدين وان علوا لان احدهما ینتفع بمال الآخر . ج: ۲ ص: ۴۹، فصل اما الذى یرجع الی المؤدی الیہ ط: سعید. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۷۲ . (۲) اذا وسد الأمر الی غیر اہله فانظر الساعة ، رواہ البخاری ، مشکوٰۃ ص: ۴۶۹، باب شرائط الساعة . ط: قدیمی .

نسل حاصل کرنے کے لئے جانور رکھا ہے

اگر کسی نے نسل حاصل کرنے کے لئے جانور رکھا ہے اور وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اگر وہ جانور سائتمہ ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر سائتمہ نہیں ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

نشہ کے عادی کو زکوٰۃ دینا

اگر نشہ کے عادی لوگ مسلمان، مفلس اور غریب ہیں، نصاب کے مالک نہیں ہیں تو ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی (۲) البتہ زکوٰۃ صدقات اور خیرات کی رقم نیک صالح لوگوں کو دینا زیادہ بہتر ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے و لیاکل طعامکم الا برار تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں۔

اگر یہ پختہ اور پکا یقین ہے کہ نشہ کا عادی..... زکوٰۃ کی رقم لیکر نشہ میں ہی صرف کرے گا تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس صورت میں نشہ کرنے کیلئے زکوٰۃ

(۱) ہی الراعیة وشرعا المكتفیه بالرعی المباح ذكره الشمنی فی اكثر العام لقصد الدر و النسل و الزیادة و السمن ليعم الذکور فقط. الشامی ج: ۲ ص: ۲۷۵، کتاب الزکاة، باب السائمة. قال فی البدائع: واما صفة نصاب السائمة فله صفات منها ان يكون معدا للسائمة و هو ان یسمیها للدر و النسل ان مال الزکاة هو المال النامی و هو المعد للاستمناء ثم السائمة هی الرعیة التي تکتفی بالرعی عن العلف و یمنونها ذلك فان كانت تسام فی بعض السنة و تعلق فی البعض یعتبر فیہ الغالب، بدائع ج: ۲ ص: ۳۰، ط: سعید. والبحر باب صدقه السوائم ج: ۲ ص: ۲۱۲.

(۲) هو فقیر و هو من له أدنی شیء و مسکین من لاشیء له، تنویر الابصار شامی ج: ۲ ص: ۳۳۹، باب المصرف، بدائع ج: ۲ ص: ۴۳، ط: سعید. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۰، باب المصرف ط: سعید. و عنه ای عن انس قال قال رسول الله ﷺ أفضل الصدقة أن تشیع کبدا جائعا قال الطیبی یعم المؤمن و الکافر و الناطق الخ و تقدم المستثنی رواه البیهقی فی شعب الایمان، مرقاة المفاتیح، کتاب الزکاة، باب افضل الصدقة، الفصل الثالث ج: ۴ ص: ۴۳۴، ط: امدادیہ.

دیکر تعاون کرنا لازم آئے گا، اور گناہ کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے، قرآن کریم میں ہے: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. (سورۃ المائدۃ آیت ۲).

نصاب پر اضافہ ہوا

☆..... کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ یا اس سے زیادہ سونا تھا، پھر سال گزرنے سے پہلے دو چار تولہ سونا یا نو دس تولہ چاندی کا اضافہ ہو گیا، مثلاً ہدیہ میں ملا یا خریدا ہے تو اس سونے اور چاندی کا سال الگ شمار نہیں ہوگا بلکہ جب اس سونے کا سال پورا ہوگا تو یہ سمجھا جائیگا کہ بعد میں ملے ہوئے سونے اور چاندی کا سال بھی پورا ہو گیا، چنانچہ اس پورے سونے چاندی کی زکوٰۃ کی ادائیگی اسی وقت فرض ہو جائے گی۔ (۱)

☆..... کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ یا اس سے زیادہ چاندی تھی، پھر سال پورا ہونے سے پہلے دو چار تولہ یا پچاس ساٹھ تولہ چاندی اور مل گئی، تو یہاں بھی یہی سمجھا جائے گا کہ اس پوری چاندی پر سال گذر گیا، چنانچہ اس پوری چاندی کی زکوٰۃ فرض ہوگی۔ بعد میں ملنے والی چاندی کا سال علیحدہ شمار نہیں کیا جائیگا۔ (۲)

☆..... کسی کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ روپیہ یا ڈالر تھا، پھر قمری سال پورا ہونے سے ایک دو روز پہلے اتنا ہی یا اس سے

(۱) ومن كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول ما لامن جنسه ضمه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه اولاً وبأى وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث او هبة او غير ذلك الخ عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها ووصفتها وشرائطها. بدائع ج: ۲ ص: ۱۴. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲. فصل في الغنم.

(۲) حتى لو استفاد واحدة أخرى قبل الحول ثم تم الحول تجب الزكاة عندنا، الفتاوى التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۵۱، كتاب الزكاة، انقطاع حكم الحول وعدم انقطاعه. الفصل الثاني: إذا استفاد صاحب المال خمسة قبل الحول فتم الحول وفي يده ما تادهم فانها تجب الزكاة في الوجوه كلها، الفتاوى التاتارخانية، ج: ۲ ص: ۲۵۶، كتاب الزكاة، الفصل السادس في تعجيل الزكاة.

کم یا زیادہ روپیہ یا ڈالر اور مل گیا، تو جب پہلے روپے اور ڈالر کا سال پورا ہو گیا تو یہاں بھی یہی سمجھا جائے گا کہ بعد میں ملنے والے روپے کا سال بھی پورا ہو گیا، لہذا پہلے والے روپے اور ڈالر پر سال پورا ہوتے ہی بعد میں ملنے والے روپے اور ڈالر پر بھی زکوٰۃ فرض ہو جائے گی، بعد میں ملنے والے روپے اور ڈالر کا سال الگ شمار نہیں کیا جائے گا۔ (۱)

☆..... کسی کے پاس مثلاً پچاس ہزار روپے تھے، پھر سال پورا ہونے سے پہلے دس ہزار روپے اور مل گئے تو ان دس ہزار کا حساب الگ نہیں کیا جائے گا، بلکہ جب ان پچاس ہزار روپے کا سال پورا ہوگا تو پورے ساٹھ ہزار روپے کی زکوٰۃ فرض ہوگی، اور یہ سمجھا جائے گا کہ پورے ساٹھ ہزار روپے پر سال گزر گیا۔

غرضیکہ سال کے درمیان میں مال کے گھٹنے یا بڑھنے سے زکوٰۃ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا سال کے اختتام پر جتنا مال موجود ہوگا اگر وہ نصاب کے برابر ہے تو اس پورے مال پر زکوٰۃ فرض ہوگی۔ (۲)

نصاب پورا نہیں ہے

اگر کسی کے پاس سونے کا نصاب بھی پورا نہیں، اور چاندی کا نصاب بھی پورا نہیں بلکہ کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے، تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ

(۱) ایضاً

(۲) ويعتبر في الزكاة كمال النصاب في طرفي الحول وعدم الانقطاع فيما بين ذلك و نقصان النصاب في خلال الحول عندنا لا يمنع، الفتاوى القاضى خان ج: ۱ ص: ۱۲۰، كتاب الزكاة، فصل في مال التجارة. ولو كان الزيادة والنقصان في العين قبل الحول ثم حال الحول وهي كذلك ففي الزيادة تجب الزكاة زائدة لأن تلك الزيادة مستفاد في خلال الحول فيضم إلى الاصل، الفتاوى التاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۲۲، كتاب الزكاة، الفصل الثالث في بيان زكاة عروض التجارة والمسائل المتعلقة بها. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹. بدائع ج: ۲ ص: ۱۵.

چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہوگی، اور اگر دونوں چیزیں کم کم ہیں لیکن دونوں کی قیمت ملا کر بھی ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر نہیں ہوتی تو زکوٰۃ فرض نہیں ہوگی۔ (۱)

نصاب کا معنی

نصاب، سونا، چاندی، کیش یا مال تجارت یا جانوروں کی وہ خاص مقدار ہے جس پر شریعت نے زکوٰۃ فرض کی ہے مثلاً سونا کیلئے ساڑھے سات تولہ، چاندی کیلئے ساڑھے باون تولہ اور اونٹ کیلئے پانچ اور بکری کیلئے چالیس وغیرہ عدد مقرر ہے۔ (۲)

نصاب کا وزن

☆..... چاندی کا نصاب دو سو درہم یعنی (۵۲) ساڑھے باون تولہ چاندی ہے۔

☆..... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے۔ (۳)

(۱) و شرط کمال النصاب فی طرفی الحول فلا یضر نقصانہ بینہما (الی) و یضم الذهب الی الفضة وعکسہ بجامع الثمنیة قیمة و قال بالاجزاء، الشامی ج: ۲ ص: ۳۰۲، کتاب الزکاة، باب زکوة المال. تتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۲، کتاب الزکاة، الفصل الثانی فی زکوة المال. الفتاوی القاضی خان ج: ۱ ص: ۱۲۰، کتاب الزکوة، فصل فی مال التجارة. قال فی البدائع: کمال النصاب شرط وجوب الزکاة، فلا تجب الزکاة فیما دون النصاب لانہا لا تجب الا علی الغنی والغنا لا یحصل الا بالمال الفاضل عن الحاجة الاصلیة ومادون النصاب لا یصیر الشخص غنیاً به، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، فصل اما الشرائط التي ترجع الی المال ط: سعید. فان لم یکن کل واحد منهما نصاباً بان کان له عشرة مثاقیل ومائة درهم فانه یضم احدهما الی الآخر فی حق تکمیل النصاب، بدائع ج: ۲ ص: ۱۹، فصل فی مقدار الواجب، ط: سعید.

(۲) قال فی البدائع: اما الاثمان المطلقة وهی الذهب والفضة فان کان له فضة فلا زکاة فیها حتی تبلغ مائتی درهم وزنا وزن سبعة واذا کان له ذهب مفرد فلا شیء فیہ حتی یتبلغ عشرين مثقالاً، بدائع ج: ۲ ص: ۱۸ و ۱۶. اما نصاب الابل فلیس فیما دون خمس من الابل زکاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۶. واما نصاب البقر فلیس فی اقل من ثلاثین بقرا زکاة واما نصاب الغنم فلیس فی اقل من اربعین من الغنم زکاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۸، ط: سعید. تنویر الابصار مع الدر شامی ج: ۲ ص: ۲۹۶، کتاب الزکاة، باب زکوة المال.

(۳) ایضاً

نصاب کا وزن اور مقدار

☆..... سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے موجودہ اوزان کے اعتبار سے ستاسی ۷۸ گرام چار سونا ساسی ۴۷۹ ملی گرام سونا ہے۔

☆..... چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ چاندی ہے، موجودہ وزن کے اعتبار سے چھ سو بارہ ۶۱۲ گرام پتیس ۳۵ ملی گرام چاندی ہے۔ (۱)

☆..... مال تجارت کا نصاب کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر مالیت ہو۔ (۲)

☆ نقد کیش کا نصاب کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو۔
☆..... زیورات کا نصاب اگر سونے کے زیورات ہیں تو کم سے کم ساڑھے سات تولہ وزن ہو اور اگر چاندی کے زیورات ہیں تو کم سے کم ساڑھے باون تولہ چاندی کا وزن ہو۔ (۳)

☆..... اگر کچھ سونا جس کی مقدار ساڑھے سات تولہ سے کم ہے اور کچھ چاندی ہے، جس کی مقدار ساڑھے باون تولہ سے کم ہے تو اس صورت میں اگر دونوں کی

(۱) كانت المائتادرمم وزن سبعة مثاقيل والدنانير عشرون قيراطا والقيراط خمس شعيرات فيكون الدرهم الشرعي سبعين شعيرة والمثقال مائة شعيرة وهناك مطابقة بين المثقال و الدينار والدرهم الشرعي عند الحنفية ، ۳، ۵۰، غم المثقال عند الحنفية يساوي خمسة غرامات ، حاشية الفقه الاسلامي وادلته ج: ۲ ص: ۷۵۹ ط: دار الفكر، بيروت. المبحث الخامس . تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۱ . الفصل الثاني ، ط: ادارة القرآن .

(۲) الزکوٰۃ واجبة في عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب كذا في الهداية ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹ ، كتاب الزكاة ، الفصل الثاني في العروض . بدائع ج: ۲ ص: ۲۰ . شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸ البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸ . تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷ .

(۳) واللازم في مضروب كل منهما ومعموله ولوتبرا أو حليا مطلقا مباح الاستعمال أو لا الخ من ذهب أو ورق مقوما بأحدهما الخ ربع عشر الخ ، تنوير الابصار مع الدر شامی ج: ۲ ص: ۲۹۷ ، كتاب الزكاة ، باب زکوٰۃ المال . بدائع ج: ۲ ص: ۲۰ .

قیمت کا مجموعہ کیا جائے تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جاتا ہے، تو اس صورت میں مجموعی قیمت سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر سونا اور چاندی کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے کم ہے پھر اس صورت میں نصاب مکمل نہیں زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر کسی کے پاس کچھ رقم ہے اور کچھ سونا یا چاندی ہو لیکن دونوں چیزوں کے قیمت کے اعتبار سے ملائی جائیں تو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر اس سے کم ہے پھر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۲)

☆..... اسی طرح مال تجارت کا بھی حکم ہے۔ (۳)

☆..... خلاصہ یہ ہے کہ سونا چاندی، نقدی، مال تجارت میں سے دو چیزوں کی مالیت جب چاندی کے نصاب کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔

☆..... ان چیزوں کے علاوہ چرنے والے مویشیوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، اور بھیڑ، بکری، گائے، بھینس اور اونٹ کے الگ الگ نصاب ہیں۔ (۴)

(۱) ویضم الذهب الى الفضة وعكسه بجامع الثمنية قيمة الخ وفي البدائع ايضا أن ما ذكر من وجوب الضم إذا لم يكن كل واحد منهما نصابا بأن كان أقل الخ الشامي ج: ۲ ص: ۳۰۳ كتاب الزكاة، باب زكاة المال. بدائع ج: ۲ ص: ۱۹، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰، ط: سعيد. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۵، ط: ادارة القرآن.

(۲) وقيمة العرض للتجارة تضم إلى الثمنين الخ تقدم قريبا تقويم العرض إذا بلغ نصابا و ما هنا في بيان ما إذا لم يبلغ عنده من الثمنين ما يتم به النصاب، الشامي ج: ۲ ص: ۳۰۳، كتاب الزكاة، باب زكاة المال. بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۰. تنارخانية ج: ۲ ص: ۲۴۵.

(۳) قال في البدائع: وإذا كان تقدير النصاب من اموال التجارة بقيمتها من الذهب والفضة فلا بد من التقويم حتى يعرف مقدار النصاب ثم مماذا تقوم ذكر القدوري انه يقوم بأوفى القيمتين من الدراهم والدنانير حتى انها اذا بلغت بالتقويم بالدراهم نصابا ولم تبلغ بالدنانير قومت بما تبلغ به النصاب، بدائع ج: ۲ ص: ۲۱، ط: سعيد.

(۴) حدثنا موسى بن اسماعيل نا حماد قال أخذت من ثمامة بن عبدالله بن انس كتابا زعم =

نصاب کی مقدار ہمیشہ کے لئے ہے

نصاب کی مقدار اللہ تعالیٰ کے نزدیک متعین ہے، اللہ تعالیٰ نے اس معین حق کی مقدار بتلانے کا کام بھی رسول کریم ﷺ کے سپرد فرمایا، اسی لئے آپ ﷺ نے اس کا اس قدر اہتمام فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف زبانی بتلانے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اس معاملہ کے متعلق مفصل فرمان لکھوا کر حضرت فاروق اعظم اور عمر بن خزام رضی اللہ عنہما کے سپرد فرمائے۔ (۱)

جس سے معلوم ہو گیا کہ زکوٰۃ کے نصاب اور ہر نصاب میں زکوٰۃ کی مقدار ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے واسطے سے متعین کر کے بتلا دی، اس میں کسی زمانہ اور کسی ملک میں کسی کو کمی بیشی یا تغیر و تبدل کا کوئی حق نہیں ہے۔

نصاب متعدد ہے

اگر کسی کی ملکیت میں سونا، چاندی رقم اور مال تجارت وغیرہ کا نصاب الگ الگ ہے تو ہر نصاب کا حساب الگ الگ کر کے زکوٰۃ نکال کر ادا کرے۔ (۲)

= ان ابابکر کتبہ لانس وعلیہ خاتم رسول اللہ ﷺ حین بعثہ مصدقا وکتبہ له فاذا فیہ ہذہ فریضة الصدقة النی فرضها رسول اللہ ﷺ علی المسلمین النی امر اللہ بها نبیہ ﷺ ، فمن سئلها من المسلمین علی وجهها فلیعطها ومن سئل فوقها فلیعطہ فیما دون خمس عشرین من الابل الغنم فی کل خمس ذودشاة فاذا بلغت خمساً وعشرین ففیہا بنت مخاض الی ان تبلغ خمساً وثلاثین الخ ، السنن لأبی داود، ج: ۱ ص: ۲۲۵، کتاب الزکاة ، باب زکوٰۃ السائمة .
(۱) ولنا انه علیہ الصلوٰۃ والسلام کتب فی اخر ذلك فی کتاب عمرو بن حزم فما کان اقل من ذلك ففی کل خمس ذودشاة الخ ، الهدایہ ج: ۱ ص: ۲۰۵، کتاب الزکاة ، باب صدقة السوائم ، فصل فی الابل .
(۲) فلو کان کل منهما نصابا تاما بدون زیادة لایجب لایضم بل ینبغی ان یؤدی من کل واحد زکاته ، ردالمحتار ج: ۲ ص: ۳۰۳، کتاب الزکاة ، باب زکوٰۃ المال .

نقد رقم

اگر نقد رقم ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ ایک سال تک موجود رہے تو سال پورا ہونے کے بعد اس سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

نگ

سونے کے زیور میں جو نگ لگاتے ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں، کیونکہ ان کو الگ کیا جاسکتا ہے۔ (۲)

نمک

☆..... زمین یا کان سے جو نمک نکلتا ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے البتہ فروخت کرنے کی صورت میں جو آمدنی ہوگی اگر وہ نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو سالانہ زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۳)

(۱) أوعرض تجارة قيمته نصاب من ذهب أو ورق، تنوير الابصار شامى ج: ۲ ص: ۲۹۸، كتاب الزكاة، باب زكاة المال. وسببه ملك نصاب حولي تام الخ، تنوير الابصار شامى ج: ۲ ص: ۲۵۹، كتاب الزكاة. واما الفلوس فلا زكاة فيها اذا لم تكن للتجارة وان كانت للتجارة فإن بلغت مائتين وجبت الزكاة، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۹، الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة، ط: رشيدیه. الفتاوى القاضى خان ج: ۱ ص: ۱۱۹، فصل فى مال التجارة. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. تثارخانية ج: ۲ ص: ۲۳۷. ط: ادارة القرآن.

(۲) وأما اليواقيت واللآلى والجواهر فلا زكاة فيها وان كانت حليا الا أن تكون للتجارة، كذا فى الجوهرة النيرة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰، كتاب الزكاة، الباب الثالث فى زكاة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثانى فى العروض.

(۳) الزكاة واجبة فى عروض التجارة كائنة ما كانت اذا بلغت قيمتها نصابا من الورق والذهب كذا فى الهداية ويقوم بالمضروبة كذا فى التبيين وتعتبر القيمة عند حولان الحول بعد أن تكون قيمتها فى ابتداء الحول مائتى درهم من الدراهم الغالب عليها الفضة كذا فى المضمرة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۹، كتاب الزكاة، الباب الثالث فى زكاة الذهب و =

☆..... اگر تجارت کے لئے نمک خرید کر رکھا ہے، اور خریدار صاحب نصاب ہے تو سالانہ قیمت فروخت پر زکوٰۃ واجب ہوگی، یعنی جس دن سال مکمل ہوگا اس دن بازار میں نمک کی جو قیمت ہوگی اس قیمت کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

☆..... اگر کھانے کے لئے نمک جمع کر کے رکھا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (۲)

نو اسی کو زکوٰۃ دینا

اپنی نو اسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے، اور پڑنو اسی وغیرہ کا حکم بھی یہی ہے۔ (۳)

نو اسی سے کو زکوٰۃ دینا

اپنے نو اسی سے کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں، پڑنو اسی سے وغیرہ کا بھی یہ حکم ہے۔ (۴)

= الفضة والعروض، الفصل الثانی فی العروض. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. قال الدكتور وهبة الزحيلي: المصانع المعدة للانتاج ومزارع الابقار والدواجن وتشترك كلها في صفة واحدة هي انها لاتجب الزكاة في عينها وإنما في ريعها وغلتها أو ارباحها، الفقه الاسلامي وادلته، ج: ۲ ص: ۸۶۴، ط: دار الفكر، بيروت.

(۱) واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدرهم فلا شيء فيها مالم تبلغ قيمتها مائتي درهم فتجب فيها الزكاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰. شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸. تناثر خانية ج: ۲ ص: ۳۳۷. قال في البحر: ويقوم العرض بالمصر الذي هو فيه ثم تعتبر القيمة عندهما يوم الاداء، باب زكاة المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹، ط: سعيد.

(۲) والخبز اذا اشترى حطباً أو ملحاً لأجل الخبز فلا زكاة فيه، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰، كتاب الزكاة، الباب الثالث في زكاة الذهب والفضة والعروض، الفصل الثاني في العروض. (۳) ولا يعطى من الزكاة والدا وإن علا ولا ولدا وإن سفل وفي الخانية: من قبل الذكور والإناث، الفتاوى التاتارخانية، كتاب الزكاة، ج: ۲ ص: ۲۸۱، الفصل الثامن في المسائل المتعلقة بمن توضع فيه الزكاة. قال في البدائع: ومنها ان لاتكون منافع الاملاك متصلة بين المودى وبين المودى إليه، على هذا يخرج الدفع الى المولودين وان سفلوا لان احدهما ينتفع بمال الآخر، بدائع ج: ۲ ص: ۴۹، ط: سعيد.

(۴) ولا يجوز دفع الزكاة الى اولاده واولاد اولاده من قبل الذكور والاناث وان سفلوا. الفتاوى القاضى خان ج: ۱ ص: ۱۲۸، كتاب الزكاة، فصل فيمن يوضع فيه الزكاة.

نہروں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگانا

نہروں کی کھدوائی میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

نیت

☆..... زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، اور نیت کی دو صورتیں ہیں:

- (الف) زکوٰۃ دیتے وقت دل میں نیت کرے کہ میں زکوٰۃ دے رہا ہوں۔
 (ب) یا اپنے مال سے زکوٰۃ کی رقم الگ کرتے وقت یہ نیت کرے کہ یہ زکوٰۃ کی رقم ہے چاہے مستحق آدمی کو دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت ہو یا نہ ہو، ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ نہیں کی لیکن سال کے اخیر تک کچھ نہ کچھ رقم فقیروں کو دیتا رہا اور دیتے وقت بھی زکوٰۃ دینے کی نیت نہیں کی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اور فقیروں کو جو رقم دی ہے وہ زکوٰۃ نہیں ہوگی بلکہ صدقہ ہوگا، اور صدقہ کا ثواب ملے گا، اور زکوٰۃ کی نیت سے الگ رقم فقیروں کو دینا لازم ہوگا۔ (۳)

(۱) ولا يجوز أن يبني بالزكاة المسجد وكذا القنطرة والسقايات واصلاح الطرقات وكري الانهار والحج والجهاد وكل مالاتمليك فيه، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، كتاب الزكاة، الباب السابع في المصارف. بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۴۳. تارخانية ج: ۲ ص: ۱۷۲. شامی ج: ۲ ص: ۳۴۵.

(۲) وأما شرط أدائها فنية مقارنة للأداء اولعزل ماوجب هكذا في الكنز، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشراؤها. البحرالرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸.

(۳) فاذا نوى أن يؤدي الزكاة ولم يعزل شيئا فجعل يتصدق شيئا فشيئا الى آخر السنة ولم تحضره النية لم يجز عن الزكاة، كذا في التبيين، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشراؤها. الفتاوى التاتاخانية ج: ۲ ص: ۲۶۵.

☆..... اگر کسی نے فقیروں کو کچھ رقم زکوٰۃ کی نیت کے بغیر دی اور وہ رقم اب تک فقیروں کے ہاتھ میں ہے اور اس نے زکوٰۃ کی نیت کی تو نیت معتبر ہوگی اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر زکوٰۃ کی نیت کرنے سے پہلے فقیر نے خرچ کر لی تو نیت درست نہیں ہوگی اور زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے کسی کو وکیل بنایا، اور رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کی، یا زکوٰۃ کی نیت سے رقم الگ کرنے کے بعد تقسیم کرنے کیلئے وکیل کو دی تو دونوں صورتوں میں نیت کافی ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... اگر وکیل بنانے کے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی، البتہ رقم وکیل کو دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت کر لی تو یہ بھی کافی ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... زکوٰۃ میں وکیل کی نیت معتبر نہیں صرف موکل کی نیت معتبر ہے، لہذا موکل کی نیت کے بغیر صرف وکیل کی نیت سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... کسی ذمی کے ذریعہ مسلمان فقیروں میں زکوٰۃ کی رقم تقسیم کرانا جائز ہے،

(۱) واذ دفع الى الفقير بلانية ثم نواه عن الزكاة فان كان المال قائما في يد الفقير أجزأه و إلفلا كذا في معراج الدراية والزاهدی والبحر الرائق والعینی شرح الهدایة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها و شرائطها، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۶۶. كما لو دفع بلانية ثم نوى والمال قائم في يد الفقير، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء.

(۲) اذا وكل في أداء الزكاة أجزأته النية عند الدفع الى الوكيل فان لم ينو عند التوكيل ونوى عند دفع الوكيل جاز كذا في الجوهرة النيرة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها و شرائطها. قال في البحر: وكما اذا وكل رجلا بدفع زكاة ماله ونوى المالك عند الدفع إلى الوكيل فدفع الوكيل بلانية فانه يجزيه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۶۶.

(۳) وتعتبر نية الموكل في الزكاة دون الوكيل كذا في معراج الدراية، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها و شرائطها. قال في البحر: لان الاعتبارية الأمر لانه المؤدى حقيقة، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ =

کیونکہ زکوٰۃ دینے والے آدمی کی نیت زکوٰۃ کے لئے کافی ہے، ذمی کو نیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

☆..... اگر وکیل کو رقم دینے کے بعد موکل کی نیت بدل گئی، اور اب تک رقم وکیل کے پاس ہے، تو موکل کی نیت کا اعتبار ہوگا، مثلاً کسی نے وکیل کو زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے کچھ رقم دی، اور وکیل نے اب تک وہ رقم فقیروں میں تقسیم نہیں کی اور موکل نے یہ رقم اپنی منت میں دینے کی نیت کر لی تو اب یہ رقم منت کی شمار ہوگی زکوٰۃ کی نہیں۔ (۲)

اور اگر وکیل نے وہ رقم فقیروں کو دیدی اسکے بعد موکل نے اپنی نذر کی نیت کی تو اس نیت کا اعتبار نہیں ہوگا اور وہ رقم نذر کی شمار نہیں ہوگی بلکہ زکوٰۃ کی شمار ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر کسی غریب آدمی کی امانت کسی مالدار آدمی کے پاس سے ضائع ہو جائے، اور مالدار آدمی جھگڑا ختم کرنے کے لئے امانت کے بقدر رقم زکوٰۃ کی نیت سے اس غریب آدمی کو دیدے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۴)

= ص: ۲۶۶، ط: ادارة القرآن. خلاصة الفتاوى ج: ۱ ص: ۲۳۳، كتاب الزكاة، ط: رشيدية .
 (۱) قال في البحر: ولودفعها الى ذمي ليدفعها الى الفقراء جاز لوجود النية من الامر، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، كتاب الزكاة. شامى ج: ۲ ص: ۲۶۹، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء.
 عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها.
 (۲) قال في البحر: ولو اعطاه دراهم ليتصدق بها تطوعا فلم يتصدق بها حتى نوى الامر ان تكون زكاته ثم تصدق بها اجزاءه وكذا لو تصدق بها عن كفارة يميني ثم نوى عن زكاة ماله، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، كتاب الزكاة، ط: سعيد.
 (۳) فان تجدد للموكل نية اخرى بعد الدفع الى الوكيل قبل دفع الوكيل الى الفقير كان عموما نوى اخيرا حتى لو دفع اليه دراهم يتصدق بها عن زكاة ماله فلم يدفع الامور حتى نوى الامر ان يكون عن نذره وقعت عن ذلك كذا في السراج الوهاج، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها.
 (۴) واذا هلك الوديعة عند المودع فدفع القيمة الى صاحبها وهو فقير لدفع الخصومة يريد به الزكاة لايجزيه كذا في فتاوى قاضيخان في فصل اداء الزكاة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها. قاضي خان ج: ۱ ص: ۱۲۶. فصل في اداء الزكاة.

☆..... اگر کسی آدمی نے دوسرے آدمی کی جانب سے اجازت کے بغیر خود اسی کے مال سے اس کی زکوٰۃ ادا کر دی پھر دوسرے آدمی نے پہلے آدمی کو زکوٰۃ دینے کی اجازت دے دی تو اس وقت تک اگر دی ہوئی رقم اس مستحق کے پاس موجود ہے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اور اگر مستحق آدمی نے رقم خرچ کر لی اس کے بعد اجازت دی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

☆..... اگر کسی نے اپنا سارا مال خیرات کر دیا مگر زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تو اس کی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... زکوٰۃ دیتے وقت دل میں نیت کرنا یا زکوٰۃ کی نیت سے پہلے سے رقم الگ کرنا ضروری ہے لیکن مستحق کو یہ کہنا کہ یہ زکوٰۃ دے رہا ہوں یہ ضروری بھی نہیں مناسب بھی نہیں، کیونکہ اس سے مستحق آدمی کی توہین ہوتی ہے، اس لئے کسی کو زکوٰۃ دینے سے پہلے اطمینان حاصل کر لے لیکن دیتے وقت زبانی طور پر یہ نہ کہے کہ زکوٰۃ ہے (۳)، ہاں کسی مدرسہ یا ادارہ میں دیں پھر کہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے تاکہ اس کو زکوٰۃ کے مصرف میں خرچ کریں۔

(۱) رجل أدى زكاة غيره عن مال ذلك الغير فأجازه المالك فإن كان المال قائما في يد الفقير جاز والافلا كذا في السراجية، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها.

(۲) ومن تصدق بجميع نصابه ولا ينوي الزكاة سقط فرضها وهذا استحسن كذا في الزاهدي، هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۱، كتاب الزكاة، الباب الاول في تفسيرها وصفتها وشرائطها. البحر: ج: ۲ ص: ۲۱۰. بدائع ج: ۲ ص: ۴. من اعطى مسكينا دراهم وسماها هبة أو قرضا، ونوى الزكاة، فإنها تجزیه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲. شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸، ط: هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۱.

(۳) لأن المعترية الدافع ولذا جازت وان سماها قرضا او هبة في الأصح كما قدمناه فافهم. الشامی ج: ۲ ص: ۳۲۵، كتاب الزكاة، باب المصرف، شامی ج: ۲ ص: ۲۶۸. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲. ولا يخرج عن العهدة بالعزل فلوضاعت لا تسقط عنه الزكاة، الشامی ج: ۲ ص: ۲۷۰، كتاب الزكاة، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۲۵، ط: رشیدیہ.



والدین نے لڑکی کو زیور دیا

والدین نے لڑکی کو شادی کے وقت جو زیور دیا ہے اسکی زکوٰۃ والدین اور شوہر کے ذمہ نہیں بلکہ جس لڑکی کو دیا اس کے ذمہ ہے، ہاں اگر اسکی طرف سے والدین یا شوہر ادا کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۱)

والدین کو جو رقم دی

☆..... اولاد والدین کو جو رقم دیتی ہے، وہ احسان و بھلائی کے طور پر دیتی ہے، اس لئے والدین اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد مالک ہو جاتے ہیں، اسی طرح اولاد والدین کو خرچہ کے طور پر جو رقم دیتی ہے، والدین اس رقم کے بھی مالک ہو جاتے ہیں، اگر والدین میں سے ہر ایک کے پاس وہ رقم خرچہ وغیرہ کے بعد نصاب کے برابر ہوگئی اور اس پر سال پورا ہو گیا، قرض وغیرہ نہیں تو اس صورت میں سال گزرنے کے بعد ڈھائی فیصد کر کے زکوٰۃ نکالنا لازم ہوگا۔ (۲)

☆..... اور اگر اولاد نے اپنی رقم والدین کو امانت کہہ کر دی ہے تو اس صورت میں والدین مالک نہیں ہوں گے، اس رقم کی زکوٰۃ والدین پر فرض نہیں ہوگی بلکہ امانت رکھنے والی اولاد پر ہوگی اگر وہ رقم نصاب کے برابر ہے۔ (۳)

(۱) قال فی التاتاریخانیة: الزکاة واجبة علی الحر العاقل البالغ المسلم اذا بلغ نصابا ملکا تاما وحال علیہ الحول الملک التام ان یکون ملکة ثابتامن جميع الوجوه ولا یتمكن النقصان فیہ بوجه کما فی المدیون، تاتاریخانیة ج: ۲ ص: ۲۱۷، کتاب الزکاة، ط: ادارة القرآن. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۱۲، ط: رشیدیہ.

(۲) تتم الهبة بالقبض الکامل، رد المحتار ج: ۵ ص: ۶۹۰، ط: سعید. انظر رقم: ۱۱۱۱.

(۳) هولغة: من الودع ای الترتک وشرعا تسلیط الغیر علی حفظ ماله صریحا او دلالة والودیعة تترک عند الامین، رد المحتار ج: ۵ ص: ۶۶۲، کتاب الایداع، ط: سعید. (وسببه) ای سبب افتراضها (ملک نصاب حولی) الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲.

وجہ تسمیہ

”زکوٰۃ“ کو زکوٰۃ کے لفظ سے نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے سے انسان کو باطنی پاکی حاصل ہوتی ہے، اور زکوٰۃ ادا کرنا مال میں برکت اور زیادتی کا سبب ہے، واضح رہے کہ زکوٰۃ کا معنی لغت میں بڑھنا اور پاک ہونا ہے اسی طرح، لغوی معنی اور لفظ میں مناسبت واضح ہے۔ (۱)

وکیل اپنا نائب بنا سکتا ہے؟

اگر کسی نے کسی کو زکوٰۃ کی رقم دی تاکہ وہ کسی مستحق کو دیدے تو اسکو اختیار ہوگا کہ وہ خود وہ رقم کسی غریب کو دیدے یا کسی نائب کو دیدے تاکہ وہ کسی مستحق آدمی کو دیدے۔ (۲)

وکیل اپنے ذی رحم رشتہ دار کو زکوٰۃ دے سکتا ہے

☆..... وکیل وکیل ہونے کی وجہ سے اپنے ذی رحم رشتہ داروں کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔
☆..... وکیل اپنے مستحق لڑکے مستحق بیوی اور مستحق والدین کو بھی موکل کی زکوٰۃ

(۱) قال فی البحر: الزکاة هی لغة الطهارة وسمیت زکاة المال زکاة لانها تزکی المال ای تطهره وفي الغایة انها بمعنی البرکة ای بورك فیها، البحر ج: ۲: ص: ۲۰۱، کتاب الزکاة، ط: سعید. قال فی البدائع: والثانی ان الزکاة تطهر نفس المؤدی عن انجاس الذنوب وتزکی اخلاقه بتخلق الجود والکرم وتترك الشح، بدائع ج: ۲: ص: ۳، کتاب الزکاة، ط: سعید. شامی ج: ۲: ص: ۲۵۶.
(۲) للوکیل بدفع الزکاة ان یوکل غیره بلاذن بحر عن الخانیة، فتاوی شامی، کتاب الزکاة، ج: ۲: ص: ۲۷۰. الوکیل باداء الزکاة اذا صرفه الی ولده الکبیر والصغیر او امراته وهم محاوین جاز ولا یمسک لنفسه شیئا. بزایه علی هامش الہندیہ ج: ۲: ص: ۸۶، نوع آخر. أیضارد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹. قال فی التاتاریخانیة: دفع زکاة ماله الی رجل وامرأان یتصدق بها فاعطی ولد نفسه الکبیر والصغیر او امرأته وهم محاوین ولا یمسک لنفسه شیئا، تاتاریخانیة ج: ۲ ص: ۲۸۲، کتاب الزکاة ط: ادارة القرآن. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة، ط: سعید. خلاصة الفتاوی ج: ۱ ص: ۲۴۴. رشیدیہ.

دے سکتا ہے۔ (۱)

☆..... البتہ وکیل اپنی زکوٰۃ ان لوگوں کو نہیں دے سکتا ہے۔ (۲)

وکیل بنانا زکوٰۃ میں

کسی دوسرے شخص یا ادارہ کو اپنی زکوٰۃ کی رقم دیکر وکیل اور مختار بنانا جائز ہے تاکہ وہ موکل کی طرف سے زکوٰۃ کی رقم صحیح مصرف میں خرچ کرے البتہ وکیل ایسے آدمی کو بنایا جائے جس پر پورا اعتماد ہو کہ وہ زکوٰۃ کی رقم کو صرف زکوٰۃ کے مستحق پر ہی صرف کرے گا کسی اور مد میں خرچ نہ کرے گا۔ (۳)

وکیل خود زکوٰۃ لے سکتا ہے

مستحق زکوٰۃ وکیل کو موکل کی زکوٰۃ اپنے مصرف میں لانا اور خود رکھ لینا جائز نہیں ہے مگر جب کہ موکل نے یہ کہہ دیا ہوں کہ ”جہاں چاہے صرف کر“ تو اس صورت میں اگر وکیل زکوٰۃ لینے کا مستحق ہے تو خود رکھ سکتا ہے اور اپنے ذاتی مصرف میں خرچ کر سکتا ہے۔ (۴)

(۱) وللوکیل ان یدفع لولدہ الفقیر وزوجتہ لالنفسہ، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱.

(۲) ولا یدفع الی اصلہ وان علا وفرعہ وان سفلی کذا فی الکافی فتاویٰ عالمگیری الباب السابع فی المصارف ج: ۱ ص: ۱۸۸، ط: ماجدیہ. قال فی البحر: وافاد بقولہ بشرط ان الدفع الی اصولہ والی فروعہ والی زوجتہ الخ لیس بزکاة، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، و ۲۴۳، باب المصرف ط: سعید. فتح القدیر ج: ۲ ص: ۲۰۹. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۶.

(۳) اذا وکل فی اداء الزکاة اجرأته النیة عند الدفع الی الوکیل فان لم ینو عند التوکیل ونوی عند دفع الوکیل جاز کذا فی الجوہرۃ النیرۃ، عالمگیری، کتاب الزکاة، ج: ۱ ص: ۱۷۱، ط: ماجدیہ. قال فی البحر: اذا وکل رجلاً بدفع زکاة مالہ ونوی المالك الخ کما فی الہندیۃ ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعید.

(۴) ولا یجوز ان یمسک لنفسہ شیئاً الا اذا قال ضعیفا حیث شئت فله ان یمسکها لنفسہ کذا فی اللؤلؤ الجیۃ، البحر، کتاب الزکاة، ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعید. قال فی التاتارخانیۃ: ولا یمسک لنفسہ شیئاً، الخ کما فی البحر، ج: ۲ ص: ۲۸۲. کتاب الزکاة، المسائل المتعلقة =

وکیل زکوٰۃ کا مستحق ہے

اگر کسی نے کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو وکیل بنایا تاکہ وہ زکوٰۃ کی رقم کسی مستحق آدمی کو دیدے تو اس پر ضروری ہوگا کہ وہ رقم کسی مستحق زکوٰۃ آدمی کو دیدے خواہ وہ مستحق اپنا رشتہ دار کیوں نہ ہو، غریب ہونے کی وجہ سے اپنی ذات پر استعمال کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (۱)

ہاں اگر زکوٰۃ کی رقم دینے والے نے زکوٰۃ کی رقم دینے کے بعد یہ کہا کہ ”جو چاہے کرو اور جسے چاہے دو“ تو اس صورت میں وکیل کے لئے اپنی ذات پر استعمال کرنا جائز ہوگا اگر وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق ہوگا۔ (۲)

دونوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں وکیل کے علاوہ دوسرے آدمی کو مفعول بنایا گیا ہے اور دوسری صورت میں وکیل کے علاوہ کسی اور آدمی کو مفعول نہیں بنایا گیا۔

وکیل کا زکوٰۃ کی رقم سے کوئی چیز خرید کر دینا

وکیل کے لئے موکل کی اجازت کے بغیر زکوٰۃ کی رقم سے کوئی چیز مثلاً کپڑا جوتا، اور پھل وغیرہ خرید کر دینا جائز نہیں ہے۔ (۳)

ہاں اگر موکل کی طرف سے صراحت یا دلالت اسکی اجازت موجود ہو تو جائز ہے۔

وکیل کا زکوٰۃ کی رقم میں رد و بدل کرنا

☆..... ایک شخص نے کسی دوسرے شخص کو زکوٰۃ کی رقم مستحقین زکوٰۃ کو دینے کے

= بمعطی الزکاۃ، ط: ادارۃ القرآن. البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱. شامی ج: ۲، ص: ۲۶۹.

(۱) قال فی البحر: للوکیل بدفع الزکاۃ ان یدفعها الی ولد نفسه کبیرا کان أو صغیرا ولا یجوز ان یمسک لنفسه شیئا، البحر ج: ۲، ص: ۲۱۱، ط: سعید. وتاتارخانیة ج: ۲، ص: ۲۸۲، کتاب الزکاۃ، ط: ادارۃ القرآن. رد المحتار ج: ۲، ص: ۲۶۹ کتاب الزکاۃ. ط: سعید.

(۲) الا اذا قال ضعتها حیث شئت البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۱، ط: سعید. التاتارخانیة ج: ۲، ص: ۲۸۲، ط: ادارۃ القرآن. شامی ج: ۲، ص: ۲۶۹.

(۳) احسن الفتاوی ج: ۲، ص: ۲۹۰، ط: سعید. البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۱.

لئے دی اس وکیل نے وہ رقم بدل دی مثلاً اس میں سے دس دس روپے کے دس نوٹ لئے اور سو کا ایک نوٹ اس میں رکھ دیا اور سو کا نوٹ فقیروں کو دیدیا تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، البتہ تبدیلی کا جواز اس پر موقوف ہے کہ موکل کی طرف سے تبدیلی کی اجازت صراحتہ یا دلالتہ موجود ہو، عرف میں اس کی اجازت ہے اس لئے صراحتہ اجازت لینے کی ضرورت نہیں، تاہم صراحتہ اجازت لے لینا بہتر ہے۔ (۱)

☆..... موکل نے وکیل کو زکوٰۃ کی رقم دی تاکہ وہ کسی مستحق آدمی کو دیدے، لیکن وکیل نے بعینہ وہ رقم مستحق آدمی کو نہیں دی بلکہ اس نے اپنے پاس سے روپے دیدئے، اور یہ خیال کیا کہ وہ روپیہ خود لے لے گا، تو اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی بشرطیکہ وکیل کے پاس وہ رقم موجود ہو، اور وکیل اب اپنی رقم کے بدلے میں موکل کی رقم لے لے۔ (۲)

☆..... اگر وکیل نے موکل کی دی ہوئی زکوٰۃ کی رقم مستحق آدمی کو نہیں دی اور اس نے موکل کی رقم خرچ کر دی پھر اسکے بعد اپنی رقم مستحق آدمی کو دی تو موکل کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... وکیل نے موکل کی رقم اپنے پاس رکھی ہے لیکن مستحق آدمی کو اپنے پاس سے رقم دیتے وقت یہ نیت نہیں کی کہ میں ابھی اپنے جیب سے موکل کی زکوٰۃ ادا کر رہا ہوں بعد میں موکل کی رقم لے لوں گا تب بھی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی اس صورت

(۱) احسن الفتاویٰ ج: ۲، ص: ۲۹۰، ط: سعید. وھكذا فی البحر الرائق ج: ۲، ص: ۲۱۱.

(۲) ولتصدق (الوکیل بدراہم نفسه اجزأه ان كان على نية الرجوع وكانت دراهم المؤکل قائمة، الدر المختار شامی ج: ۲، ص: ۲۶۹، قوله ولتصدق) ای الوکیل بدفع الزکاة اذا امسک دراهم المؤکل ودفع من ماله لیرجع بیدلها فی دراهم المؤکل صح بخلاف ما اذا انفقها اولاً علی نفسه مثلاً ثم دفع من ماله فهو متبرع، شامی ج: ۲، ص: ۲۶۹، ط: سعید.

(۳) أيضا. قال فی الدر: ولو خلط زکاة مؤکله ضمن وکان متبرعا لانه ملکه بالخلط وصار مؤدیا مال نفسه، رد المحتار ج: ۲، ص: ۲۶۹.

میں موکل پر ضروری ہوگا کہ اپنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرے۔ (۱)

ہاں اگر اپنی جیب سے رقم دیتے وقت یہ نیت کی کہ میں ابھی اپنی جیب سے دے رہا ہوں بعد میں موکل کی رقم سے لے لوں گا تو موکل کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (۲)

☆..... وکیل کے لئے موکل کی اجازت کے بغیر موکل کی زکوٰۃ کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملانا جائز نہیں ہے اس لئے وکیل پر ضروری ہے کہ موکل کی رقم کو الگ کر کے رکھے۔ (۳)

وکیل کے پاس سے زکوٰۃ کی رقم ضائع ہوگئی

اگر وکیل کے پاس سے موکل کی زکوٰۃ کی رقم ضائع ہوگئی تو موکل کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اگر وکیل نے حفاظت میں غفلت اور کوتاہی نہیں کی تو وکیل اس رقم کا ضامن نہیں ہوگا۔

اور اگر وکیل نے حفاظت میں غفلت کی تو وکیل اس رقم کا ضامن ہوگا۔ (۴)

وکیل کے لئے موکل کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملانا

☆..... وکیل کے لئے موکل کی زکوٰۃ کی رقم کو اپنی رقم کے ساتھ ملا دینا تا کہ مخلوط

(۱) ایضاً

(۲) ایضاً

(۳) ولو خلط زکاة موکلیہ ضمن وکان متبرعا، الا اذا وجد الاذن، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹، ط: سعید. قال فی البحر: وفي الفتاوی رجالان دفع کل واحد منهما زکاة ماله الی رجل لیؤدی عنه فخلط مالهما ثم تصدق ضمن الوکیل، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۰، کتاب الزکاة ط: سعید. تاتارخانیة ج: ۲ ص: ۲۸۶، کتاب الزکاة، ط: ادارة القرآن.

(۴) قال فی البحر: وبه یعلم حکم من یجمع للفقراء ومحلہ ما اذا لم یوکلوه فان کان وکیلا من جانب الفقراء ایضا فلا ضمان علیہ، فاذا ضمن فی صورة الخلط لاتسقط الزکاة عن اربابها فاذا ادى صار مودیا مال نفسه، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، کتاب الزکاة، ط: سعید، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۶۹، ط: سعید.

ہو جائے جائز نہیں ہے۔

☆..... ہاں اگر موکل کی طرف سے اجازت ہے پھر جائز ہے۔ (۱)

وکیل نے اب تک زکوٰۃ ادا نہیں کی موکل کا انتقال ہو گیا

اگر کسی نے زکوٰۃ کی نیت سے زکوٰۃ کی رقم وکیل کو دیدی، ابھی تک وکیل نے زکوٰۃ ادا نہیں کی، اور موکل کا انتقال ہو گیا، تو اس رقم کا حکم یہ ہے کہ اگر اس نے وصیت بھی کی ہے تو یہ رقم زکوٰۃ میں دیدی جائیگی کیونکہ یہ کل ترکہ کی ایک تہائی سے کم ہے۔

اور اگر میت نے وصیت نہیں کی، تو اس رقم کو ترکہ میں شامل کر کے وارثوں میں تقسیم کیا جائے گا، کیونکہ وکیل فقیر کے قائم مقام نہیں، اور موکل کی موت کی وجہ سے وکیل کی وکالت ختم ہوگئی، اس لئے وکیل کو موکل کی وفات کے بعد وہ رقم زکوٰۃ میں صرف کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔

ہاں اگر تمام ورثاء بالغ ہیں، اور سب خوشی سے زکوٰۃ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ (۲)

(۱) ولو خلط زكاة موكله ضمن وكان متبرعا (قوله ضمن وكان متبرعا) لانه ملكه بالخلط وصار مؤديا مال نفسه قال في التاتارخانية: الا اذا وجد الاذن او اجاز المالكان الخ اي اجاز قبل الدفع الى الفقير..... او وجدت دلالة الاذن بالخلط كما جرت العادة بالاذن ، فتناوى شامى ج: ۲ ص: ۲۶۹، الوكالة في دفع الزكاة . قال في التاتارخانية: اذا دفع الرجلان الى رجل كل واحد منهما دراهم الخ كما في البحر، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۸۶، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية . والبحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۱۰، ط: سعيد.

(۲) وفي التفريد : ولو وصى بادائها لا تسقط بالاتفاق وفي الخانية : لو وصى باداء الزكاة يجب تنفيذ الوصية من ثلث ماله ، فتناوى تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۹۶، من جملة الأسباب المسقطه للزكاة موت من عليه ، ط: ادارة القرآن . والبحر ج: ۲ ص: ۲۱۱، ط: سعيد. قال في البدائع : ومنها موت من عليه الزكاة من غير وصية فان كان لم يوص تسقط عنه في احكام الدنيا حتى لا تؤخذ من تركته ولا يومر الوصى او الوارث بالاداء من تركته وان كان اوصى بالاداء لا يسقط ويؤدى من ثلث ماله ، بدائع ج: ۲ ص: ۵۳، فصل في بيان ما يسقطها بعد وجوبها ، ط: سعيد.

وقف شدہ زمین

مساجد، مدارس اور خانقاہوں کیلئے وقف شدہ زمین کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہوگا۔ (۱)

وقف کا مال

☆.....وقف کے مال پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، کیونکہ اس کا کوئی مالک نہیں ہے۔
☆.....اگر کوئی چیز مسجد یا مدرسہ یا مسافر خانہ یا عام فقراء اور مساکین کے لئے وقف ہے تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں مثلاً کوئی باغ مسجد یا مدرسہ کے لئے وقف کر دیا تو اسکے پھل اور پیداوار پر زکوٰۃ یا عشر واجب نہیں ہے۔ (۲)
☆.....اگر وقف شدہ زمین ٹھیکہ پردی گئی، اور اس پر کھیتی کی گئی تو ٹھیکہ دار اپنے حصے کا عشر ادا کرے گا اگر زمین عشری ہے۔ (۳)

(۱) وكذا ملك الارض ليس بشرط للوجوب لوجوبه في الاراضى الموقوفة، فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار. ايضا فتاوى عالمگیری ج: ۲ ص: ۲۲۳، كتاب الوقف. يجب العشر والخراج في ارض الوقف كذا في الوجيز للكردي، عالمگیری ج: ۲ ص: ۲۳۹، الباب السابع في العشر والخراج ط: ماجديه .
(۲) هي تملك جزء مال.... مع قطع المنفعة عن المملك من كل وجه، الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۵۸، كتاب الزكاة، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱. هندیه ج: ۱ ص: ۱۷۰. ايضا: (ومنها الملك التام) وهو ما اجتمع فيه الملك واليد واما اذا وجد الملك دون اليد.... او وجد اليد دون الملك لا تجب فيه الزكاة، فتاوى عالمگیری، كتاب الزكاة ج: ۱ ص: ۱۷۲، ط: ماجديه. بدائع الصنائع، ج: ۲ ص: ۹، فصل اما الشروط التي ترجع الى المال ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۲. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹.
(۳) قال في التاتارخانيه: ويؤخذ العشر من الاراضى العشرية اذا كان المالك مسلما..... وكذلك في ارض الوقف واما المستعير اذا زرع فعليه العشر دون صاحب الارض، تاتارخانية ج: ۲ ص: ۳۳۰، كتاب العشر، ط: ادارة القرآن. قال في البحر: وفي المزارعة على قولهما العشر عليهما بالحصصه وعلى قوله على رب الارض لكن يجب في صحته في عينه و في حصصه المزارع يكون دينا في ذمته، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۷، باب العشر ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۳۳۰. وكذا ملك الارض ليس بشرط للوجوب لوجوبه في الاراضى =

وقف کے جانور کا حکم

وقف کے جانوروں پر اور ان گھوڑوں پر جو جہاد کے لئے رکھے گئے ہوں زکوٰۃ فرض نہیں۔ (۱)



ہبہ کے مال کی زکوٰۃ

جب ہبہ کی چیز پر قبضہ ہوتا ہے تو قبضہ کرنے والا اس کا مالک ہوتا ہے، اگر وہ زکوٰۃ والی چیز ہے تو قبضے کے بعد سے زکوٰۃ کا حساب ہوگا، قبضہ سے پہلے سے نہیں، اگر یہ شخص صاحب نصاب ہے تو دوسرے نصابوں کا جب سال پورا ہوگا تو گفٹ میں ملی ہوئی چیزوں کی زکوٰۃ بھی دیدے۔

اور اگر پہلے سے صاحب نصاب نہیں اور ہبہ میں ملی ہوئی چیز نصاب کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس دن سے قمری حساب سے ایک سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (۲)

= الموقوفة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۵، الباب السادس في زكاة الزرع والثمار.

(۱) الخيل اذا كانت علوقة او امسكها للغز وفلاشيء فيها بالاجماع، فتاوى تاتارخانية نوع منها في الخيل ج: ۲ ص: ۲۲۴، ط: ادارة القرآن. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۸، الفصل الخامس فيما لا تجب فيه الزكاة. بدائع ج: ۲ ص: ۳۳، فصل واما حكم الخيل ط: سعيد. البحر ج: ۲ ص: ۲۱۶.

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد في اثناء الحول مالا من جنسه ضمه الى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه او لا وبأى وجه استفاد ضمه سواء كان بميراث او هبة او غير ذلك ولو من غير جنسه الخ، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۵، كتاب الزكاة ط: ماجديه. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۲، ط: سعيد. بدائع ج: ۲ ص: ۱۳۱، ط: سعيد. شامی ج: ۲ ص: ۲۸۸. فتح القدير ج: ۲ ص: ۱۴۸. قال في البدائع: كمال النصاب شرط وجوب الزكاة فلا تجب الزكاة فيما دون النصاب لانها لا تجب الا على الغنى والغنا لا يحصل الا بالمال الفاضل عن الحاجة الاصلية ولكن هذا الشرط يعتبر في اول الحول واخره، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، ط: سعيد. هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵، ط: رشيدیه. البحر ج: ۲ ص: ۲۲۹. شامی ج: ۲ ص: ۳۰۲. قال في البحر: والمراد بكونه حوليا ان يتم الحول عليه وهو في ملكه لقوله عليه السلام لا زكاة في مال حتى =

ہدیہ کے نام سے زکوٰۃ دینا

اگر کسی مالدار کو کسی آدمی کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے، اور زکوٰۃ کو زکوہ کہہ کر دینا مناسب نہیں تو ”ہدیہ“ کے نام سے زکوٰۃ دے سکتا ہے، اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، بشرطیکہ دل میں زکوٰۃ دینے کی نیت ہو۔ (۱)

ہر سال حساب کرنا

اگر آمدنی میں کمی زیادتی کا تغیر ہوتا رہتا ہے، یا مال کی مقدار میں بھی فرق ہوتا رہتا ہے تو ہر سال الگ الگ حساب کرنا ضروری ہوگا۔ (۲)

اگر صرف ایک خاص رقم کسی کے پاس رکھی ہوئی ہے، یا زیور رکھا ہے اور مزید کوئی ایسی آمدنی نہیں جس پر زکوٰۃ واجب ہو تو صرف ایک مرتبہ حساب کر لینا کافی ہوگا، اس کے بعد اسی حساب سے ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

= يحول عليه الحول وفي القنية: العبرة في الزكاة للحول القمري، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۵۔
البحر ج: ۲ ص: ۲۰۳، کتاب الزكاة، ط: سعید شامی ج: ۲ ص: ۲۵۹۔
(۱) ومن اعطى مسكينا دراهم وسماها هبة او قرضا ونوى الزكاة فانها تجزيه وهو الاصح،
فتاوى عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۱، کتاب الزكاة، البحر ج: ۲ ص: ۲۱۲، ط: سعید تاتارخانیة
ج: ۲ ص: ۲۶۳، الفصل السابع، ط: ادارة القرآن۔
(۲) واما اموال التجارة فتقدير النصاب فيها بقيمتها من الدنانير والدرهم فلاشئ فيها مالم
تبلغ قيمتها مائتي درهم او عشرين مثقالا من ذهب فتجب فيها الزكاة، بدائع ج: ۲ ص: ۲۰۔
البحر ج: ۲ ص: ۲۲۸، شامی ج: ۲ ص: ۲۹۸، هندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۹، تنارخانیة ج: ۲ ص: ۲۳۷۔
فتح القدیر ج: ۲ ص: ۱۶۵، قال فی البدائع کمال النصاب شرط وجوب الزكاة فلا تجب الزكاة
فیما دون النصاب لانها لاتجب الا على الغنى، بدائع ج: ۲ ص: ۱۵، ط: سعید، قال فی الدر:
وسبب افتراضها ملك نصاب حولی تام ای لان حولان الحول على النصاب شرط لكونه
سببا، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۹، کتاب الزكاة، ط: سعید، البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۲۔
(۳) وشرطه ای شرط افتراض ادائها حولان الحول..... فتلزم الزكاة كيفما امسكها،
الدر المختار شامی ج: ۲ ص: ۲۷۶، کتاب الزكاة، ط: سعید۔

ہسپتال قائم کرنا زکوٰۃ سے

زکوٰۃ کی رقم سے ہسپتال قائم کرنا جائز نہیں، اسی طرح ہسپتال کے ڈاکٹر اور دوسرے کارکنوں کی تنخواہ دینا، کرایہ بھرنا، تعمیر اور فرنیچر وغیرہ مصارف پر خرچ کرنا جائز نہیں، اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ (۱)

البتہ زکوٰۃ کی رقم سے دوا خرید کر مستحق زکوٰۃ لوگوں کو مفت میں دینا صحیح ہے۔

ہسپتال کی تعمیر زکوٰۃ کی رقم سے

زکوٰۃ کی رقم سے ہسپتال کی تعمیر کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس میں فقراء کی تملیک نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا ہونے کیلئے فقراء کی تملیک شرط ہے۔ (۲)

ہنڈی کا خرچہ زکوٰۃ سے ادا کرنا

ہنڈی کے ذریعہ زکوٰۃ کی رقم ایک ملک سے دوسرے ملک کے مستحقین کیلئے بھیجا جائز ہے لیکن ہنڈی کا خرچہ زکوٰۃ کی رقم سے ادا کرنا جائز نہیں، کیونکہ زکوٰۃ ادا ہونے کے لئے زکوٰۃ کی رقم مستحق زکوٰۃ آدمی کو بلا عوض دے کر مالک بنانا ضروری

(۱) (ہی تملیک) خرج الاباحة، فلواطعم يتيما ناويا الزكاة لايجزيه الا اذا دفع اليه المطعوم، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، كتاب الزكاة، ط: سعيد. (قوله لانعدام التمليك) وهو الركن، فان الله تعالى سماها صدقة وحقيقة الصدقة تملك المال من الفقير الخ فتح القدير ج: ۲ ص: ۲۰۸، باب من يجوز دفع الصدقة اليه ومن لا يجوز: ط: رشيدية.

(۲) ولا يجوز ان يبنى بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات واصلاح الطرقات وكري الانهار والحج والجهاد وكل مالا تملك فيه، هندية ج: ۱ ص: ۱۸۸، باب في المصرف. قال في البحر: وعدم الجواز لانعدام التملك الذي هو الركن في الاربعة، البحر ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف ط: سعيد. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۲، من توضع الزكاة فيه، ط: ادارة القرآن. قال في الهندية: ولونوى الزكاة ما يدفع المعلم الى الخليفة ولم يستاجر ان كان الخليفة بحال لولم يدفعه يعلم الصبيان ايضا، اجزاه والا فلا، فتاوى هندية ج: ۱ ص: ۱۹۰. ط: رشيدية. تاتارخانية ج: ۲ ص: ۲۷۸، كتاب الزكاة، من توضع الزكاة فيه، ط: ادارة القرآن. شامى ج: ۲ ص: ۳۵۶.

ہے ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، اور یہاں تملیک نہیں ہوتی۔ (۱)

ہیرا

☆..... خالص ہیرا اور صرف ہیرے سے بنے ہوئے زیورات پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

☆..... اگر ہیرا یا اس کے زیورات تجارت کیلئے ہیں تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (۲)

(۵)

یاقوت

☆..... اگر یاقوت تجارت کے لئے نہیں ہے تو زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔ (۳)

☆..... اگر یاقوت تجارت کے لئے ہے اور اسکی قیمت نصاب کے برابر یا اس

سے زیادہ ہے یا وہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو ان صورتوں میں سالانہ یاقوت کی قیمت فروخت میں سے ڈھائی فیصد زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱) فہی تملیک المال من فقیر مسلم غیر ہاشمی ولا مولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کل وجه لله تعالیٰ هذا فی الشرع کذا فی التبین، فتاویٰ ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، کتاب الزکاۃ، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، کتاب الزکاۃ، ط: سعید. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. ولان الزکاۃ یجب فیہا تملیک المال. البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱.

(۲) لازکاۃ فی اللالی والجواهر وان ساوت الف اتفاقا الا ان تكون للتجارة، الرد علی الدر ج: ۲ ص: ۲۷۳، کتاب الزکاۃ. البحر ج: ۲ ص: ۲۳۶، باب الرکاز، ط: سعید. تارخانیہ ج: ۲ ص: ۳۳۲، کتاب المعادن والرکاز، ط: ادارة القرآن.

(۳،۴) واما الیواقیت والجواهر فلا زکاۃ فیہما وان كانت حللیا الا ان تكون للتجارة کذا فی الجوهرۃ النیرة، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۰. کتاب الزکاۃ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۳۳، باب المصرف، ط: سعید. تارخانیہ ج: ۲ ص: ۲۷۲، باب من توضع الزکاۃ فیہ، ط: ادارة القرآن. الدر مع الرد ج: ۲ ص: ۳۳۴، باب المصرف ط: سعید.

یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا

یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگانا جائز نہیں ہے، اگر کسی نے تملیک کے بغیر یتیم خانہ کی تعمیر میں زکوٰۃ لگائی ہے تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوئی، اتنی زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا لازم ہے۔ (۱)

یتیم خانہ کی تعمیر زکوٰۃ سے

☆..... زکوٰۃ کی رقم سے یتیم خانہ کی تعمیر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یتیم خانہ زکوٰۃ کے مصارف میں سے نہیں ہے، زکوٰۃ کے مصارف صرف مسلمان فقیر و غریب ہیں۔

☆..... زکوٰۃ کی رقم سے یتیم خانہ کیلئے ایسا سامان بھی خریدنا جائز نہیں جو مالک بنا کر مستحق زکوٰۃ لوگوں کو نہ دیا جاتا ہو مثلاً یتیم خانہ کے پلنگ، فرش، فرنیچر، برتن وغیرہ۔ (۲)

یتیم خانہ کے ملازم کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا

یتیم خانہ کے ملازمین کی تنخواہ زکوٰۃ سے دینا جائز نہیں، کیونکہ زکوٰۃ کی رقم مستحق آدمی کو بلا عوض مفت میں مالک بنا کر دینا ضروری ہے، ورنہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی، ایسی صورت میں ملازمین کی تنخواہ دینے کے لئے زکوٰۃ کے علاوہ عمومی چندہ اور عطیات کی

(۱) ولايجوز ان يبنى بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات واصلاح الطرقات وكري الانهار والحج والجهاد وكل ما لتملك فيه ولايجوز ان يكفن بها ميت ولايقضى بها دين الميت كذا في التبيين، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۸۸، الباب السابع في المصارف، ط: ماجديه بدائع ج: ۲ ص: ۳۹. قال في البحر: هي تملك المال من فقير مسلم كما في الهندية..... لان الزكاة يجب فيها تملك المال، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، كتاب الزكاة، ط: سعيد. هندية ج: ۱ ص: ۱۷۰. شامی ج: ۲ ص: ۳۲۵. وعدم الجواز لانعدام التملك الذي هو الركن في الاربعة لان الكفن على ملك المتبرع، البحر ج: ۲ ص: ۲۲۳، باب المصروف ط: سعيد.

(۲) اما تفسيرها فهي تملك المال من فقير مسلم غير هاشمي ولا مولاه بشرط قطع المنفعة من كل وجه لله تعالى هذا في الشرع كذا في التبيين، عالمگیری ج: ۱ ص: ۱۷۰. كتاب الزكاة. شامی ج: ۲ ص: ۲۵۶. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱.

یتیم خانہ میں زکوٰۃ دینا

اگر یتیم لڑکے یا لڑکیاں سمجھ دار ہیں، روپیہ پر قبضہ کر سکتے ہیں یعنی اپنی تحویل میں رکھنے کا شعور رکھتے ہیں اور اسکو ضائع اور پھینک نہیں دیں گے بلکہ اپنی ضرورت یا کھانے پینے میں استعمال کریں گے تو ایسے نابالغ لڑکے لڑکیوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (۲)

یتیم کو زکوٰۃ دینا

اگر یتیم مسلمان ہے، غریب اور محتاج ہے، نصاب کا مالک نہیں ہے تو اس کو زکوٰۃ دینا یا زکوٰۃ کی رقم سے کوئی چیز خرید کر دینا یا زیورات دینا جائز ہے، اسی طرح جہیز کے لئے سامان خرید کر دینا بھی جائز ہے۔ (۳)

(۱) قال فی الہندیۃ: ولونوی الزکاة بما یدفع المعلم الی الخلیفۃ ولم یمسجہ ان کان الخلیفۃ بحال لولم یدفعہ یعلم الصبیان ایضا اجزأہ والافلا، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۹۰، الباب السابع فی المصارف، ط: رشیدیہ. فتاوی تاتارخانیۃ، ج: ۲ ص: ۲۷۸، باب من توضع الزکاة فیہ، ط: ادارۃ القرآن. شامی ج: ۲ ص: ۳۵۶.

(۲) ولم یشرط البلوغ والعقل لانہما لیسا بشرط لان تملیک الصبی صحیح والمراد ان یعقل القبض بان لا یرمی بہ ولا یخذع عنہ، البحر: ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید. الدرر المدع الرد ج: ۲ ص: ۲۵۷، ط: سعید.

(۳) ہی تملیک المال من فقیر مسلم..... بشرط قطع المنفعۃ عن المملک من کل وجہ للہ تعالیٰ، ہندیہ ج: ۱ ص: ۱۷۰، ط: رشیدیہ. البحر الرائق ج: ۲ ص: ۲۰۱، ط: سعید. رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷، ط: سعید. ولو عال یتیم فجعل یکسوه ویطعمہ وجعلہ من زکاة مالہ فالكسوة تجوز لوجود رکنہ وهو التملیک، بدائع ج: ۲ ص: ۳۹، البحر ج: ۲ ص: ۲۰۱، رد المحتار ج: ۲ ص: ۲۵۷.